جملہ حقوق محفوظ

باتصویر

جغرافیہ پنجاب۔ دہلی

اور

شمال مغربی سرحدی صوبہ

مصنّفہ

لالہ رنگ لال انگلش ماسٹر سنٹرل [illegible] سکول [illegible] لاہور

پبلشرز عطر چند کپور اینڈ سنز بُک سیلرز

انارکلی لاہور

سنہ ۱۹۲۳ء

کپور آرٹ پرنٹنگ ورکس لاہور میں باہتمام بابو گوراندتا مل چھپا

قیمت ۶ [illegible]

دیباچہ

یہ کتاب بھی اُسی طرز پر لکھی گئی ہے۔ جس طرز پر جغرافیہ ہندوستان لکھا گیا ہے۔ جسے ڈائرکٹر صاحب بہادر سررشتۂ تعلیم پنجاب نے بذریعہ سرکلر نمبر ۷ مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۱۲ء پرائمری کی جماعتوں کے لئے ٹیکسٹ بک قرار دیا ہے۔ اُمید ہے کہ یہ جغرافیہ بھی طلبا کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ اس کتاب میں مفصلہ ذیل امور کا خاص خیال رکھا گیا ہے:-

(۱) صوبہ کی طبعی حالت واضح طور پر بیان کر دی گئی ہے +

(۲) اسباب کا اثر واقعات پر اور معاشرتی - تجارتی اور انتظامی حالات کا باہم تعلق جہاں تک چھوٹے طلبا کے لئے ضروری تھا دکھایا گیا ہے +

(۳) مناسب تصاویر اور رنگین نقشے دئے گئے ہیں +

(۴) طول طویل تحصیلوں اور ضلعوں کا مفصل بیان جو طلباء طوطے کی طرح رٹ لیتے ہیں۔ جن سے اُن کے حافظہ پر نامناسب زور پڑتا ہے۔ نہیں دیا گیا ہے +

(۵) مضمون اور زبان طلباء کی استعداد کے مطابق رکھی گئی ہے +

رنگ لال

فہرستِ مضامین

پنجاب

تمہید

۱- پنجاب اصل میں دو فارسی لفظوں پنج اور آب سے مل کر بنا ہے - پنج کے معنی پانچ اور آب کے معنی پانی - یعنی پانچ دریاؤں کا پانی ۔

۲- پنجاب کی لمبائی چوڑائی یکساں نہیں -

کہیں کم کہیں زیادہ ہے۔ ذرا نقشے کو اپنے
فٹ رول سے شمال سے جنوب تک اور مشرق
سے مغرب تک ناپ کر دیکھو۔ اور فرق معلوم
کرو۔ تم کو صاف معلوم ہو جائیگا کہ طول و عرض
میں صرف تھوڑا سا فرق ہے۔ یعنی طول عرض
سے ذرا بڑا ہے۔ پنجاب کا رقبہ ایک لاکھ
چھتیس ہزار مربع میل ہے۔ اور اس میں دو
کروڑ کے قریب آدمی رہتے ہیں +

قدرتی تقسیم

۳۔ خدا نے انسان کو پیدا کیا۔ ہوا سانس
لینے اور پانی پینے کو دیا۔ کہیں پہاڑوں کے
سلسلے پھیلے ہوئے ہیں۔ جن کی چوٹیاں برف
سے ڈھکی ہوئی ہیں۔ گھاٹیوں میں دریا لہریں
مار رہا ہے۔ کہیں میدان ہی میدان ہیں۔
کھیتوں میں سبزہ زار عجب لطف دے رہا ہے۔
باغ باغیچوں میں سبز گھاس کا مخملی فرش بچھا
ہوا ہے۔ مختلف رنگ کے پھول کھل رہے
ہیں +

۴۔ انسان نے اپنے رہنے سہنے کے لئے جھونپڑیاں بنائیں۔ محل اور عالی شان عمارتیں تعمیر کیں۔ شہر بسائے۔ سواری کے لئے گاڑی گھوڑا۔ ریل گاڑی۔ موٹریں چلائیں۔ ٹیلیفون لگائے۔ بجلی کی روشنی کی۔ کارخانے چلائے۔ ہزاروں قسم کی چیزیں کلوں کے ذریعے ایجاد کیں۔ دیس بدیس نرالی چیزیں نظر آنے لگیں۔ ہم کو خدا کا شکر گزار رہنا چاہیئے کہ اُس نے ہماری ضروریات کے لئے پہلے ہی سے سب سامان مہیا کر رکھا تھا۔

قدرتی تقسیم کے لحاظ سے پنجاب کے یہ حصّے ہیں:۔

(۱) پہاڑی علاقہ۔ جو شمال مشرق و شمال مغرب کی طرف پھیلا ہُوا ہے۔

(۲) میدانی علاقہ۔ جو پہاڑی حصّے کے جنوب میں پھیلا ہُوا ہے۔

(۳) ریگستانی حصّہ جو میدانی علاقے کے جنوب میں ہے۔

۵۔ ذرا نقشے کو دیکھو۔ شمال کی طرف

پہاڑ ہی پہاڑ پھیلتے چلے گئے ہیں - یہ سلسلہ کوہ ہمالیہ ہے - جو ہم کو تبّت سے جدا کرتا ہے - مشرق کی طرف ایک دریا لہراتا ہؤا گزر رہا ہے - یہ دریاے جمنا ہے جو ہم کو صوبجات متّحدہ سے جدا کرتا ہے - جنوب کی طرف ریگستان ہی نظر آتا ہے - اصل میں یہ علاقہ راجپوتانہ کا ہے - مغرب کی طرف کوہ سلیمان کے سلسلے پھیلے ہوئے ہیں - جو ہم کو افغانستان سے علیحدہ کرتے ہیں *

قدرتی تقسیم
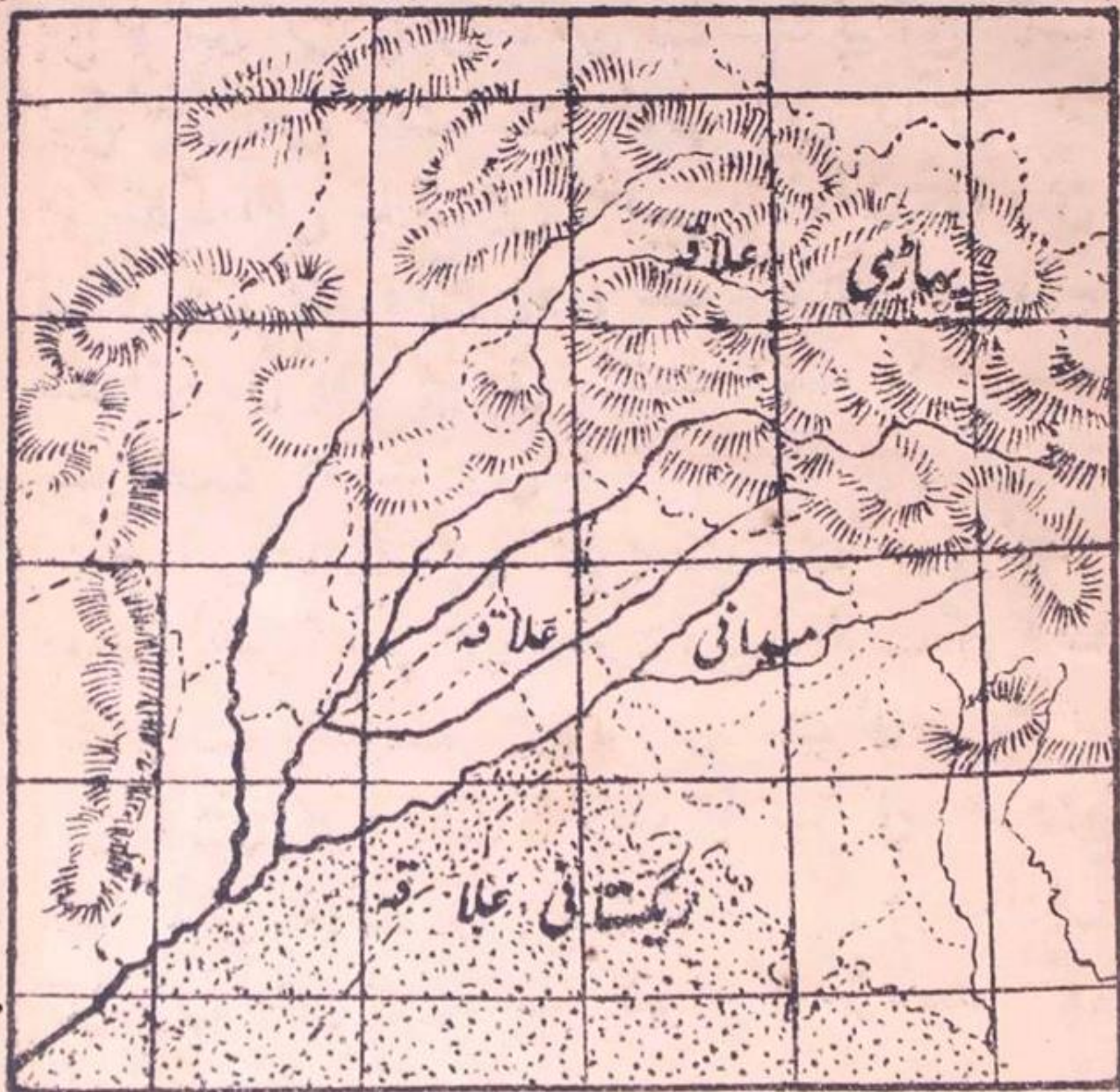
۱- پہاڑی شمال مشرقی حصّہ

۱- شمال کی طرف یہ کالی کالی لکیریں سانپ کی طرح لہراتی ہوئی کیسی جا رہی ہیں۔ یہ کوہ

ہمالیہ کے سلسلے ہیں۔ جو اس تمام علاقے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ سلسلے ایسے اونچے ہیں۔ جن کا عبور کرنا بالکل ناممکن ہے۔ چنانچہ آج تک کوئی غنیم اس طرف سے پنجاب میں داخل نہ ہو سکا۔ اس علاقہ میں کشمیر کی خوشنما وادی قدرتاً اس جگہ واقع ہوئی ہے۔ جہاں کوہ ہمالیہ کے اندرونی اور بیرونی سلسلے ایک دوسرے سے علیحدہ ہوتے ہیں۔

۲۔ اس علاقے میں سے بہت سے دریا نکلتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ جو جنوب مغرب کی طرف بہتے ہوئے چلے گئے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس زمین کا ڈھلان جنوب مغرب کی طرف ہے۔ اس علاقے کی جنوبی ڈھلان پر چند وادیاں بھی ہیں۔ جن میں سے کلو اور کانگڑے کی وادیاں مشہور ہیں۔

۳۔ اس طرف کئی ایک صحت افزا مقامات ہیں۔ مثلاً دھرمسالہ۔ ڈلہوزی۔ شملہ۔ کسولی۔ مری۔ کشمیر جہاں اکثر امیر لوگ گرمی کے موسم میں سیر کرنے جاتے ہیں۔ ان پہاڑوں میں چند چھوٹی چھوٹی

دیسی ریاستیں چمبہ - منڈی - سکیت بھی ہیں - ان
میں بڑی ریاست چمبہ کی ہے ÷ کوہ ہمالیہ کے
مشرق کی طرف دریائے جمنا اور بیاس کے
درمیان چھوٹے چھوٹے پہاڑوں کا سلسلہ ہے -
جس کو **کوہ شوالک** کہتے ہیں - ان سلسلوں
میں تنگ گھاٹیاں ہیں - جن کو **دون** کہتے ہیں -
ان گھاٹیوں میں چاول بہت عمدہ ہوتے ہیں ÷

۴ - اس پہاڑی علاقے میں بارش کثرت سے
ہوتی ہے - اور سردی سخت پڑتی ہے - جوں جوں
پہاڑ کے اوپر چڑھتے جائیں آب و ہوا اور بھی
سرد ہوتی جاتی ہے - اور جوں جوں نیچے کی طرف
اُترتے آئیں سردی ذرا کم ہوتی جاتی ہے - جاڑوں
میں سخت برف پڑتی ہے - مگر گرمیوں میں برف
پگھلتی رہتی ہے - اس لئے گرمیوں میں موسم
بہت خوشگوار ہوتا ہے - دھوپ میں اتنی تیزی
نہیں ہوتی جتنی تم یہاں دیکھتے ہو - اسی واسطے
اکثر امیر لوگ گرمیوں میں پہاڑوں کی سیر کرنے
جاتے ہیں ÷

۵ - چونکہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر برف جمی

رہتی ہے - اس لئے وہاں تو کوئی چیز پیدا نہیں ہو سکتی - باقی حصّے میں بھی زراعت بہت کم ہوتی ہے - پہاڑیوں کے پہلو میں تھوڑی بہت جگہ بنا کر گیہوں - چاول اور چائے کی کاشت کی جاتی ہے - میوہ دار درخت اور خود رَو پھول بکثرت ہیں - بڑے بڑے جنگل دور تک چلے گئے ہیں - جن میں سال - چیڑ - دیودار وغیرہ لکڑی بہت پیدا ہوتی ہے - ان سے بہت سی مفید چیزیں مثلاً صندوق - چارپائیاں - میز - کرسیاں اور کڑیاں وغیرہ بنائی جاتی ہیں ؛

۱۱ - پالتو جانور مثلاً گائے جہلم کی وادی میں عموماً سیاہ رنگ کی پائی جاتی ہے - پہاڑی بکرے بہت ہوتے ہیں - جن کی پشم سے اونی چادریں - لوئیاں وغیرہ بنائی جاتی ہیں - چمبہ کے علاقے میں زیرہ - اخروٹ اور کلو کے علاقے میں مشک نافہ - پشم اور پالم پور کے علاقے میں چاول اور کانگڑے کی پہاڑیوں میں چائے بہت پیدا ہوتی ہے - جنگلوں میں جنگلی جانور مثلاً ہاتھی - گینڈا - شیر اور ریچھ پائے جاتے ہیں - اور طرح
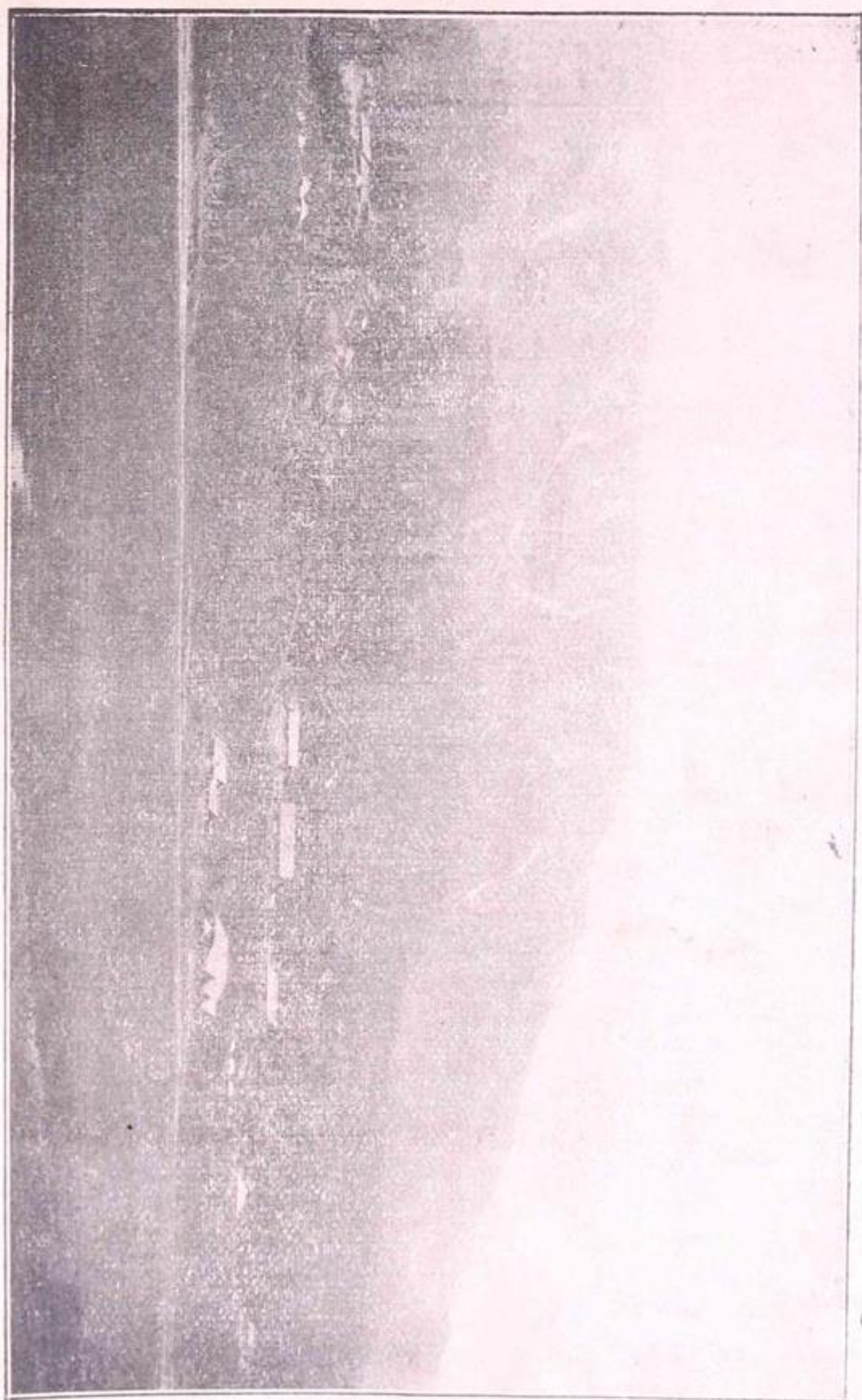
طرح کے خوبصورت پرندے ملتے ہیں +

ک - تصویر کی طرف دیکھو - یہ کون ہیں - پہاڑی لوگ ہیں - جو اپنی بھیڑ بکریوں کے ریوڑ ادھر اُدھر چراتے پھرتے ہیں - ان لوگوں میں اور میدانی علاقے کے لوگوں میں یہ فرق ہے:-

۱- ایک جگہ کے لوگ دوسری جگہ کے لوگوں سے مل جُل نہیں سکتے - اس وجہ سے ان کی بولیاں بھی الگ الگ ہیں - پڑھنا لکھنا نہیں جانتے +

۲- پہاڑوں پر سخت کام کرنا پڑتا ہے - اس لئے میدانی لوگوں کی نسبت پہاڑی لوگ بہادر طاقتور اور محنتی ہوتے ہیں +

۳- چونکہ وہ سرد علاقے میں رہتے ہیں - اس لئے ان کی پوشش بھی نرالی ہوتی ہے - پوستینوں کے بغیر ان کا گزارہ ہی نہیں چل سکتا + میدان میں رہنے والے گھروں میں آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں - ان بچاروں نے جس جگہ ڈیرہ لگایا وہی ان کا گھر ہے - لوگوں کا پیشہ مویشی چرانا ہے - بڑی محنت سے کسی کسی جگہ کچھ کھیتی باڑی بھی کر لیتے ہیں - چوری

پہاڑی لوگ

و قزاقی کا پیشہ بھی جاری ہے - کیونکہ یہ ابھی تک تعلیم یافتہ نہیں ہیں ✦

۸- ہم تم کو بتا آئے ہیں کہ کانگڑے کے قریب چائے پیدا ہوتی ہے - کشمیر اور کلو میں لذیذ پھل پیدا ہوتے ہیں - لکڑی مثلاً دیودار - سال - چیڑ وغیرہ کے جنگل دور دور تک چلے گئے ہیں - پہاڑی بکروں اور بھیڑوں کی اُون سے بہت سی قسم کی چیزیں مثلاً دوشالے - غالیچے - کمبل - لوئی - پٹی وغیرہ بنائی جاتی ہیں - یہ تمام چیزیں خچروں اور چھکڑوں پر دُور دُور ملکوں میں جاتی ہیں - اور فروخت ہوتی ہیں - ریل اور عمدہ سڑک نہ ہونے کی وجہ سے تجارت میں بڑی دقّت ہے ✦

۲- پہاڑی شمال مغربی و جنوب مغربی حصّہ

ہم تم کو شمال مشرقی پہاڑی حصّے کا حال بتا چکے ہیں - شمال مغرب کے پہاڑ کوہستان نمک دریائے جہلم کے شمال میں واقع ہیں - اور پھیلتے ہوئے دریائے سندھ کے پار چلے گئے ہیں - ان پہاڑوں میں سے نمک نکلتا ہے - اس حصّے کی زمین اونچی

شمال مغربی و جنوب مغربی حصہ
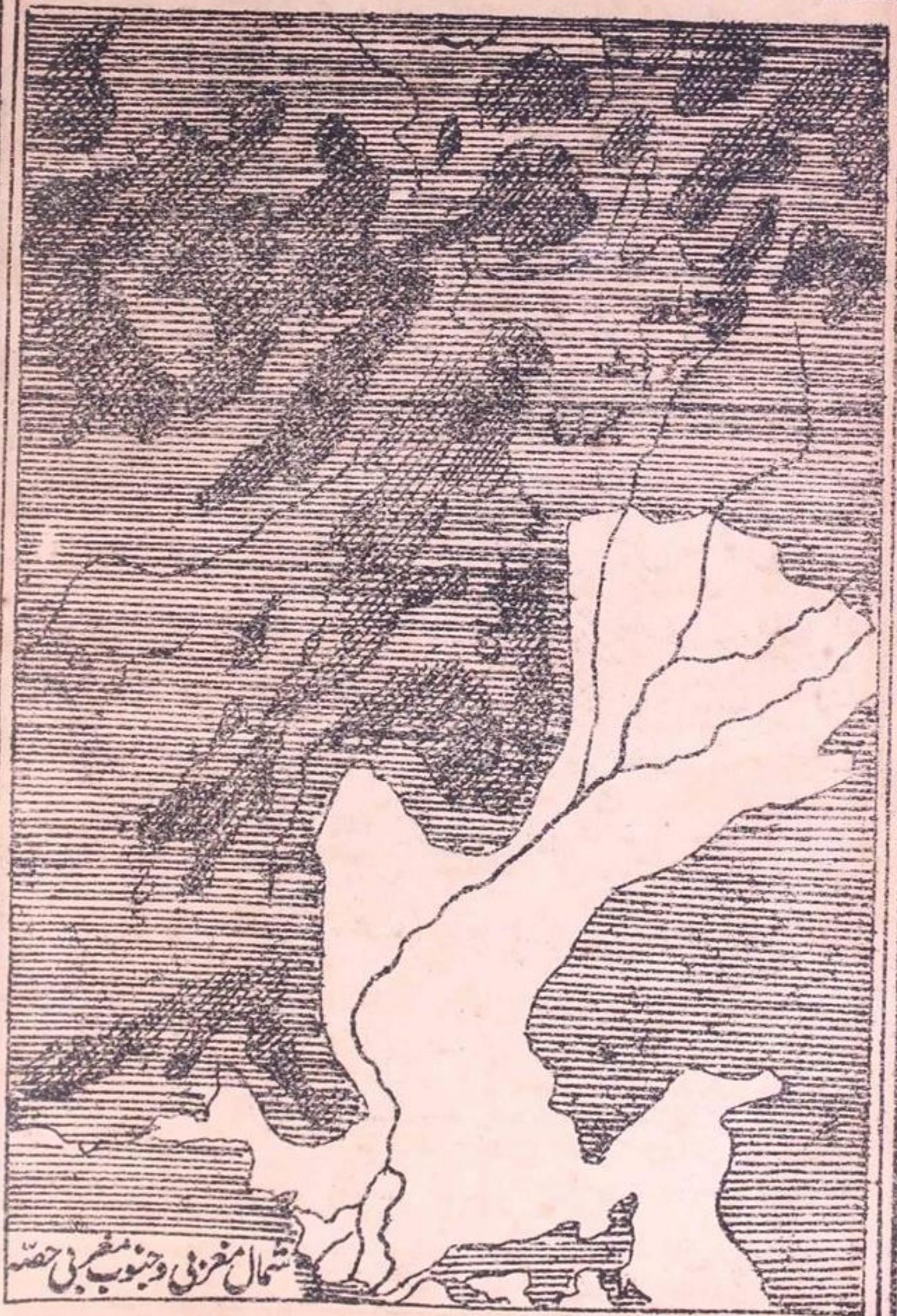
نیچی ہے - کہیں میدانی کہیں پہاڑی ہے - جنوب مغربی حصّے کے پہاڑ یعنی کوہ سلیمان اس قدر بلند نہیں ہیں - جس قدر کوہ ہمالیہ کے سلسلے شمال مشرق کی طرف ہیں - اس وجہ سے موسم گرما میں مغرب کی طرف سے لُو چلتی رہتی ہے - اور سردیوں میں سرد ہوا - بارش بہت ہی کم ہوتی ہے - اس وجہ سے غلّہ اور نباتات بہت ہی کم پیدا ہوتی ہیں ٭

۲- ہمالیہ کے ڈھلان پر بڑے بڑے جنگل اور میوہ دار درخت کثرت سے ہیں - مگر اس طرف درخت تو درکنار گھاس تک کا نام و نشان نہیں ہے - کم اونچے ہونے کی وجہ سے ان پہاڑوں پر سے آنا جانا مشکل نہیں ہے - اسی لئے دشمن کی حفاظت کے لئے مختلف دروں میں فوجی چوکیاں بنائی گئی ہیں - مثلاً درۂ بولان کے پاس کوئٹہ - درۂ خیبر کے پاس پشاور - کوہاٹ اور بنّوں - انہیں دروں کی راہ سے افغانستان کے سوداگر اپنے ملک کی پیداوار مثلاً انگور - بادام - کشمش - اُون وغیرہ پشاور اور کوئٹہ میں لاکر فروخت کرتے ہیں - اور اپنی

اپنی ضرورت کے موافق پنجاب کی چیزیں لے جاتے ہیں - بارش کی قلّت کی وجہ سے زراعت بہت ہی کم ہوتی ہے - اس لئے آبادی بھی کم ہے - وادیوں میں لوگ گزارے کے لئے مشکل سے کچھ مکئی بوتے ہیں - لوگوں کا عام پیشہ مویشی چرانا - اونٹ رکھنا اور تھوڑی بہت کھیتی باڑی کرنا ہے +

مقابلہ

کوہ ہمالیہ کے سلسلے یعنی شمال مشرقی پہاڑ	کوہ سلیمان اور کرتھر کے سلسلے یعنی شمال مغربی پہاڑ
۱- یہ سلسلے بہت اونچے ہیں - جن پر سے آنا جانا ناممکن ہے - اس وجہ سے کوئی غنیم اس طرف سے پنجاب میں نہیں آ سکتا +	۱- سلسلے بہت اونچے نہیں ہیں - ان پر سے آنا جانا کچھ مشکل نہیں ہے - اس وجہ سے غنیم کی حفاظت کے لئے اِن کے دروں میں فوجی چوکیاں ہیں - مثلاً درۂ بولان کے پاس کوئٹہ - درۂ خیبر کے پاس پشاور - کوہاٹ - بنوں +

مقابلہ

کوہ ہمالیہ کے سلسلے یعنی شمال مشرقی پہاڑ	کوہ سلیمان اور کرتھر کے سلسلے یعنی شمال مغربی پہاڑ
۲- پہاڑ اونچے ہیں - اس وجہ سے گرمی بہت ہی کم ہوتی ہے - موسم گرما بہت خوشگوار ہوتا ہے ÷	۲- چونکہ پہاڑ اونچے نہیں ہیں - اس لئے موسم گرما ہیں گرم ہوا مغرب کی طرف سے چلتی رہتی ہے - اور سردیوں میں سرد ہوا - یعنی گرمی سردی بہت ہوتی ہے ÷
۳- بارش بہت ہوتی رہتی ہے - اس لئے غلّہ مثلاً گیہوں مکئی اور چاول پیدا ہوتا ہے - اور لذیذ میوے کثرت سے ہوتے ہیں - اس طرف آبادی گنجان ہے - پہاڑوں کی ڈھلان پر بڑے بڑے جنگل کوسوں تک چلے گئے ہیں ÷	۳- بارش بہت ہی کم ہوتی ہے - اس لئے اس طرف غلہ - نباتات اور آبادی بہت ہی کم ہے - ان پہاڑوں کی ڈھلانوں پر درخت تو درکنار گھاس تک کا نام و نشان نہیں ہے ÷

سوالات

١- پنجاب کی حدود اربعہ بتاؤ +
٢- قدرتی تقسیم کے لحاظ سے پنجاب کے حصّے بتاؤ +
٣- پہاڑ - میدان - ریگستان کی تعریف کرو +
٤- پہاڑوں سے کیا فائدہ ہے - گرمی کے موسم میں بعض
پہاڑوں پر کیوں جاتے ہیں ؟
٥- شمال مشرقی پہاڑی حصّے میں کون کون سی پہاڑی
ریاستیں ہیں ؟
٦- پہاڑی علاقے کی پیداوار بتاؤ - وہاں کون کون سے
جانور ہوتے ہیں - اُن سے کیا فائدہ ہے ؟
٧- تجارت اور آمد و رفت کس طرح ہوتی رہتی ہے +
٨- دروں کا کیا فائدہ ہے - اور فوجی چوکیاں دروں پر
کیوں قائم کی گئی ہیں ؟
٩- درے کس طرف ہیں اور کیوں - بڑے بڑے درے بتاؤ +
١٠- کوئی چیز ایسی بتاؤ جو صرف پہاڑوں پر پیدا ہوتی ہے +
١١- نمک کونسے پہاڑ سے نکلتا ہے - اور کس طرف ہے ؟
١٢- شمال مشرقی حصّے اور شمال مغربی حصّے کی پیداوار
اور آب و ہوا میں کیا فرق ہے ؟

ریاست جموں و کشمیر

یہ سب سے بڑی پہاڑی ریاست پنجاب کے شمال میں کوہ ہمالیہ کے درمیان واقع ہے۔ سرکار انگریزی نے یہ علاقہ ۱۸۴۶ء میں مہاراجہ گلاب سنگھ کو ایک کروڑ روپے کے عوض دے دیا تھا۔ ان کی اولاد اب تک یہاں حکومت کرتی ہے۔ یہ ریاست براہ راست حضور وائسرائے ہند کے ماتحت ہے۔ جن کی طرف سے ایک ریزیڈنٹ صاحب یہاں رہتے ہیں۔ وسعت میں ریاست کشمیر نصف پنجاب سے بڑی ہے۔ تمام ریاست کا حال ابھی تک ٹھیک دریافت نہیں ہوا ہے۔ صرف دریائے جہلم کی وادی کا حال معلوم ہوا ہے۔ جو سو میل لمبی اور بیس میل چوڑی ہے۔ اس کا رقبہ اکیاسی ہزار مربع میل ہے۔ اور آبادی ساڑھے انتیس لاکھ سے کچھ زیادہ ہے۔ جس میں سے تین چوتھائی مسلمان اور ایک چوتھائی ہندو ہیں۔ یا یوں کہو کہ کشمیر ایک مسلمانی ریاست ہے۔ جو مہاراجہ کے ماتحت ہے۔ کشمیری لوگ دراز قد خوبصورت اور محنتی

پہاڑی ریاستیں
دریائے جہلم
دریائے چناب
دریائے راوی
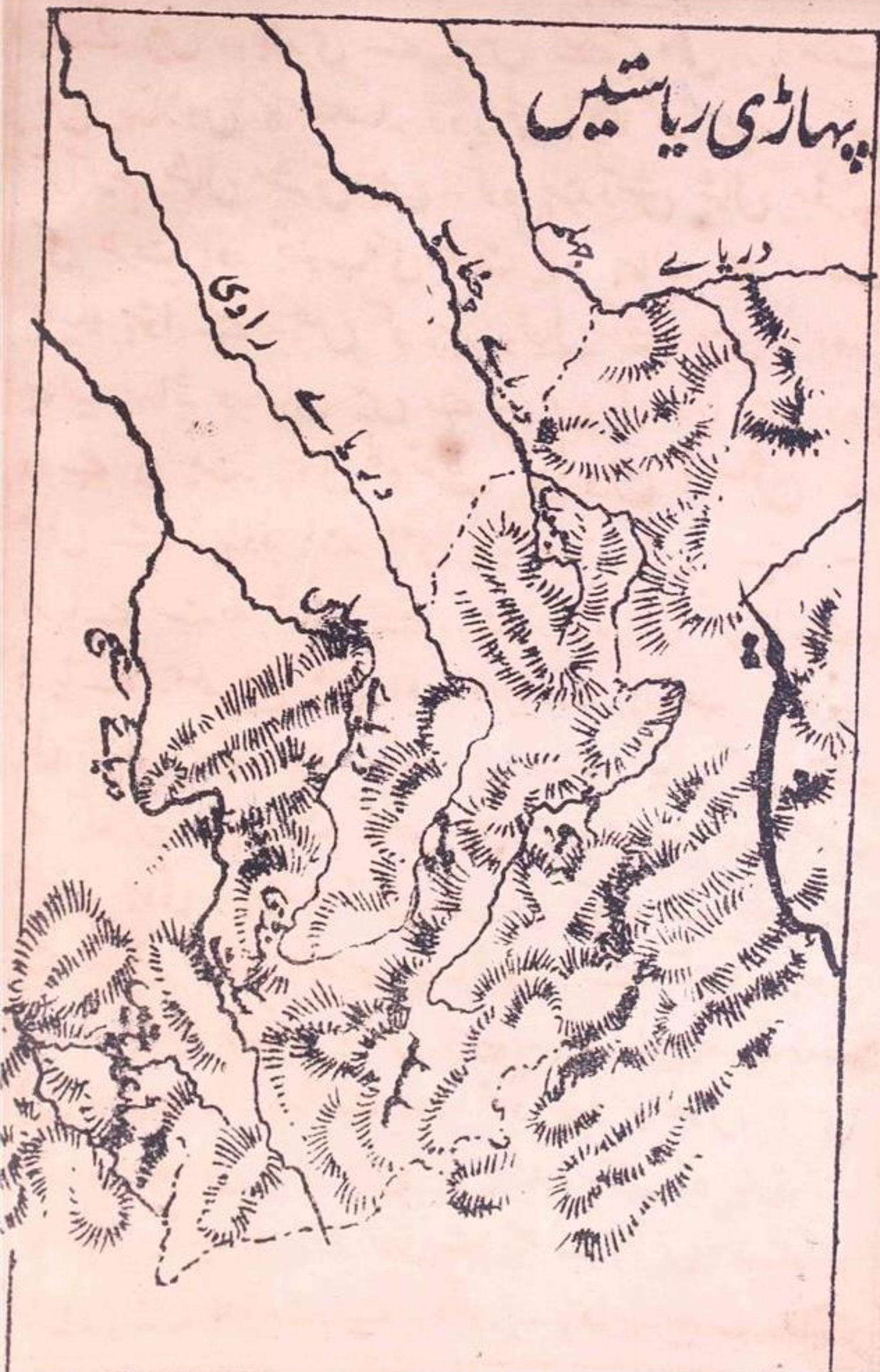
ہوتے ہیں - جلدی سے نہیں تھکتے - اس ریاست
میں پہاڑوں کا سلسلہ دور تک چلا گیا ہے - کوہ
کراکرم شمال مشرق میں - کوہ ہندوکش شمال مغرب
کی طرف اور جنوب کی طرف کوہ ہمالیہ کا سلسلہ
پھیلا ہؤا ہے - جس کو پیر پنجال کہتے ہیں - اور
ہمالیہ پہاڑ درمیان میں ہے - اس کی دنیا میں دوم
درجے کی بلند چوٹی **مونٹ گوڈون آسٹن** ۵
میل سے زیادہ بلند اسی ریاست میں ہے -
دریائے سندھ شمالی حصّے سے ہوتا ہؤا گزرتا ہے -
دریائے جہلم بیچ میں اور دریائے جناب جنوب
کی طرف بہتا ہے - تم اس سے خیال کر سکتے
ہو کہ یہ ریاست کیسی ہی عمدہ سرسبز اور صحت
بخش ہوگی - ہندوستان میں یہ ایک بے نظیر جگہ
ہے - ہر طرف سرسبز پہاڑیوں سے گھری ہوئی
ہے - جا بجا چشمے جاری ہیں - جھرنے جھرتے رہتے
ہیں - میوہ دار درخت اور خود رو پھول اس
کثرت سے ہیں کہ اس کو ہندوستان کا باغ کہنا
بجا ہے - آب و ہوا نہایت صحت بخش ہے -
گرمیوں میں بہشت ہے - انگور - بادام - سیب - انار

بھی - ناخ کثرت سے پیدا ہوتے ہیں - زعفران یہاں کا خاص تحفہ ہے - دریاے جہلم کی وادی میں چاول بہت نفیس اور کثرت سے پیدا ہوتا ہے - جنگلوں میں دیودار کی لکڑی بہت ہوتی ہے - اور اس کی تجارت سے ریاست کو بہت فائدہ ہے - یہ سلیپر جو تم دیکھتے ہو زیادہ تر وہیں سے کٹ کر آتے ہیں - بھیڑوں کی اُون اعلےٰ درجے کی ہوتی ہے - ان کی اُون سے غالیچے دوشالے وغیرہ بنے جاتے ہیں - یہ چیزیں یہاں کی مشہور ہیں - اور ولایت تک اُن کی بہت قدر ہوتی ہے - کشمیری لوگ اپنے ہاتھ کی کاریگری کے لئے مشہور ہیں - سونے چاندی کا کام اچھا بناتے ہیں - اس ریاست کی تجارت راولپنڈی - جہلم - سیالکوٹ اور جموں کے راستوں سے پنجاب کے دیگر حصّوں میں ہوتی رہتی ہے - ریل کے نہ ہونے سے آمد و رفت اور تجارت میں بڑی دقّت ہے - لوگ عموماً راولپنڈی سے گاڑی ٹانگوں اور موٹروں میں سری نگر جاتے ہیں - امید ہے کہ راولپنڈی سے سری نگر

تک ریل جاری ہو جائیگی - جیسا کہ کالکا سے شملہ تک ہے ٭

سری نگر - اس ریاست کا دار الخلافہ ہے - یہاں مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر گرمیوں میں رہتے ہیں - دریاے جہلم کے دونوں طرف بسا ہُوا ہے - آمد و رفت کے لئے دریا پر بہت سے لکڑی کے پُل ہیں - جن کو کشمیری زبان میں کدل کہتے ہیں - اس شہر کے ارد گرد قدرتی نظارہ نہایت دل کش ہے - چاروں طرف پہاڑ ہی پہاڑ نظر آتے ہیں - دریا میں بے شمار کشتیاں اور ہاؤس بوٹ چلتے پھرتے ہیں - جو لوگ کشمیر کی سیر کرنے جاتے ہیں - وہ ان کشتیوں میں رہتے ہیں - جھیل ڈل پر اچھے باغیچے اور چمن تیرتے پھرتے ہیں - مشہور شالامار باغ - نسیم باغ - نشاط باغ جھیل ڈل پر واقع ہیں - کچھ فاصلہ پر گُل مرگ - ٹن صاحب - چشمہ ویر ناگ قابل دید سیر گاہیں ہیں - جہاں امیر لوگ موسم گرما میں سیر کرنے جاتے ہیں - سری نگر سے راستہ امر ناتھ جی کو بھی جاتا ہے - جھیل وُلر جس

میں سے دریائے جہلم بہتا ہے۔ ہندوستان میں میٹھے پانی کی سب سے بڑی جھیل ہے۔ سری نگر میں ریشم کا ایک بڑا کارخانہ ہے۔ بھیڑوں کی اُون اور پشم سے دوشالے۔ غالیچے وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ سونے چاندی اور لکڑی کا کام بھی عمدہ ہوتا ہے ٭

اسلام آباد کے قصبے میں اُون اور پشم کی چیزیں مثلاً دوشالے۔ پٹو۔ پٹیاں وغیرہ بُنی جاتی ہیں۔ لکڑی کی چیزیں مثلاً قلمدان۔ صندوقچیاں وغیرہ بھی عمدہ بنتی ہیں۔ دریائے جہلم پر اسلام آباد سے لے کر بارہ مولے تک کشتیاں وغیرہ چل سکتی ہیں۔ بارہ مولے کے مقام پر دریا پہاڑ کے بیچ میں سے اپنا راستہ بناتا ہے۔ اس لئے راستہ تنگ ہو جاتا ہے اور کشتیاں وغیرہ چل نہیں سکتی ہیں ٭

جموں شہر۔ جنوب کی طرف ایک اونچی جگہ پر بسا ہوا ہے۔ سردیوں میں مہاراجہ کشمیر یہیں رہتے ہیں۔ اس کے قریب ایک ندی بہتی ہے۔ جس کا نام **توی** ہے۔ شہر بے رونق

ہے صرف راجہ کی منڈی دیکھنے کے لائق ہے۔ یہاں سے کچھ فاصلے پر ویشنو دیوی کا مشہور مندر ہے۔ اس طرف سے بھی راستہ کشمیر کو جاتا ہے۔ مگر پکّی سڑک ابھی تک نہیں بنی ہے۔ کچھ فاصلہ ٹانگوں۔ یکوں پر اور کچھ خچروں پر طے کرنا پڑتا ہے۔ اس طرف کا نظارہ نہایت دل کش ہے۔ کیونکہ بہت سی قابل دید سیرگاہیں راستے میں آتی ہیں +

لیہ۔ دریائے سندھ پر واقع ہے ۔ اور اندرونی حصّے میں بڑی بھاری تجارت کی منڈی ہے +

گِلگت۔ فوجی چوکی ہے۔ جنوبی ڈھلان پر چمبہ۔ منڈی۔ سکیت۔ کلو اور شملہ کی پہاڑی ریاستیں واقع ہیں +

صحّت افزا مقامات

شملہ۔ یہ سطح سمندر سے ۷۰۰۰ فٹ بلند ہے۔ پنجاب کا سب سے بڑا صحت افزا مقام ہے۔ ریل میں انبالہ سے کالکا ہوتے ہوئے

جاتے ہیں۔ کالکا سے گھوڑے گاڑیوں کے لئے پکی سڑک بھی ہے۔ آب و ہوا بہت سرد اور صحت بخش ہے حضور وائسرائے ہند اور پنجاب کے گورنر صاحب کے دفتر موسم گرما میں یہاں آ جاتے ہیں۔ اکثر لوگ بھی موسم گرما میں وہاں سیر کرنے جاتے ہیں۔ اس کے نزدیک دیگر پہاڑی مقام یہ ہیں:-

سناور۔ یہاں ایک مدرسہ سر جان لارنس کی یادگار میں قائم ہے۔ جس میں گوروں کے یتیم لڑکے لڑکیاں تعلیم پاتے ہیں۔ سرکار کی طرف سے ان کو خوراک بھی ملتی ہے۔ ڈگشائی اور سپاٹو مقاموں پر انگریزوں کی فوج رہتی ہے۔

کسولی۔ کالکا سے کسولی سڑک کے راستے نو میل کے فاصلے پر ہے۔ یہاں ایک ہسپتال ہے جہاں باولے کتے کے کاٹے کا علاج ہوتا ہے۔ اُن مریضوں کو جو سرکاری ملازم ہوتے ہیں۔ تین ماہ کی تنخواہ ضروری اخراجات کے لئے پیشگی مل جاتی ہے۔ غریبوں کو آمد و رفت

کا کرایہ اور خوراک بھی ملتی ہے +

دھرم پور اور **سولن** بھی عمدہ پہاڑی مقام ہیں - جو کہ شملہ کے راستے میں ہیں - یہاں کی آب و ہوا پرانے بخار کے مریضوں کے لئے مفید ہے +

دھرم سالہ جس کو **بھاگسو** بھی کہتے ہیں - کانگڑے کی پہاڑیوں میں ایک صحت افزا مقام ہے - یہاں سب سے زیادہ بارش ہوتی ہے - امرتسر سے پٹھان کوٹ تک تو ریل میں جاتے ہیں - پٹھان کوٹ سے ٹانگوں یا یکوں میں تقریباً ۵۱ میل سفر کرنا پڑتا ہے - یہاں چاے بہت پیدا ہوتی ہے - جوالا مکھی کا مشہور مندر یہاں سے سولہ کوس کے فاصلے پر واقع ہے - اس کے قریب ایک کان ہے - جس میں سے سلیٹ کا پتھر نکلتا ہے - پالم پور اور نور پور بھی اسی پہاڑی علاقے میں ہیں +

ڈلہوزی - چنبے کی پہاڑوں میں ایک صحت افزا مقام ہے - پٹھان کوٹ سے تقریباً پچاس میل کے فاصلے پر ہے - صاحب کمشنر

لاہور گرمی کے موسم میں اسی جگہ رہتے ہیں +

مری - راولپنڈی سے کشمیر جاتے وقت ۳۷ میل کے فاصلے پر مری کا پہاڑ راستے میں آتا ہے - سطح سمندر سے سات ہزار فٹ بلند ہے - مشہور سرد مقام ہے - اکثر لوگ موسم گرما میں وہاں جاتے ہیں - جو کی شراب بنانے کا یہاں ایک بڑا کارخانہ ہے +

ایبٹ آباد - شمال مغرب کی طرف صحت بخش مقام ہے - آس پاس کے پہاڑوں کی بہار قابل دید ہے - صاحب چیف کمشنر صوبہ شمال مغربی و سرحدی گرمی کے موسم میں اسی جگہ رہتے ہیں +

برف

مری - ۲۰؍ جنوری ۱۹۲۲ء

میرے پیارے دوست!

اگر تم میرے ہمراہ مری آ جاتے تو جو حال میں تم کو لکھتا ہوں تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے - آج میرے دوست پریم نرائن بھی میرے پاس آئے - چاے پی ہی تھی - اور باہر جانے کو تیار تھے کہ یکایک بادلوں نے آ گھیرا - آسمان سے دھنکی ہوئی روئی کے پھوئے زمین پر گرنے شروع ہو گئے - تھوڑی دیر میں جدھر دیکھو اُدھر روئی ہی روئی نظر آنے لگی - لڑکے بالے خوشی چلانے لگے - آہا! برف پڑی برف پڑی - اتنے میں دفتر سے والد صاحب تشریف لے آئے - اب برف پڑنی بند ہو گئی تھی - باہر جا کر کیا دیکھتے ہیں کہ ہر ایک چیز سفید ہے - چوٹیاں تو درکنار

گھاٹیاں بھی سفید - گلی کوچے سفید - درخت برف سے لدے ہوئے ہیں +

بازار کی سیر میں عجب لطف آیا - برف پر ایسا پاؤں پڑتا تھا - جیسے روئی کے گالوں پر جا پڑا! - ہم سب نے برف کی گیندیں بنا بنا کر خوب ہولی کھیلی - برف کا ایک آدمی بھی بنایا - اور یار دوستوں نے اس کا سانگ نکالا - رات بھر خوب دل لگی رہی - وقت وقت پر تمہاری یاد آتی رہی +

آج صبح جو میری آنکھ کھلی تو آسمان صاف نظر آیا - سفیدی ہر جگہ سے غائب - وہی برف جو روئی کی طرح ملائم تھی آج پتھر کی طرح سخت پڑی ہے - پاؤں پھسلا جاتا ہے - بڑی مشکل سے لکڑی کے سہارے سے سنبھلا ورنہ پاؤں تو ایسا رپٹا تھا - کہ سیدھا کھڈ میں جا پڑتا اور پتہ نہ لگتا +

سوالات

۱- سب سے بڑی پہاڑی ریاست کون سی ہے۔ اُس کا کچھ حال بتاؤ۔

۲- کانگڑے کی پہاڑوں میں کون سے صحت افزا مقام ہیں؟

۳- ڈلہوزی اور دھرم سالہ کس راستے جاتے ہیں؟

۴- چائے کہاں زیادہ پیدا ہوتی ہے؟

۵- کسولی کا راستہ بتاؤ - وہاں لوگ کیوں جاتے ہیں؟

۶- کشمیر کی چیزیں تجارت کے لئے کہاں آتی ہیں؟

۷- لاہور اور دہلی سے شملے اور کشمیر جانے کا راستہ بتاؤ۔

۸- جوالا مکھی اور ویشنو دیوی کن راستوں سے جاؤگے؟

۹- پرانے بخار کے مریضوں کو آب و ہوا کی تبدیلی کے لئے کہاں جانا چاہیے؟

۲- میدانی علاقہ

سطح کا بہت سا حصّہ میدانی ہے۔ شمال میں ہمالیہ کے سلسلہ تک پہنچ گیا ہے۔ شمال مغرب کی طرف کوہستان نمک جہلم کے گرد نواح سے کالا باغ تک پھیلے ہوئے ہیں۔ جنوب مشرق میں
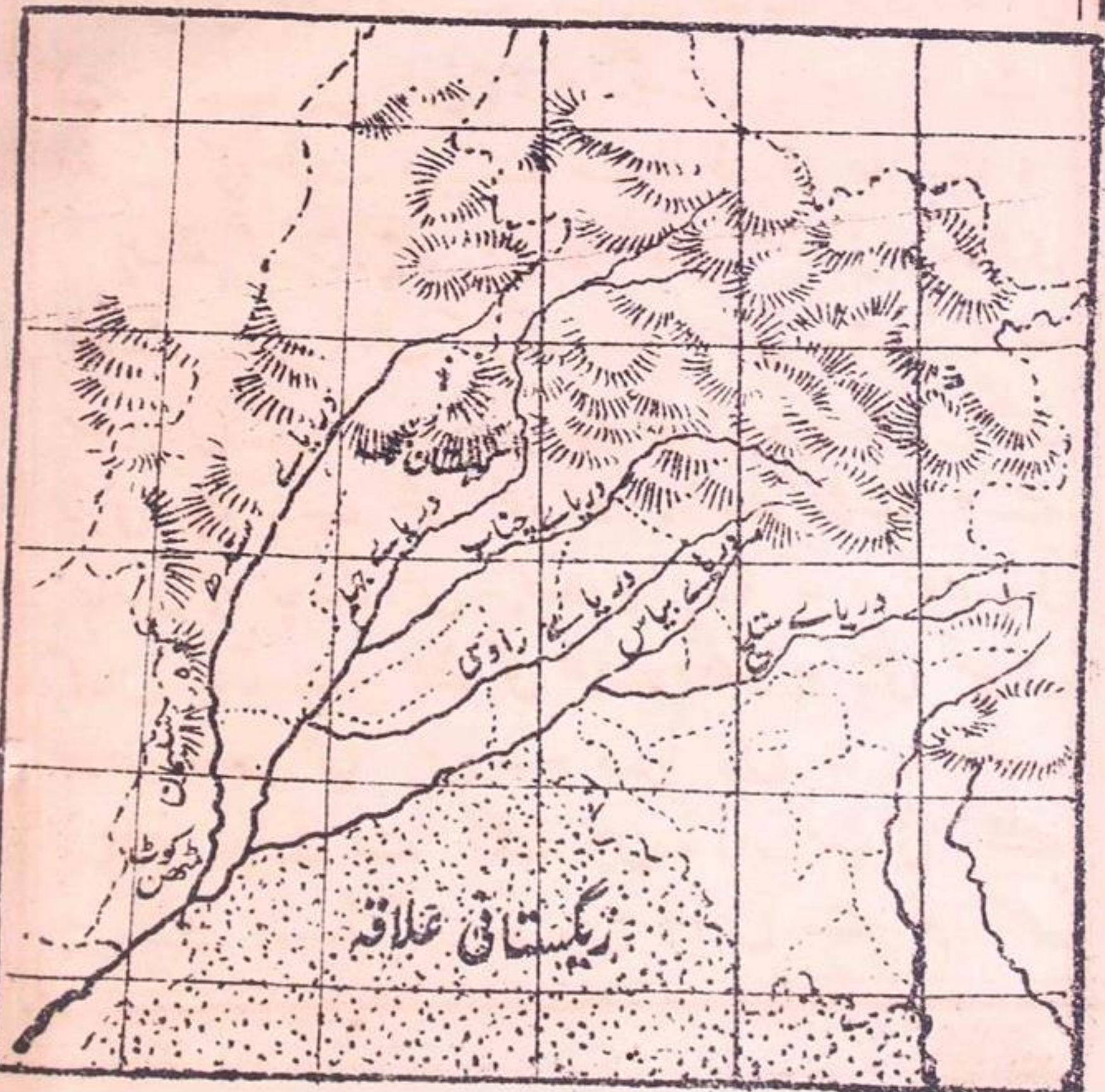
کوہ اروَلی پربت کے اوپر کا سرا جس کو باؤنٹہ کہتے ہیں۔ دہلی کے قریب نظر آتا ہے ✦

دریا

پہاڑی علاقے کی تم سیر کر چکے۔ اب میدانی علاقے کا حال سنو۔ پہلے اس کی چار دیواری قائم کر لو۔ شمال کی طرف پہاڑ کا سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔ مشرق کی طرف دریائے جمنا بل کھائے گزر رہی ہے۔ جنوب میں راجپوتانہ کا ریگستان پھیلا ہوا ہے۔ مغرب کی طرف دریائے سندھ قدرتی حد ہے ✦

ہم تم کو بتا چکے ہیں کہ شمال مشرقی پہاڑی علاقے میں بارش کثرت سے ہوتی ہے۔ برف سردیوں میں خوب پڑتی ہے اور گرمیوں میں پگلتی رہتی ہے۔ بے شمار خود رَو بڑے بڑے چشمے جاری ہو جاتے ہیں۔ بھلا یہ بتاؤ کہ یہ تمام پانی کہاں جاتا ہے۔ نقشے کی طرف دیکھو یہ نیلی لکیریں ادھر اُدھر کیا ہیں۔ یہ دریا ہیں۔ یہ سب پہاڑی علاقے سے نکلتے ہیں۔ اور میدانی حصّے میں بہتے ہوئے گزرتے ہیں۔ اس سے تم سمجھ

گئے ہو گے کہ پہاڑی علاقے نے میدانی علاقے کو بہت ہی فائدہ پہنچایا ہے۔ ہمسایہ ہو تو ایسا ہو۔ جس سے ایک دوسرے کو فائدہ پہنچتا رہے۔ یہ دریا جنوب مغرب کی طرف بہتے ہوئے کیوں نظر آتے ہیں۔ جنوب مشرق کی طرف کیوں نہیں بہتے۔ اُدھر کی زمین اونچی ہے۔ اس سے معلوم ہُوا۔ کہ زمین کی ڈھلان جنوب مغرب کی طرف ہے۔ اگر پہاڑی علاقے کی زمین سے ہماری میدانی حصّے کی زمین نیچی نہ ہوتی تو ہم کو ایک دریا بھی اس طرف بہتا نظر نہ آتا۔ کیونکہ پانی ہمیشہ ڈھلان کی طرف بہتا ہے۔ ان دریاؤں سے میدانی علاقہ سیراب ہوتا ہے۔ نہریں بھی نکالی گئی ہیں۔ بعض جگہ پانی کے زور سے کلیں اور پن چکیاں بھی چلتی ہیں۔ ان دریاؤں کا حال ہم تم کو اس طرح سمجھاتے ہیں:۔

۱۔ **ستلج**۔ یہ تبت کی بڑی جھیل مانسرور سے نکلتا ہے۔ کلو کے پہاڑی علاقے میں سے ہوتا ہُوا میدانی علاقے میں جنوب مغرب کی طرف دور تک بہتا ہُوا چلا گیا ہے۔ اور دریائے سندھ

سے جا ملتا ہے۔

۲-بیاس - یہ دریا کلّو کے پہاڑ میں ایک جھیل بیاس کنڈ سے نکلتا ہے - پہاڑی ریاست منڈی میں سے گزرتا ہوُا میدانی حصّے میں داخل ہوتا ہے - اور دریائے ستلج سے مل جاتا ہے - جس جگہ دریائے ستلج اور بیاس ملتے ہیں وہ ہری کے پتن کہلاتی ہے۔

۳-راوی - یہ دریا کلو کے پہاڑوں سے نکلتا ہے - اور چنبہ میں بہتا ہوُا میدانی علاقے میں سے گزرتا ہے - اور بہت دور بہ کر ترموں گھاٹ پر دریائے چناب و جہلم کے مجموعے کے ساتھ مل جاتا ہے۔

۴-چناب - کشمیر کے پہاڑوں میں سے نکلتا ہے - اور جموں کی گھاٹیوں میں سے گزرتا ہوُا میدانی علاقے کو سیراب کرتا ہے - آگے جا کر دریائے جہلم سے مل جاتا ہے۔

۵-جہلم - کشمیر کے پہاڑی چشمہ ویری ناگ سے نکل کر سری نگر میں جھیل ولر میں سے ہوتا ہوُا گزرتا ہے - پہاڑی علاقہ سے گزر کر میدانی

نوٹ - ہری کے پتن کے آگے دریائے ستلج اور بیاس کے مجموعے کا نام دریائے گھارا ہو جاتا ہے -

علاقے میں بہتا ہوا دریائے چناب سے مل جاتا ہے۔
۶-سندھ -کوہ کیلاس میں جھیل مانسرور سے نکلتا ہے -یہ دریا تقریباً ۱۸۰۰ میل لمبا ہے - کئی سو میل تک شمالی ڈھلان کے برابر برابر پہاڑوں کے ساتھ ساتھ چلا گیا ہے -پھر اس نے اپنا رخ جنوب مغرب کی طرف بدلا ہے - اٹک کے قریب دریائے کابل اُس کے ساتھ آملتا ہے - اور میدانی علاقہ میں بہ کر پنجاب کے پانچوں دریاؤں یعنی ستلج - بیاس - راوی چناب - جہلم کے مجموعے کو مٹھن کوٹ پر اپنے ساتھ ملا کر بحیرہ عرب میں جا گرتا ہے ؛

بارش- بارش کا حال بھی عجیب ہے - کوئی مقرر وقت نہیں ہے - اکثر بارش گرمیوں میں زیادہ ہوتی ہے -کیونکہ اس موسم میں سمندر کی ہوائیں بہت دور سے اپنے ساتھ آبی بخارات لاتی ہیں - اور پہاڑوں سے ٹکرا کر سرد ہو کر مینہ برساتی ہیں - شمال مشرقی پہاڑی علاقوں میں کثرت سے بارش ہوتی ہے - نقشہ دیکھ کر تم آسانی سے بتا سکتے ہو کہ کس کس جگہ زیادہ

بارش ہوتی ہوگی - مثلاً شملہ - دھرم سالہ - ڈلہوزی - کشمیر - دھرم سالہ میں سب سے زیادہ بارش ہوتی ہے - اُن مقامات پر جو پہاڑ کی ڈھلان پر ہیں - خاصی بارش ہو جاتی ہے مگر جوں جوں پہاڑی علاقے سے جنوب کی طرف میدانی علاقے میں ہٹتے جائیں بارش کم ہوتی جاتی ہے - یہاں تک کہ حصار - منٹگمری - ملتان کے ریگستانی علاقوں میں تو صرف برائے نام ہی بارش ہوتی ہے - میدانی علاقوں میں بارش کے موسم کو موسم برسات کہتے ہیں - جو اکثر اگست و ستمبر کا مہینہ ہوتا ہے - شمالی حصوں میں کیوں زیادہ بارش ہوتی ہے - اور جنوب کی طرف کیوں کم ہوتی جاتی ہے - اس کی وجہ ہم تم کو اس طرح سمجھاتے ہیں :-

(۱) ذرا ہندوستان کا نقشہ دیکھو - شمال کی طرف اونچے اونچے پہاڑ ہیں - جو ہوائیں خلیج بنگالہ کی طرف سے چلتی ہیں وہ پہاڑوں سے ٹکراتی ہیں اور شمال مغرب کی طرف چلتی ہیں اس وجہ سے شمالی پہاڑی علاقوں اور اُن کی وادیوں میں بہت بارش ہوتی ہے ؎

(۲) بحیرۂ عرب سے جو ہوائیں چلتی ہیں وہ بغیر روک ٹوک سیدھی بڑھتی چلی جاتی ہیں کیونکہ کوئی پہاڑ اس طرف ان کے ٹکرانے کے لئے نہیں ہے۔ تاکہ سرد ہو کر مینہ برسائیں۔ ریگستان ہی ریگستان پھیلا ہؤا ہے۔ اس وجہ سے گرمیوں میں گرمی بھی اس طرف زیادہ پڑتی ہے۔

آب و ہوا۔ تم دیکھتے ہو کہ سال بھر موسم یکساں نہیں رہتا۔ کبھی گرمی کی شدّت سے جی گھبرایا جاتا ہے۔ برسات کی لگاتار جھڑی سے جی اُکتا جاتا ہے۔ کبھی سردی سے اکڑے جاتے ہیں۔ عموماً اپریل سے ستمبر تک گرمی رہتی ہے۔ اکتوبر سے سردی شروع ہو جاتی ہے۔ اس سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ کبھی موسم گرم ہوتا ہے کبھی سرد اور جب کبھی یہ پوچھا جائے کہ فلاں جگہ کی آب و ہوا کیسی ہے تو اس سے یہ مطلب ہؤا کرتا ہے۔ کہ وہاں گرمی سردی و برسات کا کیا حال ہے۔

اب ذرا پنجاب کا نقشہ دیکھو۔ شمال کی طرف پہاڑ ہی پہاڑ ہیں۔ تم پڑھ چکے ہو کہ پہاڑ

میدان کی نسبت بہت اونچے ہوتے ہیں - وہاں بارش بہت ہوتی ہے - اس لئے وہاں گرمی بہت ہی کم ہوتی ہے - اکثر امیر لوگ گرمی کے موسم میں شملہ - دھرم سالہ - ڈلہوزی - مری - سری نگر - چلے جاتے ہیں - پس تم کو معلوم ہو گیا کہ جوں جوں شمال کی طرف پہاڑوں پر سیر کرتے چلے جائیں - گرمی کم اور سردی زیادہ ہوتی جاتی ہے - جوں جوں پہاڑوں سے نیچے جنوب کی طرف اُترتے جائیں گرمی زیادہ ہوتی جاتی ہے - یہاں تک کہ حصار - منٹگمری - ملتان کے علاقوں میں تو شدّت کی گرمی پڑتی ہے ۔

پس پنجاب کے میدانی علاقوں میں بارش کے خاطر خواہ نہ ہونے - سمندر سے دور ہونے کی وجہ سے اور بحیرہ عرب کی ہوائیں جو سندھ کے ریگستان سے گزرتی ہیں - اُن کے خشک ہونے کی وجہ سے گرمیوں میں سخت گرمی پڑتی ہے - سردیوں میں سردی بھی اچھی پڑتی ہے - کیونکہ مغرب کی طرف کے پہاڑ اونچے نہیں ہیں - پہاڑوں سے سرد ہوائیں اس طرف چلتی رہتی ہیں - جس کی

سے بہت سردی پڑتی ہے - پس اگر کوئی تم سے پوچھے کہ پنجاب کی آب و ہوا کیسی ہے تو تم کہ سکتے ہو کہ گرمیوں میں سخت گرمی پڑتی ہے اور جاڑے میں سخت جاڑا پڑتا ہے +

گرمی و سردی کے اندازے کے لئے ایک آلہ ہے جس کا نام انگریزی میں تھرامیٹر[1] ہے +

آبپاشی - اگرچہ بارش بہت کم ہوتی ہے - لیکن ہمالیہ کے پہاڑ اس میدان کی زمین کو بہت فائدہ پہنچا رہے ہیں - دریاے سندھ اور اس کے معاون پہاڑوں سے نکلتے ہیں - اور میدان میں بہتے ہیں - اور آبپاشی کا کام دیتے ہیں - چونکہ ان دریاؤں کے چھوٹے چھوٹے معاون نہیں ہیں - اس لئے ان دریاؤں کے درمیان کی زمین کو پانی پہنچانے کے لئے انسان نے بھی ان دریاؤں سے بہت کچھ کام لیا ہے - یعنی نہریں

[1] اس آلہ کا حال زبانی سمجھا دیا جائے +

نکالی ہیں - نہروں کے ذریعے آبپاشی بہت ہوتی ہے - کسی اور ملکوں میں نہروں کا ایسا عمدہ انتظام نہیں ہے - جیسا کہ یہاں ہے - دریاؤں کا پانی نہروں میں نکال کر جنگل میں منگل کر دیا ہے - اور جابجا نو آبادیاں آباد ہو گئی ہیں - سب سے بڑی چناب اور جہلم کی بستیاں ہیں - اگرچہ پہلے پہل گورنمنٹ کا نہریں کھدوانے میں بہت خرچ ہؤا - مگر اب آمدنی زیادہ ہے - اور ملک کو بڑا بھاری فائدہ پہنچا ہے +

پنجاب کی ہمیشہ جاری رہنے والی نہریں

۱- نہر جمن مغربی - اگرچہ دریائے جمنا پنجاب کا دریا نہیں ہے - مگر اس کے مغرب کی طرف ہمارا ستلج پار کا علاقہ ہے - اس لئے اس علاقے کی زمین کو سیراب کرنے کے لیے نہر کا نکالنا ضروری تھا - اس کی بدولت انبالہ - کرنال - رہتک - دہلی اور حصار کے علاقوں کی زمین سیراب ہوتی ہے +

۲- نہر سرہند - انبالہ کے ضلع میں روپڑ ایک

قصبہ ہے۔ اُس کے قریب سے یہ نہر دریائے ستلج کے بائیں کنارے سے نکالی گئی ہے۔ لدھیانہ۔ فیروزپور کے ضلعے اور ریاست پٹیالہ نابھ۔ جیند اور فرید کوٹ کے علاقوں کو سیراب کرتی ہے ؛

۳۔ نہر اپر باری دوآب۔ دریائے راوی کے بائیں کنارے سے قصبہ مادھو پور پر سے جو گورداسپور کے ضلع میں ہے۔ نکالی گئی ہے۔ اس نہر کے ذریعے گورداسپور۔ امرتسر اور لاہور کے علاقوں کی زمین کو پانی دیا جاتا ہے ؛

۴۔ نہر لوئر باری دوآب۔ یہ نہر دریائے راوی کے جنوبی حصے سے بلوکی کے مقام سے نکالی گئی ہے۔ اس نہر سے منٹگمری اور ملتان کے غیر آباد میدان کو سیراب کیا گیا ہے ؛

۵۔ نہر اپر چناب۔ دریائے چناب کے بائیں طرف سے نکالی گئی ہے۔ گوجرانوالہ کی زمین کو سیراب کرتی ہوئی مقام بلوکی پر دریائے راوی میں جا گرتی ہے۔ جس سے نہر

لوئر باری دوآب کو مدد ملتی ہے۔

۶- نہر لوئر چناب- نہر اپر چناب سے ذرا نیچے کی طرف یہ نہر نکالی گئی ہے- جس جگہ سے یہ نکلتی ہے اُس کا نام خانکی ہے- گوجرانوالہ- لائل پور اور جھنگ کے علاقوں کو سیراب کرتی ہے۔

۷- نہر اپر جہلم- یہ نہر شہر جہلم کے نزدیک منگلا سے دریائے جہلم کے بائیں کنارے سے نکلتی ہے- اور گجرات کے ضلع کو سیراب کرتی ہوئی دریائے چناب میں گر کر نہر لوئر چناب کو مدد دیتی ہے۔

۸- نہر لوئر جہلم- دریائے جہلم کے بائیں کنارے سے نکالی گئی ہے- جس مقام سے نکلتی ہے- اس کا نام مونگ رسول ہے- گجرات اور شاہ پور کے علاقوں کو سیراب کرتی ہے- ضلع جھنگ کا بھی کچھ حصّہ اس نہر سے سیراب ہوتا ہے۔

برساتی یعنی طغیانی کی نہریں ستلج کے زیریں حصّے اور دریائے سندھ کے عین جنوب سے نکالی

گئی ہیں - ان نہروں میں اُسی وقت پانی ہوتا ہے - جبکہ دریا چڑھاؤ پر ہوتے ہیں +

پیداوار - نقشے پر دیکھو تمام دریا بہتے بہتے سندھ سے جا ملتے ہیں - یعنی سمندر کی طرف جاتے جاتے صرف ایک ہی دریا نظر آتا ہے - تم سوچ سکتے ہو کہ مشرقی حصّے کی پیداوار بہ نسبت مغربی حصّے کے اچھّی ہوگی - اور میدان کی آب و ہوا سے ہم آسانی سے سمجھ سکتے ہیں کہ یہاں صرف ایسا اناج پیدا ہو سکتا ہے - جس کو زیادہ پانی کی ضرورت نہ ہو مثلاً دال - باجرہ گیہوں مگر چاولوں کے لئے زیادہ پانی کی ضرورت ہے - اس لئے اس کی پیداوار دریا اور نہروں کے نزدیک کی زمین میں ہوتی ہے - گیہوں کے لئے یہ میدان بہت ٹھیک ہے - جاڑے کی خشک ہوا اس کی پیداوار کے لئے بہت مفید ہے +

پنجاب میں یہ چیزیں اکثر پیدا ہوتی ہیں :-

گیہوں - اوّل درجہ کی پیداوار ہے - یعنی سب سے زیادہ پیدا ہوتی ہے - دیوالی کے بعد
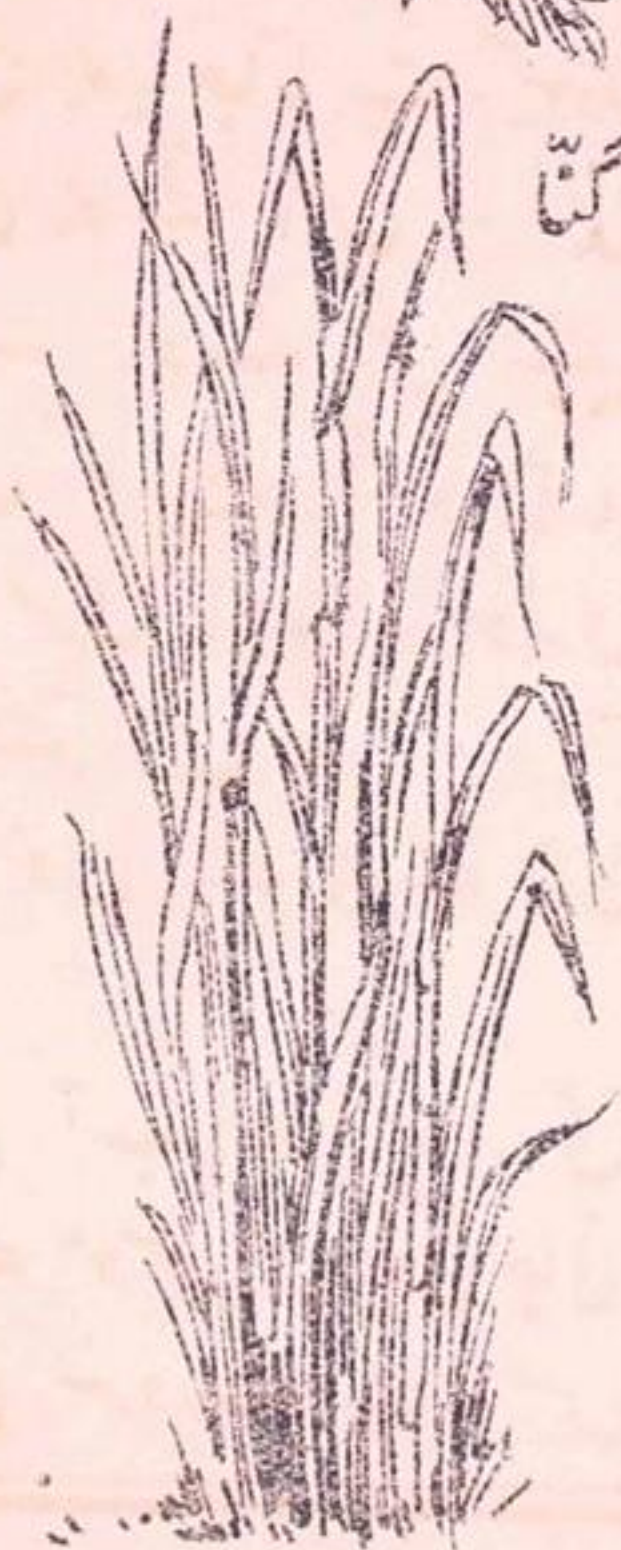
پوست
نیل
گیہوں
گنّا

اس کو بوتے ہیں - اور بیساکھی کے بعد اس کو کاٹنا شروع کرتے ہیں - یعنی جاڑے میں بوتے ہیں اور شروع گرمیوں میں کاٹتے ہیں - پنجاب سے بہت سی گیہوں ولایت بھیجی جاتی ہے +

چنا بھی سردی کے موسم میں بویا جاتا ہے - اور گرمیوں میں کاٹا جاتا ہے - ہولی کے موقعہ پر یہ پک جاتا ہے - گیہوں سے دوسرے درجہ کی پیداوار ہے +

جَو - یہ بھی سردیوں میں بویا جاتا ہے - گیہوں اور چنے کے ساتھ ملا کر بھی بوتے ہیں - اس کی پیداوار بھی اب بہت ہونے لگی ہے - جَو کی شراب بنتی ہے جس کو بیئر کہتے ہیں - اس کے کارخانے سولن - مری اور ڈلہوزی میں ہیں جن کو بروئری کہتے ہیں +

گیہوں - چنا اور جو ان تینوں ملے ہوئے اناج کو **بیجڑ** کہتے ہیں +

چاول اور مکئی کو پہلے گرم آب و ہوا کی ضرورت ہے - اس لئے گرمی کے موسم میں بوئی جاتی ہے - ان کو زیادہ پانی کی بھی ضرورت ہے - جس

ہیں کئی دن تک پودا ڈوبا رہے۔ اس لئے ان کو ایسی جگہ بوتے ہیں جہاں پانی افراط سے ہو۔ پہاڑی علاقہ اس پیداوار کے لئے بہت عمدہ ہے +

گنا۔ چاول اور مکئی کی طرح یہ بھی اُسی جگہ زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ جہاں پانی کی افراط ہو۔ چنانچہ پہاڑی علاقوں کے نزدیک اس کی کاشت بہت کی جاتی ہے۔ گنّے کی رس سے گڑ اور کھانڈ بنائی جاتی ہے۔ اس کے رس سے سرکہ بھی بنتا ہے +

چائے پہاڑوں کی ڈھلانوں میں پانی برستا تو کثرت سے ہے مگر ٹھیرتا نہیں۔ ایسی جگہوں پر چائے کی کاشت بہت اچھی طرح ہوتی ہے۔ کانگڑے اور پالم پور کی چائے مشہور ہے۔ لوگ سردیوں میں اس کا استعمال زیادہ کرتے ہیں +

روئی۔ یوں تو روئی پنجاب میں ہر جگہ تھوڑی بہت پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اُن ضلعوں میں زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ جہاں آبپاشی زیادہ ہو۔ اس کی پیداوار بھی گیہوں سے دوسرے درجے پر ہے۔ آدھی سے زیادہ ولایت بھیجی جاتی ہے +

چاول
چائے
مکئی
روئی

اِن کے علاوہ مونگ - اُڑد - موٹھ اور تیل نکالنے کے بیج مثلاً تل - سرسوں - تارا میرا وغیرہ بہت پیدا ہوتے ہیں - تیل مختلف کاموں میں کام آتا ہے - جلاتے ہیں - کھاتے ہیں - اور اِس کی کھلی مویشیوں کو دیتے ہیں - جس سے اُن کا دودھ زیادہ ہوتا ہے - سرسوں اور تارا میرا بھی ولایت بہت بھیجے جاتے ہیں - کیونکہ یہ وہاں بالکل نہیں پیدا ہوتے +

سبز ترکاریاں مثلاً آلو - گوبھی - مٹر - شلغم - بینگن - توری وغیرہ تو ہر جگہ باغوں اور کھیتوں میں پیدا ہوتی ہیں - جو کہ روزمرہ کھانے میں کام آتی ہیں - مختلف قسم کے میوے مثلاً آم - خربوزہ - نارنگی - آڑو - امرود اور پہاڑی علاقوں میں انگور - سیب ناشپاتی وغیرہ پیدا ہوتے ہیں - جن کو مزے لے کر کھاتے ہیں +

معدنی پیداوار - نباتاتی پیداوار کے علاوہ معدنی پیداوار بھی ہیں مثلاً :-

نمک - کوہستان نمک سے نکلتا ہے - کھیوڑہ کی نمک کی کان مشہور ہے - اوّل درجہ کی معدنی

پیداوار ہے :-

کوئلہ - ڈنڈوت کی کان سے نکالا جاتا ہے +

سلیٹ کا پتھر - کانگڑہ - گوڑگانوہ - ریواڑی کے قریب کی پہاڑیوں سے نکلتا ہے +

شورہ - مٹی سے نکالا جاتا ہے - کئی جگہ اس کی کوٹھیاں ہیں - بغیر سرکار کی اجازت کے کوئی شخص شورہ نہیں نکال سکتا ہے - یہ بارود بنانے کے کام آتا ہے +

نمک کا پہاڑ

ا - دال ترکاری - اچار - چٹنی میں کتنے ہی مصالحے ڈالو مگر بغیر نمک کے مزا ہی نہیں آتا - بلکہ کھایا ہی نہیں جاتا - نمک ان کی جان ہے - کھانوں کو مزیدار بنانے کے علاوہ نمک ان کے ہضم کرنے میں بھی مدد دیتا ہے - حیوانوں کو بھی نمک کی ضرورت ہوتی ہے - تم نے دیکھا ہوگا - کہ بازاروں کے چوک میں نمک کے بڑے بڑے ڈلے مویشیوں کے لئے رکھ دیتے ہیں - گائے بیل آکر بڑے شوق سے چاٹتے رہتے ہیں +

۲- بتاؤ پنجاب میں نمک آتا کہاں سے ہے۔ دیکھو شمال مغرب کی طرف ایک پہاڑ ہے۔ جس کا نام نمک کا پہاڑ ہے۔ اس میں کئی نمک کی کانیں ہیں۔ سب سے بڑی کھیوڑے میں ہے۔ اندر جاکر دیکھو گھپ اندھیرا ہے۔ ہزاروں مرد۔ عورت۔ بچے لیمپ لالٹینیں لئے کام میں مصروف ہیں۔ کوئی سرنگ لگا کر نمک اُڑا رہا ہے۔ کوئی بڑے بڑے نمک کے ڈلوں کو توڑ توڑ کر نکال رہا ہے۔ یہ تمام کام سرکاری ہے۔ بہت سے افسر اس کام پر مقرر ہیں۔ اس محکمہ کو سالٹ ڈیپارٹمنٹ یعنی نمک کا محکمہ کہتے ہیں۔ یہاں سے ہی نمک بیوپاریوں کو بھیجا جاتا ہے۔ دُور دُور سے لوگ اس کان کو دیکھنے آتے ہیں۔ اندر جاکر عقل حیران ہے۔ کیسے چوڑے چوڑے دالان ہیں۔ دیواریں نمک کی۔ چھتیں نمک کی۔ فرش نمک کا کیا عمدہ نمک کا شیش محل ہے۔ حوض بھی نمک کا فوارہ اُچھل رہا ہے۔ چونکہ اندر اندھیرا ہوتا ہے۔ لوگ اپنے ہمراہ رنگ برنگی پھلجھڑیاں

انار اور مہتابیاں لے جاتے ہیں۔ وہاں چھوڑتے ہیں۔ جب روشنی نمک پر پڑتی ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے گویا ہیرے جواہر جگمگ جگمگ کر رہے ہیں +

درخت - ہم تم کو بتا چکے ہیں - کہ پہاڑی علاقے میں درخت بڑے قدآور اور موٹے ہوتے ہیں - میدانی علاقے میں یہ بات نہیں پائی جاتی یہاں کے درخت پہاڑی درختوں کے مقابلے میں بہت ہی چھوٹے ہوتے ہیں - میدانی علاقے میں بڑ اور پیپل جیسے درختوں پر پرندے بسیرا لیتے ہیں - گھونسلے بناتے ہیں - اور اپنے بچے پالتے ہیں - ان کے سائے میں انسان اور حیوان سب آرام پاتے ہیں - مسافروں کے دل سے پوچھو - اگر یہ سایہ دار درخت سڑکوں پر نہ ہوتے تو جھلستی ہوئی دھوپ سے اُن کو کون بچاتا - مکان والوں سے پوچھو! اگر شیشم کا درخت نہ ہوتا تو دروازوں کی چوکھٹیں - کواڑ اور چھتوں کے لئے کڑیاں کس چیز کی بنائی جاتیں - نیم کے پتے بھی مفید اور اس کا پھل بنولی

بھی مفید - نیم کا تیل نکالتے ہیں - صابن بناتے ہیں - اور پانی سے زخموں کو دھوتے ہیں - پتے اونی کپڑوں کو کیڑا لگنے سے بچاتے ہیں - شہتوت کے پتوں پر ریشم کے کیڑے پالے جاتے ہیں - جن سے ریشم تیار ہوتا ہے - کیکر اور جنڈ کی لکڑی جلاتے اور کوئلہ بناتے ہیں +

لڑکو! تم اکثر باہر سیر کرنے جاتے ہو گے - سڑک کے ادھر اُدھر درخت ہی درخت نظر آتے ہیں - کہیں کیکر - بڑ - پیپل - نیم - کہیں کہیں شیشم بھی نظر آتی ہے - درختوں کی حفاظت کے لئے ایک محکمہ ہے - جس کو محکمہ جنگلات کہتے ہیں - یہ ان درختوں کی حفاظت کرتا ہے - نئے درخت لگائے جاتے ہیں - پرانے کٹوا کر فروخت کئے جاتے ہیں - اگر یہ محکمہ نہ ہوتا تو تمام درخت کٹ جاتے اور ایک بھی نظر نہ آتا - مکان بنانے اور کئی چیزیں بنانے سے رہ جاتے +

جانور - پالتو جانور گائے - بھینس - بھیڑ - بکری ہر جگہ پائی جاتی ہیں - جو دودھ دیتی ہیں - اور

انسان کے لئے بہت ہی مفید ہیں +

بیل - اونٹ - گھوڑے اور خچر بار برداری اور سواری کے کام آتے ہیں +

کرنال - حصار - رہتک کے علاقوں کی گائے بیل مشہور ہیں - حصار میں ایک بہت بڑی سرکاری گئوشالہ ہے - گھوڑے اور خچر کی نسل بڑھانے کے لئے بھی کئی جگہ گھڑ سالیں ہیں +

تجارت - یہاں سے غیر ملکوں کو زیادہ تر روئی اور گیہوں جاتا ہے - رائی - سرسوں بھی جاتی ہے - مگر اتنی نہیں جتنی گیہوں - غیر ملکوں سے یہاں کپڑا - مٹی کا تیل اور دھات کی چیزیں وغیرہ آتی ہیں - ملک کی تجارت کو ترقی دینے اور آمد و رفت کے لئے ضروری تھا کہ ریلیں بنائی جائیں - چنانچہ تم دیکھتے ہو کہ ادھر اُدھر ریلیں پھیلی ہوئی ہیں - جن کے ذریعہ ملک کی پیداوار ایک جگہ سے دوسری جگہ جلدی اور آسانی سے پہنچ سکتی ہے +

باشندے - مشرقی علاقے میں بارش خاصی

ہوتی ہے - نہریں جاری ہیں - اور زراعت اچھی
ہوتی ہے - اس لئے آبادی گنجان ہے - مگر
مغرب کی طرف سلیمان پہاڑ ہیں پیداوار کمیاب
ہے - اور جنوب کی طرف راجپوتانہ اور تھل کا
ریگستان پھیلا پڑا ہے - جہاں کی زمین ریتلی
ہے - اور پیداوار بہت کم ہوتی ہے - اس لئے
اس طرف آبادی اس قدر گنجان نہیں جس قدر
مشرق کی طرف ہے - میدانی علاقے کی کل
آبادی تقریباً دو کروڑ ہے - نصف مسلمان ہیں -
ایک تہائی ہندو - اور دسواں حصہ سکھ - مادری
زبان پنجابی ہے - مگر تعلیم یافتہ لوگوں اور جنوب
مشرقی حصہ میں اُردو بولی جاتی ہے - لوگوں کا
عام پیشہ زراعت ہے - نمک - کوئلہ اور شورہ
نکالنے کی مزدوری سے بھی ہزاروں آدمیوں کا
گذارہ ہے - کارخانے بہت ہی کم ہیں مگر اب
دن بدن ترقی ہوتی جاتی ہے - بعض جگہ دستکاری
کی چیزیں بھی تیار ہوتی ہیں - مثلاً امرتسر میں
شال اور قالین بُنے جاتے ہیں - ملتان میں
مٹی کے برتن - ہوشیار پور میں لکڑی کی چیزیں -

دہلی میں ہاتھی دانت اور زردوزی کی چیزیں۔
وزیر آباد میں دھات کی چیزیں مثلاً چاقو۔
قینچی وغیرہ۔ لدھیانہ میں کپڑا ٭

۳۔ ریگستانی علاقہ

پہاڑی اور میدانی علاقے کی سیر کر چکے
اب ذرا جنوب کی طرف بھی نظر ڈالو۔ کوئی
دریا نظر نہیں آتا۔ جس کو دیکھ کر آنکھوں
کو تراوت پہنچے۔ صفاچٹ میدان پھیلا پڑا
ہے۔ جہاں دیکھو ریت ہی ریت ہے۔ ایسے
میدان کو ریگستان کہتے ہیں۔ سخت گرمی پڑتی
ہے۔ نہ بارش ہی ہوتی ہے اور نہ کوئی
دریا ہونے کی وجہ سے آبپاشی ہو سکتی ہے۔
اس لئے غلّہ وغیرہ بہت ہی کم پیدا ہوتا ہے۔
کھجور بہت پیدا ہوتی ہے۔ یہ ریگستان کا
میوہ ہے۔ میٹھا اور مزیدار۔ ریتلے ملکوں کے
رہنے والے کھجوروں سے اپنا پیٹ بھرتے ہیں۔
اس کا رس جس کو سیندھی کہتے ہیں۔ سندھی
لوگ مزے سے پیتے ہیں۔ اس کا رس میٹھا

اور خوشگوار ہوتا ہے - گنّے کے رس کی طرح
اس کے رس سے بھی گڑ اور شکر بناتے ہیں۔
ریگستان کے لئے یہ درخت بیش قیمت ہے -
شہریوں اور دیہاتیوں کے پاس جتنی زمین
اور مویشی زیادہ ہوں اُتنے ہی وہ زیادہ امیر
سمجھے جاتے ہیں - اسی طرح ریگستان کے
باشندوں میں جس کے پاس زیادہ درخت
اُتنا ہی وہ زیادہ امیر سمجھا جاتا ہے - اور وہی
اُن کا سردار ہوتا ہے - کھجور کا درخت بڑے
کام کا ہوتا ہے - لکڑی جلاتے ہیں پتّوں سے
پنکھے پنکھیاں اور چٹائی وغیرہ بناتے ہیں +
اصل میں تو یہ تمام علاقہ راجپوتانہ کا ہے -
مگر ہماری حد میں تھوڑا سا حصّہ شامل ہے -
جس کو بہاول پور کہتے ہیں +

ریگستان کا جہاز

تم دیکھتے ہو شہروں اور گاؤں میں سواری
اور بار برداری کے لئے بیل گاڑی - گھوڑے
یکے - بگھیاں ہوتی ہیں - دریاؤں میں کشتیاں

سمندروں میں جہاز چلتے ہیں - مگر یہ ریگستان
کا جہاز کیسا - ہم نے آج تک کوئی جہاز
ریگستان میں چلتے نہیں دیکھا - لو سنو! یہ
جہاز اُونٹ ہے - اوہو! یہ ہی ریگستان کا
جہاز ہے - بے شک - اگر اونٹ نہ ہوتا - تو
ریتیلے میدانوں میں سفر کرنا ناممکن تھا - گھوڑے
گدھے کو ایک دن بھی کھانا پینا نہ ملے -
تو تڑپ کر مر جائے - اونٹ ہی ہے جو کئی
کئی دن تک بغیر کھائے پیئے رہ سکتا ہے -
اس کے معدے میں پانی کے لئے ایک علیحدہ
خانہ ہوتا ہے - جس کو وہ چلتے وقت پانی
سے بھر لیتا ہے - جو کئی کئی دن کے لئے
کافی ہوتا ہے - کھانے کو نہ ملے تو کوہان کی
چربی پگل پگل کر خوراک کا کام دیتی ہے -
جس طرح دخانی جہاز میں پانی اور کوئلہ بھر
لیتے ہیں اس طرح اس ریگستانی جہاز میں
کئی کئی روز کی خوراک اور پانی موجود رہتا
ہے - اور صفاچٹ ریتیلے میدان میں جہاں پانی
کا نام و نشان کئی کئی میلوں تک نظر نہیں

آتا ہے - گردن اُٹھائے جھما جھم جھما جھم چلا جاتا ہے - تیز رفتار اونٹوں کو سانڈنیاں کہتے ہیں - جو دن بھر میں ستّر اسّی میل چل سکتی ہیں - یہ جگالی کرنے والا جانور ہے - مگر سینگ اور کھر ندارد - چونکہ لق و دق بیابان - ریتلے میدانوں میں اکیلا چلنا دشوار ہوتا ہے اس لئے اکثر بہت سے مل مل کر سفر کرتے ہیں - تاکہ ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کر سکیں - اس کو قافلہ کہتے ہیں - ایک قافلہ میں کئی کئی سو اونٹ سوار ہوتے ہیں - جہاں پانی اور کھجور کے درخت ملتے ہیں - وہاں ڈیرہ ڈال دیتے ہیں - ایسی جگہوں کو نخلستان کہتے ہیں ؀

میدانی اور پہاڑی علاقے کا مقابلہ

میدانی علاقے کے آدمی	پہاڑی علاقے کے آدمی
۱- طرح طرح کے گھر رہنے کے لئے بناتے ہیں - تنگ گلی کوچوں میں رہتے ہیں +	۱- ڈیرے تنبو میں گزارہ کرتے ہیں - کھلی تازی ہوا کھاتے ہیں +
۲- محنت کم برداشت کر سکتے ہیں +	۲- محنتی اور مضبوط ہوتے ہیں +
۳- ہر قسم کا اناج مثلاً گیہوں چنا - جو - جوار - باجرہ - مکئی چاول - روئی وغیرہ پیدا ہوتی ہے +	۳- اکثر جگہ صرف چاول - چائے میوے کثرت سے پیدا ہوتے ہیں - مگر غلہ مثلاً گیہوں چنا وغیرہ کم پیدا ہوتا ہے +
۴- میدانی علاقوں میں جہاں بارش کثرت سے ہوتی ہے - وہاں پیداوار بھی بہت ہوتی ہے - اور آبادی بھی گنجان ہوتی ہے +	۴- اگرچہ بارش کثرت سے ہوتی ہے مگر پہاڑی علاقہ ہونے کی وجہ سے زمین کاشت کے لئے بہت کم ملتی ہے - اس لئے پیداوار اور آبادی کم ہوتی ہے +

۵-میدان میں دریاؤں کی رفتار بہت تیز نہیں ہوتی - آمد و رفت کے لئے ان میں کشتیاں وغیرہ چل سکتی ہیں ÷

۵-پہاڑوں میں دریاؤں کی رفتار بہت تیز ہوتی ہے - کشتیاں وغیرہ نہیں چل سکتی ہیں - صرف لکڑی کاٹ کر دریا میں پھینک دیتے ہیں - جو بہ کر میدانی علاقے میں آجاتی ہے ÷

سوالات

۱- پنجاب کی زمین کا ڈھلان کس طرف ہے - ہم کو کس طرح معلوم ہُوا ؟

۲- منبع اور دہانہ کس کو کہتے ہیں - دریا کا دایاں اور بایاں کنارہ کیونکر معلوم کرتے ہیں ؟

۳- معاون کی تعریف کرو - اور سندھ کے معاون بتاؤ ؛

۴- کونسے علاقے میں بارش بہت زیادہ اور کس طرف بہت کم ہوتی ہے ؟

۵- بارش اکثر کونسے موسم میں زیادہ ہوتی ہے ؟

۶- پنجاب کی آب و ہوا کیسی ہے - گرمی و سردی کا اندازہ کس طرح کرتے ہیں ؟

۷- آبپاشی کس طرح کی جاتی ہے ؟

۸- نہروں سے کیا فائدہ ہے - بڑی بڑی نہروں کے نام بتاؤ ؟

۱- ایسے اناج بتاؤ جو جاڑے کے موسم میں بوئے جاتے ہیں ؛

۲- چاول کس جگہ زیادہ پیدا ہوتا ہے ؟

۳- ایسی چیز بتاؤ جو میدانی علاقے میں پیدا نہیں ہو سکتی +

۴- ریگستان اور کشمیر کا خاص تحفہ بتاؤ +

۵- دودھ زیادہ کرنے کے لئے مویشیوں کو کیا کھلایا جاتا ہے ؟

۶- معدنی پیداوار میں سب سے زیادہ کیا چیز پیدا ہوتی ہے ؟

۷- کھیوڑہ اور ڈنڈوت کیوں مشہور ہیں ؟

۸- شورہ کس کام آتا ہے ؟

۱- مشرقی اور مغربی میدانی حصے میں کیا فرق ہے ؟

۲- جاڑے کے موسم میں کونسا اناج پیدا ہوتا ہے - اور گرمیوں میں کونسا ؟

۳- گرمیوں میں دریا کیوں چڑھ جاتے ہیں - جاڑے میں ان کی کیا حالت ہوتی ہے - کیوں ؟

۴- دریاؤں سے زمین کس طرح زرخیز ہوتی ہے ؟

۵- دریاؤں کے گزرگاہ کیونکر تبدیل ہوتے رہتے ہیں +

۶- پہاڑی ملکوں میں تجارت کے ذریعے بتاؤ +

۷- دریاؤں کے فائدے بتاؤ - ان میں آمد و رفت

کس طرح ہوتی ہے ؟

۸- ایسے درخت بتاؤ جو صرف پہاڑوں پر ہوتے ہیں ۔

۱- ایسے درخت بتاؤ جو صرف میدانوں میں ہوتے ہیں ؟

۲- دوآبہ کس کو کہتے ہیں - دوآبے کون کون سے ہیں ؟

۳- غیر ملکوں سے کون کونسی چیزیں آتی ہیں ؟

۴- گنجان آبادی کس طرف ہے - اور کیوں ؟

۵- ملتان - دہلی - وزیر آباد کی دستکاریاں بتاؤ ۔

۶- شال دوشالے - لکڑی کی چیزیں - چاقو - قینچی وغیرہ کہاں بنتی ہیں ؟

۷- پہاڑی علاقے میں دریاؤں میں کشتیاں کیوں نہیں چل سکتی ہیں ؟

۸- لکڑی کے سلیپر وغیرہ کہاں سے آتے ہیں اور کس طرح ؟

میدانی علاقے کے حصّے

ہم تم کو بتا چکے ہیں کہ دریا ستلج - بیاس راوی - چناب - جہلم اَور سندھ میدانی علاقے میں بہتے ہیں - ان دریاؤں میں خوبی کی ایک یہ بات ہے - کہ بہتے بہتے ایک دریا دوسرے کے ساتھ مل گیا ہے - دو دریاؤں کی درمیانی زمین

کو دوآبہ کہتے ہیں۔ مثلاً ستلج اور بیاس کی درمیانی زمین کو دوآبہ بست جالندھر۔ بیاس اور راوی کی درمیانی زمین کو دوآبہ باری جس کو پار کا علاقہ بھی کہتے ہیں۔ راوی اور چناب کی درمیانی زمین کو دوآبہ رچنا۔ چناب اور جہلم کی درمیانی زمین کو دوآبہ چج یا چنیہ۔ جہلم سندھ کے درمیانی زمین کو دوآبہ سندھ ساگر کہتے ہیں۔ اب تم آسانی سے سمجھ سکتے ہو کہ میدانی علاقے کے ۶ حصے ہوئے :-

۱- ستلج پار کا علاقہ۔ یعنی وہ علاقہ جو دریائے ستلج کے جنوب کی طرف واقع ہے +

۲- دوآبہ بست جالندھر۔ ستلج اور بیاس کے درمیان +

۳- دوآبہ باری۔ بیاس اور راوی کے درمیان +

۴- دوآبہ رچنا۔ راوی اور چناب کے درمیان +

۵- دوآبہ چج۔ چناب اور جہلم کے درمیان +

۶- دوآبہ سندھ ساگر۔ جہلم اور سندھ کے درمیان +

ان مختلف حصوں کا حال ہم تم کو بتاتے ہیں +

ستلج پار کا علاقہ

اِس علاقے کے تین حصّے ہو سکتے ہیں۔
اول پہاڑی حصّہ جس میں شملہ کی پہاڑیاں

ہیں۔ دوسرا میدانی حصّہ جو دریاے ستلج کے
جنوب کی طرف اور دریاے جمنا کے مغرب

کی طرف ہے ۔ تیسرا مغربی حصّہ جو اکثر ریگستانی ہے ۔ دریاے جمنا سے نہر جمن مغربی نکال کر شمال مشرقی حصّے کو اچھی طرح سیراب کیا گیا ہے ۔ یہ حصّہ بہ نسبت جنوب مغربی حصّے کے زیادہ سرسبز ہے ۔ مغربی حصّہ اکثر ریگستانی ہے ۔ کیونکہ راجپوتانہ کا ریگستان نزدیک ہے ۔ اس لئے اس حصّے میں پیداوار بھی بہت کم ہوتی ہے ۔ گرمی سخت پڑتی ہے ۔ لُو اور آندھیاں اکثر چلتی رہتی ہیں ۔ پہاڑی علاقے میں بارش بہت ہوتی ہے ۔ اس لئے چاول اور مکئی کی پیداوار خاص ہے ۔ پہاڑ کے قریب میدانی علاقے میں بھی بارش کافی ہو جاتی ہے ۔ اور دریاے جمنا سے نہر بھی نکالی گئی ہے ۔ اس لئے اس حصّے میں گرمیوں میں چاول ۔ مکئی ۔ جوار ۔ باجرہ ۔ روئی ۔ دالیں وغیرہ پیدا ہوتی ہیں ۔ اور جاڑے میں گیہوں ۔ چنا ۔ جَو اور سرسوں بوئی جاتی ہے ۔ گرمیوں میں سخت گرمی پڑتی ہے ۔ اکثر امیر لوگ گرمی کے موسم میں پہاڑوں کی سیر کرنے چلے جاتے ہیں ۔

جاڑے میں بہت سردی مگر اتنی نہیں جتنی
کہ شمال کی طرف پہاڑی علاقوں میں پڑتی ہے۔
اس علاقے کے شہروں میں اکثر ہندوستانی لوگ
آباد ہیں۔ جو اُردو بولتے ہیں۔ عام لوگوں کا
گزارہ زراعت پر ہے۔ مگر بعض بعض جگہ
کی دستکاریاں بھی مشہور ہیں۔ مثلاً جگادھری
میں کانسی۔ پیتل اور لوہے کے برتن وغیرہ۔
پانی پت میں پیتل کے برتن۔ جھجر میں مٹّی
کے برتن۔ انبالہ میں شیشے کی چیزیں۔ لدھیانہ
میں سوتی کپڑا۔ لنگیاں وغیرہ۔ اس علاقہ میں
ریلیں شمال مشرق و شمال مغرب کی طرف پھیلی
ہوئی ہیں۔ آمد و رفت اور تجارت ان ریلوں
کے ذریعہ ہوتی رہتی ہے +

دیسی ریاستیں

اس علاقے میں بہت سی دیسی ریاستیں
ہیں +

(۱) شمال میں ریاست سرمور +

(۲) وسط میں پٹیالہ۔ جیند۔ نابھہ۔ ان کو

ریاستہائے پھلکیاں کہتے ہیں۔ یہ ایک پولیٹیکل ایجنٹ کی نگرانی میں ہیں ؛

(۳) مغرب میں ریاست فرید کوٹ۔ کوٹ کپورہ ؛

(۴) جنوب کی طرف پاٹودی۔ لوہارو۔ دوجانہ ؛

مشہور مقامات

گوڑگانوہ۔ دہلی سے جنوب مغرب کی طرف واقع ہے۔ اس جگہ کی آب و ہوا اچھی ہے۔ اس کے قریب قصبہ سوہنہ میں گرم پانی کا چشمہ ہے ؛

ریواڑی (آبادی ۲۵ ہزار) خاصہ بڑا قصبہ ہے۔ ریل کا جنکشن ہے۔ غلہ کی منڈی ہے۔ کانسی پیتل کے برتن بھی بہت بنتے ہیں۔ نزدیک کے پہاڑ میں سے سلیٹ کا پتھر بہت نکلتا ہے۔ جو عمارتوں میں کام آتا ہے۔ اس کے قریب ہی ایک برساتی نالہ ہے۔ جس کو صاحبی ندی کہتے ہیں۔ برسات میں یہ ندی بہت چڑھ جاتی ہے۔ اور دور دور پھیل جاتی ہے ؛

حصار (۱۷ ہزار) ریگستانی علاقہ ہے۔ بارش بہت کم ہوتی ہے۔ گائے۔ بھینس یہاں کی اچھی ہوتی ہیں۔ دودھ زیادہ دیتی ہیں۔ سرکاری گئوشالہ بھی ہے۔ جس میں بیلوں کی نسل کی پرورش ہوتی ہے جو کمسریٹ میں بھیجے جاتے ہیں۔ ضلع کا صدر ہے۔ بھوانی اناج کی منڈی ہے۔ سرسہ کی مصری مشہور ہے +

رہتک (۲۰ ہزار) پرانا ٹوٹا پھوٹا قصبہ ہے۔ اب کچھ رونق ہوتی جاتی ہے۔ کچھ فاصلے پر کرن کا تالاب ہے۔ جو ہندوؤں کا تیرتھ ہے۔ جھجر کا قصبہ یہاں سے کچھ فاصلے پر سڑک کے راستے پر ہے۔ یہاں کے مٹی کے برتن مشہور ہیں +

فیروز پور (۲۵ ہزار) دریائے ستلج کے بائیں کنارے پر آباد ہے۔ یہاں ایک زمین دوز قلعہ ہے۔ جس میں فوج اور لڑائی کا سامان رہتا ہے۔ یہاں کا گنّا عمدہ ہوتا ہے۔ اناج کی منڈی ہونے کی وجہ سے غلّہ کی تجارت بہت ہوتی ہے۔ اس شہر کے قریب مقام مُدکی پر

انگریزوں نے سکھوں کو شکست دی تھی - چند میل کے فاصلے پر مکتسر سکھوں کا بڑا تیرتھ ہے - سال کے سال بڑا میلہ ہوتا ہے ٭

پانی پت (۲۶ ہزار) اس کے قریب ایک بڑا وسیع میدان ہے - جہاں پانی پت کی مشہور لڑائیاں ہوئی تھیں - یہاں کانسی اور پیتل کے برتن اچھے بنتے ہیں ٭

کرنال - (۲۱ ہزار) نہر جمنا کے کنارے بستا ہے - خاصہ بڑا قصبہ ہے - اس ضلع میں گائے بھینس زیادہ ہوتی ہیں - اس لئے گھی کی منڈی ہے ٭

تھانیسر - پرانا قصبہ ہے - ہندوستان کا مشہور تیرتھ ہے - اس کا نام کروچھیتر مشہور ہے - یہاں کورو اور پانڈو کی لڑائی ہوئی تھی - سورج گرہن کے موقعہ پر دُور دُور سے لاکھوں جاتری کروچھیتر کے تالاب میں نہانے آتے ہیں ٭

انبالہ (۲۴ ہزار) چھاونی بھی ہے - جہاں فوج رہتی ہے - اس کے قریب مارکنڈا ندی برسات میں بہت چڑھ جاتی ہے - انبالہ کے علاقے

میں آم بہت ہوتا ہے۔ شیشے کے کارخانے میں شیشے کی چیزیں بنتی ہیں۔ اس شہر میں دریاں بھی اچھی بُنی جاتی ہیں۔ اس کے قریب جگادھری کے قصبہ میں لکڑی کی بڑی منڈی ہے۔ انبالہ چھاؤنی سے لوگ کالکا ہوتے ہوئے شملہ جاتے ہیں۔

کالکا۔ مہاراجہ پٹیالہ کی عملداری میں ہے۔ یہاں سے کسولی پہاڑ کو سڑک جاتی ہے۔ جہاں باولے کتے کے کاٹے کا علاج ہوتا ہے۔ اس کے قریب پنجور میں شالامار باغ ہے۔ کالکا سے ریل کے ذریعے شملہ جاتے ہیں۔

لدھیانہ (۴۳ ہزار) خاصہ بارونق شہر ہے۔ اناج کی بڑی منڈی ہے۔ سوتی کپڑا بھی بُنا جاتا ہے۔ جس کو لدھیانہ کلاتھ کہتے ہیں۔ مغرب کی طرف ۲۶ میل کے فاصلے پر جگراؤں کا قصبہ ہے۔ جس جگہ اناج کی بڑی بھاری منڈی ہے اور مشرق کی طرف ۲۱ میل کے فاصلے پر سمرالہ کا قصبہ ہے۔ جہاں کی لوہے کی گاگریں مشہور ہیں۔

سوالات

۱- دوآبہ کس کو کہتے ہیں؟ میدانی علاقے کے حصے بتاؤ۔
۲- ستلج پار کے مشرقی علاقے اور مغربی علاقے میں کیا فرق ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟
۳- جاڑے اور گرمی کی پیداوار بتاؤ۔
۴- ریاستہائے پھلکیاں سے کیا مطلب ہے؟
۵- جھجر۔ لدھیانہ اور جگادھری کی کیا کیا چیزیں مشہور ہیں۔
۶- پانی پت۔ تھانیسر کیوں مشہور ہیں؟
۷- مدکی اور مکتسر کونسے شہر کے نزدیک ہیں۔ اور کیوں مشہور ہیں؟
۸- کسولی پہاڑ کو راستہ کس طرف سے جاتا ہے؟
۹- باؤلے کتے کے کاٹے کا علاج کہاں ہوتا ہے؟
۱۰- گرم پانی کا چشمہ کہاں ہے؟
۱۱- اس علاقے میں تیرتھ کے مقام بتاؤ؟
۱۲- سرکاری گئوشالہ کہاں ہے۔ اس سے کیا فائدہ ہے؟
۱۳- گھی اور اناج کی منڈیاں بتاؤ۔

دوآبہ بست جالندھر

یہ دوآبہ دریاے ستلج اور بیاس کے درمیان واقع ہے۔ اور دوآبوں سے بہت چھوٹا ہے۔ مگر نہایت سرسبز ہے۔ آبادی گنجان ہے۔ اور پیداوار کے لئے اس کی زمین سب دوآبوں سے اچھّی ہے۔ آم کے درخت ہوشیار پور کے علاقے میں بکثرت ہیں۔ گنّا۔ چنا اور روئی بہت پیدا ہوتی ہے۔ یہاں کی شکر کھانڈ عمدہ ہوتی ہے۔ جس کی خرید و فروخت کے لئے دور دور کے بیوپاری آتے ہیں۔ اس دوآبے میں ندی نالے بے شمار ہیں۔ اور بہت زور سے بہتے ہیں۔ جن میں سے دو تو بہت بڑے ہیں۔ جن کو سیاہ بئیں و سفید بئیں کہتے ہیں۔ یہ دونو نالے جالندھر کے قریب ہیں۔ اور ہمیشہ جاری رہتے ہیں۔ ضلع ہوشیار پور میں سوہلن ندی ہے۔ اس دوآبہ میں تلواڑہ ایک قصبہ ہے۔ جس سے کچھ فاصلہ پر دامنِ کوہ میں ایک جگہ ہے جس کو گل پہاڑ کہتے ہیں۔ یہاں سے دریاے بیاس پہاڑی درون

دوآبہ بست جالندھر

دریائے سندھ
دریائے جہلم
دریائے چناب
دریائے راوی
دریائے بیاس
جالندھر
دریائے ستلج
ریگستانی علاقہ
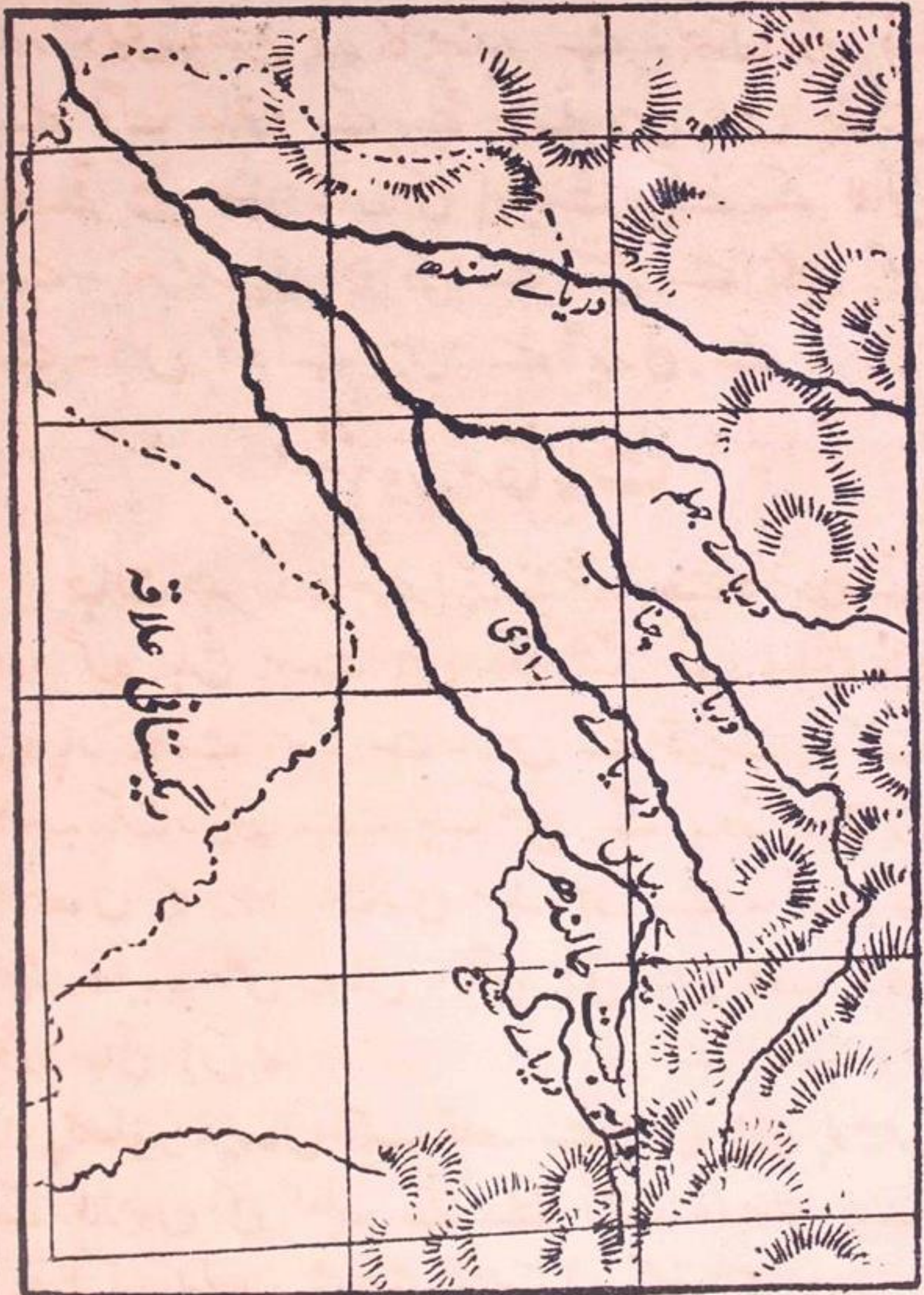
میں سے گزر کر میدان میں داخل ہوتا ہے۔
ہوشیار پور کے پہاڑی علاقے میں دیوی چنت پورنی
اور دیوی دھرم پور کا مندر ہے۔ جہاں دُور دُور
سے لوگ جاترہ کے لئے جاتے ہیں۔ اس پہاڑی
علاقے میں سبزہ زار کی کیفیت دیکھنے کے لائق
ہے۔ نہر سرہند جو دریائے ستلج سے نکالی گئی
ہے۔ اس دوآبے میں سے گزرتی ہے۔

مشہور مقامات

جالندھر (۵۵ ہزار) پرانا شہر ہے۔ شہر کے
ارد گرد باغ بہت ہیں۔ گڑ شکر اور اناج کا
بیوپار بہت ہوتا ہے۔ اس کے قریب ایک
قصبہ کرتار پور ہے۔ بیساکھی کے روز یہاں
سکھوں کا بڑا بھاری میلہ ہوتا ہے۔ کرسیاں
میز وغیرہ بھی یہاں اچھی بنتی ہیں اور دُور
دُور جاتی ہیں۔

پھلور۔ یہاں ایک قلعہ ہے جس میں پولیس
کے ملازموں کی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ ہے۔
جس کو پولیس ٹریننگ سکول کہتے ہیں۔

ہوشیار پور - پہاڑ کی تلہٹی میں واقع ہے -
زمین نہایت زرخیز ہے - گرد و نواح سرسبز ہے۔
آم کے درخت بکثرت ہیں - یہاں کی جوتیاں
مشہور ہیں - قصبہ ٹانڈہ میں مٹی کے برتن
اچھے بنتے ہیں - نینا دیوی چنت پوری کے مندر
بھی ہوشیار پور کے علاقے میں ہیں +

دوآبہ باری

یہ دوآبہ دریائے بیاس اور راوی کے
درمیان ہے - اس دوآبے کی چوڑائی درمیان
میں زیادہ ہے - شکل میں کشتی کی مانند نظر
آتا ہے - بڑا تو سب دوآبوں سے ہے - مگر
سرسبزی اور زرخیزی میں ایسا نہیں جیسا کہ
دوآبہ بست جالندھر - شمال کی طرف کانگڑے
اور چمبے کا پہاڑی علاقہ بھی اسی دوآبہ
میں شامل ہے - اس طرف بہت سے پہاڑی
ندی نالے بہتے ہیں - شمال مشرقی حصّہ نہروں
کی بدولت خاصہ سرسبز ہے - مگر جنوب مغربی
حصّہ ریگستانی ہے - ریت ہی ریت نظر آتی

دوآبہ باری

دریائے سندھ
دریائے جہلم
دریائے چناب
باری
ریگستانی علاقہ
دریائے ستلج
دریائے جمنا
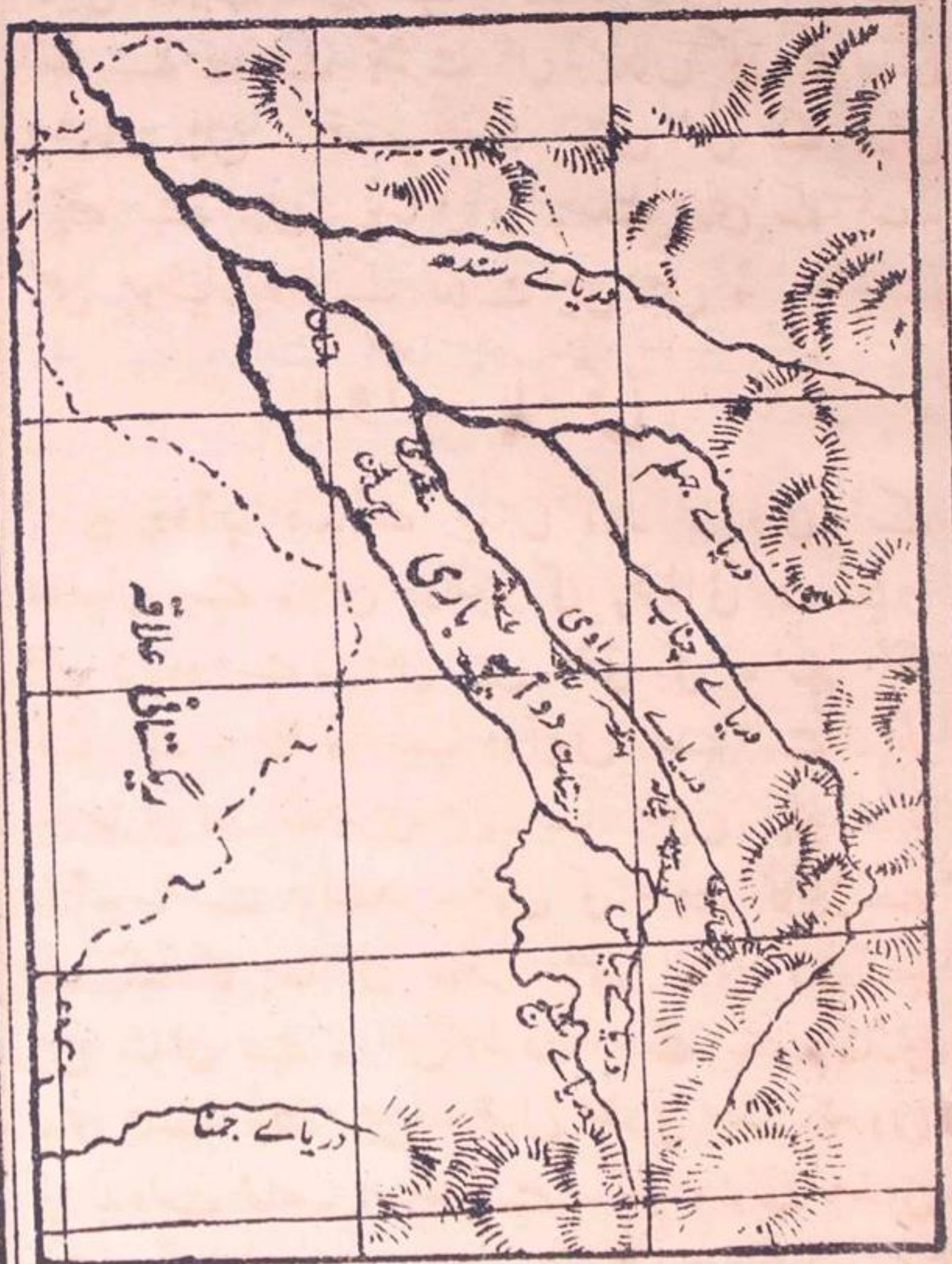
ہے - چنانچہ منٹگمری اور ملتان کا علاقہ ریگستانی ہے - گرمیوں میں لُو اور آندھیاں چلتی رہتی ہیں - بارش بھی بہت کم ہوتی ہے - اس لئے یہ حصہ ایسا سرسبز نہیں جیسا کہ شمال مشرقی حصہ - عموماً تمام قسم کا غلّہ پیدا ہوتا ہے - گیہوں - چاول اور گنّا بہت پیدا ہوتا ہے - آم کے درخت گورداسپور کے علاقے میں بہت ہیں - چونیاں کی تحصیل میں روئی بہُت پیدا ہوتی ہے - نہر اپر باری دوآب اور لوئر باری دوآب جو دریائے راوی سے نکالی گئی ہیں - اس دوآبے کو سیراب کرتی ہوئی گزرتی ہیں - لوگوں کا گزارہ زراعت پر ہے - اس علاقے میں پنجابی زبان بولی جاتی ہے - بعض شہروں کی چیزیں مشہور ہیں - مثلاً امرتسر کی ہاتھی دانت کی چیزیں - دھاریوال کا کپڑا - ملتان کے مٹّی کے برتن - قالین - کھجور کے پنکھے وغیرہ - ریلوں کے ذریعے آمد و رفت و تجارت ہوتی رہتی ہے - نارتھ ویسٹرن ریلوے امرتسر لاہور ہوتی ہوئی آگے وزیر آباد کی طرف چلی گئی ہے - امرتسر

سے ایک شاخ گورداسپور ہوتی ہوئی پٹھان کوٹ تک گئی ہے۔ جہاں سے لوگ ڈلہوزی اور دھرم سالہ کو جاتے ہیں۔ لاہور سے ایک لائن خانیوال ہوتی ہوئی ملتان کو چلی گئی ہے۔ اور ایک لائن قصور ہوتی ہوئی فیروز پور کو چلی گئی ہے۔

لاہور

شہر لاہور دریائے راوی پر واقع ہے۔ اس کو راجہ رام چندر جی کے بیٹے لو نے بسایا تھا۔ آبادی تقریباً تین لاکھ ہے۔ اس لحاظ سے اول درجے کا شہر ہے۔ اور صوبہ پنجاب کا صدر مقام ہے۔ شہر کے چاروں طرف باغ ہے۔ کسی زمانے میں اس کے گرد فصیل اور کھائی تھی۔ اب کھائی کو بھروا دیا گیا ہے۔ شہر کے اندر اونچے اونچے کئی منزل کے مکان اور چھوٹی چھوٹی دکانیں ہیں۔ ڈبی بازار میں خاصی رونق رہتی ہے۔ باہر انارکلی بازار خاصہ چوڑا ہے۔ دو طرفہ خوبصورت دکانیں ہیں۔ شام کے وقت تو بالکل میلہ سا لگا رہتا ہے۔

یہاں کی ٹھنڈی سڑک نہایت خوشنما ہے - ادھر اُدھر انگریزی سوداگروں کی خوبصورت کوٹھیاں ہیں - صاف شفاف چوڑی سڑک پیدل چلنے والوں کے لئے دو طرفہ پٹڑیاں ہیں - عجائب گھر کو دیکھو - ہر ایک چیز کیا قرینے سے رکھی ہوئی ہے - تصویریں - مٹی کے کھلونے طرح طرح کے برتن اور کپڑے - جگہ جگہ کی دستکاری کے نمونے ہیں - آگے ہائی کورٹ کی عالی شان عمارت ہے - ذرہ آگے چل کر بائیں طرف ملکہ معظمہ وکٹوریا کی سنگِ مرمر کی مورت ہے - ان کے پوتے ہمارے شہنشاہ جارج پنجم ہیں - جن کے لختِ جگر حضور پرنس آف ویلز ہندوستان کی سیر کرتے ہوئے فروری ۱۹۲۲ء کے مہینے میں یہاں تشریف لائے تھے ؛

چڑیا گھر میں طرح طرح جانور اپنی اپنی بولیاں بول رہے ہیں ؛

ذرا دریا کی سیر بھی کر آؤ - راستے میں مہاراجہ رنجیت سنگھ کی سمادھ - عالی شان شاہی مسجد اور قلعہ نظر پڑتا ہے - ان کو دیکھ کر پرانے زمانے کی کاریگری یاد آتی ہے - دریا پر پہنچ کر سامنے بلند

منارے نظر آتے ہیں - یہ دریا پار جہانگیر کا مقبرہ ہے - اور قابل دید عمارت ہے *

چراغوں کا میلہ

شہروں کو چھوڑ کر گاؤں اور قصبوں میں بھی رسم و رواج کے مطابق کوئی نہ کوئی میلہ منایا جاتا ہے - امرتسر کی دیوالی اور دہلی کی پھول والوں کی سیر کا تو کیا ہی کہنا ہے - مگر لاہور میں چراغوں کا میلہ بھی کچھ کم دھوم دھام سے نہیں منایا جاتا - یہ میلا عموماً مارچ کے آخر میں ہوتا ہے - لاہور سے مشرق کی طرف تین میل کے فاصلے پر مشہور شالامار باغ ہے - اس کے قریب ہی ایک بزرگ کی درگاہ ہے - جس کی زیارت کے لئے لوگ دور دور سے آتے ہیں - اور شالامار میں جمع ہوتے ہیں - یہ باغ بادشاہی زمانے کا بنا ہوا ہے - اونچی چار دیواری ہے - تمام لوگ آموں کے سایہ کے نیچے ہری ہری گھاس کے مخملی فرش پر بیٹھے مزے اڑاتے ہیں - امیروں کے ڈیرے تمبو لگے ہوئے ہیں - جگہ جگہ گانا بجانا ہو رہا ہے

اور بے حد خلقت جمع ہے ۔ اس موقع پر ہر قسم
کے دوکاندار اپنی اپنی دوکانیں سجاتے ہیں ۔
حلوائی اور نانبائی گرما گرم کھانے تیار کرنے میں
لگے ہوئے ہیں ۔ خریداروں کا بڑا ہجوم ہو رہا ہے ۔
اس باغ کے تین درجے ہیں ۔ ہر ایک میں سے
نہر گزرتی ہے ۔ فوّارے چھوٹتے ہیں ۔ پہلے درجہ
کے آخر پر ایک بڑی خوبصورت بارہ دری بنی
ہوئی ہے ۔ یہاں اکثر افسر اور امیر لوگ بیٹھتے
ہیں ۔ یہاں سے نہر کا پانی سنگ مرمر کے جھرنے
سے گزر کر نیچے حوض میں اُچھل اُچھل کر گرتا
ہے ۔ پانی کی یہ چادر دیکھ کر دل باغ باغ ہوتا
ہے ۔ دوسرے درجے میں حوض بہت بڑا ہے ۔
اس میں بہت سے فوارے ہیں ۔ اس کے بیچوں
بیچ آنے جانے کے لئے پُل بنا ہُوا ہے ۔ جس کے
سروں پر بارہ دریاں تماشا دیکھنے اور آرام کرنے
کے لئے بنی ہوئی ہیں ۔ رات کو جھرنے اور
حوض کے گردا گرد چراغ جلائے جاتے ہیں ۔
چراغوں اور مہتابیوں کی روشنی میں چادر کا چلنا
اور فواروں کا چھوٹنا عجب لطف دیتا ہے ۔ اسی
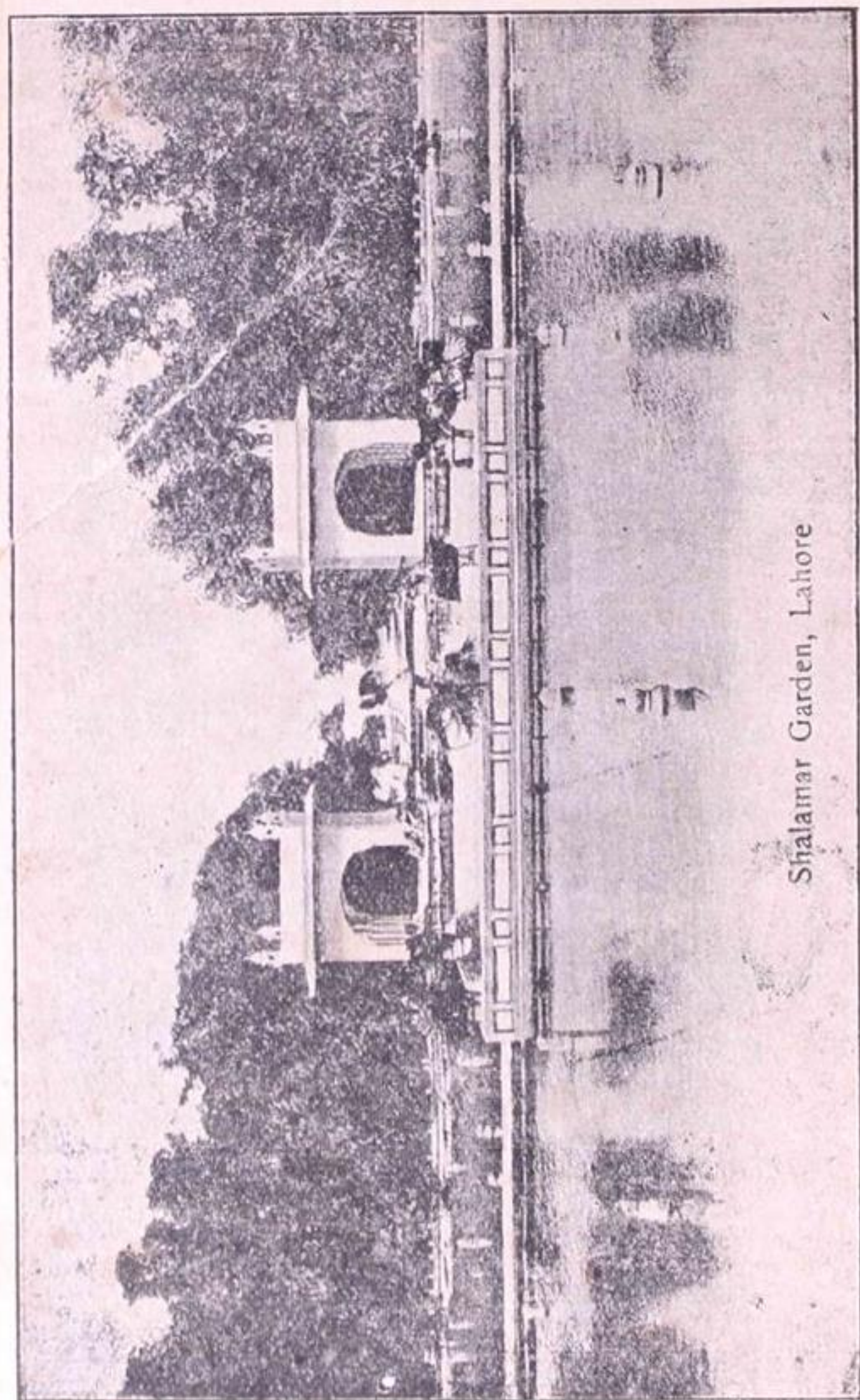
Shalamar Garden, Lahore
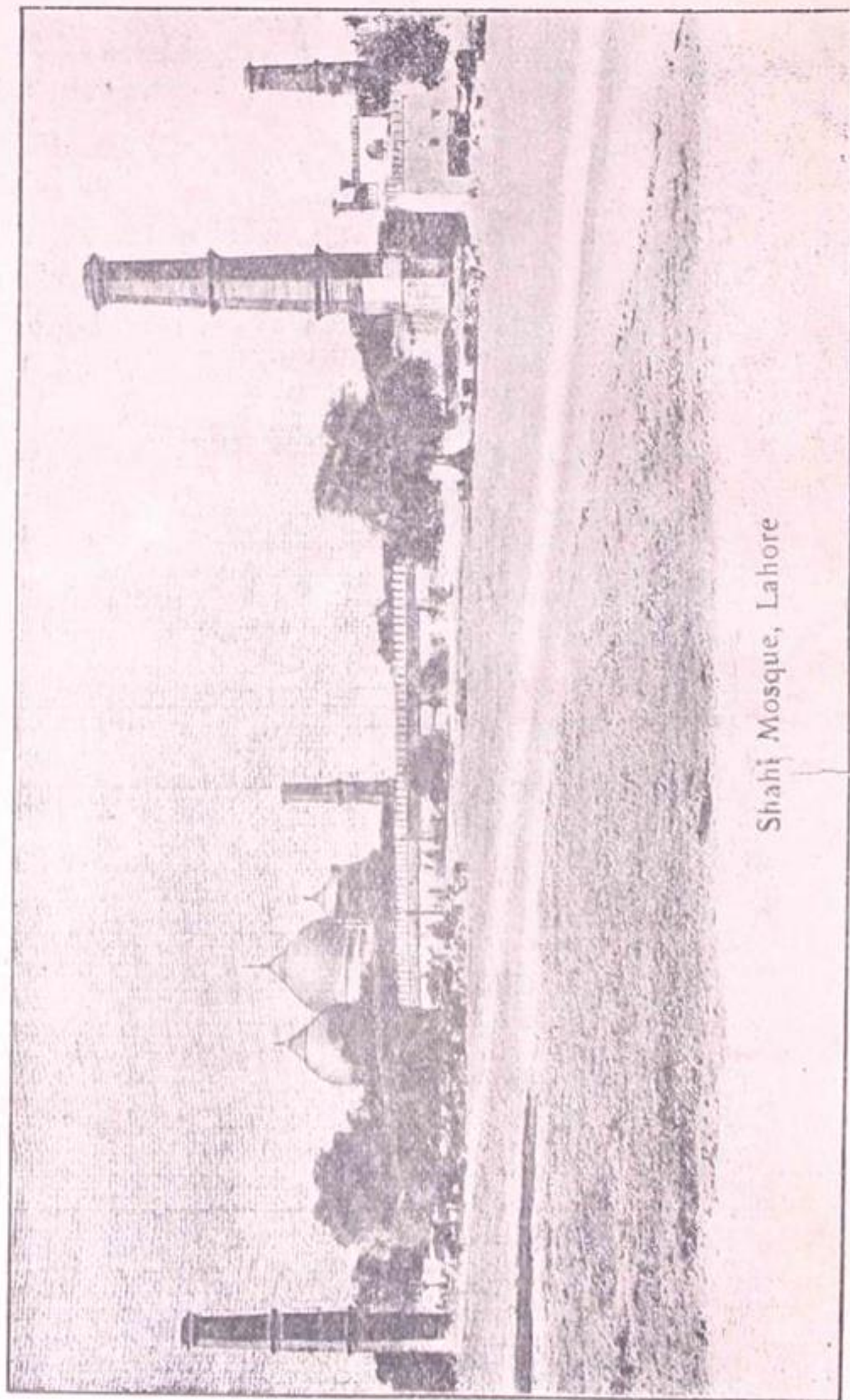
Shahi Mosque, Lahore
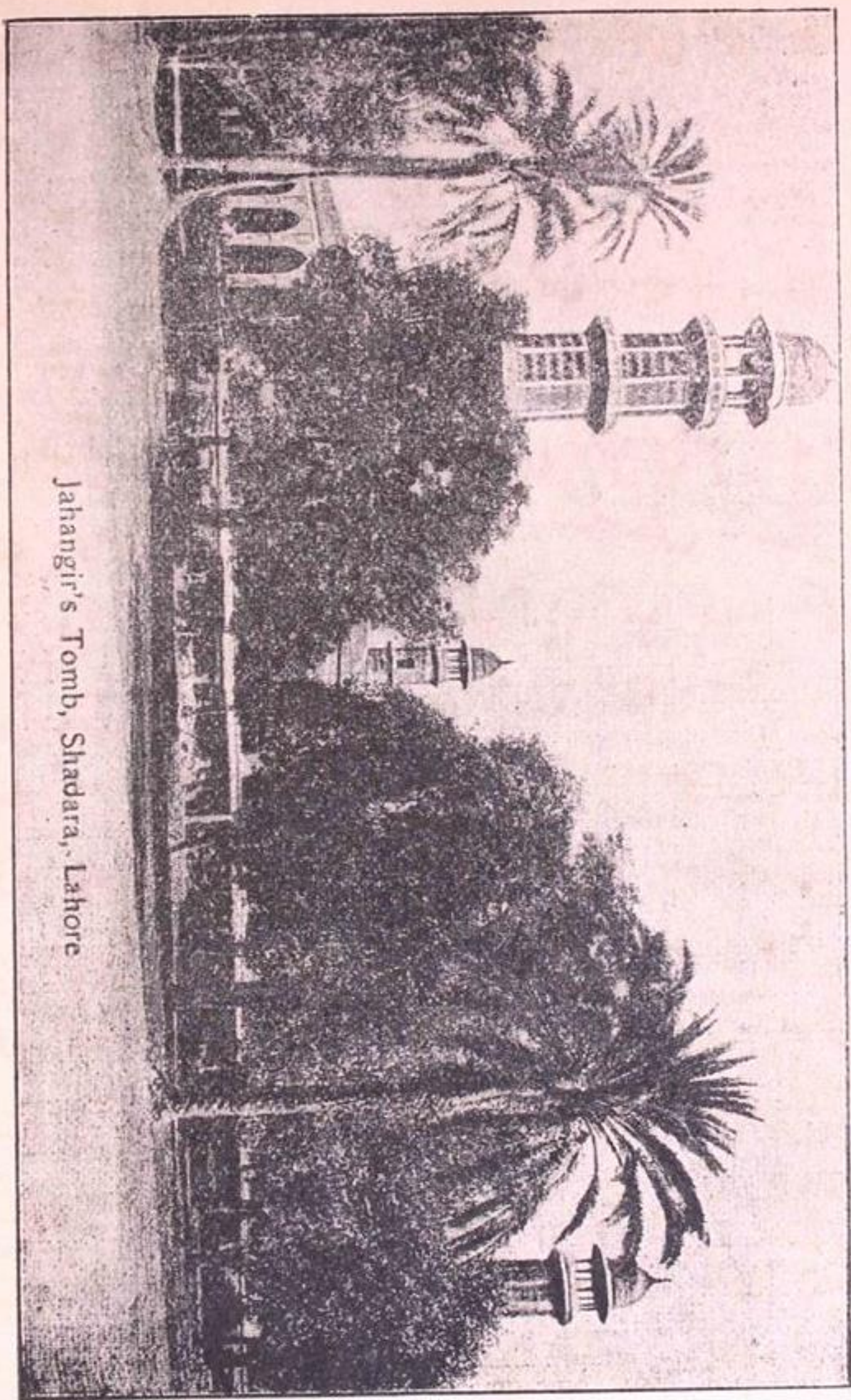
Jahangir's Tomb, Shadara, Lahore

وجہ سے اس میلہ کا نام چراغوں کا میلہ پڑ گیا ہے ؎

قصور (۲۵ ہزار) اس شہر کو راجہ رام چندر جی کے بیٹے کشو نے بسایا تھا - یہاں کی میتھی اور خربوزہ مشہور ہے ؎

امرتسر (آبادی ڈیڑھ لاکھ) آبادی کے لحاظ سے دوم درجہ کا شہر ہے - سکھوں کے گورو رام داس جی نے اس کو آباد کیا تھا - سکھ بہت آباد ہیں - شہر کے اندر ایک بڑا دلکش تالاب ہے جس میں سکھوں کا ایک سنہری مندر بنا ہوا ہے - جس کو دربار صاحب کہتے ہیں - دیوالی اور بیساکھی کے دن یہاں بڑا میلہ ہوتا ہے - دُور دُور سے لوگ آتے ہیں - بڑا تجارتی شہر ہے - غلہ کی بڑی بھاری منڈی ہے - شال پشمینے اور کپڑے کا بیوپار بہت ہوتا ہے - قالین بننے کا یہاں ایک کارخانہ ہے - ریشمی کپڑا - گوٹہ کناری اور ہاتھی دانت کی چیزیں - کھلونے - کنگھیاں وغیرہ اچھے بنتے ہیں - خالصہ کالج بھی ہے - جہاں سکھوں کے لڑکے تعلیم پاتے ہیں - گھنٹہ گھر

رام باغ دیکھنے کے لائق ہیں - یہاں سے ریل پٹھانکوٹ تک گئی ہے - جہاں سے لوگ دھرم سالہ اور ڈلہوزی پہاڑ کو جاتے ہیں - اور ایک لائن ترنتارن پٹی قصور ہوتی ہوئی پاک پٹن سے آگے سمہ سٹہ تک چلی گئی ہے +

ترنتارن - سکھوں کے گرو ارجن دیو جی کا یہاں ایک تالاب اور مندر بنا ہُوا ہے +

گورداسپور - پہاڑ کی تلہٹی میں واقع ہے - زمین نہایت زرخیز ہے - گرد و نواح بہت سرسبز ہے - اس علاقے میں آم کے درخت بکثرت ہیں - کچھ فاصلہ پر دھاریوال ایک جگہ ہے - جہاں اُونی کپڑے بننے کا بڑا کارخانہ ہے - جس کو دھاریوال ملز کہتے ہیں - کلیں پانی کے زور سے چلتی ہیں - یہاں کے کپڑے کو دھاریوال کلاتھ کہتے ہیں +

پٹھان کوٹ - یہاں سے دھرم سالہ اور ڈلہوزی کو راستہ جاتا ہے - کانگڑے کے علاقے کی تجارت اسی راستے سے ہوتی ہے +

بٹالہ (۲۶ ہزار) خاصہ بارونق شہر ہے - یہاں ایک بارہ دری اور تالاب بہت عمدہ ہے -

اس کے چاروں طرف باغ ہیں۔ اس کے قریب ڈیرہ بابا نانک سکھوں کا بڑا تیرتھ ہے ؎

منٹگمری۔ پہلے اس کو ساہیوال کہتے تھے۔ اس علاقے میں جنگل بہت ہیں۔ اس لئے اس کو بار کا علاقہ کہتے ہیں۔ یہاں مویشی گائے۔ بھینس بہت ہوتے ہیں۔ اس لئے گھی کا بیوپار بہت ہوتا ہے۔ آب و ہوا کے لحاظ سے یہ شہر اچھا ہے۔ اس علاقے میں پاک پٹن مقام پر بابا فرید کا مزار ہے۔ جو مسلمانوں کی زیارت گاہ ہے۔ یہاں لاکھ کا کام بہت اچھا ہوتا ہے ؎

ملتان (آبادی ۸۶ ہزار) آبادی کے لحاظ سے تیسرے درجے کا شہر ہے۔ بارش بہت ہی کم ہوتی ہے۔ پرانی مسجدیں اور قبریں جابجا نظر آتی ہیں۔ مثل مشہور ہے ؎

چہار چیز است تحفۂ ملتان گرد و گرما گدا و گورستان

کھجور اور آم کے درخت بکثرت ہیں۔ گرمی سخت پڑتی ہے۔ آندھیاں اکثر چلتی رہتی ہیں۔ سوتی اور اونی قالین اور مٹی کے برتن اور کھجوری پنکھے وغیرہ اچھے بنتے ہیں۔ افغانستان کی چیزیں
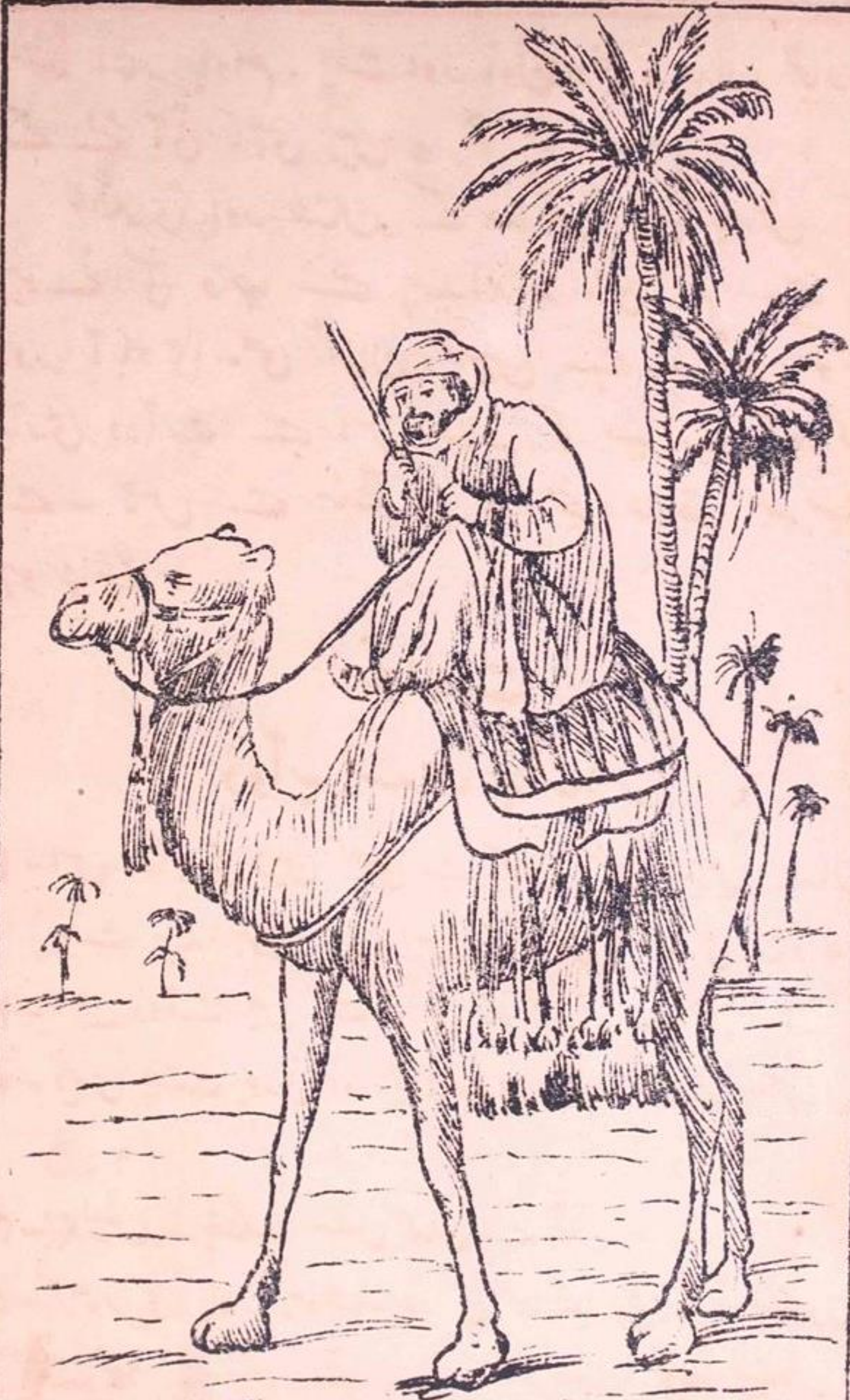
مثلاً انار بادام - پستہ اور اُون وغیرہ یہاں تجارت کے لئے آتی رہتی ہیں +

منٹگمری اور ملتان کے علاقوں میں بارش کم ہونے کی وجہ سے پیداوار بھی کم ہے - اور آبادی بھی گنجان نہیں ہے - نہر لوئر باری دوآب سے اس علاقہ کو سیراب کیا گیا ہے - جس سے منٹگمری کا بنجر علاقہ سرسبز ہو جائیگا +

سوالات

دوآبہ بست جالندھر

۱- اس دوآبہ کی زمین کیسی ہے - کون کونسی چیزیں یہاں بہت پیدا ہوتی ہیں + اس دوآبہ کی مشہوری بتاؤ +

۲- اس دوآبے میں سے کونسی نہر گزرتی ہے ؟

۳- دیوی چنت پورنی اور نینا دیوی کے مندر کہاں ہیں ؟

۴- پولیس ٹریننگ سکول کہاں ہے +

۵- کرتار پور اور ہوشیار پور کی کیا کیا چیزیں مشہور ہیں ؟

دوآبہ باری

۱- گورداسپور کے علاقے میں کونسی چیز زیادہ پیدا ہوتی ہے ؟

۲- اس دوآبہ میں سے کون کونسی نہریں گزرتی ہیں ؟

۳- اس دوآبے کے شمال مشرقی اور جنوب مغربی حصّے میں کیا فرق ہے ؟

۴- پٹھانکوٹ سے راستہ کس کس طرف کو جاتا ہے ؟

۵- لاہور - امرتسر - دھاریوال کی کیا کیا چیزیں مشہور ہیں ؟

۶- اس دوآبہ میں تیرتھ کے کون کونسے مقام ہیں اور وہ کونسے شہروں کے نزدیک ہیں ؟

دوآبہ رچنا

یہ دوآبہ چناب اور راوی کے درمیان واقع ہے۔ اس دوآبہ کو نہر لوئر چناب اور اپر چناب سیراب کرتی ہیں - نہر لوئر چناب کی برکت سے بہت سا ویران علاقہ آباد ہو گیا ہے - چنانچہ لائل پور کا ضلع انہیں نہروں کی بدولت بنا ہے - گیہوں

دوآبہ رچنا
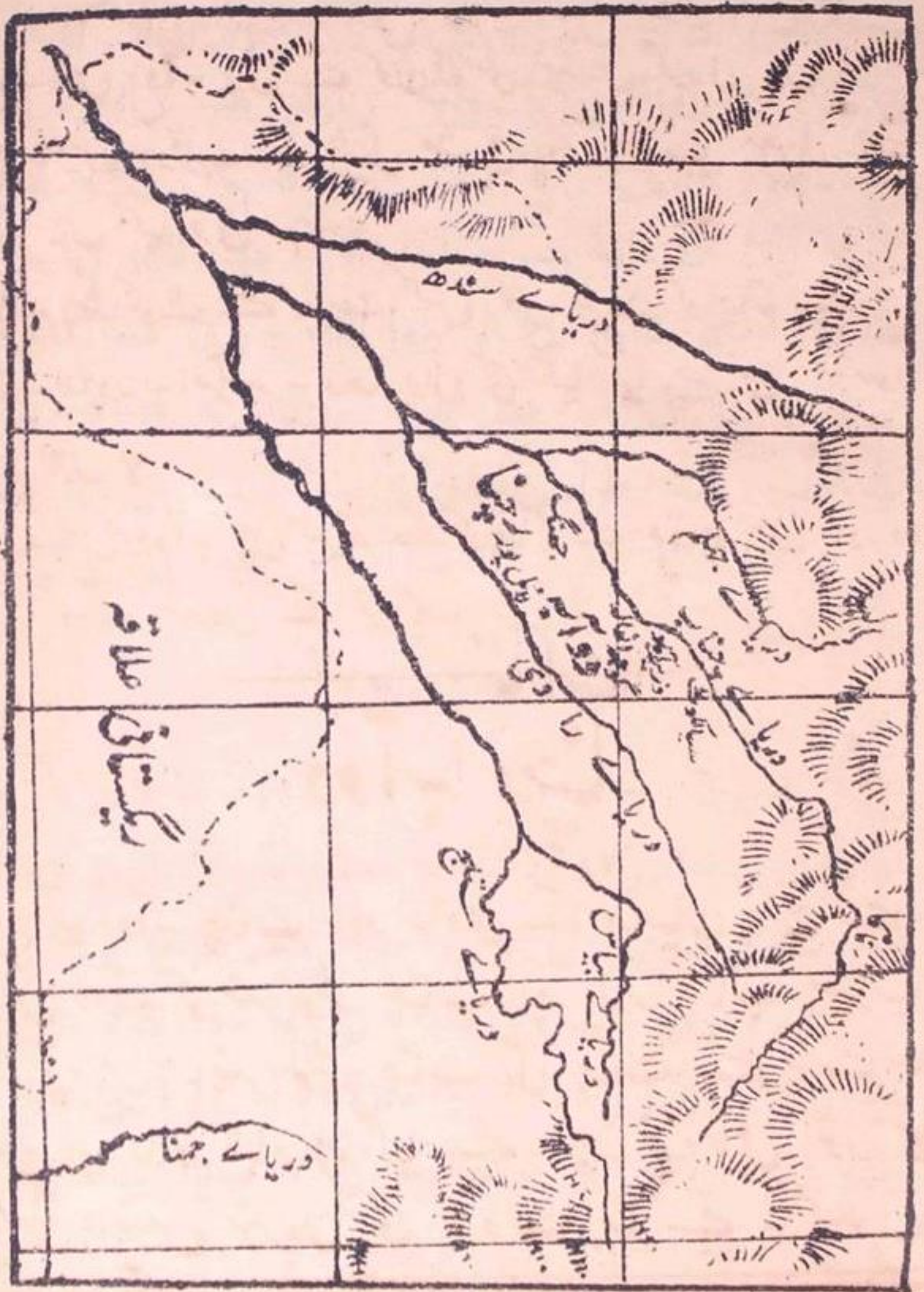
روئی کی پیداوار اچھی ہے۔ سیالکوٹ کا علاقہ پہاڑ کے دامن میں واقع ہے۔ بڑا سرسبز ہے۔ آبادی گنجان ہے۔ اس علاقہ میں رعیہ ایک قصبہ ہے۔ یہاں کے چاول مشہور ہیں۔ اور پسرور میں ایک خاص قسم کا سبز رنگ کا خربوزہ نہایت شیریں ہوتا ہے۔ گوجرانوالہ کے علاقے میں باغ کثرت سے ہیں۔ مالٹا اور نارنگی بہت پیدا ہوتے ہیں۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے اس دوآبہ میں سے گزرتی ہے۔ ایک لائن وزیر آباد سے سیالکوٹ کو چلی گئی ہے۔ اور ایک لائل پور کی طرف ؛

مشہور مقامات

گوجرانوالہ (آبادی ۲۹ ہزار) مہاراجہ رنجیت سنگھ یہاں پیدا ہوئے تھے۔ خاصہ بارونق قصبہ ہے۔ آج کل لوہے کے صندوق یعنی ٹرنک بہت بنتے ہیں۔ مالٹا اور نارنگی اچھے ہوتے ہیں ؛

وزیر آباد (آبادی ۱۷ ہزار) ریل کا جنکشن ہے یہاں سے ایک لائن سیالکوٹ کو جاتی ہے۔ لکڑی کی منڈی ہے۔ چاقو۔ قینچی وغیرہ اچھے بنتے ہیں ؛

سیالکوٹ (۴۸ ہزار) پہاڑ کے دامن میں واقع ہے۔ نہایت سرسبز ہے۔ آبادی گنجان ہے۔ فوج کی بڑی چھاونی ہے۔ پنجاب میں یہی شہر ہے۔ جہاں کرکٹ وغیرہ کا سامان بنتا ہے یہاں سے ریل جموں تک جاتی ہے۔ اس طرف سے بھی لوگ کشمیر کو جاتے ہیں +

لائل پور (۱۹ ہزار) پہلے جنگل ہی جنگل تھا۔ پنجاب کے لاٹ صاحب لائل صاحب نے اس جگہ کو آباد کیا۔ ان کے نام پر اس کو لائل پور کہتے ہیں۔ نیا آباد کیا ہُوا شہر ہے۔ تجارت کی بڑی منڈی ہے۔ کاشتکاری کی تعلیم کے لئے یہاں ایک کالج ہے۔ جس کو لائل پور اگریکلچرل کالج کہتے ہیں +

جھنگ (۲۶ ہزار) دیسی کپڑے کی منڈی ہے۔ خربوزہ اور تربوز عمدہ ہوتا ہے +

لائل پور اور جھنگ کے علاقے کو نہر لوئر چناب سیراب کرتی ہے۔ جس کی وجہ سے اب لائل پور کا بنجر علاقہ سرسبز ہو گیا ہے۔ پہلے یہ علاقہ بالکل ویران تھا +

دوآبہ چج یا چنہبہ

دریائے چناب اور جہلم کے درمیان ہے۔ اکثر لوگ مسلمان ہیں۔ زمین کی کاشت بارش پر منحصر ہے۔ نہر لوئر جہلم اس دوآبے کو سیراب کرتی ہے۔ جس کے سبب سے یہ بنجر علاقہ بہت سرسبز ہو گیا ہے۔ کاشتکاری ہونے لگی ہے۔ مختلف قسم کا اناج مثلاً گیہوں۔ جو۔ باجرہ وغیرہ پیدا ہوتا ہے۔ نہر کے قریب اناج کی منڈیاں قائم ہو گئی ہیں۔ سب سے بڑی سرگودہا ہے۔ یہاں گھوڑ شال ہے۔ جیسے حصار میں گئوشالہ ہے۔ اس دوآبے میں قصبہ ساہیوال میں ہاتھی دانت کے کھلونے اور خراد کا کام بہت اچھا ہوتا ہے۔ تحفہ کے طور پر دور دور جاتے ہیں۔ بعض حصوں میں مہندی اعلےٰ قسم کی پیدا ہوتی ہے۔ غلہ میں باجرہ بہت پیدا ہوتا ہے۔ ریل کے ذریعے آمد و رفت اور تجارت ہوتی رہتی ہے۔

دوآبہ چج
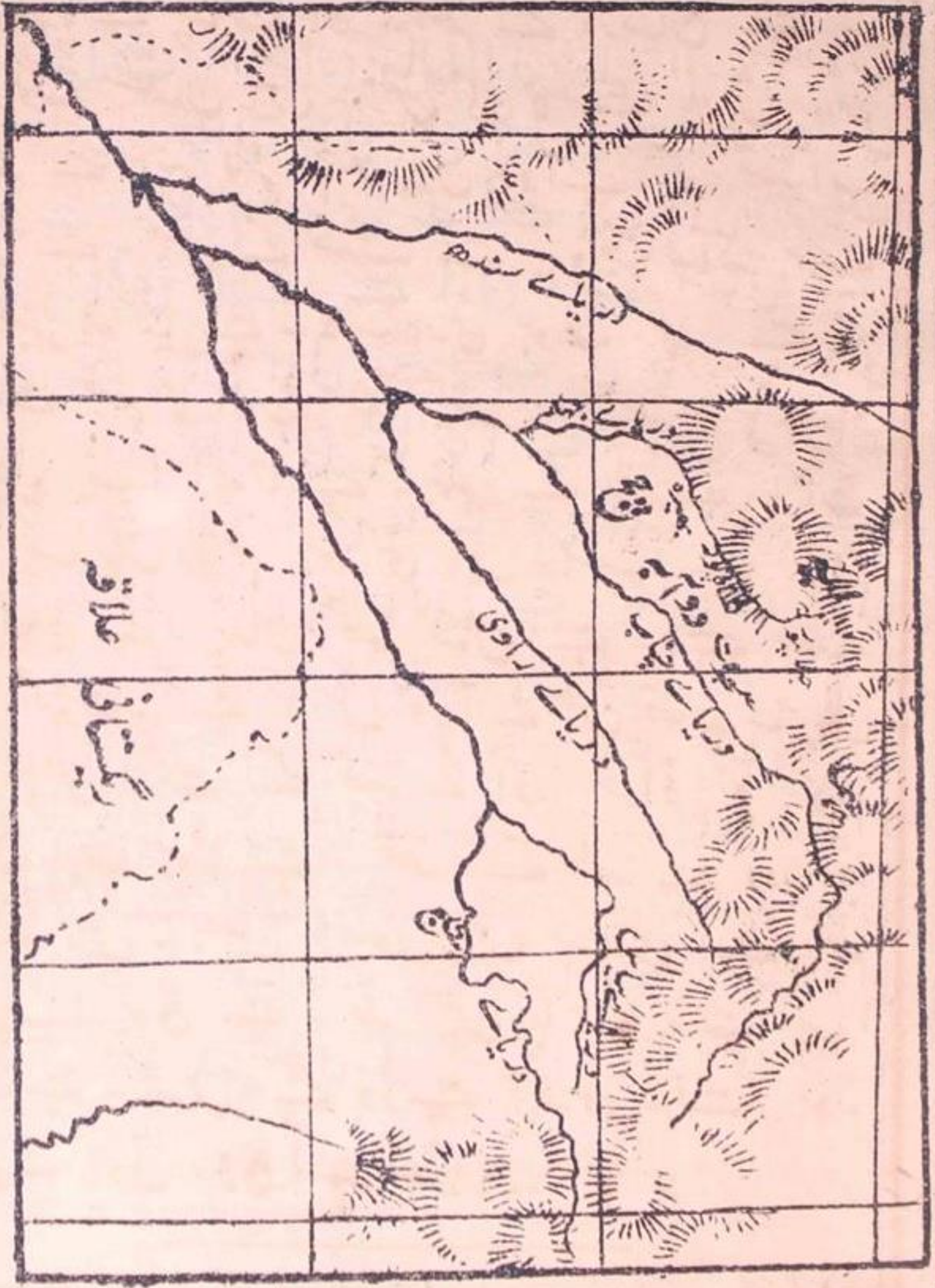
مشہور مقامات

گجرات (۱۸ ہزار) یہاں انگریزوں اور سکھوں کے درمیان لڑائی ہوئی تھی جس سے پنجاب کی حکومت سرکار انگریزی کے قبضے میں آئی - قریب کے پہاڑی علاقے سے اُون وغیرہ آ جاتی ہے - اس لئے یہاں اونی اور پشمینہ کی چادریں بنتی ہیں - سوتی کپڑا بھی بُنا جاتا ہے - جس کو گجرات کلاتھ کہتے ہیں - اس علاقے میں ایک قصبہ ہے - جس کا نام جلال پور جٹاں ہے - یہاں بھی اُونی چادروں کے دیسی کارخانے ہیں *

شاہپور - اس کے قریب قصبہ ساہیوال ہے - یہاں ہاتھی دانت کے کھلونے اور خراد کا کام بہت اچھا ہوتا ہے - اس علاقے میں مشہور قصبہ بھیرہ کا ہے - یہاں دیسی صابون اور نمدے اور لکڑی کی چیزیں اچھی بنتی ہیں *

دوآبہ سندھ ساگر

یہ دوآبہ دریائے جہلم اور سندھ کے درمیان

دوآبہ سندھ ساگر
کوہ سلیمان
دریائے سندھ
دوآبہ سندھ ساگر
دریائے جہلم
دریائے راوی
دریائے چناب
علاقہ ریگستان
دریائے ستلج
دریائے جمنا
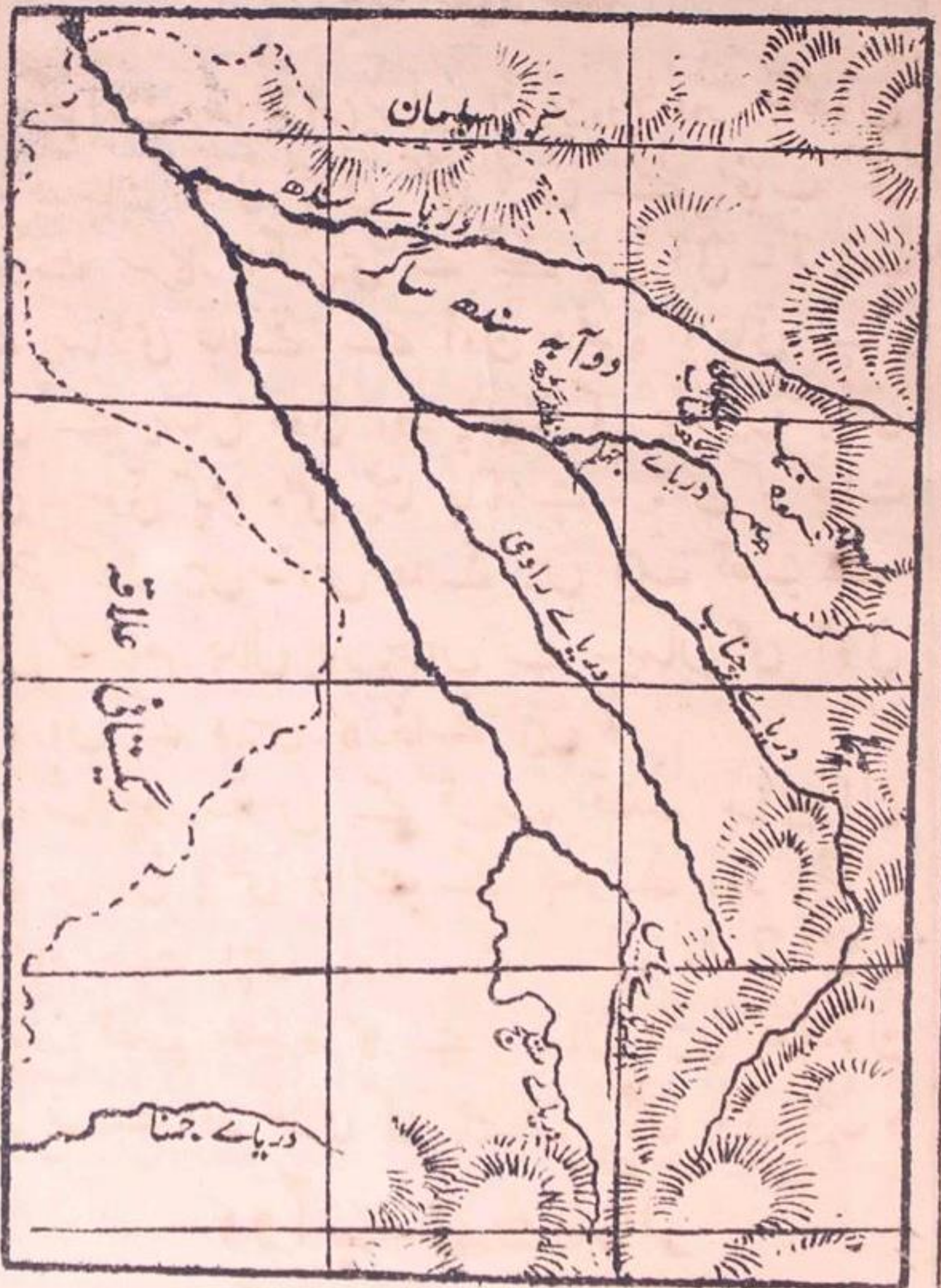
واقع ہے۔ چونکہ یہ دوآبہ بہت کم سرسبز ہے۔ زمین اکثر پہاڑی ہے۔ کہیں کہیں ریگستان بھی ہے جس کو تھل کہتے ہیں۔ اس لئے میانوالی کے ضلعے کے بیچوں بیچ ایک قدرتی بند چلا گیا ہے۔ جس سے اس دوآبہ کے دو حصّے ہو گئے ہیں۔ مشرقی حصّہ جس طرف دریا نہیں ہے۔ ریتلا میدان ہے۔ اس طرف پانی کی قلت ہے۔ زراعت بارش پر منحصر ہے۔ آبادی کم ہے۔ لوگ خانہ بدوش ہیں۔ مویشی چرا کر اپنا گزارہ کرتے ہیں۔ مغربی حصّہ جس طرف دریا ہے خاصہ سرسبز ہے۔ کوہستان نمک اس دوآبہ کے دو حصّے کرتا ہے۔ شمالی و جنوبی۔ شمالی حصّہ اونچا ہموار میدان ہے۔ یعنی سطح مرتفع ہے۔ اس طرف بہت سے ندی نالے پائے جاتے ہیں۔ یہ حصّہ خاصہ زرخیز ہے۔ پیداوار کافی ہوتی ہے۔ کھیوڑے میں ایک بڑی نمک کی کان ہے۔ اور ڈنڈوت کی کان میں سے کوئلہ نکالا جاتا ہے۔ بعض حصّوں میں کھجور کے درخت ہیں۔ مظفر گڑھ کے علاقے میں تمباکو اچھا ہوتا ہے۔ جس سے ہلاس بناتے ہیں۔

اور پوست کی کاشت بھی اچھی ہوتی ہے - اس طرف مسلمان بہت ہیں - اور ہندو کم - اس علاقے میں دو مشہور قلعے ہیں - ایک اٹک - دوسرا رہتاس - اور کوہ مری کا مشہور پہاڑ ہے - جہاں سے کشمیر کو راستہ جاتا ہے - اٹک کے علاقے میں ایک جگہ سے کنوؤں سے مٹی کا تیل بھی نکلتا ہے - ریل کے ذریعے آمد و رفت و تجارت ہوتی رہتی ہے +

مشہور مقامات

جہلم (۱۸ ہزار) دریاے جہلم پر واقع ہے - لکڑی کی منڈی ہے - کچھ میل کے فاصلے پر قلعہ رہتاس ایک پہاڑی پر واقع ہے - اس کے قریب ہی گورو گورکھ ناتھ کا ٹیلہ ہے - کٹاس کا بڑا گہرا تالاب ہے - بیساکھی پر یہاں بڑا بھاری میلا ہوتا ہے - اس کے نزدیک کھیوڑے کی کان ہے - جس سے نمک نکلتا ہے - اور ڈنڈوت کی کان جس سے کوئلہ نکلتا ہے - قصبہ چکوال میں جوتیاں اور کھڑاویں بہت عمدہ بنتی ہیں +

راولپنڈی (آبادی ۷۴ ہزار) بڑی چھاؤنی ہے۔ خاصہ بارونق شہر ہے۔ کشمیر کی تجارت اسی راستے ہوتی ہے۔ کوہ مری کو راستہ اس طرف سے جاتا ہے۔ جہاں سے لوگ کشمیر کو جاتے ہیں +

اٹک۔ یہاں ایک پُرانا قلعہ ہے۔ یہاں دریائے کابل دریائے سندھ سے آکر ملتا ہے +

میانوالی۔ اس کے قریب کالا باغ میں نمک کی کان ہے +

مظفر گڑھ۔ ایک قصبہ ہے۔ اس ضلع میں باغ بہت ہیں۔ آم اور کھجوریں بہت عمدہ ہوتی ہیں +

ڈیرہ غازیخاں۔ دریائے اٹک کے دائیں کنارے پر آباد ہے۔ کھجور کے درخت بہت ہوتے ہیں۔ اکثر حصّے میں چاول بہت پیدا ہوتا ہے۔ اس علاقے میں ایک پہاڑ کوہ یارو ہے۔ جس میں سے پھٹکڑی اور سجّی نکلتی ہے +

سوالات

دوآبہ رچنا

۱۔ گوجرانوالے کے علاقے کی کونسی چیزیں مشہور ہیں؟

۲۔ اس دوآبہ میں سے کونسی نہریں گزرتی ہیں +
۳۔ دوآبہ کے بڑے بڑے شہر بتاؤ +
۴۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کہاں پیدا ہوئے تھے ؟
۵۔ لائل پور۔ سیالکوٹ۔ وزیر آباد کیوں مشہور ہیں ؟
۶۔ جموں جانے کا راستہ بتاؤ +
۷۔ گورو نانک صاحب کہاں پیدا ہوئے تھے ؟

دوآبہ جج یا چنہ

۱۔ ساہیوال۔ بھیرہ اور جلالپور جٹاں کیوں مشہور ہیں ؟
۲۔ اس دوآبہ میں سے کونسی نہر گزرتی ہے ؟
۳۔ اس دوآبہ میں کون کونسے مشہور شہر ہیں ؟

دوآبہ سندھ ساگر

۱۔ تھل کس کو کہتے ہیں ؟
۲۔ نمک کی کانیں کہاں ہیں۔ اور کوئلہ کی کان کہاں ہے ؟
۳۔ اٹک اور رہتاس کیا ہیں۔ اور کہاں ہیں ؟
۴۔ اس دوآبہ میں صحت افزا مقام کونسا ہے ؟
۵۔ اس کے مشرقی حصے اور مغربی حصے میں کیا فرق ہے ؟
۶۔ سجی اور پھٹکڑی کونسے پہاڑ سے نکلتی ہے ؟
۷۔ راولپنڈی سے راستہ کس طرف کو جاتا ہے ؟

ملکی تقسیم

ہم تم کو پنجاب کی قدرتی تقسیم بتا چکے ہیں - پہاڑی علاقے اور میدانی علاقے کی سیر اچھی طرح کر چکے ہو - پہلے یہ تمام علاقہ مہاراجہ رنجیت سنگھ (شیر پنجاب) کی عملداری میں تھا - اُن کے مرنے کے بعد سکھوں نے ملک میں بد انتظامی پھیلا دی اور رعایا کو بہت تکلیف دی - اس سبب سے سرکار انگریزی نے مجبور ہو کر سکھوں کو گجرات پر ۱۸۴۹ء میں شکست دے کر تمام علاقہ اپنے قبضے میں کر لیا - اس وقت سے پنجاب میں ہر طرح کا امن و امان ہے - رعایا خوش حال ہے - اور تجارت کو بہت ترقی ہوئی ہے - اس صوبہ میں حضور گورنر صاحب حکومت کرتے ہیں - جن کا صدر مقام شہر لاہور ہے - اور سب افسر اُن کے ماتحت ہیں - ملکی انتظام کی خاطر پنجاب کو پانچ کمشنریوں میں تقسیم کیا گیا ہے - ہر ایک کمشنری میں کئی ضلع اور ہر ضلع میں کئی تحصیلیں ہیں - ہر ایک کمشنری میں ایک

کمشنر صاحب اور ہر ضلع میں کمشنر صاحب کے ماتحت ایک ڈپٹی کمشنر۔ ہر تحصیل میں ڈپٹی کمشنر کے ماتحت ایک ایک تحصیلدار ہے۔ اب ہم تم کو ان کمشنریوں کا تھوڑا تھوڑا حال بتاتے ہیں۔

پہلی کمشنری انبالہ

سنہ ۱۹۱۲ء میں صوبہ دہلی قائم ہونے کی وجہ سے کمشنری دہلی کی بجائے کمشنری انبالہ قائم ہوئی۔ اس کمشنری میں گوڑگانوہ۔ رہتک۔ حصار۔ کرنال انبالہ۔ شملہ کے ضلعے شامل ہیں۔ جن کا مفصل حال تم ستلج پار کے علاقے میں پڑھ چکے ہو۔ اعلےٰ حاکم صاحب کمشنر ہیں۔ جن کا صدر مقام شہر انبالہ ہے۔ یہ پنجاب کا جنوب مشرقی حصّہ ہے۔ شمالی حصّہ یعنی شملہ کے علاقے میں اکثر پہاڑیاں ہیں۔ مشرقی حصے کی طرف دریاے جمنا بہتا ہے۔ مغرب کی طرف حصار کی طرف کے علاقے میں ریت اور مٹّی کے ٹیلے ہیں۔ یعنی زمین ریتلی ہے۔ جنوبی حصّے میں گوڑگانوہ کی

انبالہ کمشنری
پہاڑی ریاستیں
جگادھری
کرنال (۴)
سرسہ
حصار (۳)
راجپوتانہ

پہاڑیاں اور کوہ اراولی کا سرا ہے۔ جس کو باوڑ کہتے ہیں۔ دریاے جمنا اور دریاے ستلج سے نہریں نکال کر اس زمین کو سیراب کیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کمشنری کی زمین بہت سرسبز و زرخیز ہو گئی ہے۔ پیداوار کا حال تم ستلج پار کے علاقے میں پڑھ چکے ہو ؞

اکثر جگہ کی دستکاریاں بھی مشہور ہیں۔ مثلاً پانی پت۔ جگادھری۔ ریواڑی میں کانسی۔ پیتل کے برتن۔ سرسہ کی مصری۔ کیتھل میں لکڑی و لاکھ کی چیزیں۔ انبالہ میں دریاں۔ شیشہ اور کانچ کی چیزیں بنتی ہیں۔ حصار کے علاقے کے بیل مشہور ہیں۔ فیروز پور کے علاقہ کا گنا اچھا ہوتا ہے۔ ان سب کی تجارت ریل کے ذریعے دساور سے ہوتی رہتی ہے ؞

اس کمشنری میں نارتھ ویسٹرن ریلوے کی ایک لائن انبالہ سے کالکا ہوتی ہوئی شملہ تک گئی ہے۔ دوسری لائن کرنال تھانیسر ہوتی ہوئی دہلی کو چلی گئی ہے۔ راجپوتانہ مالوہ ریلوے کی لائن گوڑگانوہ۔ حصار کے علاقوں میں پھیلی

ہوئی ہے ✤

دیسی ریاستیں

کمشنر صاحب انبالہ کی نگرانی میں ریاست سرمور (دار الخلافہ ناہن) - کلسیہ - پاٹوڈی - لوہارو - دوجانہ ہیں ✤

صحت افزا مقام

شملہ - دھرم پور - سولن - سناور - کسولی - کوہستان شملہ کی پہاڑیاں صاحب ڈپٹی کمشنر شملہ کی نگرانی میں ہیں ✤

تیرتھ کے مقام

تھانیسر یعنی کرو چھیتر انبالہ کے قریب ہے - ہندوؤں کا بڑا بھاری تیرتھ ہے - سورج گرہن کے موقع پر دور دور سے لوگ آکر جمع ہوتے ہیں - رہتک میں گؤ کرن تالاب ہے - دُور دُور سے لوگ اشنان کرنے آتے ہیں ✤

سوالات

۱- اس کمشنری میں کون کونسے دریا بہتے ہیں ؟
۲- کونسی نہروں سے اس زمین کو سیراب کیا گیا ہے ؟
۳- شیشہ کے کارخانے کہاں کہاں ہیں ؟
۴- مٹی کے برتن اور لکڑی کی چیزیں کہاں اچھی بنتی ہیں +
۵- شملہ کا راستہ بتاؤ - گرمیوں میں لوگ شملہ کیوں جاتے ہیں ؟
۶- باولے کتّے کے کاٹے کا علاج کہاں ہوتا ہے ؟
۷- تھانیسر کا دوسرا نام کیا ہے - یہ کیوں مشہور ہے ؟

دوسری کمشنری جالندھر

اس کمشنری میں یہ ضلعے ہیں - لدھیانہ - فیروز پور - جالندھر - ہوشیار پور - کانگڑہ + اعلےٰ حاکم صاحب کمشنر ہیں - جن کا صدر مقام شہر جالندھر ہے - یہ کمشنری انبالہ کی کمشنری سے

شمال مغرب کی طرف ہے۔ کانگڑہ اور ہوشیار پور
کے علاقے کی زمین پہاڑی ہے۔ دریائے بیاس
شمال کی طرف اور دریائے ستلج جنوب کی طرف
بہتے ہیں۔ نہر سرہند جو ستلج سے نکالی گئی ہے۔
وہ لدھیانہ کے ضلع میں سے ہو کر گزرتی ہے۔
اس کی اور کئی شاخیں ہیں۔ جن سے بہت سا
علاقہ سیراب ہوتا ہے۔ دریائے بیاس سے ایک
نہر جس کا نام شاہ نہر ہے۔ کاٹ کر ہوشیار پور
کے علاقے کو سیراب کیا ہے۔ اس علاقے کی زمین
نہایت ہی زرخیز اور سرسبز ہے۔ ہر قسم کا
اناج پیدا ہوتا ہے۔ گیہوں اور چنے بہت پیدا
ہوتے ہیں۔ جالندھر اور ہوشیار پور کے علاقے
میں گنّا بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ جس سے گڑ۔
شکّر اور کھانڈ تیّار ہوتی ہے۔ پھلوں میں آم
بہت پیدا ہوتا ہے۔ کانگڑے کے علاقے میں
چائے اور چاول بہت پیدا ہوتے ہیں۔ ان
سب کی تجارت ریل کے ذریعے دوسرے شہروں
سے ہوتی رہتی ہے۔ دیار اور چیڑ کی لکڑی بھی
پیدا ہوتی ہے۔ جس سے طرح طرح کی چیزیں

کمشنری جالندھر
شملہ کی پہاڑی ریاستیں
کمشنری
انبالہ
ہوشیارپور
جالندھر
لدھیانہ
جگراؤں
مالیرکوٹلہ
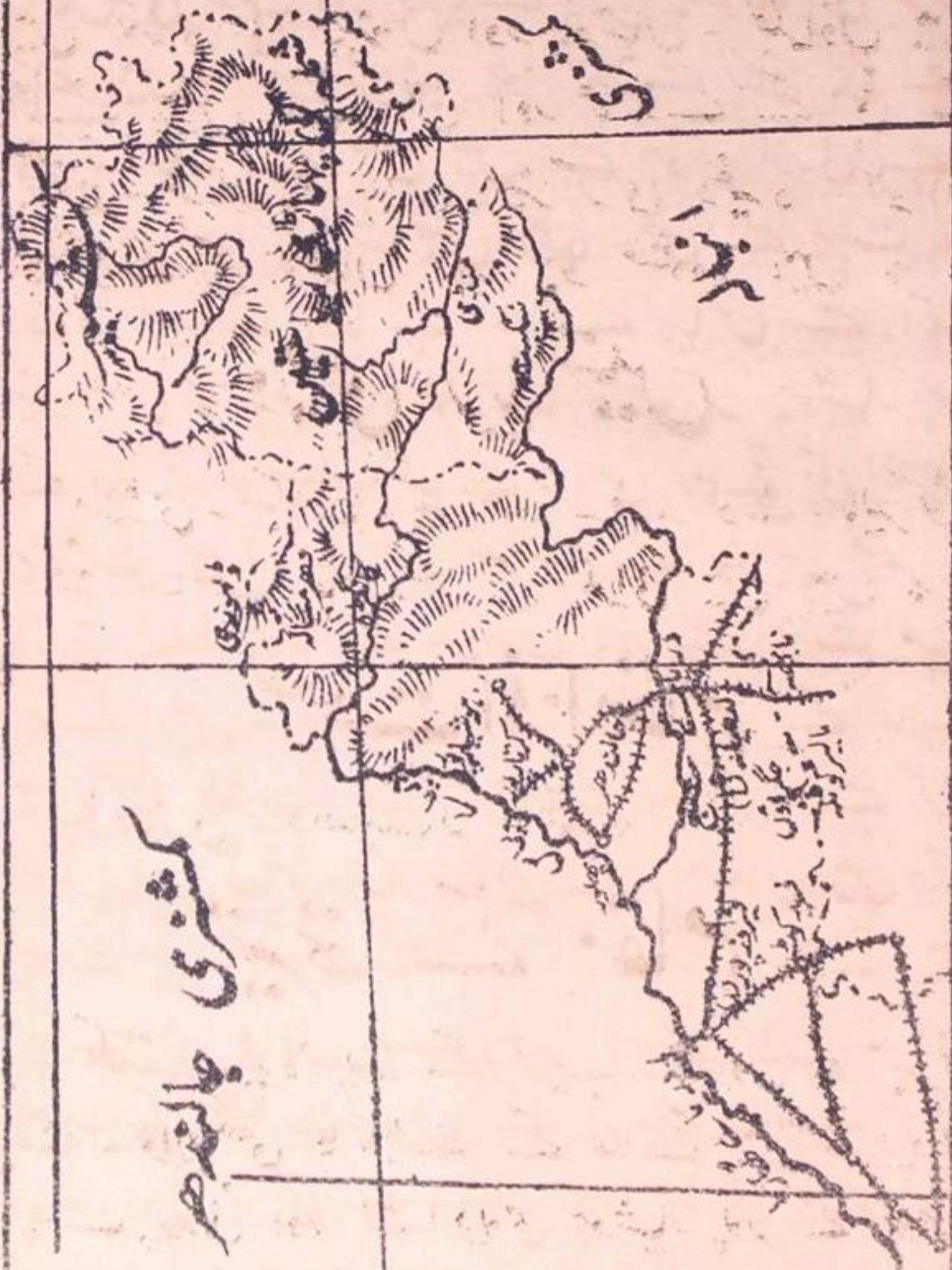
بنائی جاتی ہیں - بعض جگہ کی دستکاریاں بھی مشہور ہیں - مثلاً لدھیانے کا کپڑا - ہوشیار پور میں لکڑی کی چیزیں اور جُوتیاں - جگراؤں میں تانبے پیتل کے برتن اور ٹانڈے کے مٹی کے برتن - کرتار پور میں میز کرسی وغیرہ - کُلو اور کانگڑے کی لوئیاں اور پٹو مشہور ہیں ❖

دیسی ریاستیں

منڈی - سکیت - کپورتھلہ - فرید کوٹ - مالیر کوٹلہ کمشنر صاحب جالندھر کی نگرانی میں ہیں ❖

صحّت افزا مقام

ڈلہوزی - دھرمسالہ - کلّو ❖

تیرتھ کے مقام

مکتسر - فیروز پور کے قریب سکھّوں کا تیرتھ ہے - جوالا مکھی کانگڑے کے علاقے میں - دیوی چنت پورنی اور نندا دیوی ہوشیار پور کے علاقے میں ہندؤں کے بڑے تیرتھ ہیں ❖

سوالات

۱- کہتے ہیں کہ اس کمشنری کی زمین بہت سرسبز ہے۔کیوں ؟
۲- اس کمشنری میں کون کونسے ضلعے ہیں ؟
۳- اس علاقے میں کون کونسی چیزیں زیادہ پیدا ہوتی ہیں ؟
۴- پولیس ٹریننگ سکول کہاں ہے ؟
۵- لدھیانہ اور ہوشیار پور کی کون کونسی چیزیں مشہور ہیں ؟
۶- اس کمشنری میں تیرتھ کے مقام کونسے ہیں ؟
۷- صحت افزا پہاڑی مقام بتاؤ ۔

تیسری کمشنری لاہور

اس کمشنری میں یہ ضلعے ہیں - گورداسپور سیالکوٹ - امرتسر- گوجرانوالہ - لاہور ۔ اعلےٰ حاکم صاحب کمشنر ہیں - جن کا صدر مقام شہر لاہور ہے - یہ کمشنری صوبہ پنجاب کے عین درمیان

میں واقع ہے۔ شمالی حصہ اکثر پہاڑی ہے۔ ضلع گورداسپور میں پٹھان کوٹ سے لے کر ڈلہوزی تک پہاڑی علاقہ ہے۔ دریائے ستلج جنوب کی طرف دریائے راوی درمیان ہیں۔ دریائے چناب شمال کی طرف بہتے ہوئے گزرتے ہیں۔ دریائے راوی سے نہر لوئر باری دوآب نکال کر درمیانی علاقے کو سیراب کیا گیا ہے۔ وزیر آباد کے قریب سے دریائے چناب میں سے نہر لوئر چناب نکالی گئی ہے۔ جو بار کے علاقے کو سیراب کرتی ہے۔ اس علاقے میں مختلف قسم کے اناج اور میوے وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔ روئی اور گنّا خاص کر زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ سیالکوٹ کے علاقے میں باسمتی چاول پیدا ہوتا ہے۔ گوجرانوالہ کے حصّے میں سنگترہ اور مالٹا اچّھا ہوتا ہے۔ بعض بعض جگہ کی دستکاریاں بھی مشہور ہیں۔ مثلاً امرتسر کے غالیچے۔ ہاتھی دانت کا کام۔ ریشمی کپڑا۔ سیالکوٹ کے ٹرنک اور گیند بلّے کا سامان۔ دھاریوال کا اونی کپڑا اور پاک پٹن کی لکڑی کی چیزیں اچھی بنتی ہیں*
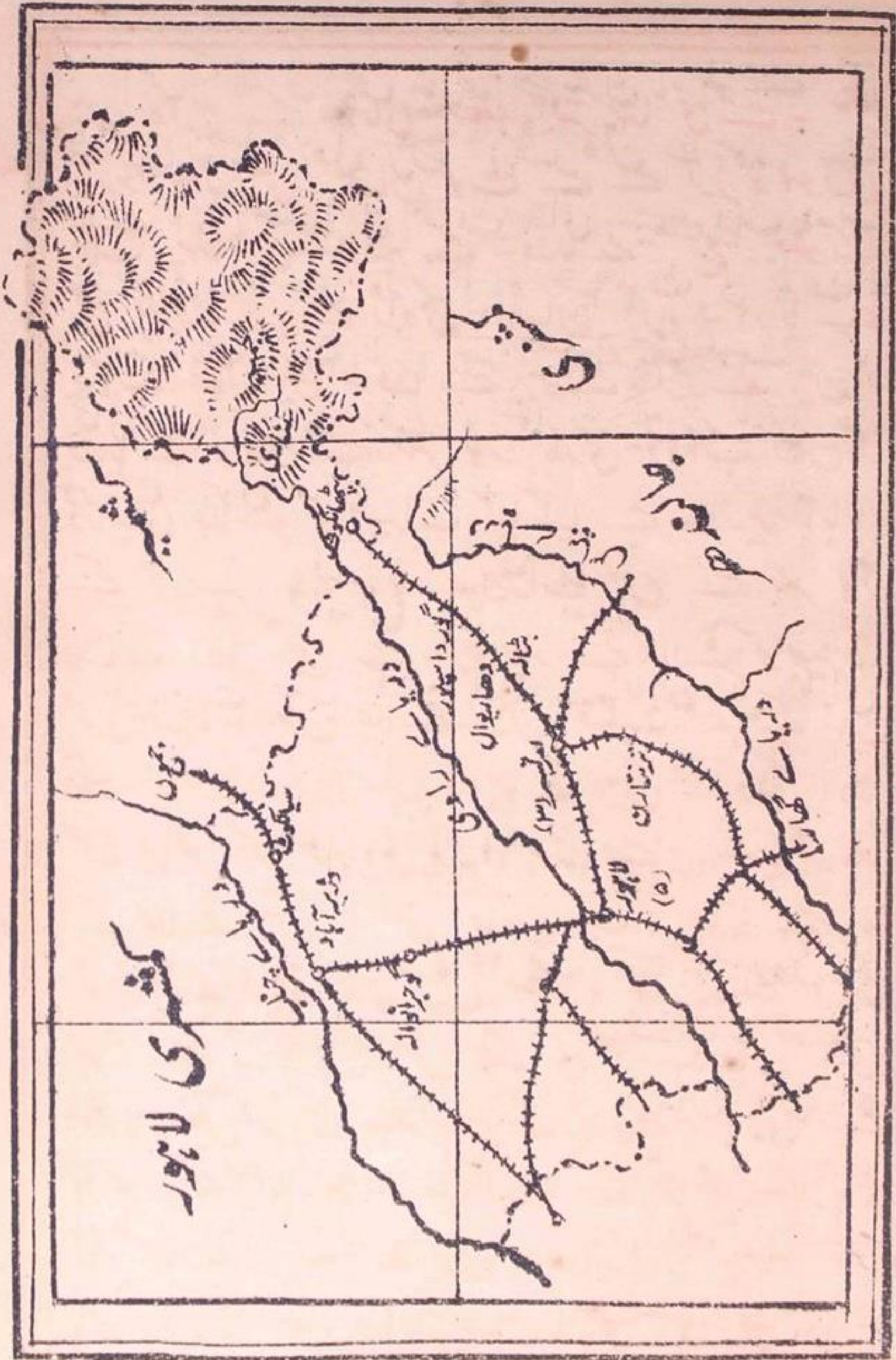
اس کمشنری میں نارتھ ویسٹرن ریلوے کی شاخیں پھیلی ہوئی ہیں۔ ایک لائن لاہور سے رائے ونڈ قصور کی طرف جاتی ہے۔ ایک امرتسر کی طرف۔ دوسری وزیر آباد سیالکوٹ کی طرف۔ امرتسر سے ایک لائن گورداسپور پٹھانکوٹ کو جاتی ہے۔ آمد رفت و تجارت ان ریلوں کے ذریعے ہوتی رہتی ہے۔

دیسی ریاستیں

ریاست چنبہ کمشنر صاحب لاہور کی نگرانی میں ہے۔

صحت افزا مقام

ترنتارن امرتسر کے قریب ہے۔ سکھوں کا تیرتھ ہے۔ یہاں ایک سرکاری شفاخانہ ہے۔ جہاں کوڑھی آکر ٹھیرتے ہیں۔ یہاں اُن کا علاج ہوتا ہے۔ ننکانہ صاحب۔ یہاں گورو نانک صاحب پیدا ہوئے تھے۔ ٹکڑمی یعنی دیوالی کے دوسرے دن یہاں بڑا بھاری میلہ ہوتا ہے۔

سوالات

۱- اس کمشنری میں کون کونسے ضلعے ہیں ؟
۲- بار کا علاقہ کونسا کہلاتا ہے ؟
۳- پٹھان کوٹ سے راستہ کس طرف کو جاتا ہے ۔
۴- امرتسر- سیالکوٹ - دھاریوال کی کیا چیزیں مشہور ہیں ۔
۵- مالٹا کہاں کا اچھا ہوتا ہے ؟
۶- اس کمشنری میں کون کونسے تیرتھ کے مقام مشہور ہیں ۔

چوتھی کمشنری ملتان

اس کمشنری میں یہ ضلعے ہیں - لائل پور- جھنگ - منٹگمری - ملتان - مظفر گڑھ - ڈیرہ غازی خاں کمشنر صاحب کے ماتحت ہیں - جن کا صدر مقام شہر ملتان ہے - اس کمشنری کے شمال میں راولپنڈی - مشرق میں کوہستان نمک - جنوب میں ریاست بہاول پور - مغرب

میں شمال مغربی سرحدی صوبہ ہے۔ اس کمشنری میں دریائے چناب اور جہلم۔ شمال کی طرف سے اور دریائے ستلج اور راوی مشرق کی طرف سے بہتے ہوئے گزرتے ہیں۔ مگر پھر بھی اس علاقے کی زمین ریتلی ہونے کی وجہ سے خشک ہے ویران اور بیابان بہت ہے۔ گرمی کی شدّت ہے۔ پانی کی قلّت ہے +

دریائے چناب میں سے نہر لوئر چناب نکال کر لائل پور جھنگ کے علاقوں کو سیراب کیا گیا ہے۔ غلّہ میں گیہوں اور روئی کی پیداوار بہت ہے۔ ملتان کے علاقے میں پنڈ کھجور بہت لذیذ پیدا ہوتی ہے۔ اور نیل کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ پہاڑوں میں سے ایک قسم کی مٹّی نکلتی ہے۔ جس کو ملتانی یا گاچنی کہتے ہیں۔ دستکاری میں ملتان کے سوتی اور اُونی قالین اور مٹّی کے برتنوں پر بیل بوٹے کا کام مشہور ہے۔ اور کھجور کے پتّوں سے طرح طرح کی چیزیں مثلاً پنکھے۔ پنکھیاں۔ چٹائیاں وغیرہ بناتے ہیں +

منٹگمری کے قریب پاک پٹن میں بابا فرید کا مزار ہے +

کمشنری ملتان

شمال مغربی سرحدی صوبہ

ریاست بہاول پور

جھنگ (۲)

لائل پور (۱)

منٹگمری (۳)

خانیوال

ملتان (۴)

مظفر گڑھ (۵)

لیہ

سلیمان

متھن کوٹ

دریائے چناب

لاہور
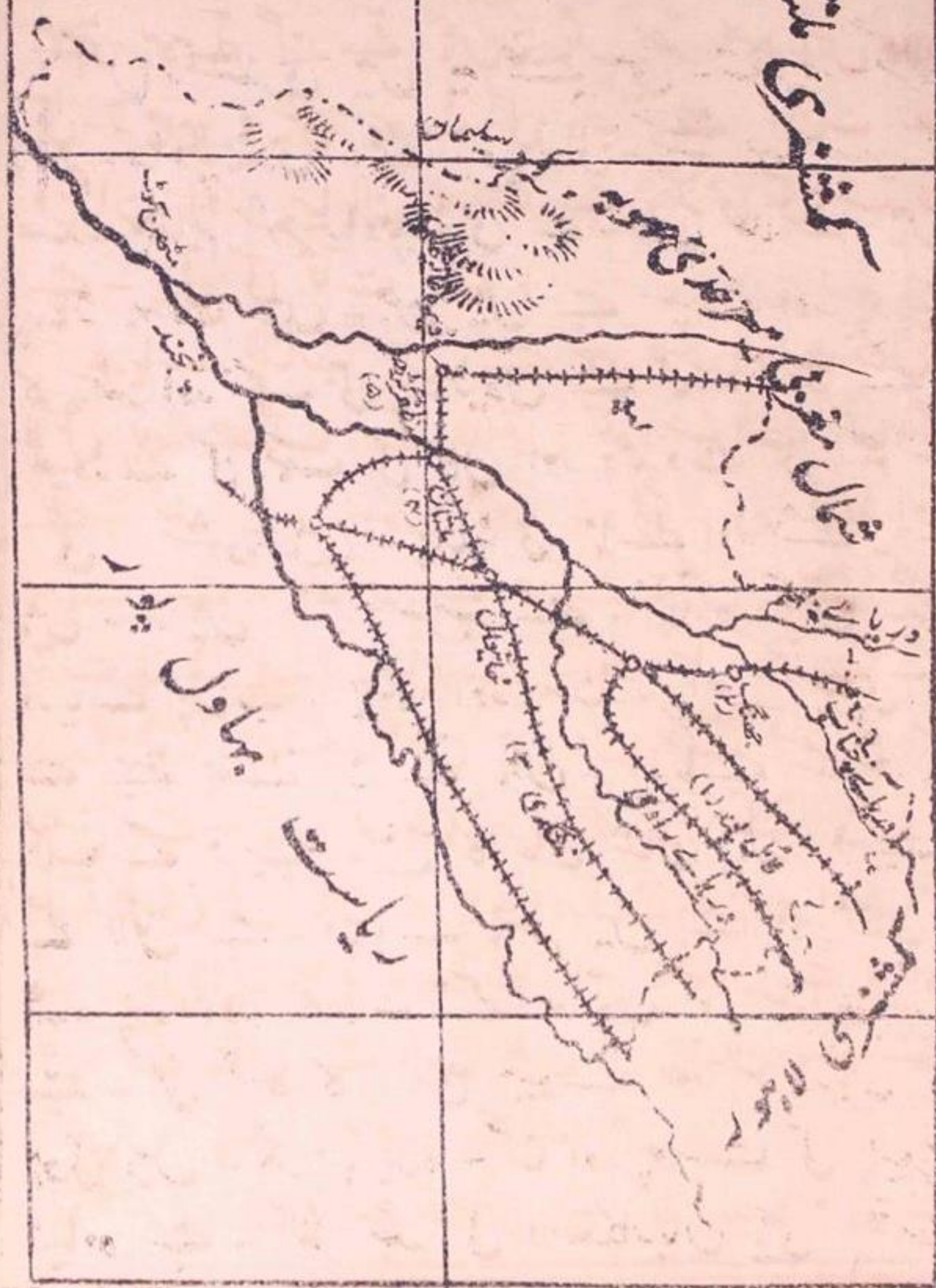
پانچویں کمشنری راولپنڈی

اس کمشنری میں یہ ضلعے ہیں۔ شاہ پور۔ گجرات جہلم۔ راولپنڈی۔ اٹک۔ میانوالی۔ کمشنر صاحب کا صدر مقام شہر راولپنڈی ہے۔ اس علاقے میں پہاڑ بہت ہیں۔ جن میں سے سلیٹ اور چونے کا پتھر اور نمک کی پہاڑیوں سے نمک نکلتا ہے۔ کھیوڑے کی نمک کی کان اور ڈنڈوت کی کوئلہ کی مشہور ہیں۔ پہاڑی نالے اور چشمے بہت ہیں۔ زمین اکثر سرسبز ہے۔ نظّارہ دلکش ہے۔ دریائے چناب۔ جہلم اور سندھ اس کمشنری میں سے بہتے ہوئے گزرتے ہیں۔ دریائے سندھ پر اٹک کے قریب ریل کا عالی شان پل دیکھنے کے لائق ہے۔ دریائے جہلم میں سے نہر نکال کر شاہ پور اور جھنگ کے علاقوں کو سیراب کیا ہے۔ کئی قسم کا اناج میوے اور ترکاریاں پیدا ہوتی ہیں۔ مگر باجرہ۔ گنا اور پوست کی پیداوار زیادہ ہے۔ اکثر جگہ کی دستکاریاں بھی مشہور

کمشنری راولپنڈی
صوبہ سرحدی
کمشنری ملتان
کمشنری لاہور
کشمیر
دریائے جہلم
دریائے چناب

ہیں۔ مثلاً شاہ پور کے علاقے میں ساہیوال کے لکڑی کے پلنگ وغیرہ۔ ضلع گجرات میں جلالپور جٹاں میں اونی چادریں اچھی بنتی ہیں +

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی لائن کے ذریعے آمد و رفت و تجارت ہوتی رہتی ہے +

سوالات

۱۔ کوئلہ اور نمک کی کانیں کہاں ہیں ؟
۲۔ راولپنڈی سے کونسے پہاڑ کو راستہ جاتا ہے ؟
۳۔ ساہی وال اور جلالپور جٹاں کیوں مشہور ہیں ؟
۴۔ اٹک اور رہتاس کیوں مشہور ہیں +

شمال مغربی سرحدی صوبہ

پہلے یہ علاقہ پنجاب میں شامل تھا ۔ مگر ۱۹۰۱ء میں سرحدی علاقے کے عمدہ انتظام کی خاطر ایک علیحدہ صوبہ بنا دیا گیا ہے ۔ دریائے سندھ کے مغرب کی طرف واقع ہے۔ اعلےٰ حاکم

صاحب چیف کمشنر ہیں۔ جو براہ راست حضور وائسرائے کے ماتحت ہیں +

حدود اربعہ و رقبہ۔ شمال میں کوہ ہندوکش۔ مشرق میں کشمیر و پنجاب۔ جنوب میں سلسلۂ کوہ سلیمان۔ مغرب میں افغانستان۔ طول ۴۵۰ میل کے قریب ہے۔ اور رقبہ ۱۶ ہزار مربع میل سے کچھ زیادہ ہے +

پہاڑ و دریا۔ اس صوبہ کا تمام علاقہ تقریباً پہاڑی ہے۔ کوہ ہمالیہ مشرق سے۔ کوہ سفید مغرب سے۔ اور کوہ سلیمان جس کی بلند چوٹی تخت سلیمان ۱۲ ہزار فٹ بلند ہے۔ جنوب سے آکر باہم مل جاتے ہیں۔ ان پہاڑوں کے درمیان میں سے کالا باغ کے قریب دریائے سندھ گزرتا ہے۔ دریائے کابل افغانستان کی طرف سے بہتا ہؤا اٹک کے مقام پر اس میں آملتا ہے۔ یہاں ایک ریل کا پل قابل دید ہے۔ اس کے معاون سوات۔ کرم۔ ٹوچی اور گومل مغرب سے مشرق کی طرف بہتے ہوئے اس میں آملتے ہیں۔ اس سے تم بخوبی سمجھ گئے ہوگے

کوہ ہندوکش
افغانستان
کشمیر
دریائے کابل
کوہ سفید
درہ خیبر
پشاور
نوشہرہ
کوہاٹ
دریائے ٹوچی
سندھ
ڈیرہ اسمٰعیل خاں
ایبٹ آباد
شمال مغربی سرحدی صوبہ

کہ اس صوبہ کی مغرب کی طرف کی زمین اونچی ہے - اور مشرق کی طرف کی نیچی - یعنی اس صوبہ کی زمین کا ڈھلان مشرق کی طرف ہے - اس صوبہ کے دریا کچھ فائدہ مند نہیں ہیں - چھوٹے چھوٹے ہیں - اس لئے نہ کشتیاں چل سکتی ہیں اور نہ آبپاشی ہو سکتی ہے +

آب و ہوا اور پیداوار - شمالی پہاڑی علاقے میں برف پڑتی ہے - اس لئے اس طرف کی آب و ہوا بہت سرد ہے - اور پیداوار کم ہے - مگر جنوبی اور مشرقی علاقوں میں پنجاب کی طرح گرمی کے موسم میں سخت گرمی اور سردی میں سخت سردی پڑتی ہے - اس لئے اس طرف کی پیداوار بھی پنجاب جیسی ہے - گیہوں - چاول گنّا - روئی - تمباکو وغیرہ تو کم پیدا ہوتے ہیں - مگر لذیذ میوے مثلاً انگور - آلوچہ - انار - خوبانی کثرت سے ہوتے ہیں - پشاور کے انگور - بادام - انار اور چاول عمدہ ہوتے ہیں - کوہستان نمک سے نمک نکلتا ہے - کوہاٹ کے علاقے میں سے مٹی کا تیل بھی نکلتا ہے +

تجارت - چاروں طرف پہاڑی ملک ہے - اس لئے آمد و رفت بہت مشکل سے ہوتی ہے - افغانستان کے تاجر درۂ خیبر کے راستے بڑی مشکل سے اس صوبہ کے بڑے شہر پشاور میں مختلف قسم کے میوے - ہینگ - اُون - پشم - پوستین گھوڑے وغیرہ لاتے ہیں - اور اُن کے تبادلہ میں یہاں کی چیزیں لے جاتے ہیں +

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی لائن پشاور تک گئی ہے - اس کے ذریعے یہاں کی تجارت پنجاب سے ہوتی رہتی ہے +

باشندے - آبادی تقریباً ۲۲ لاکھ ہے - پہاڑی ملک ہونے کی وجہ سے آبادی بہت کم ہے - ڈیرھ لاکھ کے قریب ہندو ہیں - باقی مسلمان - خاص کر پٹھان بہت ہیں - یہ لوگ بڑے بہادر اور تند خو ہیں - بولی ان کی پشتو ہے - عموماً لوگ زراعت پیشہ ہیں - بھیڑ - بکری وغیرہ پالتے ہیں - جن کی اُون سے پٹو - نمدے - کمل وغیرہ بنائے جاتے ہیں - پشاور کے مٹی کے برتن لنگیاں اور کُلاہ مشہور ہیں +

ملکی تقسیم

پنجاب کی طرح اس میں کمشنریاں نہیں ہیں۔ صرف پانچ ضلعے ہزارہ۔ پشاور۔ کوہاٹ۔ بنوں۔ ڈیرہ اسمٰعیلخاں ہیں۔ ہر ضلع میں کئی تحصیلیں ہیں۔ ہر ایک ضلع میں ایک ڈپٹی کمشنر۔ اور ہر تحصیل میں ڈپٹی کمشنر کے ماتحت ایک تحصیلدار ہے؛

مشہور مقامات

ہزارہ۔ پہاڑی علاقہ ہے۔ اس کے مشرق کی طرف ایبٹ آباد چھاونی اور صحت افزا مقام ہے۔ اس کے گرد و نواح کے پہاڑوں کا نظارہ قابل دید ہے؛

پشاور۔ اس صوبہ کا دار الخلافہ ہے۔ اور بڑی چھاؤنی ہے۔ اس کی آبادی ایک لاکھ کے قریب ہے۔ اس کے قریب درۂ خیبر ہے۔ جہاں راستہ افغانستان کو جاتا ہے۔ گویا پشاور درہ خیبر کی ناک ہے۔ ریل کے ذریعے اس

صوبہ کی تجارت پنجاب سے ہوتی رہتی ہے۔ یہاں کے مٹی کے روغنی برتن اور تانبے کے بیل بوٹے والے برتن لنگیاں۔ چاول اور پنکھے مشہور ہیں ÷

نوشہرہ ۔پشاور سے مشرق کی طرف فوج کی بڑی چھاؤنی ہے ÷

کوہاٹ ۔ پشاور سے جنوب کی طرف ہے۔ یہاں ایک قلعہ ہے۔ کلاہ اور لنگیاں مشہور ہیں۔ مٹی کا تیل بھی نکلتا ہے ÷

بنوں ۔اس کو ایڈورڈس آباد بھی کہتے ہیں۔ دریاے ٹوچی کے سرے پر واقع ہے۔ بڑی چھاؤنی ہے ÷

کالاباغ ۔ نمک کی کانوں کے سبب مشہور ہے ÷

ڈیرہ اسمٰعیلخاں ۔ درہ گومل کے سرے پر واقع ہے۔ ایران سے پنجاب میں داخل ہونے کا یہی راستہ ہے۔ اور اُون کی بڑی منڈی ہے۔ دریاے سندھ کی راہ سے تجارت ہوتی رہتی ہے ÷

کوئٹہ - درۂ بولان کے سرے پر واقع ہے - یہاں کے انگور اور سردے مشہور ہیں ÷

سوالات

۱- اس صوبہ کی زمین کا ڈھلان کس طرف ہے - تم کو کس طرح معلوم ہؤا ؟

۲- وہ چیزیں بتاؤ - جو یہاں سے اور ملکوں کو جاتی ہیں ؟

۳- نمک اور مٹی کا تیل کہاں سے نکلتا ہے ؟

۴- اس صوبہ کی بڑی بڑی چھاؤنیاں بتاؤ - اُن سے کیا فائدہ ہے - پشاور اور کوہاٹ کی کیا کیا چیزیں مشہور ہیں - دروں کا کیا فائدہ ہے - مشہور درہ بتاؤ ÷

۵- درۂ خیبر اور درۂ بولان سے کن کن ملکوں کو راستہ جاتا ہے ؟

۶- صحت افزا پہاڑی مقام بتاؤ ÷

۷- اس صوبہ میں زیادہ تر کون لوگ آباد ہیں - ان کی بولی کیا ہے - اور کیا پیشہ ہے ؟

صوبہ دہلی

دہلی۔ (آبادی ڈھائی لاکھ) دریائے جمنا کے دائیں کنارے بستا ہے۔ یہ نہایت ہی قدیم شہر ہے۔ پہلے اس کا نام اندر پرست تھا۔ پہلے بادشاہوں کے زمانے میں یہ شہر کئی دفعہ اُجڑا۔ کئی دفعہ بسا۔ چنانچہ اجمیری و دہلی دروازے کی فصیل سے باہر نکل کر کھنڈرات ہی کھنڈرات نظر آتے ہیں۔ پُرانے بادشاہوں کی بنائی ہوئی قابل دید عمارتیں اسی طرف ہیں۔ پہلے دہلی اس طرف آباد تھی۔ مگر موجودہ شہر دہلی شاہجہان بادشاہ کا بسایا ہؤا ہے۔ پہلے زمانے میں مدت تک ہندوستان کا پایہ تخت رہا۔ مگر جب سے ہندوستان ہماری سرکار انگریزی کے قبضہ میں آیا اس وقت سے کلکتہ ہندوستان کا دار الخلافہ رہا۔ مگر پھر دہلی کے نصیب جاگے۔ ہمارے شہنشاہ قیصر ہند جارج پنجم اور ملکہ معظمہ میری

۱۲- دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء کو دہلی تشریف لائے - جس کی خوشی میں سکول کے لڑکوں کو ایک ایک میڈل ملا تھا - اور اپنی تاجپوشی کی یادگار میں ایک عظیم الشّان دربار دہلی میں منعقد کیا - جس کو دہلی کورونیشن دربار کہتے ہیں - ہندوستان کے تمام راجہ مہاراجہ آئے تھے - اس موقعہ پر ہمارے ملک معظم قیصر ہند نے اعلان فرمایا - کہ آئندہ سے کلکتہ کی بجائے دہلی ہندوستان کا دارالخلافہ ہوگا - اس حکم کے بموجب اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ء سے ایک نیا صوبہ بنا دیا گیا - جس کا نام صوبۂ دہلی رکھا گیا - دہلی کی کمشنری کی بجائے انبالہ کی کمشنری قائم ہوئی اور دہلی کا صوبہ صاحب چیف کمشنر بہادر کے ماتحت ہوا*

یہ صوبہ بہت ہی چھوٹا ہے - صرف ۳۰ میل لمبا ہے - اور ۳۸ میل چوڑا ہے - رقبہ ۵۵۷ مربع میل اور آبادی تقریباً چار لاکھ ہے - اس کے شمال میں ضلع رہتک - مشرق میں دریائے جمنا - جنوب میں گوڑگانوہ - مغرب

میں رہتک کا علاقہ ہے +

آب و ہوا پنجاب جیسی ہے - گرمیوں میں گرمی اور جاڑے میں سردی پڑتی ہے - مختلف قسم کا اناج مثلاً گیہوں - باجرہ - روئی - دالیں وغیرہ پیدا ہوتی ہیں +

صوبے کا صدر مقام شہر دہلی ہے - جس کو اب امپیریل سٹی کہتے ہیں - اس کی آبادی ڈہائی لاکھ کے قریب ہے - آبادی کے لحاظ سے پنجاب میں اوّل درجہ کا شہر تھا - اب چونکہ ہندوستان کا دارالخلافہ ہو گیا ہے - اس لئے اس کی رونق دن بدن بڑھتی جاتی ہے - کپڑے کی بڑی منڈی ہے - گوٹے کناری کی خرید و فروخت بہت ہوتی ہے - سونے چاندی ہاتھی دانت کا کام بہت عمدہ بنتا ہے - سونے چاندی کے ورق - کامدار جوتیاں اور روغنی برتن بھی بہت عمدہ بنتے ہیں - کپڑے اور بسکٹ بنانے کے کارخانے بھی ہیں - بازار چوڑے ہیں - شہر میں ٹریموے چلتی ہے - حضور وائسرائے صاحب جاڑے کے موسم میں یہیں

رہتے ہیں۔ مگر گرمی کے موسم میں شملہ تشریف لے جاتے ہیں۔ یہاں کے باشندے اُردو زبان بولتے ہیں۔ مؤدب اور ملنسار ہیں ٭

شہر کے اندر چاندنی چوک کا بازار۔ جامع مسجد۔ ملکہ کا باغ۔ گھنٹہ گھر۔ لال قلعہ۔ فتحپوری اور سنہری مسجد دیکھنے کے لائق ہیں۔ گرد و نواح میں قطب صاحب کی لاٹھ اور ہمایوں کا مقبرہ قابلِ دید عمارتیں ہیں ٭

قطب صاحب کی لاٹھ۔ دہلی سے گیارہ میل جنوب کی طرف مہرولی کے قصبے میں کھڑی ہے۔ کسی زمانے میں مہرولی راجاؤں اور بادشاہوں کی راجدھانی تھی۔ پرتھی راج کی لوہے کی لاٹھ۔ جنتر منتر اور شاہی عمارتیں اب بھی موجود ہیں۔ قطب صاحب کی لاٹھ ان میں سب سے بڑھ کر پُرانے زمانے کی یادگار ہے۔ تمام سُرخ پتھر کی بنی ہوئی ہے۔ سو گز اونچی تھی اب ۸۰ گز رہ گئی ہے۔ پہلے منارہ ہفت منظر کے نام سے مشہور تھی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ

اس کے سات درجے تھے - مگر اب پانچ رہ گئے ہیں - دو آندھی اور بھونچال سے گر گئے۔ اور ایسے گرے کہ پھر نہ لگ سکے - لاٹھ کے اندر ہی اندر سیڑھیاں چکّر کھاتی ہوئی جاتی ہیں۔ یہ کل تین سو اٹھتّر ہیں ؛

چڑھتے چڑھتے اچھّے سے اچھے کا سانس چڑھ جاتا ہے - درجہ بدرجہ دم لیتے ہوئے چڑھتے ہیں - ہر ایک درجہ کے خاتمہ پر دروازہ ہے - باہر کٹہرہ دار چھجہ ہے - یہاں سے دور دور کا تماشا نظر آتا ہے - سب سے اوپر کے درجہ پر پہنچ کر نیچے کے آدمی بالشتیے نظر آتے ہیں - یہاں سے دہلی کی جامع مسجد کے مینار بھی نظر آتے ہیں - اور دریائے جمنا شمال کی طرف بارہ کوس کے فاصلہ پر سے بہتی نظر آتی ہے - اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ رائے پتھورا نے اپنی لڑکی کے واسطے بنوائی تھی - جو علے الصباح اُٹھ کر دریائے جمنا کے درشن کیا کرتی تھی ؛

لال قلعہ دہلی - جیسے لاہور میں راوی

کے پار جہانگیر کا مقبرہ جہانگیر بادشاہ کی یادگار ہے۔ اسی طرح لال قلعہ اور جامع مسجد دہلی میں شاہجہان بادشاہ کی یادگار ہیں۔ قلعہ کی فصیل تمام سرخ پتھر کی بنی ہوئی ہے۔ ارد گرد گہری کھائی ہے۔ دروازہ عالی شان ہے۔ سیاح کہتے ہیں کہ ایسا دروازہ دنیا میں کسی قلعہ کا نہیں ہے۔ دروازہ کے اندر چھتہ بہت دور تک چلا گیا ہے۔ بادشاہی زمانے میں اس کے اندر بازار لگا کرتے تھے۔ دوکاندار اِدھر اُدھر دوکانوں میں بیٹھ کر سودا بیچا کرتے تھے۔ قلعہ کے اندر تخت طاؤس۔ دیوان عام۔ دیوان خاص۔ موتی مسجد اب تک موجود ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی بہتیرے عالی شان مکان تھے۔ اب ان سب کو گرا کر فوج کی ضروریات کے مطابق بارکیں بنا دی گئی ہیں +

۲۔ **تخت طاؤس۔** خالص سونے کا بنا ہوا تھا۔ جواہرات جڑے ہوئے تھے۔ اس کی پیٹھ کی طرف دو مور نیلم۔ لال۔ ہیرے اور پکھراج کے بنے ہوئے اس طرح کھڑے تھے۔

کہ دیکھنے والوں کو زندہ موروں کا دھوکا لگتا تھا۔ اس وجہ سے اس تخت کا نام تخت طاؤس تھا۔

یہ لاثانی تخت ایک کروڑ روپیہ کی لاگت سے تیار ہؤا تھا۔ دربار عام کے روز بادشاہ اس تخت پر بیٹھ کر جلوس فرمایا کرتے تھے۔ رعایا کی داد و فریاد سُنا کرتے تھے۔ اس مکان کو دیوانِ عام کہا کرتے تھے۔

دیوانِ خاص خاصہ لمبا چوڑا ہے۔ تمام سنگِ مرمر کا بنا ہؤا ہے۔ نہایت خوشنما اور شاندار عمارت ہے۔ اگلے زمانے کی کاریگری کا نمونہ ہے۔ یہاں خاص خاص معاملات پیش ہوتے تھے۔ عام لوگوں کو جانے کی اجازت نہ تھی۔ خاص خاص امیر وزیر ہی دربار میں شامل ہوتے تھے۔ اس لئے اس کو دیوانِ خاص کہا کرتے تھے۔ یہاں ایک ترازو ہے۔ جس پر میزانِ عدل لکھا ہؤا ہے۔ اور اس کی محراب پر یہ شعر لکھا ہؤا ہے:-

اگر فردوس بر روئے زمین است

ہمین است و ہمین است و ہمین است

یعنی اگر دنیا میں کوئی بہشت ہے تو یہی ہے۔ یہی ہے۔ یہی ہے ٭

سوالات

۱۔ دہلی کارونیشن دربار کا کچھ حال بتاؤ ٭

۲۔ دہلی کا پرانا نام کیا تھا اور اب کیا ہے ؟

۳۔ دہلی شہر کی آبادی کتنی ہے۔ یہاں کی کیا کیا چیزیں مشہور ہیں ؟

۴۔ شہر کے اندر اور باہر کون کونسی چیزیں دیکھنے کے لایق ہیں ؟

۵۔ سیر گل فروشاں کا میلہ کہاں ہوتا ہے۔ کون سے مہینہ میں ہوتا ہے ؟

پنجاب کی کمشنریاں - ضلعے اور تحصیلیں

نمبر شمار	کمشنری	ضلع	تحصیلیں
۱	کمشنری انبالہ	گوڑگانوہ	گوڑگانوہ - فیروز پور جھرکا - نُوح - پلول - ریواڑی - بلب گڑھ
		رہتک	رہتک - جھجر - گوہانہ - سونی پت
		حصار	حصار - بھوانی - ہانسی - سرسہ - فتح آباد
		کرنال	کرنال - پانی پت - تھانیسر - کیتھل
		انبالہ	انبالہ - جگادھری - نرائن گڑھ - کھرڑ - روپڑ
		شملہ	شملہ - کوٹ کھائی - کوٹ گڑھ
۲	کمشنری جالندھر	جالندھر	جالندھر - پھلور - نکودر - نواں شہر
		لُدھیانہ	لُدھیانہ - جگراؤں - سمرالہ
		فیروز پور	فیروز پور - مکتسر - فاضلکا - زیرہ - موگا

نمبر شمار	کمشنری	ضلع	تحصیلیں
۲	کمشنری جالندھر	ہوشیار پور	ہوشیار پور - اونہ - دسوہہ - گڑھ شنکر +
		کانگڑہ	کانگڑہ - پالم پور - کلّو - ہمیر پور - ڈیرہ - نور پور +
۳	کمشنری لاہور	لاہور	لاہور - قصور - چونیاں +
		امرتسر	امرتسر - ترنتارن - اجنالہ +
		گورداسپور	گورداسپور - پٹھانکوٹ - شکر گڑھ - بٹالہ +
		سیالکوٹ	سیالکوٹ - ظفر وال - رعیہ - پسرور - ڈسکہ +
		گوجرانوالہ	گوجرانوالہ - وزیر آباد - حافظ آباد - خانقاہ ڈوگراں - شرقپور +
۴	کمشنری ملتان	لائل پور	لائلپور - سمندری - ٹوبہ ٹیک سنگھ +
		جھنگ	جھنگ - چنیوٹ - شور کوٹ +
		منٹگمری	منٹگمری - پاک پٹن - دیپال پور - گوگیرہ +
		ملتان	ملتان - کبیر والہ - میلسی - لودھراں - شجاع آباد +

نمبر شمار	کمشنری	ضلع	تحصیلیں
۴	کمشنری ملتان	مظفر گڑھ	مظفر گڑھ - سناواں - علی پور - لیہ ؛
		ڈیرہ غازیخاں	ڈیرہ غازی خاں - جام پور - راجن پور - سنگھڑ ؛
۵	کمشنری راولپنڈی	راولپنڈی	راولپنڈی - گوجر خاں - کہوٹہ - کوہ مری ؛
		اٹک	اٹک - فتح جنگ - پنڈی گھیب - تلہ گنگ ؛
		جہلم	جہلم - پنڈ دادن خاں - چکوال ؛
		گجرات	گجرات - پھالیہ - کھاریاں ؛
		شاہ پور	شاہ پور - خوشاب - بھیرہ ؛
		میانوالی	میانوالی - عیسٰے خیل - بھکر ؛

دیسی ریاستیں

قدرتی تقسیم کے لحاظ سے پنجاب کی دیسی ریاستیں تین قسم کی ہیں :-

(۱) پہاڑی ریاستیں - جموں کشمیر - چمبہ - منڈی - سکیت - سرمور - یہ سب پہاڑی علاقے میں واقع ہیں - ان میں سب سے بڑی جموں و کشمیر کی ریاست ہے - جس کا مفصل حال تم پہاڑی علاقے میں پڑھ چکے ہو +

(۲) میدانی علاقے میں دیسی ریاستیں مثلاً پاٹودی - لوہارو - دوجانہ جنوب کی طرف اور فرید کوٹ - مالیر کوٹلہ شمال کی طرف واقع ہیں - بڑی ریاستیں میدانی علاقے میں ریاستہائے پھلکیاں یعنی پٹیالہ - جیند - نابھہ اور کپورتھلہ ہیں +

(۳) ریگستانی علاقے میں سب سے بڑی ریاست بہاولپور ہے - جس کے حاکم ایک نواب ہیں +

آمد و رفت کے ذریعے

پہلے زمانے میں آمد و رفت اور پیداوار کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لئے دریا ۔ سڑک اور نہریں ہوتی تھیں ۔ سب سے بڑی سڑک پشاور سے کلکتے تک تھی ۔ تمام آمد و رفت و تجارت اس سڑک پر سے ہوتی تھی ۔ راستہ میں ہر طرح کا خطرہ تھا ۔ انگریزی حکومت ہوتے ہی تمام پنجاب میں امن و امان ہو گیا ۔ ریلیں جاری ہو گئی ہیں ۔ جن سے بہت فائدہ پہنچا ہے ۔ سفر کرنا بہت آسان ہو گیا ہے ۔ تجارت کا مال بڑی آسانی اور کم خرچ سے ایک جگہ سے دوسری جگہ آ جا سکتا ہے ۔ ہم کو سرکار انگریزی کا تہ دل سے شکر گزار ہونا چاہیئے ۔ اب بھی گاؤں اور قصبوں میں جہاں ریلیں نہیں ہیں ۔ آمد و رفت ٹم ٹم ۔ یکے اور چھکڑوں پر ہوتی ہے ۔ انگریزی راج کی

بدولت راستہ میں اب کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے۔ بڑے آرام اور چین سے ایک جگہ سے دوسری جگہ آ جا سکتے ہیں ٭

ریگستانی علاقوں میں صرف اونٹ ہی پر مال و اسباب لادتے ہیں۔ اور سواری کا کام لیتے ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں ٹٹوؤں سے کام لیا جاتا ہے۔ کیونکہ یہاں اونٹ اور نہ کوئی اور سواری کام دے سکتی ہے ٭

نقشہ دیکھ کر تم بتا سکتے ہو کہ کونسی طرف ریلیں زیادہ پھیلی ہوتی ہیں اور کیوں۔ جس طرف ریلیں کم نظر آتی ہیں۔ اس طرف پیداوار اور آبادی بھی کم ہے۔

پنجاب کی ریلیں

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی لائنیں تمام پنجاب میں اِدھر اُدھر پھیلی ہوئی ہیں - اب لاہور سے بڑی بڑی ریلوے لائن کی سیر کرتے ہیں ؛

(۱) لاہور سے دہلی - انبالہ کی طرف سے

یہ لائن تقریباً ۳۵۰ میل لمبی ہے - اس رستے میں ریل کی لائن دریائے بیاس اور پھلور کے قریب دریائے ستلج پر سے گزرتی ہے - اس لائن پر بڑے بڑے سٹیشن یہ ہیں :-

امرتسر - جالندھر - پھلور - لدھیانہ - راجپورہ - انبالہ - تھانیسر - کرنال - پانی پت - دہلی ؛

نوٹ (۱) امرتسر سے ایک لائن گورداسپور ہوتی ہوئی پٹھانکوٹ تک گئی ہے - جہاں سے سڑک کے راستہ ڈلہوزی اور دھرمسالہ

جاتے ہیں +

(۲) ایک لائن جالندھر سے کپورتھلہ ہوتی ہوئی
فیروز پور کو گئی ہے +

(۳) لدھیانہ سے ایک لائن حصار کو گئی ہے +

(۴) راجپورہ سے ایک لائن پٹیالہ کو گئی ہے +

(۵) انبالہ چھاؤنی سے ایک لائن کالکا ہوتی ہوئی شملہ تک گئی ہے - اور ایک لائن سہارن پور میرٹھ ہوتی ہوئی دہلی تک چلی گئی ہے +

لاہور سے دہلی - بھٹنڈہ کی طرف سے

یہ لائن تقریباً ۳۰۰ میل لمبی ہے - اس راستے میں ریل کی لائن قصور سے آگے فیروز پور کے قریب دریائے ستلج پر سے گزرتی ہے - اس پر بڑے بڑے سٹیشن یہ ہیں:-

رائے ونڈ - قصور - فیروز پور - کوٹ کپورہ - بھٹنڈہ - جیند - رہتک - دہلی +

نوٹ (۱) رائے ونڈ سے ایک لائن ملتان کو گئی ہے +

(۲) قصور سے ایک لائن امرتسر کو گئی ہے +

(۳) فیروز پور سے ایک لائن لدھیانہ اور ہوشیار پور کو گئی ہے ۔

(۴) جاکھل سے ایک لائن حصار اور لدھیانہ کو جاتی ہے ۔

(۵) بٹھنڈہ سے ایک لائن سماسٹہ کو ۔ ایک پٹیالہ کو ۔ اور ایک چھوٹی لائن سرسہ ۔ حصار ۔ ریواڑی ہوتی ہوئی دہلی تک گئی ہے ۔

لاہور سے کراچی

یہ لائن تقریباً آٹھ سو میل لمبی ہے ۔ اس طرف کا علاقہ کچھ سرسبز نہیں ہے ۔ ریگستانی اور خشک ہے ۔ گرمیوں کے موسم میں اس طرف سفر کرنے میں بہت تکلیف ہوتی ہے ۔ بڑے بڑے سٹیشن یہ ہیں :۔
رائے ونڈ ۔ منٹگمری ۔ ملتان ۔ سماسٹہ ۔ بہاول پور ۔ خان پور ۔ سکھر ۔ حیدر آباد سندھ ۔ کراچی ۔

لاہور سے پشاور

یہ لائن تقریباً ۳۰۰ میل لمبی ہے - اس راستے میں ریل کی لائن لاہور سے آگے دریائے راوی اور وزیر آباد سے آگے دریائے چناب اور جہلم کے قریب دریائے جہلم اور اٹک کے پاس دریائے سندھ پر سے گزرتی ہے - اس لائن پر بڑے بڑے سٹیشن یہ ہیں :-

گوجرانوالہ - وزیر آباد - گجرات - لالہ موسےٰ
جہلم - راولپنڈی - اٹک - نوشہرہ - پشاور +

نوٹ (۱) وزیر آباد سے راستہ سیالکوٹ اور جموں کو جاتا ہے +

(۲) لالہ موسےٰ سے ایک لائن ملکوال - خوشاب - کندیاں ہوتی ہوئی دریائے سندھ کے برابر برابر محمود کوٹ تک چلی گئی ہے +

(۳) ملکوال سے ایک لائن سرگودہ اور جھنگ کی طرف چلی گئی ہے - ایک لائن بھیرہ تک - اور ایک لائن کھیوڑہ - ڈنڈوت تک جاتی ہے +

(۴) راولپنڈی سے سڑک کا راستہ کوہ مری اور کشمیر کو جاتا ہے - اور ریل کی لائن کوہاٹ کو چلی گئی ہے +

راجپوتانہ مالوہ ریلوے

پنجاب کی طرف اس لائن پر بڑے بڑے سٹیشن یہ ہیں :-
بٹھنڈہ - سرسہ - حصار - ہانسی - بھوانی - ریواڑی - گوڑگانوہ - دہلی +

نوٹ (۱) ریواڑی سے ریلوے لائن راجپوتانہ یعنی الور - جے پور وغیرہ کی طرف چلی گئی ہے +

(۲) حصار سے نارتھ ویسٹرن ریلوے کی بڑی لائن لدھیانہ کو گئی ہے +

فہرستِ مضامین

پہلا باب

زمین کی شکل و صورت

زمین کی شکل و صورت - زمین ہموار دکھائی دیتی ہے - مگر در اصل ہموار اور چپٹی نہیں - نارنگی کی مانند گول ہے - یہ اوپر اور نیچے کے سروں پر کسی قدر پچکی ہوئی ہے - زمین ہم کو چپٹی اس وجہ سے معلوم ہوتی ہے - کہ ہم ایک وقت میں اس کا صرف تھوڑا ہی سا حصّہ دیکھ سکتے ہیں - ہمارا حال بالکل اُس مکھّی کا سا ہے - جسے فٹ بال پر بیٹھے ہوئے فٹ بال چپٹا سا معلوم ہؤا کرتا ہے ؛

زمین کے گول ہونے کے کئی ثبوت ہیں :-

(۱) اگر ہم ایک ہی سمت میں سفر کرتے ہوئے چلے جائیں - تو اخیر میں وہیں واپس آ جاتے ہیں - جہاں سے روانہ ہوئے تھے - اگر زمین چپٹی ہوتی تو کہیں نہ کہیں زمین کا کنارہ آ جاتا ؛

(۲) فرض کرو کہ تم سمندر کے کنارے کھڑے ہو - اور دور سے ایک جہاز تمہاری طرف آ رہا ہے - تم کو پہلے اس جہاز کے مستولوں کی چوٹیاں نظر آئینگی - پھر آہستہ آہستہ بادبان اوپر کو اُبھرتے ہوئے معلوم

ہونگے - اور اخیر میں جہاز کا نچلا حصہ نظر آئیگا۔
ظاہر ہے اگر سمندر کی سطح چپٹی ہوتی - تو تمام
جہاز ایک ہی دفعہ نظر آ جاتا ۔

نظر کا خط
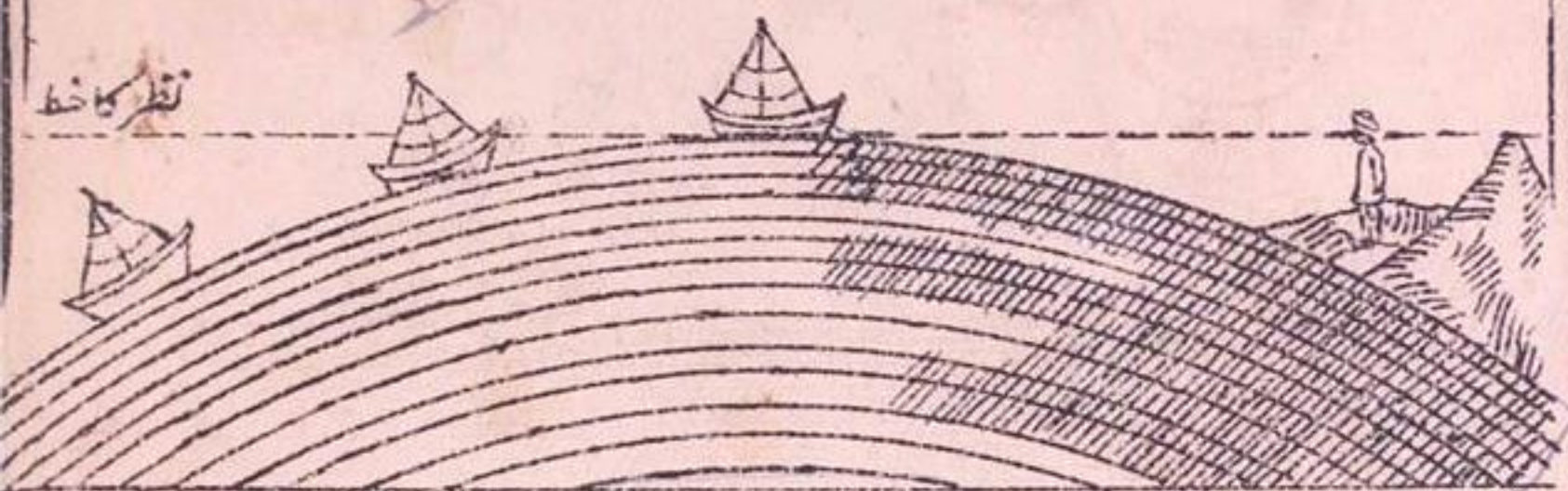
(۳) چاند گرہن کے وقت زمین کا جو سایہ چاند پر
پڑتا ہے - وہ ہمیشہ گول ہوتا ہے ۔
(۴) جو مقامات مشرق میں واقع ہیں - وہاں سورج
پہلے نکلتا ہے - جو مغرب میں ہیں - وہاں بعد میں
نکلتا ہے - اگر زمین چپٹی ہوتی - تو سورج ہر جگہ
ایک ہی وقت میں طلوع ہوتا ۔
زمین کا محیط یعنی گھیرا تقریباً ۲۵۰۰۰ میل ہے -
اور اس کا قطر تقریباً ۸۰۰۰ میل ۔
زمین کی حرکات - اگر تم کسی گیند یا لٹو کو لیمپ
کے سامنے گھماؤ - تو تم کو دو باتیں نظر آئیں گی -
ایک تو یہ کہ آدھی گیند روشنی میں رہتی ہے -
اور آدھی اندھیرے میں - دوسرے یہ کہ گیند کا
ہر ایک حصہ باری باری اندھیرے سے روشنی میں
آتا ہے - اور پھر لیمپ کے سامنے سے گزر کر

اندھیرے میں چلا جاتا ہے ۔
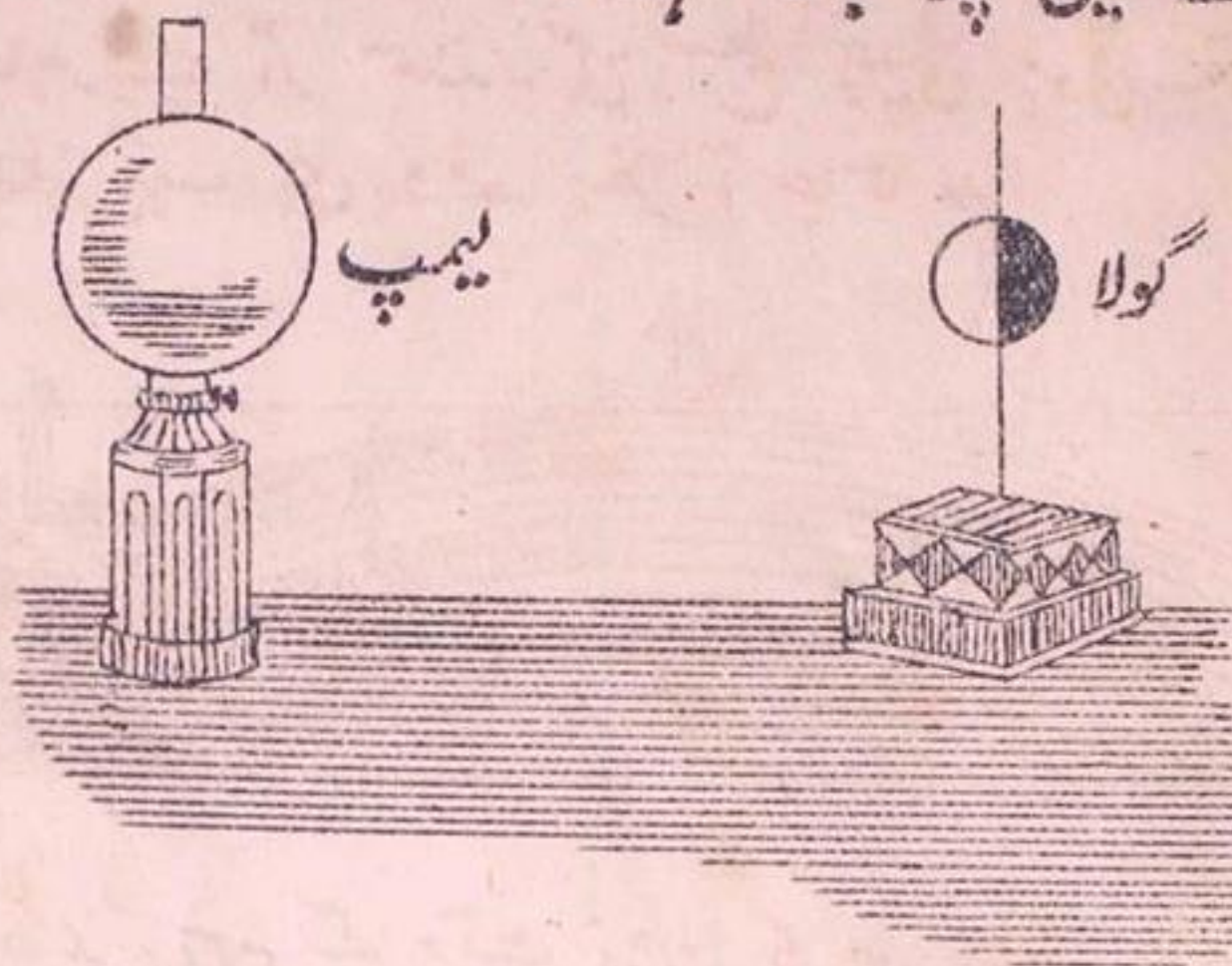
بالکل اسی قسم کی کیفیت سورج اور زمین کی حالت میں پیش آتی ہے ۔ سورج لیمپ ہے ۔ اور زمین گیند ۔ زمین مغرب سے مشرق کو حرکت کرتی ہے ۔ اور اس حرکت کے سبب زمین کا ہر مقام اندھیرے سے روشنی میں آتا ہے ۔ اور پھر سورج کے سامنے سے گزر کر اندھیرے میں چلا جاتا ہے ۔ جتنی دیر کوئی مقام روشنی میں رہتا ہے ۔ اس کو دن کہتے ہیں ۔ اور جتنی دیر اندھیرے میں رہتا ہے ۔ اُس کو رات کہتے ہیں ۔

زمین لٹو کی طرح گھومتی ہے ۔ مگر لٹو کے اندر تو کیلی ہوتی ہے ۔ زمین کے اندر کوئی کیلی نہیں ۔ بجائے اس کے زمین کے اندر ایک خط فرض کیا گیا ہے ۔ اُسے محور کہتے ہیں ۔ محور کا شمالی سرا قطب شمالی

اور جنوبی سرا **قطب جنوبی** کہلاتا ہے اور قطبوں سے برابر فاصلے پر زمین کے گردا گرد جو دائرہ کھچا ہوا ہے۔ اُسے **خط استوا** کہتے ہیں۔ زمین کی اس محوری حرکت کو **حرکتِ روزانہ** بھی کہتے ہیں +
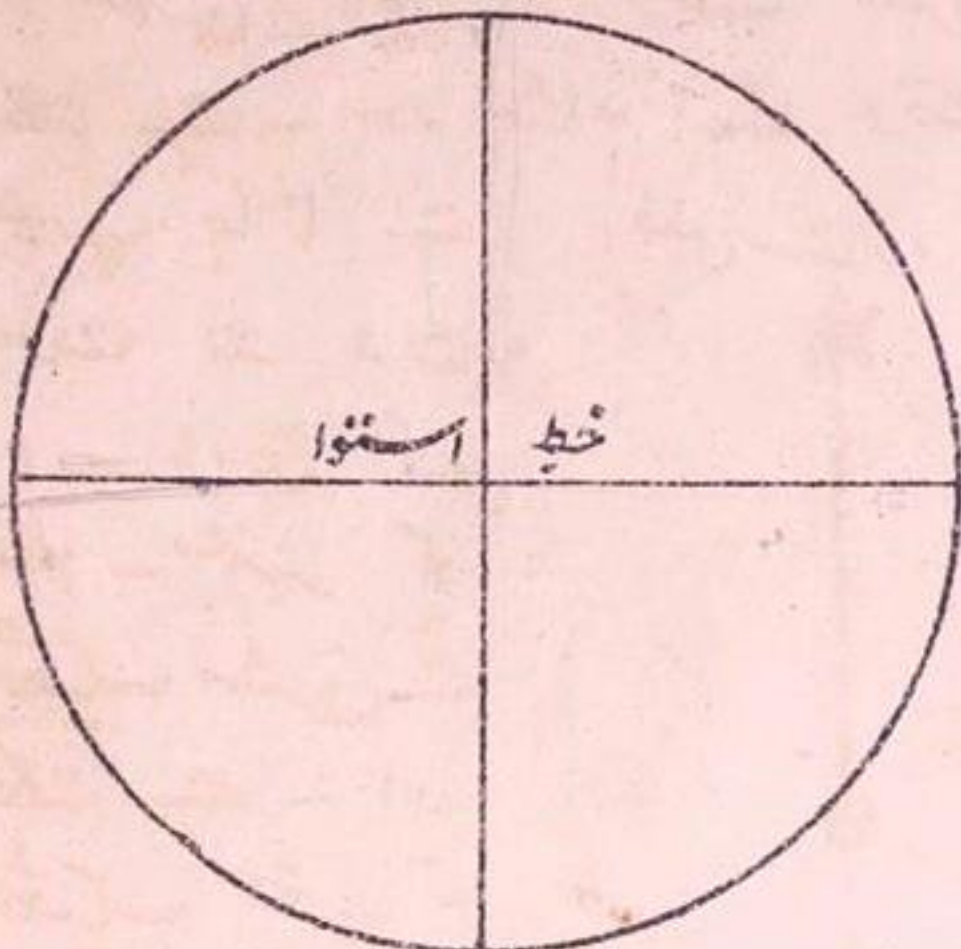
اطراف - اگر ہم آفتاب کا نکلنے کے وقت سے چھُپنے کے وقت تک مشاہدہ کریں۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ اوّل اوّل یہ اونچا ہی اونچا ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ دوپہر کے وقت آسمان میں سب سے اونچا ہوتا ہے۔ اور دوپہر کے بعد نیچے اترنا شروع ہوتا ہے۔ اگر ہم پنجاب یا صوبجات متحدہ میں کسی جگہ ایک سلاخ زمین میں عموداً گاڑیں۔ تو اس کا سایہ دوپہر کے وقت ہمیشہ **شمال کی طرف** کو ہے۔ اب اگر ہم شمال کی طرف منہ کرکے کھڑے ہو جاویں تو ہماری پشت کی طرف **جنوب** ہوتا ہے۔ اور دائیں ہاتھ کی طرف **مشرق**۔ اور بائیں ہاتھ کی

طرف مغرب ۔

سورج صبح کے وقت مشرق کے قریب سے نکلتا ہے۔ اور شام کے وقت مغرب کے قریب چھپ جاتا ہے صرف دو دن ۲۱۔ مارچ اور ۲۳۔ ستمبر کو ٹھیک مشرق سے نکلتا ہے۔ اور ٹھیک مغرب کو چھپتا ہے ۔

قطبی ستارا
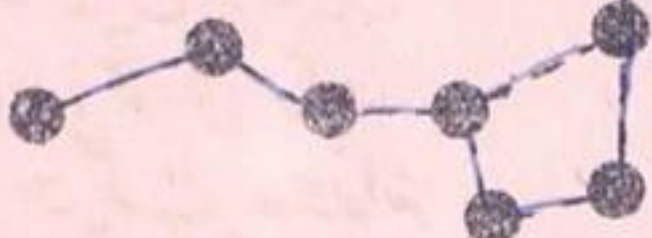
سپت رشی

قطبی ستارا۔ اگر ہم رات کے وقت آسمان میں نظر ڈالیں۔ تو کڑچھی کی شکل کا سات ستاروں کا ایک گروہ نظر آتا ہے۔ اُسے عربی میں دبّ اکبر اور ہندی میں سپت رشی کہتے ہیں۔ ان میں سے دو سرے کے ستاروں سے اگر ایک لکیر کھینچی جائے۔ تو اُن کی سیدھ میں ایک روشن ستارہ دکھائی دے گا۔ اِسے قطبی ستارہ کہتے ہیں۔ یہ ہمیشہ قطب شمالی کے اوپر قائم رہتا ہے۔ یعنی جس طرف کو یہ ستارہ ہوتا ہے۔ اُدھر کو ہی شمال واقع ہے ۔

کمپاس۔ اگر ہم مقناطیسی سوئی کا ملاحظہ کریں۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ اس کا ایک سرا

شمال
شمال شمال مشرق
شمال مشرق
مشرق شمال مشرق
مشرق
مشرق جنوب مشرق
جنوب مشرق
جنوب جنوب مشرق
جنوب
جنوب جنوب مغرب
جنوب مغرب
مغرب جنوب مغرب
مغرب
مغرب شمال مغرب
شمال مغرب
شمال شمال مغرب
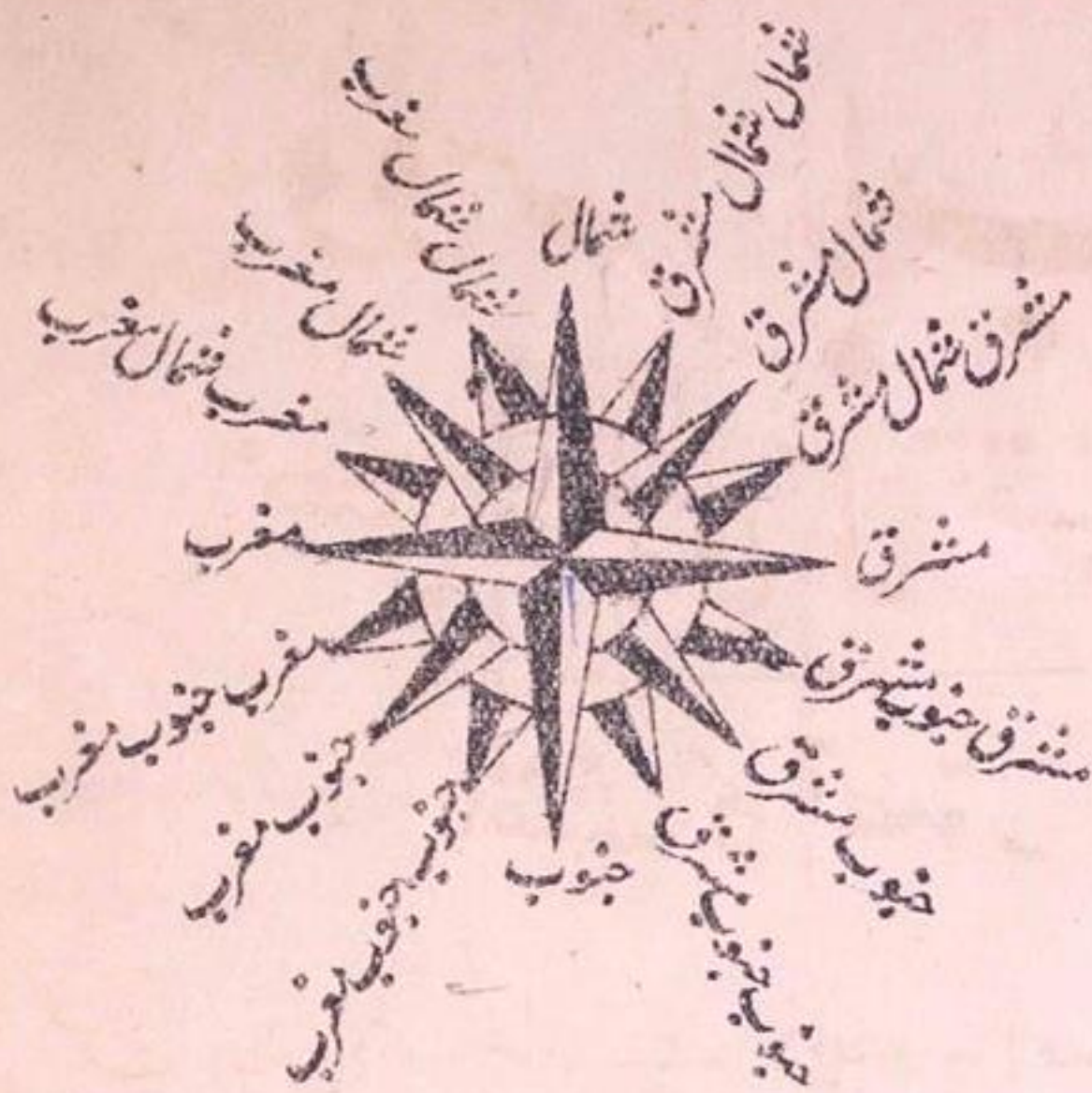
ہمیشہ ایک ہی رُخ رہتا ہے۔ اور یہ تقریباً شمال کی طرف ہے۔ اس لئے اس کے ذریعے بھی اطراف کا تصوّر کیا جاتا ہے۔ ملّاح سمندر میں اسی سوئی سے اطراف معلوم کرتے ہیں۔ اوپر کی شکل میں بڑی بڑی اطراف کے نام دیے گئے ہیں۔ انہیں یاد کرو۔

سوالات

(۱) زمین کے گول ہونے کے کیا ثبوت ہیں؟

(۲) ایک بانس عموداً گاڑو۔ اور جس وقت سایہ سب سے چھوٹا ہو۔ معلوم کرو۔ یہ کس رُخ ہے؟ ۲۱ - مارچ - ۲۱ - جون - ۲۳ - ستمبر - ۲۲ دسمبر کو دوپہر کے وقت سایہ ناپو۔ اور بتاؤ۔ کس تاریخ کو سایہ سب سے چھوٹا ہے۔ کس کو سب سے لمبا؟ نیز یہ بھی بتاؤ۔ کس مہینے میں سورج آسمان میں بہت اونچا ہوتا ہے۔ اور کس مہینے میں بہت نیچا؟

(۳) ڈیٹ اکبر اور ملّاحوں کی کمپاس کی شکلیں کھینچو۔

دوسرا باب

خشکی و تری کی تقسیم

نقشہ کا تصور

کرۂ ارض کو غور سے دیکھو۔ اور معلوم کرو۔ کہ دنیا میں خشکی اور تری کی کیا نسبت ہے۔ نیز یہ بھی معلوم کرو۔ کہ خط استوا کے شمال میں کس قدر خشکی ہے۔ اور جنوب میں کس قدر۔ دنیا میں تری زیادہ ہے۔ اور خشکی کم۔ یعنی چوتھائی سے کچھ زیادہ خشکی ہے۔ اور تین چوتھائی سے کچھ کم تری ہے۔ خشکی کا زیادہ حصہ خط استوا کے شمال میں واقع ہے۔ اور اس میں سے نصف کے قریب منطقۂ معتدلہ شمالی میں واقع ہے +

چونکہ زمین گول ہے۔ اس لئے اس کی تمام سطح کا ایک دفعہ نظر آنا ناممکن ہے۔ لیکن اکثر کل سطح کو دو نصف کروں میں تقسیم کرکے

مشرقی نصف کرّہ
مغربی نصف کرّہ
بحر منجمد شمالی
یورپ
ایشیا
افریقہ
بحر ہند
آسٹریلیا
بحر منجمد جنوبی
بحر منجمد شمالی
شمالی امریکہ
جنوبی امریکہ
بحر منجمد جنوبی

کاغذ پر دکھایا کرتے ہیں۔ جیسا کہ سامنے کی شکل سے ظاہر ہے۔

دیکھو مشرقی نصف کرہ میں مغربی کی نسبت زیادہ خشکی ہے۔

مشرقی نصف کرے میں خشکی کا ایک مسلسل قطعہ شرقاً غرباً پھیلا ہوا ہے۔ اس میں تین بر اعظم ایشیا۔ یورپ اور افریقہ شامل ہیں۔ ان تینوں کو پرانی دنیا بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ ان کا حال کم و بیش قدیم زمانے میں معلوم تھا۔ مغربی نصف کرے میں ایک مسلسل قطعہ خشکی کا شمالاً جنوباً پھیلا ہوا ہے۔ اس میں برّ اعظم شمالی امریکہ اور جنوبی امریکہ شامل ہیں۔ چونکہ ان برّ اعظموں کا حال کولمبس کے ۱۴۹۲ء کے سفر کے بعد معلوم ہوا ہے۔ اس لئے اُن کو نئی دنیا کہتے ہیں۔ پرانی دنیا اور نئی دنیا کے علاوہ چھٹا برّ اعظم آسٹریلیا ہے۔ جو ایشیا کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور برّ اعظم بھی ہے۔ جو جنوبی قطب کے گرد پھیلا ہوا ہے۔ اور برف سے مستور ہے۔ خشکی کے ان قطعات کو غور سے دیکھنے سے ایک بات خاص طور سے معلوم ہوتی ہے۔ یعنی سب کے سب برّ اعظم اور بڑے بڑے جزیرہ نما شمال کی طرف چوڑے ہیں۔ اور

جنوب کی طرف نوک دار ہوتے گئے ہیں ٭
مندرجہ بالا براعظموں کے علاوہ باقی تری ہی تری ہے۔ جو پانچ بحروں میں منقسم ہے۔ بحرالکاہل ایشیا اور امریکہ کے درمیان ہے۔ بحر اوقیانوس امریکہ کو یورپ اور افریقہ سے جدا کرتا ہے۔ بحر ہند مشرقی افریقہ۔ جنوبی ایشیا اور مغربی اسٹریلیا کے ساحلوں پر لہریں مارتا ہے۔ بحر منجمد شمالی دائرہ قطب شمالی ہیں اور بحر منجمد جنوبی دائرہ قطب جنوبی میں واقع ہیں۔ سمندروں سے بہت فائدے ہیں۔ ان کے ذریعے جہاز ایک مقام سے دوسرے مقام پر جاتے ہیں۔ اور تجارت ہوتی ہے۔ انہیں کا پانی بخارات بن کر زمین پر بارش برساتا ہے۔ جس سے کھیتی باڑی ہوتی ہے۔ یہی سمندر ساحل کی زمین کو سردی میں بہت سرد ہونے اور گرمی میں بہت گرم ہونے سے بچاتے ہیں۔ ان سب میں مختلف قسم کی مچھلیاں اور جانور پائے جاتے ہیں ٭

نقشہ کا تصوّر

اگر ہمیں مدرسے کے کمرہ کا جو ۲۵ فٹ لمبا اور ۲۰ فٹ چوڑا ہے۔ خاکہ بنانا ہو۔ تو ہم ۲۵ فٹ لمبائی کو ۵ انچ سے ظاہر کرتے

ہیں۔ اور ۲۰ فٹ چوڑائی کو ۴۔ انچ سے اور خاکہ بنا لیتے ہیں۔ جس کے دیکھنے سے کمرے کی شکل و صورت۔ لمبائی۔ چوڑائی کا ہمیں بخوبی پتہ لگ جاتا ہے ؛

اسی طرح اگر کسی قطعہ زمین کا خاکہ بنانا ہو۔ تو ایک خاص پیمانہ مقرر کر لیتے ہیں۔ اور خاکہ کھینچ لیتے ہیں۔ جس سے اس کی شکل و صورت کا پورا پورا پتہ لگ جاتا ہے۔ لیکن تمام زمین ایک جیسی نہیں ہے۔ کہیں پر اونچی ہے۔ اور کہیں پر نیچی۔ اس اونچان نچان کو نقشہ پر کس طرح ظاہر کرنا چاہیئے ؛

بعض نقشوں میں پہاڑوں اور پہاڑیوں کو موٹی لکیر سے ظاہر کیا گیا ہے۔ اس سے ہمیں پہاڑوں کا رُخ تو بخوبی معلوم ہو جاتا ہے۔ لیکن اونچائی کا کچھ پتہ نہیں

شکل ک

شکل گ

لگنا۔
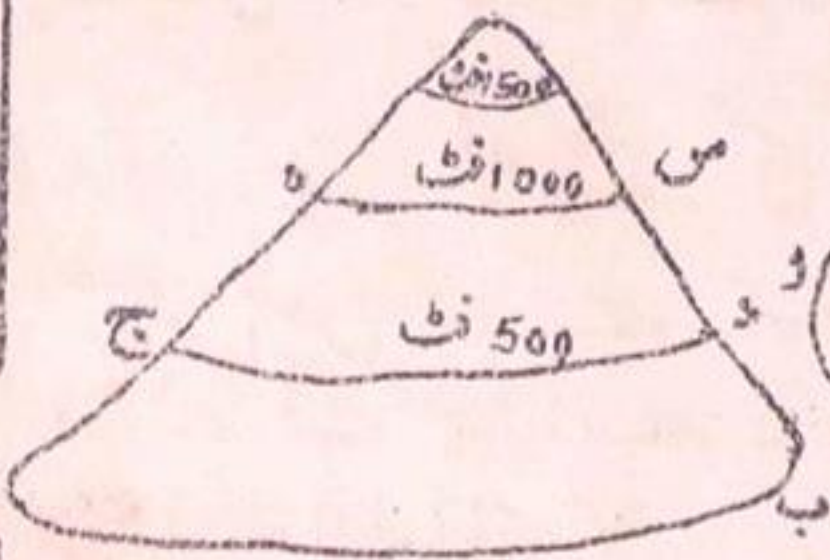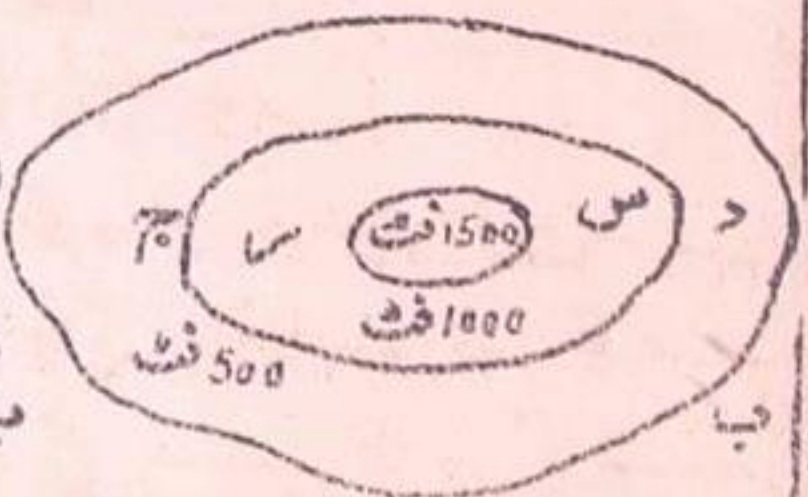
فرض کرو۔ کہ ایک پہاڑی ہے۔ جو ۱۵۰۰ فٹ اونچی ہے۔ اس پر پانچ پانچ سو فٹ کی اونچائی پر خط کھینچے گئے ہیں۔ ایسے خطوں کو جو یکساں اونچائی کے مقامات کو ملا دیں۔ کنٹور (Contour) کہتے ہیں۔ خط اب پہاڑی کے دامن کو ظاہر کرتا ہے۔ خط دج ۵۰۰ فٹ کا کنٹور ہے۔ یعنی پہاڑی پر جو مقامات پانچ سو فٹ اونچے ہیں۔ وہ دج خط سے ظاہر کئے گئے ہیں۔ اسی طرح س ر ۱۰۰۰ فٹ اونچائی کے مقامات ظاہر کرتا ہے۔

شکل ک پہاڑی کا موڈل ہے۔ لیکن شکل 'گ' پہاڑی کا نقشہ ہے۔ جس میں اب۔ دج۔ س۔ ر خطوط کنٹور (Contour lines) ہیں۔ 'اب' پہاڑ کے دامن کو ظاہر کرتا ہے۔ 'دج' ۵۰۰ فٹ اونچائی والے مقامات۔ 'س ر' ایک ہزار فٹ اونچائی والے مقامات۔ جہاں پر کنٹور نزدیک ہوتے ہیں۔ ڈھلان عمودی ہوتی ہے۔ لیکن جہاں دور وہاں خفیف ڈھلان ہوتی ہے۔ اس شکل میں مشرق کی طرف عمودی ڈھلان لیکن مغرب کی طرف خفیف ڈھلان ہے۔

نقشے میں دو کنٹور خطوں کے درمیانی حصّے
میں رنگ بھر دیتے ہیں - اور میدان کو اکثر
سبز رنگ سے ظاہر کرتے ہیں - اندر سطح
مرتفع کو بھورے رنگ سے - اور پہاڑی
علاقوں کو گہرے بھورے رنگ سے ؛
نقشۂ علامات دیکھنے سے معلوم ہو سکتا
ہے - کہ کون سا رنگ کس سطح کو ظاہر
کرتا ہے ؛

موہن لعل

سوالات

(۱) شمالی امریکہ اور جنوبی امریکہ کس چیز سے
ملائے گئے ہیں - اب اس خاکنائے میں سے
کون سی نہر جاری ہے - وہ کس کس سمندر
کو ملاتی ہے - اس نہر سے کیا فائدہ ہے ؟
(۲) ایشیا اور افریقہ کس طرح سے جدا کئے
گئے ہیں - سمندر سے کیا کیا فائدے حاصل
ہیں ؟
(۳) اگر نقشے میں خطوط کنٹور بہت نزدیک
نزدیک ہوں - تو اُس حصّے کی ڈھلان کیسی
ہوگی ؟

ایشیا

(ASIA)

تیسرا باب

شکل و وسعت

ایشیا کو عموماً ایک علاحدہ برّ اعظم خیال کرتے ہیں۔ اور اس میں شک نہیں۔ کہ ملکی انتظام کی رُو سے یہ خیال درست ہے۔ مگر در اصل ایشیا اور یورپ خشکی کا ایک ہی قطعہ ہے۔ اور بعض اوقات دونو کو ملا کر یوریشیا (Eurasia) کہتے ہیں۔ دنیا کا نقشہ دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ یورپ ایشیا کا محض ایک جزیرہ نما ہے۔ دونو میں شمال کی طرف وسیع میدان واقع ہیں۔ اور ان کے جنوب میں شرقاً غرباً سلسلے کوہ ہیں۔ دونو میں تین بڑے بڑے جزیرہ نما جنوب کی طرف اُبھرے ہوئے ہیں۔

ایشیا دنیا میں سب سے بڑا برِ اعظم ہے۔
اس میں اونچے سے اونچے پہاڑ اور گہرے سے
گہرے غار پائے جاتے ہیں۔ چونکہ یہ خطِ استوا
سے بحیرۂ منجمد شمالی تک پھیلا ہوا ہے۔ اس
لئے ہر قسم کی آب و ہوا اور نباتات اس میں ملتی
ہے۔ قدیم زمانے میں جس وقت یورپ کے
لوگ علم و ہنر سے بے بہرہ تھے۔ ایشیا کے
ملکوں میں یعنی میسوپوٹیمیا۔ ہندوستان اور
چین کے میدانوں میں زبردست حکومتیں قائم
تھیں۔ اور علم و ہنر کا بڑا چرچا تھا۔
گویا کہ تہذیب کا آغاز ایشیا کے برِ اعظم
سے ہی ہوا ہے۔ نیز دنیا کے چار بڑے
مذہب۔ ہندو دھرم۔ بدھ دھرم۔ عیسائی
مت اور اسلام کی ابتدا بھی یہاں سے ہی
ہوئی ہے۔ ہمارا ملک ہندوستان اسی برِ اعظم
میں واقع ہے۔ اس لئے ہم پہلے اس برِ
اعظم کا حال معلوم کریں گے ؞

شکل۔ ایشیا کی شکل بے ڈھنگی سی ہے
یہ چار ضلعے کی شکل سے بہت کچھ ملتی جلتی
ہے۔ جس کے ایک ضلع سے تین جزیرہ نما
باہر کی طرف نکلے ہوئے ہیں ؞

محلِ وقوع۔ برِ اعظم ایشیا خطِ استوا سے
۷۷ درجے شمال تک پھیلا ہوا ہے۔ تم کو

چاہیئے - کہ مشرقی نصف کُرے کا نقشہ غور سے دیکھو - اور یہ بات ذہن نشین کر لو - کہ یورپ - افریقہ - آسٹریلیا سے ایشیا کس طرف ہے ؟

ایشیا کے شمال میں بحر منجمد شمالی ہے - جو تقریباً سارے سال منجمد رہتا ہے - اور اس میں جہاز رانی نہیں ہو سکتی - مشرق میں بحرالکاہل ہے - جس میں جہاز رانی ہو سکتی ہے - اور اس کے ذریعے شمالی اور جنوبی امریکہ کے ملکوں میں پہنچ سکتے ہیں - جنوب میں بحر ہند ہے - اس میں بھی جہاز رانی ہو سکتی ہے - اور اس کے ذریعے آسٹریلیا اور افریقہ میں جا سکتے ہیں - مغرب میں خشکی کا قطعہ یورپی روس اور نذی کے قطعے بحیرۂ اسود - بحیرۂ مارمورا - بحیرۂ روم اور بحیرۂ قلزم ہیں - جن میں جہاز رانی ہو سکتی ہے - اور جن کے ذریعہ یورپ کے ملکوں میں جا سکتے ہیں - بحیرۂ قلزم ایشیا کو افریقہ سے جدا کرتا ہے - اوپر کے بیان سے معلوم ہوگا - کہ ایشیا باقی اور برّ اعظموں کے ساتھ آسانی سے تجارت کر سکتا ہے ؂

وسعت - نقشہ کے ایک کونے میں سکیل (پیمانہ) دیا ہوا ہے - اس کو غور سے دیکھو - ایک انچ کتنے

میل ظاہر کرتا ہے۔ اس کے ذریعہ سے ایشیا
کی زیادہ سے زیادہ لمبائی اور زیادہ سے زیادہ
چوڑائی معلوم کرو۔ ایشیا دنیا کے تمام برّ اعظموں
میں سب سے بڑا ہے۔ اور تقریباً کل سطح زمین
کی خشکی کی تہائی کے برابر ہے۔ اس کا رقبہ
پونے دو کروڑ مربع میل ہے۔ راس چلیسکن
(Chelyaskin) واقع سائبیریا سے راس رومانیا
(Roumania) جو جزیرہ نما ملایا کا سرا ہے۔
۵۳۵۰ میل کا فاصلہ ہے۔ اور راس بابا واقع
ایشیائے کوچک سے راس مشرقی واقع سائبیریا
تک کا فاصلہ تقریباً ۹۰۰۰ میل ہے۔

سوالات

(۱) ایشیا کا خاکہ اتارو۔ اور اس میں حدود درج
کرو۔ بتاؤ شمالی امریکہ اور ایشیا کے درمیان
کیا چیز حائل ہے۔ آسٹریلیا اور ایشیا کے
درمیان کیا ہے۔ اور افریقہ اور ایشیا کے درمیان
کیا ہے؟

(۲) راس کماری سے راس چلیسکن واقع سائبیریا
تک اور سمرنا سے شانگھائی تک فاصلے ناپو۔

(۳) ایشیا اور یورپ میں بلحاظ سطح کے کیا مشابہت
ہے۔

چوتھا باب

ایشیا کا ساحل

ایشیا کے نقشہ کا غور سے ملاحظہ کرو - اور دیکھو اس میں کس کس مقام پر سمندر خشکی کے اندر چلا گیا ہے - اور کہاں کہاں دریاؤں کے دہانے اور جزیرہ نما واقع ہیں ۔

کسی ملک کے ساحل کا مطالعہ کرتے وقت یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ آیا یہ کٹا پھٹا ہے - یا باقاعدہ ہے - اگر بہت سی خلیجیں ملک کے اندر کی طرف گئی ہوں - یا بہت سے دریاؤں کے دہانے ساحل پر واقع ہوں - تو ساحل کٹا پھٹا ہوتا ہے - یہ بھی دیکھنا چاہیئے - کہ ساحل ہموار ہے یا غیر ہموار - اس کے نزدیک پانی کم گہرا ہے - یا زیادہ گہرا - جس ملک کا ساحل کٹا پھٹا ہوتا ہے - اس میں بہت سی عمدہ عمدہ بندرگاہیں ہوتی ہیں - جہاں جہاز حفاظت سے ٹھیر سکتے ہیں - اور ملک کی تجارت بڑھاتے ہیں - کٹے پھٹے ساحل سے یہ بھی فائدہ ہے -

کہ سمندر ملک کے اندر کی طرف دور تک چلا جاتا ہے۔ اور وہاں کی آب و ہوا کو گرمیوں میں کم گرم اور سردیوں میں کم سرد کرتا ہے۔ نیز سمندر کے نزدیک رہنے والے لوگ اکثر ماہی گیر اور ملاح ہوتے ہیں۔ دنیا کا نقشہ دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ ایشیا کا ساحل اس قدر کٹا پھٹا نہیں۔ جیسا کہ یورپ کا۔ لیکن اس کا ساحل جنوبی برّ اعظم افریقہ۔ آسٹریلیا۔ اور جنوبی امریکہ سے زیادہ کٹا پھٹا ہے۔

شمالی ساحل۔ اگرچہ اس ساحل پر دریائے اوبی کا دہانہ نہایت شاندار ہے۔ جس میں جہاز حفاظت سے ٹھیر سکتے ہیں۔ لیکن ہموار یخ بستہ۔ بنجر اور غیر آباد ہونے کی وجہ سے تجارت بہت ہی کم ہوتی ہے۔ شاذ و نادر ہی یہاں کوئی جہاز آتا ہے۔ اس ساحل کے نزدیک ایک جزیرہ لیاکھو (Liakhov) ہے۔ جہاں سے زمین میں دبا ہوا ہاتھی دانت ملتا ہے۔

مشرقی ساحل۔ شمالی ساحل سے چل کر آبنائے بیرنگ میں سے ہوتے ہوئے مشرقی ساحل پر پہنچتے ہیں۔ آبنائے بیرنگ کم گہری ہے۔ اور صرف ۳۶ میل چوڑی ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بہت قدیم زمانے میں شمالی امریکہ اور ایشیا ملے ہوئے تھے۔ اس

وقت آبنائے بیرنگ خشک تھی - جس پر سے آمد و رفت ہو سکتی تھی ۔

مشرقی ساحل پر جزائر کیوراٹیل - جاپان - فارموسا - فلپائن اور بورنیو کی ایک مسلسل قطار ہے - جن کے سبب بحیرۂ اوک اوٹسک (Okhotsk) بحیرۂ جاپان - بحیرۂ زرد اور بحیرۂ چین ایک بند بحیرہ بن گئے ہیں - جو قدیم زمانے سے تجارت کا مرکز رہا ہے - جزیروں کی مسلسل قطار کے سبب سے ساحل بھی دوہرا ہو گیا ہے - (بتاؤ کس طرح سے)؟

مشرقی ساحل خاصا کٹا پھٹا ہے - اس میں بہت سی خلیجیں اور جزیرہ نما ہیں - (نقشہ دیکھ کر بتاؤ - کون کون سے ہیں ؟) - لیکن ساحل کا شمالی حصہ آبنائے بیرنگ سے لے کر کوریا تک سردی کے موسم میں منجمد رہتا ہے - اس لئے بہت کم آباد ہے - اور درخت وغیرہ بھی بہت کم پائے جاتے ہیں - صرف ایک عمدہ بندرگاہ ولیڈی واسٹک کی ہے - جو گریٹ سائبیرین ریلوے کے اختتام پر واقع ہے - یہاں پر روس کا بحری بیڑا رہتا ہے - گزشتہ جنگ یورپ میں اس بندرگاہ سے جاپان کی فوجیں سائبیریا میں جرمنی کے بر خلاف لڑنے گئی تھیں ۔

ولیبڈی واسٹک سے چل کر بحیرۂ زرد میں داخل ہوتے ہیں۔ اس کا رنگ زرد ہے۔ کیونکہ چین کا دریائے ہوانگ ہو اس میں بہت کچھ زرد مٹی لا کر ڈالتا ہے۔ بحیرۂ زرد کا ایک حصہ خلیج پی چیلی ہے۔ اس کے شمال میں پورٹ آرتھر کی نہایت مشہور بندرگاہ ہے۔ جو جاپان کے ماتحت ہے۔ اور اس میں نہایت مستحکم قلعہ ہے۔ یہ ملک منچوریا کے جنوب میں واقع ہے۔ یہاں پر گریٹ سائبیرین ریل کی ایک شاخ آ کر ختم ہوتی ہے۔ خلیج پی چیلی کے جنوب میں جزیرہ نمائے شان ٹون کے سرے پر وی ہائی وی کی بندرگاہ ہے۔ جو انگریزوں کے قبضہ میں ہے۔ یہاں سے چل کر چین کے مشرقی ساحل کے ساتھ ہوتے ہوئے شانگھائی پہنچتے ہیں۔ جو دریائے ینگ سی کیانگ کی وادی کے دہانے پر شاندار شاندار تجارت کا مرکز ہے۔ اور جہاں سے چائے۔ ریشم روئی اور تیل نکالنے والے بیج باہر بھیجے جاتے ہیں۔ پھر چین کے جنوب میں ہانگ کانگ پر پہنچتے ہیں۔ یہ چھوٹا سا جزیرہ انگریزوں کے ماتحت ہے۔ اس کی بندرگاہ نہایت وسیع اور عمدہ ہے۔ چونکہ یہ جزیرہ بحر الکاہل کے بحری شاہراہ پر واقع ہے۔ یہ کوئلے کا

سٹیشن ہے ۔ اور بحری سلاح خانہ ہے ۔ یہ
تجارت کا بڑا مرکز ہے ۔ چین اور جاپان کا مال
یہاں آکر جمع ہو جاتا ہے ۔ اور پھر یہاں سے
یورپ کے ملکوں میں جاتا ہے ۔ اسی طرح سے
یورپ کا مال یہاں آکر اُترتا ہے ۔ اور پھر
یہاں سے چین اور جاپان پہنچتا ہے ؛

جنوبی ساحل ۔ ہانگ کانگ سے چل کر جزیرہ
نمائے ہند چینی کے سرسبز ساحل کے ساتھ
ساتھ بہت سی چھوٹی چھوٹی بندرگاہوں پہ
ہوتے ہوئے ہم سنگاپور پہنچتے ہیں ۔ یہ
جزیرہ انگریزوں کے ماتحت ہے ۔ اور آبنائے
ملکّا کے سرے پہ واقع ہے ۔ اس لئے یہ
مشرقی سمندروں کی کنجی ہے ۔ یہاں پر مشرق
سے چین و جاپان ۔ مغرب سے ہندوستان اور
یورپ اور جنوب سے آسٹریلیا کے جہاز آکر
ٹھیرتے ہیں ۔ اس لئے یہ کوئلے کا سٹیشن ہے ۔
اور تجارت کا مرکز ہے ۔ یہاں سے جزائر
شرق الہند کا گرم مصالح ۔ کھانڈ ۔ ربڑ ۔ قہوہ
وغیرہ باہر بھیجے جاتے ہیں ۔ یہاں پر جنگی بیڑہ
بھی رہتا ہے ۔ سنگاپور سے چل کر رنگون ۔
کلکتہ ۔ مدراس ہوتے ہوئے کولمبو پہنچتے ہیں ۔
جو لنکا کا دارالخلافہ ہے ۔ اور بحر ہند کے سرے
پہ واقع ہے ۔ یہاں پر مختلف اطراف سے بحری

راستے آکر ملتے ہیں۔ اس لئے یہ تجارت کا مرکز ہے۔ اور کوئلے کا سٹیشن ہے۔ کولمبو سے چل کر ہندوستان کے مغربی ساحل کے ساتھ ساتھ ہوتے ہوئے بمبئی پہنچتے ہیں۔ جو نہایت شاندار بندرگاہ ہے۔ اور ہندوستان کا دروازہ ہے۔ اور اس جگہ سوتی کپڑا بننے کے بہت سے کارخانے ہیں۔ بمبئی سے چل کر کراچی پہنچتے ہیں یہاں سے لاکھوں من روئی اور گیہوں باہر جاتا ہے شانگھائی سے بمبئی تک ساحل بہت سرسبز ہے۔ بہت سے ناریل کے درخت ساحل پر نظر آتے ہیں۔ ساحل خاصا کٹا پھٹا ہے۔ اور بہت سے چھوٹے چھوٹے گاؤں آباد ہیں۔ کراچی سے چل کر بلوچستان اور فارس کے ہموار اور ویران ساحل کے ساتھ ہوتے ہوئے خلیج فارس میں داخل ہوتے ہیں۔ جو ایک ریگستان یعنی فارس کو دوسرے ریگستان یعنی عرب سے جدا کرتا ہے۔ اس لئے اس پر تجارت بہت نہیں ہوتی۔ لیکن اب جب سے جنگ یورپ ختم ہوئی ہے۔ میسوپوٹیمیا پر سرکار انگلشیہ کا قبضہ ہو گیا ہے۔ اور بصرہ کی بندرگاہ بہت مشہور ہو گئی ہے۔ جب سقوطری سے بصرہ تک ریلوے لائن پوری طرح سے چلنے لگ جائے گی۔ تو اس خلیجی ریل کے ذریعے فارس اور ہندوستان

کابلی اور مسافر یورپ جانے لگیں گے۔ اور یہ خلیج بہت مشہور ہو جائے گی۔ خلیج فارس میں جزائر بحرین ہیں۔ یہاں پر موتی نکالے جاتے ہیں۔ یہ انگریزوں کے قبضے میں ہیں ٭
عرب کے جنوبی ساحل کے ساتھ ہوتے ہوئے عدن پہنچتے ہیں۔ جو بحیرۂ قلزم کے سرے پر واقع ہے۔ اس لئے اس سمندر کی کنجی ہے۔ یہ انگریزوں کے قبضہ میں ہے۔ یہاں پر کوئلہ کا سٹیشن ہے۔ اور جنگی بیڑہ رہتا ہے۔ (سنگاپور سے مقابلہ کرو) ٭

مغربی ساحل۔ عدن سے چل کر آبنائے باب المندب میں سے ہوتے ہوئے بحیرۂ قلزم میں داخل ہوتے ہیں۔ باب المندب کے معنے ہیں رونے کا دروازہ۔ وجہ یہ ہے۔ یہاں پر غرقاب چٹانیں ہیں۔ جن کے ساتھ ٹکرا کر قدیم وقتوں میں جہاز ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے تھے۔ لیکن اب جزیرہ پیرم پر ایک روشنی کا مینار بنا دیا گیا ہے۔ جو جہازوں کو راستہ معلوم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ بحیرۂ قلزم کے دونو ساحل بہت ہی ہموار ہیں۔ اس لئے اس پر کوئی عمدہ بندرگاہ نہیں ہے۔ صرف ایک جدّہ کی بندرگاہ ہے۔ جہاں سے حج کرنے والے مکہ شریف جاتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ

کراچی سے لے کر عرب کے مغرب تک ساحل ہموار اور ویران ہے۔ بہت درخت وغیرہ نہیں پائے جاتے۔ صرف کہیں کہیں کھجور کا درخت مل جاتا ہے۔

بحیرۂ قلزم سے نہر سویز کی راہ بحیرۂ روم میں داخل ہوتے ہیں۔ اور فلسطین کی بندرگاہ جافہ اور ملک شام کی بندرگاہ بیروت ہوتے ہوئے ایشیائے کوچک کے مغربی ساحل پر پہنچتے ہیں۔ جو نہایت خوبصورت اور بہت شکستہ ہے۔ سمرنا اس کی بندرگاہ نہایت شاندار ہے۔ اس کے نزدیک بہت سے جزیرے ہیں۔ جو پھلوں کے لئے مشہور ہیں۔ جزیرہ سائپرس انگریزوں کے ماتحت ہے۔ آبنائے ڈارڈنلز کے ذریعے بحیرۂ مارمورا میں اور بحیرۂ مارمورا سے آبنائے باسفورس کے ذریعے بحیرۂ اسود میں داخل ہوتے ہیں۔ آبنائے ڈارڈنلز (Dardaneles) جو بحیرۂ اسود کا دروازہ ہے۔ نہایت تنگ ہے۔ اکثر جگہ ایک میل چوڑی ہے۔ اس کے دونو طرف پہاڑ ہیں۔ جن پر شاہ ٹرکی نے نہایت مضبوط قلعے بنائے ہوئے تھے۔ لیکن اب یہ مسمار کروا دئے گئے ہیں۔ آبنائے باسفورس پر قسطنطنیہ کی مشہور بندرگاہ ہے۔

جو بحیرۂ اسود کی کنجی ہے ؟

سوالات

(۱) ایشیا کا خاکہ اُتارو۔ اور اُس میں بڑے بڑے سمندر۔ بحیرے اور مشہور بندرگاہیں اور جزیرے درج کرو ؟

(۲) اگر کلکتہ سے ولیڈی واسٹک ساحل کے ساتھ ساتھ جائیں۔ تو بتاؤ۔ راستے میں کس کس سمندر میں سے جانا ہوگا۔ اور کون کون سی مشہور بندرگاہیں آئیں گی۔ ساحل پر نباتات کیسی دیکھنے میں آئینگی ؟

(۳) کٹا پھٹا ساحل ہونے کا کیا فائدہ ہے ؟

(۴) سنگا پور۔ ہانگ کانگ۔ عدن اور کولمبو کس کے ماتحت ہیں۔ اور کیوں مشہور ہیں ؟

(۵) ہندوستان کا مال اور مسافر کس راستے انگلستان جاتے ہیں۔ قسطنطنیہ سے بغداد ریلوے لائن کھلنے پر نہر سویز کی تجارت پر کیا اثر ہوگا ؟

ایشیا کی سطح

سامنے کے صفحے پر سطح کے نقشے کو غور سے دیکھو اور بتاؤ۔ ایشیا کے کون سے حصے سطح سمندر سے ۱۰۰۰ فٹ سے زیادہ اونچے نہیں۔ اور کون سے ۱۰۰۰ فٹ اور ۳۰۰۰ فٹ کے درمیان ہیں۔ اور کون سے ۳۰۰۰ فٹ سے زیادہ اونچے ہیں ؞

ایشیا کی کل سطح مندرجۂ ذیل پانچ قدرتی حصّوں میں منقسم کی جا سکتی ہے ؞

(۱) شمالی میدان اعظم ؞

(۲) وسطی سطوح مرتفع اور سلسلہ ہائے کوہ جو ایشیائے کوچک سے انتہائے شمال مشرق تک پھیلے ہوئے ہیں ؞

(۳) جنوبی میدان اور ساحلی میدان جو وسطی سطوح مرتفع کے جنوب اور مشرق میں واقع ہیں ؞

(۴) سطوح مرتفع عرب و دکن ۔
(۵) آتش فشاں جزیرے جو جنوب مشرقی اور مشرقی ساحل کے قریب واقع ہیں ۔

ا۔ شمالی میدان اعظم ۔۔ جس میں سارے سبریا اور توران کا میدان شامل ہے ۔ مغرب میں کوہ یورال اور جھیل کیسپین سے شمال مشرق میں آبنائے بیرنگ تک پھیلا ہوا ہے ۔ یہ مغرب میں بہت چوڑا ہے ۔ لیکن مشرق کی طرف تنگ ہوتا جاتا ہے ۔ اس کی ڈھلان شمال کی طرف ہے ۔ کس طرح سے معلوم کیا؟ اس لئے یہ بہت سخت سرد ہے ۔ شمالی سمندر جیسا پہلے پڑھ چکے ہو تقریباً سارا سال منجمد رہتا ہے ۔ اس میدان کے جنوب میں پہاڑ اور سطوح مرتفع جنوب کی گرم اور مرطوب ہواؤں کو یہاں پہنچنے سے روکتے ہیں ۔ نقشے کو دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ دریائے اوبی (obi) ینیسی اور لینا (Lena) جنوبی پہاڑوں سے نکل کر بحر منجمد شمالی میں گرتے ہیں ۔ اگرچہ یہ میدان بڑے بھینے ہیں ۔ اور بہت لمبے دریا ہیں ۔ لیکن تجارت کے لئے بہت مفید نہیں ۔ کیونکہ سال میں آٹھ مہینے سے زیادہ منجمد رہتے ہیں ۔ گرمی کے شروع میں ان دریاؤں کے بالائی حصے میں برف پگھل جاتی ہے ۔ لیکن دہانوں میں برف جمی ہوئی ہوتی ہے ۔ اس لئے ان کا

پانی کناروں سے باہر نکل جاتا ہے۔ اردگرد کی زمین دلدل بن جاتا ہے۔ ان دریاؤں کے معاون اکثر شرقاً غرباً بہتے ہیں۔ اس لئے گرمی کے موسم میں اُن کے ذریعے مشرق سے مغرب کو بھی آمد و رفت ہو سکتی ہے۔ دریائے ینیسی کا ایک معاون جھیل بیکال سے نکلتا ہے۔ اس لئے یہ میٹھے پانی کی جھیل ہے۔

۳۔ وسطی سطوح مرتفع اور سلسلۂ کوہ مغرب میں بحیرۂ روم سے لے کر مشرق میں آبنائے بیرنگ تک پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ سطوح مرتفع دو حصوں میں منقسم کی جا سکتی ہیں۔ مشرقی اور مغربی ان دونو کو پامیر کی سطح مرتفع ملاتی ہے۔ مشرقی سطوح مرتفع میں تبت۔ چینی ترکستان۔ اور منگولیا یا گوبی شامل ہیں۔ جو بہت اونچی ہیں۔ اور سردی کے موسم میں برف سے مستور رہتی ہیں۔ مغربی سطوح مرتفع میں ایران (یعنی افغانستان۔ بلوچستان۔ اور فارس) اور ایشیائے کوچک اور آرمینیا شامل ہیں۔ یہ سطوح مرتفع کم اونچی ہیں۔ نقشہ کو غور سے دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ ان سطوح مرتفع کے دونو طرف شمال اور جنوب میں سلسلہ ہائے کوہ پھیلے ہوئے ہیں۔ نقشہ کو دیکھ کر بتاؤ۔ کہ ہر ایک سطح مرتفع کے شمال اور جنوب

میں کون کون سے پہاڑ واقع ہیں - اگر ہم مغرب سے شروع کریں - تو ان سطوح مرتفع کے شمال میں کوہ یونتنگ - کوہ البرز - کوہ ہندوکش کوہ تھیان شان - کوہ الطائی - کوہ یابلو نوئی اور کوہ ستنان دوئی کے سلسلے مغرب سے مشرق کو پھیلے ہوئے ہیں - اور جنوب میں کوہ طارس - کوہ زیگروس - کوہ سلیمان اور کوہ ہمالیہ - اور چین کے پہاڑ کوہ نان لنگ شرقاً غرباً پھیلے ہوئے ہیں - ان پہاڑوں کے محل وقوع کو اچھی طرح سے سمجھنے کے لئے اگلے صفحے کے نقشہ میں سطح مرتفع پامیر کو دیکھو - جو ہندوستان کے شمال مغرب میں واقع ہے - اور بہت اونچی ہے - جس کے سبب اُسے بامِ دنیا کہتے ہیں - سطح مرتفع پامیر سے چار سلسلے کوہ مشرق کی طرف جاتے ہیں ۔

(۱) کوہ ہمالیہ جو سطح مرتفع تبت کے جنوب میں واقع ہے - اور جنوب کی گرم مرطوب ہواؤں کو وہاں جانے سے روکتا ہے ۔

(۲) کوہِ قراقرم جو دریائے سندھ کی وادی کی شمالی حد بناتا ہے ۔

(۳) کوہ کیون لن جو تبت اور چینی ترکستان کے درمیان واقع ہے ۔

(۴) کوہ تھیان شان جو چینی ترکستان اور سائبیریا

دریاے ارال
کوہ تھیان شان
دریاے سیحون
تاشقند
کوقند
بخارا
خیوا
دریاے جیحون
مرو
دریاے مرغاب
ہرات
قندھار
کوہ بابا
درہ بامیان
کوہ ہندوکش
کابل
پشاور
کوہ سلیمان
پامیر
کاشغر
یارقند
دریاے تارم
چینی ترکستان
صحراے گوبی
کوہ کیون لن
درہ قراقرم
کوہ قراقرم
سرینگر
دریاے سندھ
کوہ ہمالیہ
تبت
پنجاب

کے درمیان واقع ہے۔ اور جس کے سبب سے روسی چینی ترکستان میں نہیں بڑھ سکے۔ کوہ تھیان شان کے سلسلے میں کوہ الطائی یا بلوتوئی شمال مشرق کو پھیلے ہوئے ہیں۔ سطح مرتفع پامیر سے ایک سلسلۂ کوہ یعنی کوہ سلیمان جنوب کو چلا گیا ہے۔ اور ایک سلسلہ کوہ یعنی کوہ ہندوکش مغرب کو چلا گیا ہے۔

وسطی سطوح مرتفع اور سلسلہ کوہ کا اثر

(ا) چونکہ یہ سطوح مرتفع و سلسلہ کوہ شرقاً غرباً پھیلے ہوئے ہیں۔ اس لئے شمالی میدان اور جنوبی میدان کے درمیان سد راہ ہیں۔ کوہ ہندوکش میں درۂ بامیان اور کوہ سلیمان میں درہ خیبر کی راہ روسی ترکستان اور ہندوستان کے میدان میں آمد و رفت ہوتی ہے۔

(ب) یہ سلسلے کوہ شمال کی سرد ہواؤں سے جنوبی میدانوں کو محفوظ رکھتے ہیں۔ لیکن جنوب کی گرم مرطوب ہواؤں کو اندر کی طرف نہیں جانے دیتے۔ اس لئے یہ تمام سطوح مرتفع بہت خشک ہیں۔ جن پر کچھ گھاس پیدا ہوتی ہے۔ اور بھیڑ بکریوں کا گزارہ مشکل سے ہوتا ہے۔ پہاڑی علاقوں میں چوٹیاں تو

ہمیشہ برف سے مستور رہتی ہیں۔ اور گھاٹیوں میں اکثر جنگلات پائے جاتے ہیں۔ لیکن ایک گھاٹی سے دوسری گھاٹی کو جانے میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ کئی جگہ تو راستے ایسے دشوار گزار ہیں۔ کہ رسیوں کے پل بنا کر لوگ ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں ؞

۳۔ جنوبی میدان ۔ اس میں میسوپوٹیمیا (عراق) گنگا ۔ سندھ اور چین کے میدان شامل ہیں یہ میدان ایک دوسرے سے پہاڑی اور بنجر علاقوں سے جدا ہوتے ہیں ؞

میسوپوٹیمیا کا میدان فارس کے مغرب میں واقع ہے ۔ یہ دریائے دجلہ اور فرات کی مٹی سے بنا ہے ۔ اس لئے بہت زرخیز ہے ۔ قدیم زمانے میں جب ان دریاؤں سے نہریں جاری تھیں یہ میدان بڑا زرریز خطہ تھا ۔ اور یہاں پر مشہور سلطنتیں حکومت کرتی تھیں ۔ لیکن ترکوں کے وقت میں یہ نہریں پر ہوگئی تھیں ۔ اور علاقہ بنجر ہوگیا تھا ۔ دریائے دجلہ اور دریائے فرات سطح مرتفع آرمینیا سے نکل کر خلیج فارس میں گر جاتے ہیں ۔ بصرہ کی بندرگاہ سے کچھ اوپر یہ دونو دریا مل کر ایک دریا شط العرب بن جاتا ہے ۔ نقشہ دیکھ کر بتاؤ ۔ اور کون کون سے شہر اُن کے کنارے واقع ہیں ؟

گنگا اور سندھ کا میدان - اس میں شمالی ہندوستان شامل ہے - یہ میدان گنگا - سندھ - برہم پتر اور اُن کے معاونوں کی مٹی سے بنا ہے - اس لئے نہایت زرخیز ہے - اس کے مشرقی حصّے میں بہت بارش ہوتی ہے - لیکن مغربی حصّے میں جہاں بارش کی کمی ہے - نہایت شاندار نہریں جاری ہیں - اس لئے یہ میدان پیداوار کے لحاظ سے بہت مشہور ہے - دریاے گنگا - سندھ اور برہم پتر کوہ ہمالیہ کے شمال میں نزدیک نزدیک مقام سے نکلتے ہیں - دریاے سندھ مغرب کی طرف بہ کر جنوب کو بہتا ہے - دریاے برہم پتر مشرق کی طرف بہ کر جنوب اور مغرب کو بہتا ہے - لیکن دریاے گنگا کوہ ہمالیہ کے بیچوں بیچ جنوب کی طرف بہتا ہے - یہ تینوں دریا جہاز رانی کے قابل ہیں - لیکن دریاے گنگا سب سے زیادہ مفید ہے ۔ برہما میں دریاے ایراوتی بہت مشہور ہے - اس میں رنگون سے بھامو تک جہاز رانی ہوسکتی ہے - اور اسی کے کنارے برہما کی آبادی جمع ہے ۔ بہت چھوٹی میں مینم اور میکانگ بہت مشہور دریا ہیں - یہ پہاڑوں سے کاٹ کاٹ کر اپنے دہانوں پر زرخیز مٹی جمع کر دیتے ہیں جو بہت مشہور ہیں - نقشے کو دیکھ کر بتاؤ - ان کے کنارے کون کون سے شہر آباد ہیں ؟

چین کا میدان - یہ میدان نہایت زرخیز ہے - اور بہت ہی گنجان آباد ہے - دریائے ہوانگہو اور دریائے ینگسی کیانگ کی مٹی سے بنا ہے اس کی مٹی جو زرد رنگ کی ہے - نہایت زرخیز اور گہری ہے - دریائے ہوانگ ہو تبّت کے مشرق سے نکلتا ہے - اور ایک بڑا چکّر لگا کر خلیج پی چیلی میں جزیرہ نمائے شان ٹنگ کے شمال میں گر جاتا ہے - یہ دریا بہت کچھ ریت مٹی اپنے ساتھ لاتا ہے - اور اپنی گزر گاہ تبدیل کرتا رہتا ہے - اس میں دریائے سندھ کی طرح سے طغیانی بہت آتی ہے - جس کے سبب سے یہ ارد گرد کے گاؤں کو تباہ کر دیتا ہے - اس لئے اسے "آفتِ چین" کہتے ہیں - ڈیڑھ سو سال پہلے یہ جزیرہ نمائے شان ٹنگ کے جنوب میں گرتا تھا - دریائے ینگسی کیانگ بھی تبت کے مشرق سے نکل کر اوّل اوّل جنوب کی طرف بہتا ہے - اور پھر مشرق کی طرف بہ کر بحیرۂ چین میں گرتا ہے - یہ دریا تجارت کے لئے نہایت ہی مفید ہے - اسی وجہ سے اس کے کنارے بہت سے شہر واقع ہیں - (دریائے گنگا سے مقابلہ کرو) نقشہ دیکھ کر بتاؤ - کون کونسے

شہر واقع ہیں - چین کے مغرب میں دریائے سی کیانگ بہتا ہے - اس کے دہانے پر کانٹن کی بندرگاہ واقع ہے ؂

۴ - جنوبی سطوح مرتفع جس میں عرب اور دکن شامل ہیں - یہ سطوح مرتفع بہت پرانی ہیں - اور زمین کے اندر سے لاوا یعنی گرم پگھلتے ہوئے مادے کے نکلنے اور منجمد ہونے سے بن گئی ہیں - عرب بارش نہ ہونے کی وجہ سے ریگستان ہے - لیکن دکن زرخیز ہے ؂

۵ - جنوب مشرقی اور مشرقی ساحل کے آتش فشاں جزیرے - یہ تمام جزیرے جن میں جاوا - سماٹرا - بورنیو - فلپائن اور جاپان شامل ہیں - آتش فشاں ہیں - اور نہایت زرخیز ہیں - جنوب مشرقی مجمع الجزائر کا زیادہ حصّہ اہل ہالینڈ کے ماتحت ہے ؂

بیّری دریا - اوپر بیان کئے ہوئے دریاؤں کے علاوہ ایشیا کے وسط میں ایک بڑا علاقہ ہے - جہاں کے دریا سمندر تک نہیں پہنچ سکتے - اس علاقہ کو برّی علاقہ کہتے ہیں - ایشیا میں اس قدر زیادہ برّی علاقہ ملنے کی ایک وجہ یہ ہے - کہ ایشیا ایک وسیع برّ اعظم ہے - اور اندرونی حصّوں

ہیں بارش کی کمی ہے - اس لئے دریاؤں میں پانی کافی نہیں ہوتا - کہ وہ سمندر تک پہنچ سکیں - دوسرے ایشیا کے وسطی سطوح مرتفع کے بعض حصّوں میں نشیب پائے جاتے ہیں اس لئے دریاؤں کا بہاؤ رُک جاتا ہے - اور وہ سمندر تک نہیں پہنچ سکتے - بڑے بڑے دریا مندرجہ ذیل ہیں :-

(۱) چینی ترکستان کا دریائے طارم (Tarim) جو جھیل لوب نور میں گرتا ہے - اور جس کے کنارے یارقند اور کاشغر کے شہر بس گئے ہیں ٭

(۲) روسی ترکستان کے دریائے جیحون (Amur Darya) اور سیحون (Sir Darya) جو جھیل ایرال میں گرتے ہیں - ان دریاؤں کے بالائی حصّے کے قریب تاشقند - سمرقند اور بخارا کے شہر بس گئے ٭

(۳) افغانستان کا دریائے ہری رود جس کے کنارے ہرات واقع ہے - اور دریائے ہلمند جس کے کنارے قندھار واقع ہے - یہ دونو دریا سیستان میں گر جاتے ہیں ٭

(۴) دریائے یردن (Jordon) جو جھیل مرداد میں گرتا ہے - یہ جھیل سطح سمندر سے 1300 فٹ نیچے واقع ہے - اور اس

کا پانی اس قدر نمکین ہے۔ کہ اس میں کوئی جانور زندہ نہیں رہتا ۔

ان سب دریاؤں میں جہاز رانی تو نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ پانی کی بہت کمی ہوتی ہے۔ لیکن یہ خشک علاقوں میں بہتے ہیں۔ جس کے سبب سے ان کے کنارے کے ساتھ ساتھ کاشتکاری ہو سکتی ہے۔ اور کئی مشہور شہر آباد ہو گئے ہیں۔ جن جھیلوں میں یہ دریا گرتے ہیں۔ اُن میں سے کوئی اور دریا نہیں نکلتا۔ اس لئے ان کا پانی بخارات بن کر اُڑتا رہتا ہے۔ اور یہ سب جھیلیں نمکین پانی کی جھیلیں ہیں۔ نقشہ دیکھ کر معلوم کرو۔ ایشیا میں نمکین پانی کی جھیلیں کون کون سی ہیں ؟

سوالات

(۱) ایشیا کا خاکہ اتارو۔ اور اس میں ایک ہزار فٹ سے کم اونچے۔ ایک ہزار فٹ اور تین ہزار فٹ کے درمیانی حصے اور تین ہزار فٹ سے زیادہ اونچے حصے مختلف رنگوں کے ذریعے ظاہر کرو ۔

(۲) سطح کے لحاظ سے ایشیا کو کس کس حصے میں منقسم کروگے۔ ہر ایک حصہ کا مختصر

حال لکھو۔

(۳) بیرونی سطوح مرتفع کا شمالی اور جنوبی میدانوں پر کیا اثر پڑا ہے؟

(۴) میسو پوٹیمیا۔ ہندوستان اور چین کے میدان اس قدر زرخیز کیوں ہیں؟ اس زرخیزی کا ان کی تاریخ پر کیا اثر پڑا ہے؟

(۵) ایشیا کا خاکہ اُتارو۔ اور اُس پر بڑے بڑے دریا اور اُن کے کنارے کے شہر درج کرو۔

(۶) ایشیا میں ایک بہت بڑا بری قطعہ کیوں ہے؟ بری دریاؤں سے کیا فائدہ ہے؟

(۷) بحر منجمد شمالی اور بحر ہند میں گرنے والے دریاؤں کا بہ لحاظ فوائد مقابلہ کرو اور فرق کی وجہ بیان کرو۔

(۸) کاشغر۔ یارقند۔ ہرات۔ قند[illegible]۔ سمرقند کہاں واقع ہیں۔ اور ان کے ریگستانوں میں آباد ہو جانے کی کیا وجہ ہے؟

آب و ہوا

کسی مقام کی آب و ہوا سے مراد اُس مقام کے اوسط درجۂ حرارت - اوسط مقدار بارش اور ہواؤں کے رُخ سے ہے - ہر مقام کی آب و ہوا پر زیادہ تر دو باتوں کا اثر پڑتا ہے - اوّل یہ کہ وہ مقام کس عرض بلد پر واقع ہے یعنی خط استوا سے اُس کا فاصلہ کس قدر ہے - دوسرے یہ کہ وہ سطح سمندر سے کتنا اونچا ہے خط استوا سے جس قدر دور کوئی مقام ہوگا - اسی قدر اُس کی آب و ہوا سرد ہوگی - اور جتنا کوئی مقام سطح سمندر سے اونچا ہوگا - اُتنا ہی سرد ہوگا - چونکہ جنوبی ایشیا خط استوا کے قریب واقع ہے - اور شمالی ایشیا منطقہ باردہ شمالیہ میں ہے - اس لئے ایشیا کے مقامات تمام خطوط عرض بلد پر پائے جاتے ہیں - یہی سبب ہے - کہ مختلف مقامات کی آب و ہوا مختلف ہے - اور یہ تم پہلے پڑھ چکے ہو کہ بعض

مقامات مثلاً جھیل مردار سطح سمندر سے ۱۰۰۰ فٹ سے کچھ زیادہ نیچے ہیں - اور بعض بلند کوہ ہمالیہ کی چوٹیاں سطح سمندر سے ۵ میل سے زیادہ اونچی ہیں - اس لئے ایشیا کے مقامات تمام بلندیوں پر پائے جاتے ہیں - یہی سبب ہے - کہ ایک مقام کی آب و ہوا دوسرے مقام کی آب و ہوا سے مختلف ہو جاتی ہے؛

سمندر سے فاصلہ - مُتساوی الحرارت کے نقشوں کو دیکھنے سے معلوم ہوگا - کہ وسط ایشیا یعنی روسی ترکستان گرمی میں بہت سخت گرم ہے - اور سردی میں بہت سخت سرد ہے - لیکن چین و جاپان کے جنوبی حصّے جو اسی عرض بلد میں واقع ہیں - نہ گرمیوں میں بہت سخت گرم ہیں - اور نہ سردیوں میں بہت سخت سرد ہیں - پس معلوم ہُوا - جو علاقے سمندر کے نزدیک واقع ہوتے ہیں - وہ گرمیوں میں کم گرم اور سردیوں میں کم سرد ہوتے ہیں - (بنگال اور پنجاب کی آب و ہوا کا مقابلہ کرو)؛

پہاڑوں کا رُخ - پہاڑ ہواؤں کو روک لیتے ہیں - یہی وجہ ہے - کہ کوہ ہمالیہ ہندوستان کے شمالی میدان کو شمال کی سرد ہواؤں سے

خطوط متساوی الحرارت جنوری

خطوط متساوی الحرارت-جولائی
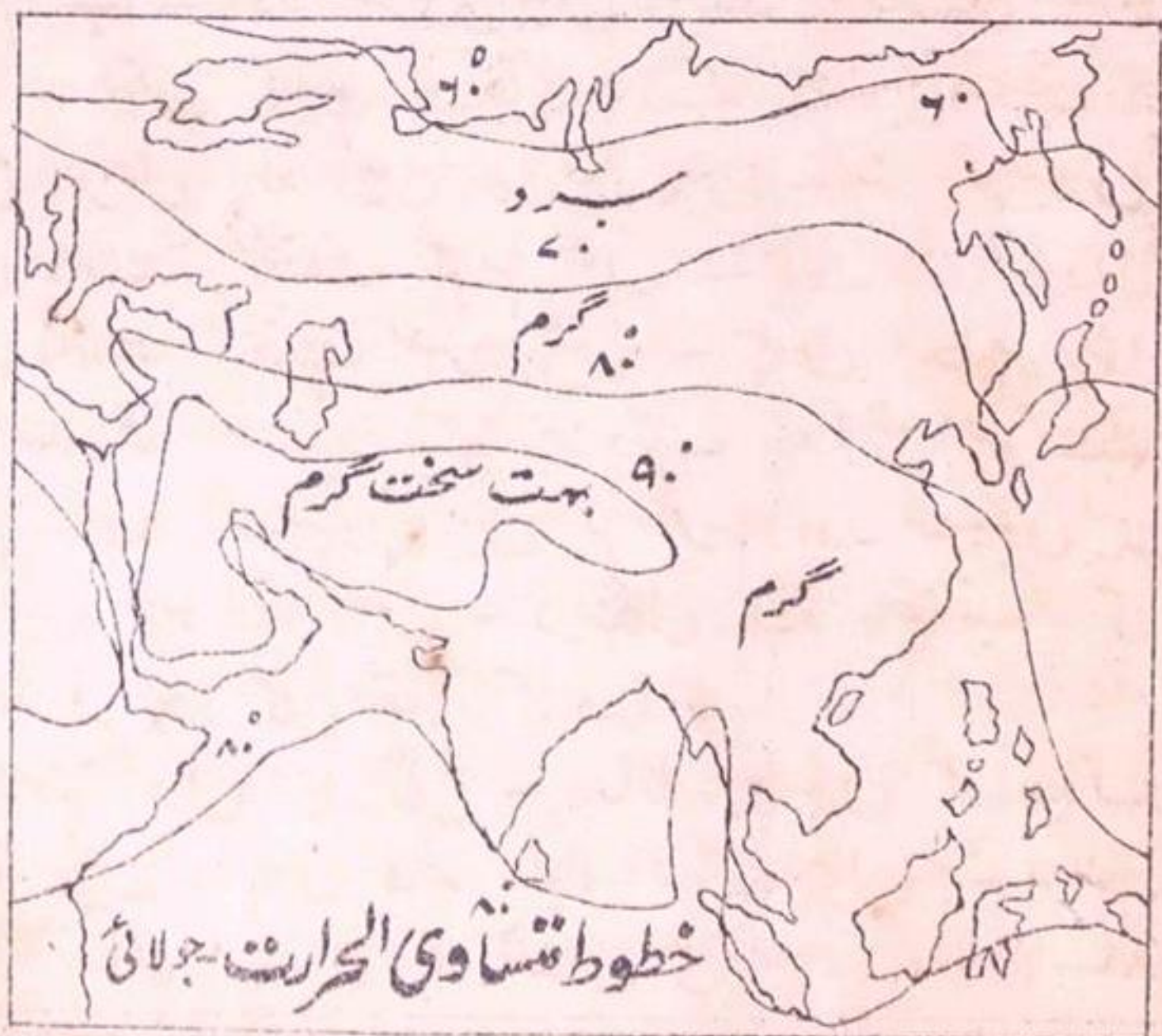
محفوظ رکھتا ہے - اسی طرح سے جنوب کی گرم اور مرطوب ہوائیں کوہ ہمالیہ کے شمال کی طرف نہیں جا سکتیں - جس کے سبب سے تبت بالکل خشک اور سرد ہے - لیکن شمالی ہند میں خوب بارش ہوتی ہے ۰

ہواؤں کا رُخ - اگر ہوائیں سمندر سے آئیں تو یہ اپنے ساتھ بارش لاتی ہیں - اگر خشکی سے آئیں تو یہ خشک ہوتی ہیں - اگر سرد علاقوں سے آئیں تو سرد ہوتی ہیں - اگر گرم علاقوں سے آئیں - تو گرم ہوتی ہیں - چونکہ ایشیا کے شمالی حصے میں بحر منجمد شمالی کی طرف سے ہوائیں بے روک ٹوک آتی رہتی ہیں - اس لئے وہاں سردی بہت سخت پڑتی ہے - اور بہت دنوں تک رہتی ہے - ایشیا کے جنوب مشرق میں جو ہوائیں چلتی ہیں - وہ بحر الکاہل کی نمی سے پر ہوتی ہیں - اور چونکہ یہ علاقہ منطقہ حارہ میں واقع ہے - اس لئے وہاں کی آب و ہوا گرم اور مرطوب ہوتی ہے - ایشیا کے جنوب مغرب میں عموماً شمال مشرق سے ہوائیں چلتی رہتی ہیں - جو بڑے بڑے قطعات خشکی پر سے گزر کر آتی ہیں - اس لئے خشک ہوتی ہیں - یہی سبب ہے کہ عرب اور فارس کی آب و ہوا عموماً گرم و خشک

ہے ۔

مون سون ہوائیں ۔ بارش کا انحصار بھی بہت کچھ ہواؤں پر ہی ہے ۔ درجۂ حرارت کے نقشوں کو دیکھنے سے معلوم ہوگا ۔ کہ گرمی کے موسم میں شمالی ہند ۔ ہند چینی اور چین بہت گرم ہوتے ہیں ۔ ان کے اوپر ہوا بھی گرم ہوتی ہے ۔ اور دباؤ کم ہوتا ہے ۔ لیکن سمندر جو خط استوا کے جنوب میں واقع ہے ۔ کم گرم ہوتا ہے ۔ اور ہوا کا دباؤ اس پر زیادہ ہوتا ہے ۔ اس لئے گرمی کے موسم میں ہوائیں سمندر سے خشکی کی طرف چلتی ہیں ۔ ہندوستان اور ہند چینی میں اُن کا رُخ جنوب مغرب سے شمال مشرق ہوتا ہے ۔ لیکن چین اور جاپان میں جنوب مشرق کی طرف سے شمال مغرب ہوتا ہے ۔ یہی سبب ہے ۔ کہ گرمی کے موسم میں ان ملکوں میں بہت بارش ہوتی ہے سردی کے موسم میں ہندوستان کا شمالی میدان اور چین بہت سرد ہو جاتے ہیں ۔ لیکن سمندر مقابلتہً گرم ہوتا ہے ۔ اس لئے ہوائیں خشکی سے سمندر کی طرف چلتی ہیں ۔ انکا رخ شمال مشرق سے جنوب مغرب کو ہوتا ہے ۔ چونکہ یہ خشکی سے آتی ہیں ۔ اس لئے یہ خشک ہوتی ہیں ۔ لیکن ان کا تھوڑا سا حصہ سمندر کو

عبور کرتا ہے - جس کے سبب سے چین - ہند چینی اور ہندوستان کے مشرقی ساحل پر تھوڑی سی بارش ہو جاتی ہے ◆

مذکورہ بالا امور سے ظاہر ہے کہ آب و ہوا کے لحاظ سے ہم ایشیا کو مندرجہ ذیل خطوں میں تقسیم کر سکتے ہیں ◆

۱- بحر منجمد شمالی کے متصل کا علاقہ-
یہاں نہایت سخت سردی پڑتی ہے - نو مہینے سے زیادہ عرصے تک یہ علاقہ منجمد رہتا ہے- گرمی کے موسم میں جب برف پگھلتی ہے- تو دلدل ہو جاتی ہے - اور کچھ نباتات اُگ آتی ہے - اس علاقے کو ٹنڈرا کا میدان کہتے ہیں ◆

۲- سائبیریا کا میدان یا شمالی میدان-
یہاں کی آب و ہوا بھی بہت سرد ہے - اور بارش کم ہوتی ہے - جس کی وجہ یہ ہے - کہ

(۱) قطب شمالی سے سرد ہوائیں آتی ہیں ◆

(۲) جنوب کی طرف کے پہاڑ جنوب کی گرم اور بارش لانے والی ہواؤں کے سدِ راہ ہیں ◆

(۳) اس میدان کی ڈھلان شمال کی طرف کو ہے یعنی سورج کی مخالف سمت کو- لہٰذا سورج کی شعاعیں نہایت ترچھی پڑتی ہیں ◆

تقریباً ۱ ماہ سخت جاڑا پڑتا ہے - گرمی

۵ انچ سے نیچے
۵ — ۱۰
۱۰ — ۲۰
۲۰ — ۴۰
۴۰ سے اوپر

ایشیا۔ موسم گرما کی بارش

۵ انچ سے نیچے
۵ سے ۱۰
۱۰ سے ۲۰
۲۰ سے ۴۰
۴۰ سے اوپر
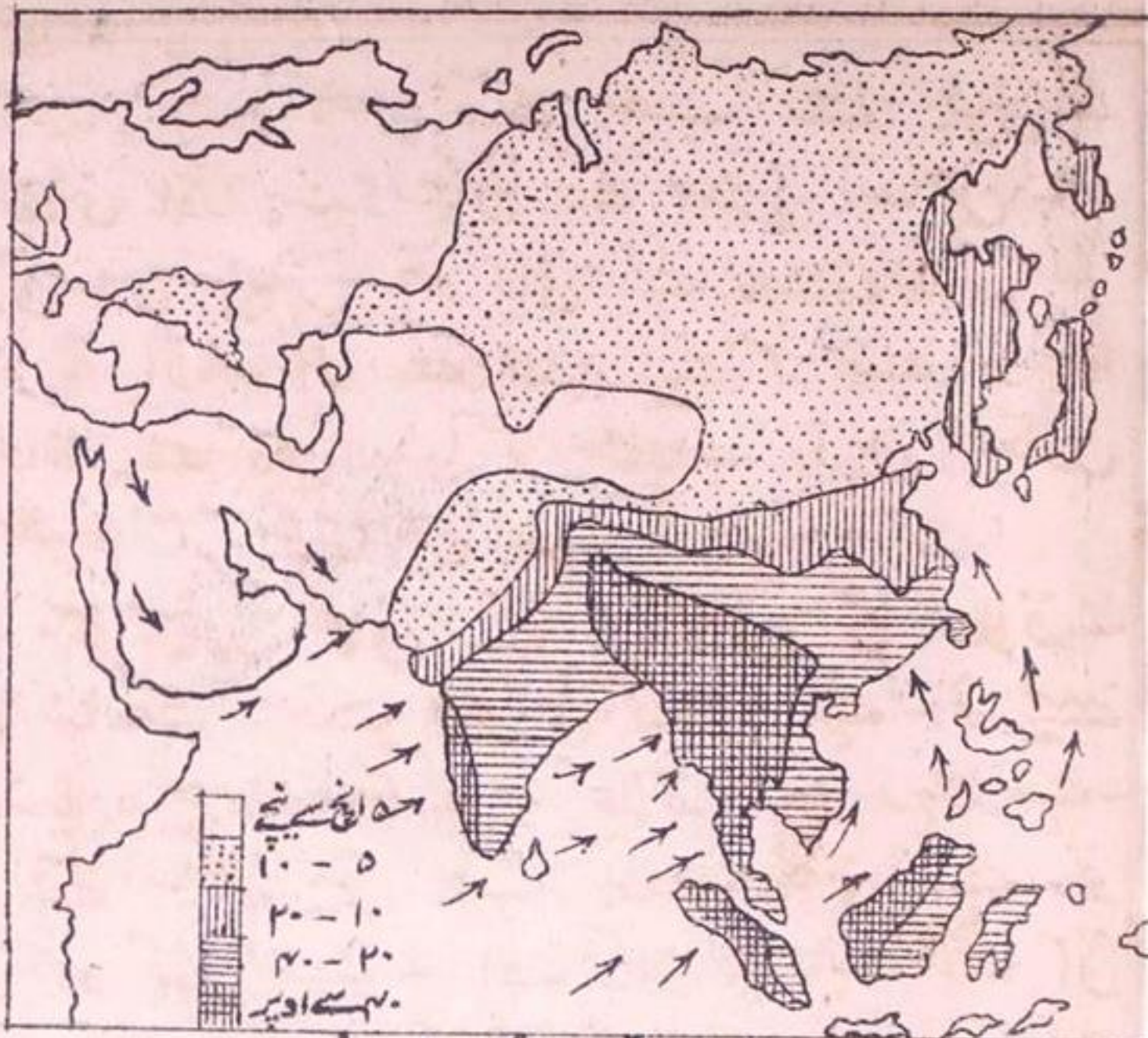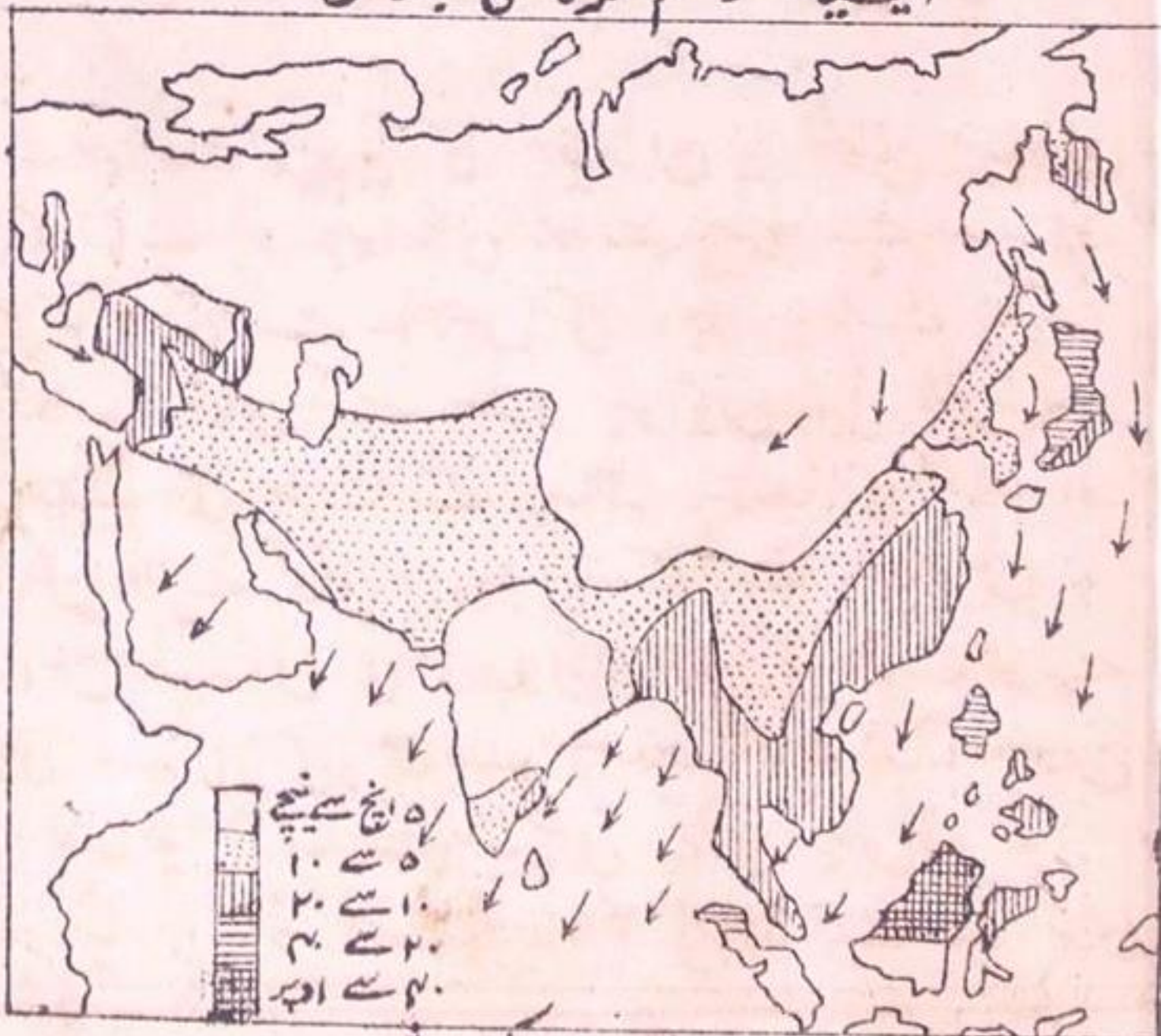
ایشیا۔ موسم سرما کی بارش

کل دو اڑھائی مہینے رہتی ہے - گو موسم گرما بہت تھوڑے عرصے تک رہتا ہے - مگر ان مقامات پر سورج بیس گھنٹے تک چمکتا ہے - اس لئے ان دنوں میں کافی گرمی ہوتی ہے - جس سے جَو اور گیہوں پختگی پر آ جاتے ہیں ×

۳ - مون سون ہواؤں کا خطّہ - اس میں ہندوستان - ہند چینی - ملک چین - کوریا - اور جاپان شامل ہیں - یہاں بارش بہت ہوتی ہے - گرمی بھی سخت پڑتی ہے - اس لئے نباتات بافراط پیدا ہوتی ہیں - چین کوریا اور جاپان کے شمالی حصّوں میں خط استوا سے دور ہونے کے باعث موسم سرما مقابلتاً سخت سرد ہوتا ہے ×

۴ - وسطی سطح مرتفع - یعنی سائبیریا اور مون سون ہواؤں کے خطّے کا درمیانی حصّہ یہ بہت خشک علاقہ ہے - کیونکہ بحر ہند کی ہوائیں کوہ ہمالیہ سے ٹکرا کر اس کے جنوب کی طرف مینہ برساتی ہیں - شمال کی طرف نہیں جانے دیتیں - یہاں جاڑا بہت سخت ہوتا ہے - بلندی کے زیادہ ہونے کی وجہ سے یہاں گرمی ایسی سخت نہیں ہوتی - جیسی ترکستان میں ہوتی ہے ×

۵ - بحیرۂ روم کا خطّہ - جس میں ایشیا سے

کوچک - شام اور فلسطین شامل ہیں۔ یہاں کی آب و ہوا خوشگوار اور معتدل ہے۔ سمندر کے نزدیک ہونے اور منطقہ معتدلہ میں واقع ہونے کی وجہ سے آب و ہوا معتدل ہے۔ یہاں پر اکثر بارش موسم سرما میں ہوتی ہے - موسم گرما خشک ہوتا ہے - جوں جوں مشرق کی طرف جاتے ہیں - اور سمندر سے دور ہوتے جاتے ہیں۔ بارش کم ہوتی جاتی ہے ؀

۶ - **جنوبی ریگستان** - اس میں عرب اور فارس شامل ہیں - یہاں کی آب و ہوا گرم اور خشک ہے - دن کے وقت سخت گرمی پڑتی ہے - اور رات کو بڑی سردی ہو جاتی ہے ؀

۷ - **مجمع الجزائر کا خطہ** - چونکہ ان جزیروں کے چاروں طرف سمندر ہے - اس واسطے بارش بہت ہوتی ہے - لیکن آب و ہوا مختلف ہے - اختلاف کی وجہ عرض بلد ہے - خط استوا کے قریب کے جزیرے زیادہ گرم ہیں - اور دور کے بدرجہ سرد ہوتے چلے گئے ہیں ؀

سوالات

(۱) گرمی کے موسم کے درجۂ حرارت کا نقشہ غور سے دیکھو اور بتاؤ کونسا حصہ سب سے زیادہ گرم ہے - اور کیوں ؟ اس موسم میں ایشیا کا جنوبی اور جنوب

مشرقی حصّہ بہت سخت گرم کیوں نہیں ہوتا؟
(۲) سردی کے موسم کے درجہ حرارت کا نقشہ دیکھو
بتاؤ - کونسا علاقہ سب سے سرد ہے - اور کیوں؟
کیا وجہ ہے - کہ روسی ترکستان چین کی نسبت
زیادہ سرد ہے؟
(۳) ایشیا کے گرمی اور سردی کے بارش کے نقشوں
کا غور سے مطالعہ کرو - اور معلوم کرو - کہ
(۱) وہ کون سے حصے ہیں - جہاں سارا سال
بارش ہوتی ہے؟
(۲) جہاں زیادہ تر بارش گرمی کے موسم میں
ہوتی ہے؟
(۳) جہاں زیادہ تر بارش سردی کے موسم میں
ہوتی ہے؟
(۴) جہاں بالکل بارش نہیں ہوتی - ہر ایک کا
سبب بیان کرو۔
(۴) جنوب مشرقی ایشیا اور جنوب مغربی ایشیا کی
آب و ہوا کا مقابلہ کرو - اور فرق کی وجہ بیان کرو۔
(۵) وسطی سطوح مرتفع کے خشک ہونے کی کیا
وجہ ہے؟
(۶) شانگھائی میں زیادہ تر بارش گرمی کے موسم
میں ہوتی ہے - لیکن سمرنا میں سردی کے موسم
میں کیا وجہ ہے؟

نباتات - حیوانات اور باشندوں کے پیشے

کسی علاقے کی نباتات کا مدار زیادہ تر آب و ہوا پر ہوتا ہے - چونکہ ایشیا کے مختلف علاقوں کی آب و ہوا مختلف ہے - اس لئے نباتات بھی مختلف قسم کی ہوتی ہے ٭

نباتات کے لحاظ سے ایشیا کو مندرجہ ذیل خطوں میں تقسیم کر سکتے ہیں :-

۱- ٹنڈرا کا میدان - جو عین شمال میں واقع ہے یہاں کائی اور لچن کے سوا جو ایک قسم کی گھاس ہے کچھ نہیں پیدا ہوتا - یہ رینڈیر کی خوراک ہے - یہاں کے لوگوں کا گذارہ مچھلی کے شکار پر یا رینڈیر پر ہوتا ہے - آبادی بہت ہی کم ہے - یہاں کے باشندے رینڈیر کی کھال کے خیمے اور اس کی ہڈی کے اوزار بناتے ہیں - رینڈیر بھی

ان لوگوں کی بغیر پہیّے کی گاڑیوں کو کھینچتا ہے۔ اسی کا وہ دود پیتے اور گوشت کھاتے ہیں +

۲۔ سائبیریا کا میدان۔ یہاں پر منطقہ معتدلہ کے جنگلات پائے جاتے ہیں۔ شمال کی طرف ہمیشہ سرسبز رہنے والے صنوبر کی قسم کے درخت۔ جنوب کی طرف برگ نشاں درخت جن کی پت جھڑ ہر سال ہوتی ہے۔ پائے جاتے ہیں۔ جنوب مغربی حصّے میں جہاں جنگلات صاف کر دئے گئے ہیں۔ کاشتکاری ہوتی ہے۔ گیہوں اور جو پیدا ہوتے ہیں۔ اور مویشی پالے جاتے ہیں۔ جن کے دود سے مکھن اور پنیر تیار کیا جاتا ہے۔ اور یورپ کے ملکوں یں بھی جاتا ہے۔ جنگلات میں سمور دار جانور مثلاً گلہری۔ لومڑی۔ قاقم۔ ریچھ۔ سیبل ملتے ہیں۔ جن کو پروردگار نے سردی سے بچنے کے لئے سمور عطا کیا ہے۔ لوگ ان کا سمور کی خاطر شکار کرتے ہیں ان جنگلات کی لکڑی غیر ملکوں کو بہت کم بھیجی جاتی ہے۔ کیونکہ دریا جو سب سے آسان ذریعہ آمد و رفت ہیں۔ منجمد رہتے ہیں۔ اور جہازرانی کے ناقابل ہیں۔ اس خطّہ کے جنوبی اور مشرقی حصّے میں جو پہاڑی ہے۔ سونا۔ چاندی۔ سیسہ وغیرہ معدنیات پائی جاتی ہیں۔ لیکن نکالی بہت کم جاتی ہیں۔ سخت سرد آب و ہوا ہونے کی

نباتات کے قدرتی خطے

وجہ سے آبادی بہت کم ہے ؎

۳۔ سٹیپ کے میدان ۔ سائبیریا کے جنگلات اور جنوبی ریگستان کے درمیان واقع ہیں بحیرہ خزر سے لے کر مانچوریا تک تمام وسط ایشیا میں پھیلے ہوئے ہیں + یہاں بارش بہت کم ہوتی ہے ۔ گرمیوں میں نہایت سخت گرمی اور سردیوں میں سخت سردی پڑتی ہے ۔ چنانچہ درجۂ حرارت کی تبدیلی کے سبب سے پتھریلی چٹانیں ٹوٹ ٹوٹ کر چورا چورا ہو جاتی ہیں ۔ اور اس لئے زمین ریتلی ہو جاتی ہے ۔ یہی باعث ہے ۔ کہ یہاں بڑے بڑے درخت کہیں نہیں ہوتے ۔ صرف گھاس ہی پیدا ہوتی ہے ۔ چراگاہیں بہت ہیں ۔ لوگ ریوڑ چراتے ہیں ۔ اور خانہ بدوش ہیں ۔ اچھی چراگاہیں جنگلات کی طرف ملتی ہیں ۔ اور خراب ریگستان کی طرف ۔ اس علاقے میں کرغیز قوم کے لوگ رہتے ہیں ۔ جو خانہ بدوش ہیں ۔ اور گائے ۔ بیل ۔ اونٹ ۔ گھوڑے پالتے ہیں ۔ یہ جانوروں کا دودھ پیتے ہیں ۔ اور گوشت کھاتے ہیں ۔ ان کے خیمے اور کپڑے اون کے بنے ہوئے ہوتے ہیں ۔ ان کی عورتیں چمڑے کے دستانے ۔ جوتے اور زین بناتی ہیں ؎ اس علاقہ میں جہاں کہیں پانی مل جاتا ہے ۔ مثلاً دریائے جیحون اور سیحون کے بالائی حصوں میں وہاں کاشتکاری ہوتی

ہے - اور کپاس - گیہوں اور جَو کی کاشت ہوتی ہے ؛

۴- **وسطی سطوح مرتفع** - جس میں تبّت - چینی ترکستان اور منگولیا شامل ہیں - یہ بہت خشک علاقہ ہے - کیونکہ بحر ہند کی ہوائیں کوہ ہمالیہ سے ٹکرا کر اس کے جنوب کی طرف مینہ برساتی ہیں - شمال کی طرف جانے نہیں پاتیں - یہاں پر جاڑا بہت سخت پڑتا ہے - ایسے علاقے میں سوائے گھاس کے اور کچھ پیدا نہیں ہوتا - جس پر بھیڑ بکری کا گزارہ ہوتا ہے - تبّت جو سب سے اونچی سطح مرتفع ہے - نہایت سخت سرد ہے - یہاں پر یاک (سُرا گائے) جانور ملتا ہے - جس کے ذریعے دشوار گزار راستوں میں بار برداری ہوتی ہے - اس جگہ درخت بھی نہیں ملتے - اس لئے ایندھن کی بہت سخت تکلیف ہوتی ہے - لیکن بکری اور سُرا گائے کی مینگنوں کو سُکھا کر ایندھن کا کام لیتے ہیں یہاں بہت سخت سردی پڑتی ہے - ہر ایک قسم کا پانی جم جاتا ہے - یہی سبب ہے - کہ تبّت کے لوگ بڑے غلیظ رہتے ہیں - سال بھر میں شاذ و نادر ہی کبھی نہاتے ہیں - دریاؤں کی گھاٹیوں میں کہیں کہیں گرمی کے موسم میں جَو کی کاشتکاری ہو جاتی ہے ؛

۵- **صحرا یا ریگستان** - جس میں ایران اور عرب

شامل ہیں۔ آب و ہوا نہایت سخت گرم اور خشک ہے۔ لیکن ایران میں اونچائی کے سبب سے سردی کے موسم میں سردی بھی سخت ہو جاتی ہے۔ یہاں پر نباتات کی قلت ہے۔ صرف ایسے پودے پائے جاتے ہیں۔ جو اپنے اندر کی نمی کو بخارات بننے سے روک سکیں۔ مثلاً کانٹےدار جھاڑیاں۔ کیکر۔ ببول۔ تھوہر۔ فراش۔ کہیں کہیں گھاس پیدا ہوتی ہے۔ جس پر بھیڑ۔ بکری۔ اونٹ اور گھوڑوں کا گزارہ ہوتا ہے۔ لوگوں کو چراگاہوں کی تلاش میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا پڑتا ہے۔ اس لئے وہ خانہ بدوش ہوتے ہیں۔ اگر کہیں کوئی قدرتی چشمہ یا کنواں مل جائے۔ تو کھجور۔ جوار۔ باجرہ کی کاشت ہوتی ہے۔ ایسی جگہ کو نخلستان کہتے ہیں۔ ایران میں دریاؤں کی گھاٹیاں بڑی زرخیز ہیں۔ ان میں پھلوں کی کاشت ہوتی ہے۔ ریگستانوں میں معدنیات مل جاتی ہیں۔ مثلاً عرب میں نمک ملتا ہے۔ جو عدن کی بندرگاہ سے باہر بھیجا جاتا ہے۔ اور فارس میں مٹی کا تیل ملتا ہے۔

۶۔ بحیرہ روم کا خطہ۔ جس میں ایشیائے کوچک اور ملک شام اور فلسطین کا مغربی ساحل شامل ہے۔ اس جگہ گرمیوں میں موسم گرم اور خشک ہوتا ہے۔ لیکن جاڑے میں بارش ہوتی

ہے - اور سردی کم پڑتی ہے - چونکہ گرمی کا موسم خشک ہوتا ہے - اس لئے نباتات ایسی ہوتی ہے - جو کچھ حد تک خشکی کو برداشت کر سکے مثلاً انگور جس کی جڑیں لمبی ہوتی ہیں - اور زیتون - لیموں - نارنگی جن کے پتے موٹے ہوتے ہیں - گرمی کے موسم میں جہاں کہیں پانی مل جاتا ہے - مکی اور کپاس کی کاشت ہوتی ہے - سردی میں گیہوں اور جَو کی - چونکہ پہاڑوں پر گھاس ہوتی ہے - اس واسطے بھیڑ - بکریاں پالی جاتی ہیں - اور اون کی بڑی پیداوار ہوتی ہے - اس علاقے میں شہتوت کا درخت بھی ملتا ہے - اس کے پتوں پر ریشم کے کیڑے پالے جاتے ہیں ؞

۷ - **مون سون ہواؤں کا خطّہ** - اس میں ہندوستان - ہند چینی - چین - جاپان - شامل ہیں - گرمی کے موسم میں آب و ہوا گرم مرطوب ہوتی ہے - لیکن سردیوں میں عموماً خشک ہوتی ہے - چونکہ نمی اور حرارت دونو ایک ہی وقت میں ملتی ہیں - اس لئے نباتات کی بڑی افراط ہے - پہاڑوں پر گھنے جنگلات پائے جاتے ہیں - میدانوں میں جو اکثر دریاؤں کی مٹی سے بنے ہیں - اور جہاں آب و ہوا گرم مرطوب ہوتی ہے - چاول - نیشکر - نیل - کپاس کی کاشت ہوتی

نقشہ ایشیا۔ معدنیات و مصنوعات

بحر ہند

بحر الکاہل

قالین بننا
تانبا
سیسہ
مٹی کا تیل
نمک
سیمنٹ بنانا
سہاگہ
سوتی کپڑے بننا
کوئلہ
سونا
گریفائٹ
قلعی
لوہا

ہے۔ پہاڑیوں کی ڈھلانوں پر چائے بوئی جاتی ہے۔ سردی کے موسم میں گیہوں۔ جو اور سرسوں کی کاشت ہوتی ہے۔ خشک حصّوں میں مویشی پالے جاتے ہیں۔ چونکہ اس علاقے میں کاشتکاری بہت ہوسکتی ہے اس لئے آبادی نہایت گنجان ہے۔ مگر ہند چینی میں جو اکثر پہاڑی علاقہ ہے۔ اور جنگلات سے ڈھکا ہے۔ آبادی کم ہے۔ ہندوستان اور جاپان میں جہاں لوہا اور کوئلا نکالا جاتا ہے۔ سوتی۔ اونی۔ اور ریشمی کپڑا بُننے کے کارخانہ جات بھی ترقی کر رہے ہیں۔

۸۔ مجمع الجزائر میں سارے سال آب و ہوا گرم اور مرطوب ہے۔ اس لئے یہاں پر گھنے جنگلات پائے جاتے ہیں۔ جن میں آبنوس۔ ربڑ۔ ساگون۔ ناریل۔ گرم مصالح اور ساگودانہ خاص طور سے انسان کے کارآمد ہیں۔ جہاں کہیں جنگلات کاٹ کر زمین صاف کر دی گئی ہے۔ وہاں۔ نیشکر۔ تمباکو اور کیلے کی کاشت ہوتی ہے۔ ولندیزوں اور انگریزوں کے ماتحت اس خطّے میں خاصی ترقی ہو رہی ہے۔

سوالات

(۱) ایشیا کا خاکہ اُتارو۔ اور اُس کے مختلف حصّوں کی نباتات درج کرو۔

(۲) نقشہ پیداوار دیکھ کر بتاؤ۔ کہ ایشیا کے کس کس حصّے میں مندرجہ ذیل اشیا پیدا ہوتی ہیں اور کیوں؟
چائے۔ کپاس۔ نیشکر۔ قہوہ اور ربڑ؟

(۳) مون سون ہواؤں اور بحیرۂ روم کے خطّوں کی آب و ہوا اور پیداوار کا مقابلہ کرو۔ اور اختلافات کی وجہ بیان کرو۔

(۴) ایشیا کے کس کس حصّے میں گھنے جنگلات پائے جاتے ہیں۔ ان کی بڑی بڑی پیداوار کیا ہے؟

(۵) سٹیپ کے میدان سے کیا مراد ہے۔ یہاں کے لوگ کس طرح سے زندگی بسر کرتے ہیں؟ ان کا ٹنڈرا کے لوگوں کی زندگی سے مقابلہ کرو۔

(۶) گرم ریگستان میں کس قسم کی نباتات پائی جاتی ہے۔ یہاں کے لوگ کس طرح زندگی بسر کرتے ہیں؟

آٹھواں باب

باشندے

آبادی کا نقشہ دیکھ کر بتاؤ۔ کس کس حصّے میں آبادی گنجان ہے۔ اور کس کس حصّے میں بہت کم۔ اس نقشے کا سطح کے نقشے اور بارش کے نقشے سے مقابلہ کرو۔ پہاڑی حصّوں میں آبادی کیسی ہے۔ میدانی حصّوں میں کیسی ہے؟

پچھلے سبق میں تم نے پڑھا ہے۔ کہ ایشیا کے جنوب مشرقی حصّے یعنی ہندوستان۔ چین۔ جاپان میں جہاں مون سون ہوائیں چلتی ہیں۔ زمین زرخیز ہے۔ کاشتکاری خوب ہو سکتی ہے۔ اس لئے یہاں آبادی گنجان ہے۔ باقی حصّوں میں یا تو ریگستان ہے۔ یا پہاڑی اور سرد علاقے ہیں۔ اس واسطے آبادی بہت کم ہے۔ لوگ بھیڑ۔ بکری۔ پال کر مشکل سے گزارہ کرتے ہیں۔

ایشیا کی آبادی تقریباً نوّے کروڑ یعنی کل دنیا کی آبادی کے نصف کے برابر ہے۔ اور دنیا میں جو تین بڑی نسلیں گوری۔ پیلی۔ کالی ہیں۔ اُن میں سے پہلی دو نسلیں ایشیا میں پائی جاتی ہیں

بحساب فی مربع میل
۱ سے کم
۱ سے ۱۰
۱۰ سے ۵۰
۵۰ سے ۱۰۰
۱۰۰ سے زیادہ
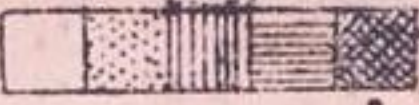
پیلی نسل کے لوگ ایشیا میں کوہ ہمالیہ سے لے کر
بحر منجمد شمالی اور بحرالکاہل تک پھیلے ہوئے ہیں۔
ان کے جسم کی رنگت زرد ہوتی ہے۔ آنکھیں ٹیڑھی
ناک چھوٹی اور چوڑی۔ چہرہ چکلا اور چپٹا۔ کلّے
اُبھرے ہوئے۔ بال سیدھے اور سیاہ ہوتے ہیں۔
گوری نسل کے سب آدمیوں کا رنگ یکساں نہیں
ہوتا۔ کوئی بہت گورا ہوتا ہے۔ کوئی کم گورا۔ کوئی
سانولا۔ یہ لوگ ایشیا کے جنوب مغرب اور ہندوستان
میں پائے جاتے ہیں۔

مذاہب۔ ایشیا دنیا کے تمام بڑے بڑے مذہبوں
کا جنم بھوم ہے۔ ہندو اور بودھ مذہب ہندوستان
میں پیدا ہوئے۔ ہندو مذہب اب تک ہندوستان
میں موجود ہے۔ اور بودھ مذہب لنکا۔ برہما۔ تبت۔
چین اور جاپان تک پھیلا ہوا ہے۔ بودھ مذہب کا
لاما گرو تبت میں رہتا ہے۔

یہودیوں۔ عیسائیوں۔ مسلمانوں کے مذہب بھی
مغربی ایشیا میں پیدا ہوئے۔ ان کی تعلیم یہ ہے۔ کہ
خدا ایک ہے۔ ان تینوں مذہبوں کا آغاز ریگستانوں
میں ہوا۔ مذہب یہود صحرائے سینا میں۔ دین مسیحی
صحرائے شام میں۔ اور دین اسلام ریگستان عرب میں
پیدا ہوا۔ چونکہ ریگستانوں میں دریاؤں کی زرخیز وادیوں
اور سرسبز ملکوں کی مانند سامان زندگی آسانی سے میسر
نہیں آتا۔ اس لئے وہاں باشندوں کو بہت سی چیزوں

کے بغیر گزارہ کرنا پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ یہ تینوں مذہب بھی کفایت شعاری و عاقبت اندیشی کی تلقین کرتے ہیں۔ چنانچہ قرآن شریف میں آیا ہے کہ "اللہ مسرفوں کا دشمن ہے"۔

دین مسیح کی اشاعت ایشیا میں بہت نہیں ہوئی۔ مگر یورپ اور امریکہ میں بہت پھیل گیا ہے۔ مسلمان۔ عرب۔ فارس۔ افغانستان۔ ایشیائے کوچک اور ہندوستان کے اکثر حصوں میں پائے جاتے ہیں۔ چین کے لوگ کان فیوشی اس کے پیرو ہیں۔ اور اپنے بزرگوں کی پرستش کرتے ہیں۔ بہت سے بدھ مذہب سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔

سوالات

(۱) آبادی کے نقشے کو غور سے دیکھو۔ کس کس ملک میں آبادی بہت گنجان ہے۔ اور کس کس میں بہت کم۔ وجہ بیان کرو۔

(۲) سائبیریا کے کس حصے میں آبادی پائی جاتی ہے؟ گریٹ سائبیرین ریلوے کس حصے سے گزرتی ہے؟

(۳) ہندوستان اور ایشیائے کوچک کی فی مربع میل آبادی کیا ہے؟ اختلاف کی وجہ بیان کرو۔

(۴) ایشیائے کوچک۔ چین۔ جاپان میں زیادہ تر کس مذہب اور کس نسل کے آدمی رہتے ہیں؟

نواں باب

ملکی تقسیم اور تاریخی حالات

ایشیا میں دنیا کے دو نہایت آباد ملک ہندوستان اور چین واقع ہیں۔ ان دونو ملکوں کی ابتدائی خوشحالی اور دولت مندی کی وجوہات یہ تھیں۔ کہ اُن کی زمین زرخیز تھی۔ بڑے بڑے دریا موجزن تھے۔ اور پہاڑوں کی قدرتی فصیلیں ملک کی محافظ تھیں۔

بہ نسبت چین کے ہندوستان یورپ سے زیادہ نزدیک ہے۔ اس لئے اہل فرنگ پہلے یہاں آئے۔ انگریز اور فرانسیس مدت تک سلطنت ہند کے حاصل کرنے کے لئے لڑتے رہے۔ آخر کار انگریز غالب آئے۔ اور ملک ہندوستان پر قابض ہو گئے۔

اہل چین غیر لوگوں کا اپنے ملک میں آنا پسند نہیں کرتے۔ لیکن اب چین میں بھی ترقی کے آثار نظر آرہے ہیں۔ سنہ ۱۹۱۲ء سے جمہوری حکومت قائم ہے۔ جس کو مرکزی حکومت کمزور ہونے کی وجہ سے تا حال

پوری کامیابی حاصل نہیں ہوئی ۔

جاپان نے حال میں حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ اور اب اس کا شمار دنیا کی اوّل درجے کی طاقتوں میں ہونے لگا ہے ۔

روس کی سلطنت شمالی ایشیا میں بحرالکاہل تک پھیلی ہوئی ہے ۔ تھوڑا عرصہ گزرا کہ اُس نے کوریا لینے کی کوشش کی ۔ جس پر روس اور جاپان میں بڑی بھاری لڑائی ہوئی ۔ اور روس کو شکست ہوئی ۔ اب کوریا جاپان کے قبضے میں ہے ۔

فارس اور افغانستان ۔ مسلمانوں کی خودمختار سلطنتیں ہیں ۔ اور ایشیائے کوچک میں مسلمانوں کی جمہوری سلطنت ہے ۔ عرب سلطان عرب کے ماتحت ہے ۔ میسوپوٹیمیا (عراق عرب) اور فلسطین انگریزوں کی حکمبرداری میں اور ملک شام فرانسیسیوں کی حکمبرداری میں ہے ۔ ایشیائے کوچک کے شمال مشرقی پہاڑی حصّے میں آرمینیا کی جمہوری سلطنت قائم ہوگئی ہے ۔ اس کا دارالخلافہ اریوان ہے ۔

ایشیا کے جنوب مشرق کے ملک مختلف سلطنتوں کے ماتحت ہیں ۔ **کوچین** چائنا فرانس کے قبضے میں ہے ۔ **ٹانکین** ۔ انام اور کمبودیا فرانس کی حمایت میں ہیں ۔ **سیام** خودمختار ہے ۔ جزیرہ نمائے ملایا میں کئی بستیاں انگریزوں کے قبضے میں ہیں ۔ اور کئی ریاستیں ان کی حمایت میں ہیں ۔

مذکورہ بالا حالات پر نظر کرکے ہم کہ سکتے ہیں کہ اہل فرنگ کو جتنا اقتدار اور بڑا اعظموں میں حاصل ہے اتنا ایشیا میں نہیں ۔

بحر منجمد شمالی
سائبیریا
منگولیا
چین
تبت
فارس
کابل
کاشغر
تاشقند
طہران
بغداد
ہندوستان
کلکتہ
بنارس
آگرہ
الہ آباد
بمبئی
حیدرآباد
مدراس
خلیج بنگال
بحیرہ عرب
بحر ہند
کولمبو
رنگون
بحر الکاہل
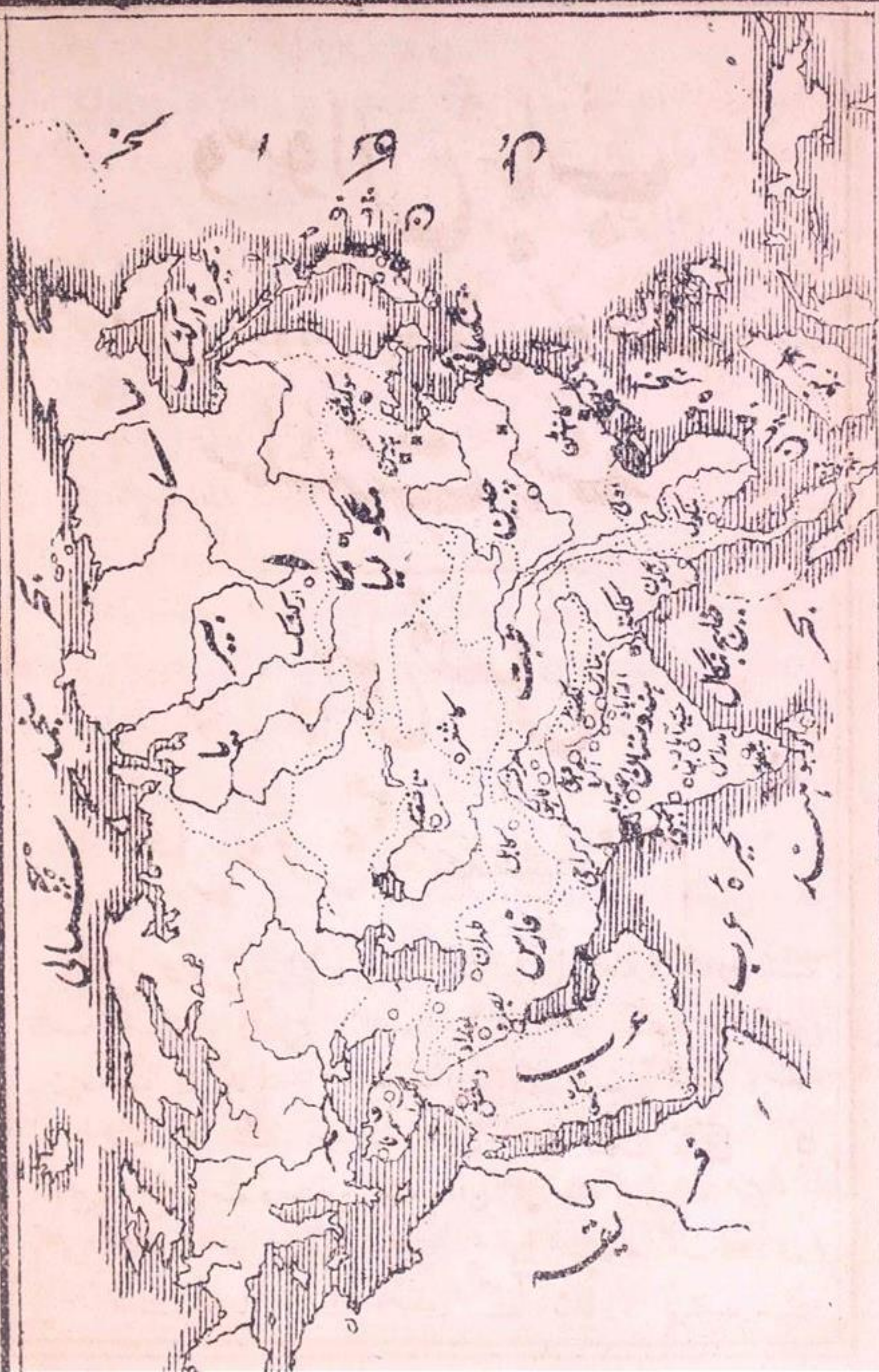
دسواں باب

مون سون ہواؤں کا خطّہ

سلطنتِ ہند

پہلی فصل

محلّ وقوع ۔ حدود ۔ نام

محلّ وقوع ۔ ایشیا کے نقشے میں ہندوستان کے ملک کا محل وقوع دیکھو ۔ برّ اعظم سے جو تین جزیرے نما ملایا ۔ ہندوستان اور عرب خط استوا کی طرف کو نکلے ہوئے ہیں ۔ ان میں بیچ کا جزیرہ نما ہندوستان ہے ۔ ان میں سے کوئی سا جزیرہ نما بھی خط استوا تک نہیں پہنچا ہے ۔ مگر اوروں کی نسبت ملایا خط استوا کے زیادہ قریب ہے

اور عرب زیادہ دُور۔ نقشہ دیکھنے سے یہ بھی معلوم ہو جائے گا۔ کہ لنکا کا نہایت جنوبی سرا خط استوا سے کوئی چھ درجے شمال کو ہے۔ اور چونکہ ایک درجہ تقریباً اُنہتر میل کے برابر ہوتا ہے۔ اس لئے صاف ظاہر ہے۔ کہ ہندوستان کے کسی مقام کا فاصلہ خط استوا سے چار سو میل سے کم نہیں ہو سکتا۔

حدود۔ ہندوستان کی نصف حد تری ہے۔ اور نصف حد خشکی۔ خشکی کی حد ہم کو گرد و نواح کے ہمسایوں سے جدا کرتی ہے۔

شمال میں اہل چین ہمارے ہمسائے ہیں۔ اور کوہ ہمالیہ ہم کو تبت سے جو جمہوری سلطنت چین کا ایک حصّہ ہے۔ جُدا کرتا ہے۔ اس پہاڑ میں سے گزرنے کے لئے صرف تین راستے ہیں۔ اوّل تو دو بلند درّے جو دارجلنگ اور بھوٹان سے شروع ہوتے ہیں۔ اور تیسرا راستہ وادی ستلج کا ہے۔ جو اوپر کی طرف کو گیا ہے۔ یہ راستے بہت اونچے اور دشوار گزار ہیں۔ سردی کے موسم میں برف سے ڈھکے رہتے ہیں۔

مشرق میں خشکی کی حد ہم کو اہل سیام سے جدا کرتی ہے۔ جو ہمارے اچھے ہمسائے ہیں۔

مغرب میں ہمارے قریب ایرانی اور افغانی بستے ہیں۔ ان دونو قوموں کے ساتھ ہمارے تعلقات عمدہ ہیں۔ اس میں کلام نہیں۔ کہ سرحد افغانستان پر ہمیشہ لڑائیاں اور جھگڑے ہوتے رہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جو قبیلے فتنہ اور فساد اُٹھاتے ہیں۔ ان کی کوئی باقاعدہ حکومت نہیں ہے۔ امیر کابل کے ساتھ ہمارے تعلقات دوستانہ ہیں ؛

ہم کو افغانستان سے سلسلہ کوہ سلیمان جُدا کرتا ہے۔ اس میں آمد و رفت کے لئے کئی درّے ہیں۔ درّۂ خیبر اور درّۂ بولان بہت مشہور ہیں جن کی راہ قدیم زمانے میں ہندوستان پر حملہ آور آئے ہیں۔ لیکن اب سرکار انگریزی نے یہاں مستحکم چھاؤنیاں قائم کر دی ہیں۔ اس واسطے دشمن کا کوئی خطرہ نہیں ہے ؛

ہندوستان کے جنوب میں ایک بڑا سمندر ہے جس کے ذریعہ جہازوں میں ہندوستان کا مال دوسرے ملکوں میں جاتا ہے۔ اور دوسرے ملکوں کا مال ہندوستان میں آتا ہے۔ سمندر کے نزدیک کے علاقوں میں آب و ہوا بھی گرمیوں میں کم گرم اور سردیوں میں کم سرد ہوتی ہے۔ سمندر سے جو ہوائیں آتی ہیں۔ وہ ہمارے ملک میں بارش برساتی ہیں۔ جس پر ہمارے ملک کی

خوشحالی کا انحصار ہے۔ ساحل کے قریب سمندر میں ماہی گیری بھی ہوتی ہے۔ جس پر سینکڑوں آدمیوں کا گزارہ ہوتا ہے۔

سوالات

(۱) ہندوستان کے باشندے تجارت پسند کیوں ہیں؟
(۲) سمندر سے ہمیں کیا کیا فائدے حاصل ہیں؟
(۳) ارد گرد کے پہاڑوں کا ہندوستان پر کیا اثر پڑتا ہے؟

دوسری فصل

ہندوستان کی شکل اور رقبہ

سامنے کے نقشے کو غور سے دیکھو۔ ملک ہندوستان کی شکل کس چیز کے مشابہ ہے؟ جنوبی حصہ ایک تکون ہے۔ اور شمالی حصہ ایک بے قاعدہ مستطیل ہے۔ جس کی لمبائی شرقاً غرباً ہے۔ اور چوڑائی شمالاً جنوباً۔ بتاؤ اس تکون کی راس کس طرف ہے۔ اور قاعدہ کس طرف ہے؟ نقشے کے کونے میں جو پیمانہ دیا ہوا ہے۔

نقشہ ہندوستان
پیمانہ - ایک انچ = ۶۰۰ میل
۱۰۰ ۲۰۰ ۳۰۰ ۴۰۰ ۵۰۰ ۶۰۰ ۷۰۰ ۸۰۰ ۹۰۰
افغانستان
تبت
گلگت
سری نگر
پشاور
لاہور
کوئٹہ
لاسہ
دہلی
کھٹمنڈو
جے پور
کراچی
ڈھاکہ
بھامو
منڈلے
ناگپور
بمبئی
رنگون
حیدر آباد
سیام
خلیج بنگالہ
بحیرۂ عرب
بنگلور
مدراس
ہند
بحر
راس کماری

اسے غور سے دیکھو۔ ایک انچ کتنے میل کو ظاہر کرتا ہے ۔ ایک کاغذ کی دھجی لو۔ اور اس پر انچوں کے نشان لگاؤ۔ اور مندرجہ ذیل فاصلے ناپو :-

۱- ملک کی سب سے زیادہ لمبائی گلگت سے راس کماری تک ۔

۲- نتشکی سے جو بلوچستان کے مغرب میں ہے۔ بھامو تک جو برہما میں دریائے ایراوتی کے کنارے پر ہے ۔

۳- دہلی سے کراچی ۔ بمبئی اور پشاور اور کلکتہ تک ۔

۴- اپنے شہر سے دہلی ۔ کراچی ۔ بمبئی ۔ مدراس۔ اور کلکتے تک ۔

گلگت سے راس کماری تک ۲۰۲۰ میل ہے ۔ نتشکی سے بھاموں تک ۲۰۰۰ میل ہے۔ دہلی سے کراچی تک ۶۶۰ میل ۔ بمبئی تک ۷۵۰ میل ۔ پشاور تک ۵۵۰ میل۔ کلکتے تک ۷۸۰ میل ۔

ایک مربع کھینچو۔ جس کا ہر ایک ضلع ایک انچ کے برابر ہو۔ یہ ایک انچ ۶۰۰ میل کو ظاہر کرتا ہے ۔ اس لئے ایک مربع انچ ۶۰۰ × ۶۰۰ = ۳۶۰۰۰۰ مربع میل کو ظاہر کرتا ہے ۔

الگ کاغذ پر ہندوستان کے نقشے کا خاکہ اُتارو ۔ پھر اُس کے طول اور عرض میں عموداً

تبت کے لوگ

کوہ ہمالیہ کے اونچے دروں میں سراگاے کے ذریعہ بار برداری کی جاتی ہے
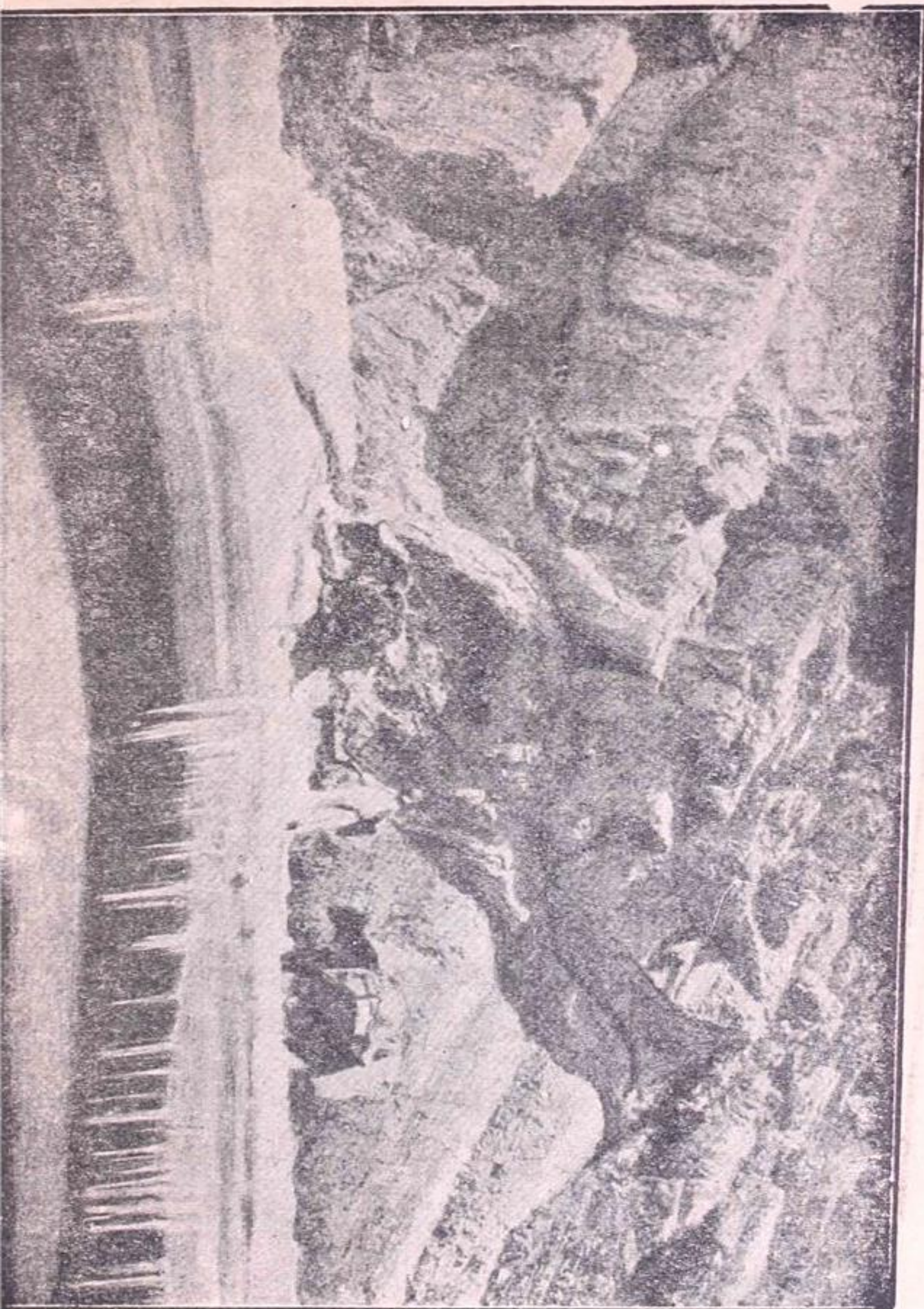
سیدھی لکیریں ایک ایک انچ کے فاصلے پر کھینچو۔ تاکہ کل نقشہ مربّع انچ کے مُربعوں میں منقسم ہو جائے۔ اب ان مربّعوں کو گن کر کل نقشے کا رقبہ معلوم کرو۔ ہندوستان کا کل رقبہ تقریباً اٹھارہ لاکھ مربّع میل ہے۔ اس میں سے گیارہ لاکھ مربع میل سرکاری علاقہ ہے۔ اور باقی علاقہ دیسی ریاستوں کا ہے۔

سوالات

(۱) مندرجۂ ذیل فاصلے ناپو:۔
اپنے شہر سے دہلی۔ پشاور۔ کوئٹہ۔ لاہور۔ بمبئی۔
(کیا ریل کا فاصلہ بھی تمہارے شہر سے ان شہروں تک وہی ہے۔ جو تم نے ناپا ہے۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟)

(۲) بتاؤ۔ دہلی سے ۸۰۰ میل کے فاصلے پر کون کون سے شہر ہیں؟ ایک پرکار لو۔ اس کا سرا صفحہ ۷۳ کے نقشے میں مقام دہلی پر رکھو اور ۱½ انچ کو نصف قطر مان کر ایک دائرہ کھینچو۔ بتاؤ۔ اس دائرے پر کون کون سے بڑے شہر ہیں؟

(۳) مربّعے گن کر اپنے صوبے کا رقبہ معلوم کرو؟

تیسری فصل

ساحل

بحیرے۔ ایشیا کے نقشے میں تم کو بحر ہند کے دو بازو نظر آئیں گے۔ ایک بازو ہندوستان کے مشرق میں واقع ہے۔ اور دوسرا مغرب میں پہلے کو **خلیج بنگالہ** کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ صوبہ بنگال کے ساحل کے پاس پاس پھیلا ہوا ہے۔ اور دوسرے کو **بحیرۂ عرب**۔ جو عرب کے ساحل کے متصل واقع ہے ؛

مجمع الجزائر مرگوئی۔ ان میں بہت سے جزیرے ہیں۔ جو تقریباً سب کے سب غیر آباد ہیں ؛

ہندوستان کے عین جنوب میں لنکا کا بڑا جزیرہ واقع ہے۔ جو کہ بارونق اور زرخیز ہے ؛

ساحل۔ ہندوستان کا ساحل بہت کم کٹا پھٹا ہے۔ اور ساحل کے جو حصے کٹے ہوئے ہیں۔ وہ سب بھی جہازوں کے لئے بہت مفید نہیں۔ مغربی ساحل مشرقی ساحل کی نسبت زیادہ کٹا پھٹا ہے۔ اور اس میں کئی ایک عمدہ بندرگاہیں ہیں۔ مشرقی ساحل پست اور ریتلا ہے۔ اور

اس میں کوئی عمدہ بندرگاہ نہیں ۔
اگر تم کراچی سے جہاز پر سوار ہو کر بمبئی کی طرف جاؤ۔ تو تم خلیج کچھ (Gulf of Kuchh) اور خلیج کھمبایت (Gulf of Cambay) میں سے گزروگے۔ ان دونو خلیجوں کے درمیان جزیرہ نما کاٹھیاواڑ واقع ہے ۔
کراچی۔ یہ قدرتی بندرگاہ ہے۔ دریاے سندھ سے اس قدر فاصلے پر واقع ہے۔ کہ دریا کی روؤں اور خاص خاص موسم کی طغیانیوں سے محفوظ ہے۔ یہاں سے پنجاب کا لاکھوں من گیہوں غیر ممالک کو جاتا ہے۔ چونکہ یہ کوئٹہ اور چمن سے بذریعہ ریل ملحق ہے۔ اور ان قلعوں سے نہایت ہی قریب کی بندرگاہ ہے۔ اس لئے تجارتی اور فوجی لحاظ سے بہت مفید ہے ۔
خلیج کچھ بہت کم گہری اور کھاری ہے۔ برسات کے موسم میں پانی سے بھر جاتی ہے۔ باقی موسموں میں خشک پڑی رہتی ہے۔ اس کے کناروں پر عمل تبخیر سے بہت سا نمک بنایا جاتا ہے ۔ جب سے بجاے دریائی بندرگاہوں کے بحری بندرگاہیں قائم ہو گئی ہیں۔ خلیج کھمبایت (سورت کی بندرگاہ) کی پہلی تجارتی رونق میں زوال آ گیا ہے ۔

بمبئی ایک بڑی شاندار بندرگاہ ہے۔ اور ان چھوٹے چھوٹے جزیروں سے محفوظ ہے۔ جن پر یہ واقع ہے۔ عمدہ بندرگاہ کی یہ تعریف ہے۔ کہ اس میں جہاز آسانی سے داخل ہو سکیں۔ اتنی بڑی ہو۔ کہ اس میں چھوٹے بڑے سب قسم کے جہازوں کے لئے کافی جگہ ہو۔ اور اُن کو کسی قسم کا خطرہ نہ ہو۔ اور وہاں سے اندرونی حصہ ملک کے ساتھ آسانی سے آمد و رفت ہو سکے۔ اور اُس کے پیچھے کا علاقہ زرخیز ہو؟ بمبئی میں اس قسم کی کئی صفتیں پائی جاتی ہیں مثلاً اس میں جہاز آسانی سے داخل ہو سکتے ہیں یہ بندرگاہ وسیع اور محفوظ بھی ہے۔ یہ ان ریلوں کے ذریعے اندرونی حصہ ملک سے ملحق ہے۔ جو تھال گھاٹ پر سے ہو کر کلکتہ اور دہلی کو اور بھور گھاٹ پر سے ہو کر مدراس کو گئی ہیں۔ اور اس کے پیچھے کا علاقہ زرخیز ہے؛

بمبئی سے مغربی ساحل کے برابر برابر چل کر تم گوآ پہنچوگے۔ یہ دوہری بندرگاہ ہے۔ جو پرتگیزوں کے قبضے میں ہے۔ پھر تم منگلور اور کالی کٹ ہوتے ہوئے راس کماری (Comorin) پر پہنچوگے۔ جو ہندوستان کا نہایت جنوبی سرا ہے کالی کٹ کے مغرب میں بہت دور جزائر لکا دیپ واقع ہیں۔ یہ مونگے کے جزیرے ہیں۔ اور پست

ہیں۔ یہاں ناریل پیدا ہوتا ہے۔ اور لنکا کے مغرب
میں بہت دور جزائر مالدیپ واقع ہیں۔ یہ بھی
مونگے کے جزیرے ہیں۔ راس کماری سے تم
لنکا کے جنوب میں راس گیلی پر آؤ گے۔
اس میں شک نہیں کہ تمہارا جہاز خلیج منار
کے راستے بھی جا سکتا تھا۔ مگر چونکہ آبنائے
پاک کم گہری ہے۔ اس لئے اس میں جہاز چل
نہیں سکتا۔ اور ایک حصّے میں تو اس کی گہرائی
اتنی کم ہے۔ کہ چھوٹے چھوٹے جہاز بھی اس
میں سے نہیں گزر سکتے۔ اس حصّے کو آدم کا پل
یا پُل آدم کہتے ہیں۔ اس حصّے پر لنکا اور ہندوستان
کو بذریعہ ریل ملانے کی تجویز ہے۔ رامیشورم اس
جگہ ایک جزیرہ ہے۔ جو ہندوؤں کا تیرتھ ہے
اس جگہ تک ریل تیار ہو چکی ہے۔ شاید تمہارا
جہاز نگاپٹم اور فرانسیسی مقبوضات یعنی کاریکل
اور پانڈیچری کے پاس سے گزرے گا۔ اور مدراس
کی مصنوعی بندرگاہ میں لنگر انداز ہوگا۔ وہاں
سے تم سیدھے کلکتے جاؤ گے۔ یہاں تم کو خود
تجربہ کرنے سے یا لوگوں کی زبانی معلوم ہو جائیگا۔
کہ دریائے ہگلی میں جہاز لے جانا خطرے سے
خالی نہیں۔ خصوصاً جس وقت کہ دریا کی تند
میں بھری ہوئی رَو بڑے جوار کی لہر سے ملتی ہے
اور پانی کی ایک اونچی متحرک دیوار بن جاتی ہے

غضب خدا کا جب یہ کسی کشتی پر آن گرتی ہے۔ تو اُسے فوراً تہ و بالا کر دیتی ہے۔

کلکتے سے آگے چلوگے۔ تو چٹاگانگ کی بندرگاہ پر پہنچوگے۔ یہ بندرگاہ بذریعہ ریل آسام کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔ یہاں سے چاے۔ ساگوان اور پٹ سن باہر بھیجا جاتا ہے۔ آگے چل کر راس نگریس (Negrais) سے گزر کر خلیج مرتبان میں ہوتے ہوئے رنگون پہنچوگے۔ یہ برہما کی سب سے بڑی بندرگاہ ہے۔ ساحل تناسرم پر کوئی بندرگاہ نہیں ہے۔ رنگون کے جنوب مغرب میں بہت دور سمندر میں جزائر انڈمان اور ان کے جنوب مغرب میں جزائر نکوبار واقع ہیں۔ جزیرۂ انڈمان کا دارالخلافہ پورٹ بلیر ہے۔ اس جگہ ہندوستان کے عمر قیدی بھیجے جاتے ہیں۔ یہاں پر سلطنت ہند کی طرف سے ایک چیف کمشنر صاحب بہادر انتظام کرتے ہیں۔

سوالات

(۱) ہندوستان کا خاکہ اُتارو۔ اور اس میں بڑی بڑی بندرگاہیں۔ جزیرے اور اردگرد کے سمندر درج کرو۔

(۲) اگر کلکتہ سے بمبئی تک ساحل کے ساتھ ساتھ سفر کریں۔ تو کون کون سی بندرگاہیں

راستے میں آئیں گی؟

(۳) ہندوستان کے مشرقی اور مغربی ساحل کا بلحاظ تجارتی فوائد مقابلہ کرو۔

(۴) عمدہ بندرگاہ کے کیا خواص ہیں؟

چوتھی فصل

سطح

نقشے کو غور سے دیکھو۔ اور بتاؤ ہندوستان کے کون سے حصے سطح سمندر سے ۱۰۰۰ فٹ سے کم اونچے ہیں۔ کن حصوں کی بلندی ۱۰۰۰ فٹ اور تین ہزار فٹ کے درمیان ہے۔ اور کون سے حصے ۳۰۰۰ سے زیادہ اونچے ہیں۔

ہندوستان کی کل سطح مندرجۂ ذیل پانچ قدرتی حصوں میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔

۱۔ شمالی سلسلہ کوہ اور اس کی مغربی و مشرقی شاخیں۔

۲۔ شمالی ہند کا میدان جس میں گنگا اور سندھ کا طاس شامل ہے۔

۳۔ دکن کی سطح مرتفع۔

۴- مشرقی ساحل اور مغربی ساحل کے میدان ۔
۵- برہما ۔
شمالی سلسلۂ کوہ - اس میں سب سے مشہور پہاڑ کوہ ہمالیہ ہے - یہ پہاڑ دنیا میں سب سے اونچا پہاڑ ہے (ہمالیہ کے معنی ہیں - برف کا گھر) یہ شمال مغرب میں سطح مرتفع پامیر سے شروع ہو کر جنوب مشرق میں تقریباً سولہ سو میل تک کمان کی شکل میں پھیلا ہوا ہے - اور ۱۵۰ میل سے ۲۰۰ میل تک چوڑا ہے - اس کے شمال میں ایک بہت اونچی اور خشک سطح مرتفع ہے - جسے تبّت کہتے ہیں - کوہ ہمالیہ پہاڑوں کی صرف ایک قطار نہیں ہے - بلکہ اس میں تین متوازی قطاریں ہیں وہ ایک دوسرے کے پیچھے اونچی اٹھتی چلی گئی ہیں - ان میں تنگ گھاٹیاں - گھنے جنگلات اور برف کے تودے پائے جاتے ہیں ۔

مغربی حصّے میں اندرونی اور بیرونی سلسلوں کے درمیان چوڑی زرخیز وادئ کشمیر واقع ہے - اگر ہم انبالہ سے شملہ جائیں تو اوّل اوّل ہمیں کم اونچا سلسلہ کوہ شوالک عبور کرنا پڑتا ہے - پھر کالکا پہنچتے ہیں - یہ ایک گھاٹی میں واقع ہے - جو بڑی زرخیز ہے - ڈیرہ دون بھی اسی گھاٹی میں ہے - یہاں پر چاول - آم اور

پلچی بہت ہوتی ہے۔ کالکا سے چڑھائی شروع ہوتی ہے۔ اور ریل ایچ پیچ کھاتی ہوئی تقریبًا سو سُرنگوں میں سے گزر کر شملہ پہنچتی ہے۔ یہ مقام صحت بخش ہے۔ حضور وائسرائے صاحب بہادر گرمی کے موسم میں یہاں ہی تشریف رکھتے ہیں۔ پہاڑ کے اس بیرونی سلسلے پر ہی ہندوستان کے مشہور صحت افزا مقام پائے جاتے ہیں۔ نقشے پر مری۔ ڈلہوزی شملہ۔ منصوری۔ نینی تال اور دارجلنگ معلوم کرو۔ ان مقامات پر انگریز اور امیر ہندوستانی گرمی کے موسم میں چلے جاتے ہیں۔

دارجلنگ سے شمال کی طرف برف سے ڈھکی ہوئی خوبصورت کنچن چنگا کی چوٹی نظر آتی ہے۔ اس کے مغرب میں مونٹ ایورسٹ ہے۔ جو دنیا میں سب سے اونچی چوٹی ہے۔ یہ تقریبًا ساڑھے پانچ میل اونچی ہے۔ نانگا پربت۔ نندا دیوی اور دَھولگری کی چوٹیاں بھی ہمیشہ برف سے ڈھکی رہتی ہیں۔

کوہ ہمالیہ کا کام۔ کوہ ہمالیہ بہت اونچا پہاڑ ہے۔ یہ ہندوستان کے شمال میں ایک فصیل کا کام دیتا ہے۔ اس واسطے شمال سے کوئی دشمن ہندوستان پر حملہ نہیں کر سکتا۔ اور اسی کی وجہ سے تبت اور ہندوستان کے لوگ شکل و

شباہت. بول چال اور مذہب میں بالکل مختلف ہیں۔
یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ شمالی ملکوں کے ساتھ
بالکل آمد و رفت نہیں ہوتی۔ تبت اور چینی
ترکستان کے شمالی ملکوں کے ساتھ دشوار گزار
دروں کی راہ تھوڑی سی تجارت ہوتی ہے۔ سب
سے مشہور درے تین ہیں۔ نقشے پر سری نگر۔
شملہ اور دارجلنگ کے مقام دیکھو۔ ان مقامات
سے شمال کی طرف راستے جاتے ہیں۔ یہ راستے
سردی کے موسم میں تو برف سے ڈھکے ہوئے
رہتے ہیں۔ لیکن گرمی کے موسم میں جب برف
پگھل جاتی ہے۔ تو آمد و رفت ہو سکتی ہے۔
بکریوں اور سرا گایوں پر لاد کر تاجر تبت اور چینی
ترکستان سے اون۔ سہاگہ اور چرس ہندوستان میں
لاتے ہیں۔ اور چاول۔ چائے۔ چینی اور کپڑے
یہاں سے لے جاتے ہیں ؞

(۲) کوہ ہمالیہ کے سلسلے ہندوستان کو شمال
کی سرد ہواؤں سے محفوظ رکھتے ہیں۔ اور جنوب
کی گرم اور بخارات سے لدی ہوئی ہواؤں کو جو
بحر ہند سے آتی ہیں۔ روک لیتے ہیں۔ اس
لئے ان پہاڑوں پر بارش بہت ہوتی ہے۔ اور
بہت سے حصے برف سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ گرمی
کے موسم میں برف پگھلتی ہے۔ اس لئے شمالی
ہند کے تمام بڑے بڑے دریا اِنہی پہاڑوں سے

نکلتے ہیں - جو ہندوستان کے میدان کو زرخیز بناتے ہیں - نقشہ دیکھ کر معلوم کرو - کون کونسے دریا ان پہاڑوں سے نکلتے ہیں ؛

(۳) ان پہاڑوں پر جنوب کی طرف بارش بہت ہوتی ہے - اس لئے گھنے جنگلات ملتے ہیں - میدان کے نزدیک تاڑ - بانس اور سال کے اس سے اوپر بلوط - دیودار یعنی دیار اور صنوبر کے درخت ملتے ہیں - دیودار کی لکڑی بڑی کار آمد ہے - ہمارے گھروں کے چوکھٹ - کواڑ - کڑیاں اسی لکڑی کی ہوتی ہیں - مشرقی حصّے ہیں جہاں بارش زیادہ ہوتی ہے - چاول اور مکئی کی بڑی کاشت ہوتی ہے -- دارجلنگ - ڈیرہ دون اور کانگڑہ میں چائے بہت ہوتی ہے - سنکونا کے درخت بھی ملتے ہیں - اس کی چھال سے کونین بنتی ہے - مغرب میں کشمیر اور کلو کی گھاٹیوں میں سیب - ناشپاتی - اور آڑو نہایت عمدہ پیدا ہوتے ہیں - پہاڑوں کی زمین پتھریلی ہوتی ہے - کاشتکاری بہت مشکل سے ہوتی ہے - سیڑھیاں سی بنائی جاتی ہیں - اُن میں کچھ فصلیں پیدا کی جاتی ہیں ؛

مغربی خشک حصّوں میں بکریاں پالی جاتی ہیں جن کی اُون سے کمبل اور قالین بنائے جاتے ہیں - پہاڑوں میں چونکہ آمد و رفت بہت مشکل ہے - اور کاشتکاری بھی بہت کم ہوتی ہے -

اس لئے آبادی بہت کم ہے۔ صرف چند ایک شہر ملتے ہیں ٭ **سری نگر** جو ریاست کشمیر کا دارالخلافہ ہے۔ وادئ کشمیر میں دریائے جہلم کے کنارے واقع ہے۔ یہاں پر نہایت عمدہ شال دوشالے بنتے ہیں۔ اور لکڑی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے۔ یہ تجارتی مقام ہے۔ پنجاب کی تجارت چینی ترکستان کے ساتھ اسی شہر کے ذریعے ہوتی ہے۔ باقی شہر صحت بخش مقام ہونے کی وجہ سے مشہور ہیں ٭

آب و ہوا صحت بخش ہونے کے سبب سے پہاڑی خطّے کے لوگ اکثر مضبوط اور جفاکش ہوتے ہیں۔ گورکھے جو نیپال میں رہتے۔ اور پٹھان جو کوہ سلیمان میں رہتے ہیں بڑے طاقتور ہیں۔ اور سرکاری فوج میں بڑی چاہ سے بھرتی کئے جاتے ہیں ٭

مغربی سلسلہ کوہ ۔ ان میں کوہ ہندوکش کی شاخیں۔ کوہ سلیمان اور کھرتار شامل ہیں۔ کوہ ہندوکش کی شاخیں شمالاً جنوباً پھیلی ہوئی ہیں۔ کوہ سوات۔ پنجکوڑا اور کنڑ دریاؤں کی گہری گھاٹیوں کو ایک دوسرے سے جدا کرتے ہیں ٭

کوہ سلیمان ۔ ہندوستان کے مغرب میں شمالاً جنوباً پھیلا ہوا ہے۔ اور افغانستان کو ہندوستان سے جدا کرتا ہے۔ یہ پہاڑ کوہ ہمالیہ کے مقابلے

میں بہت کم اونچا ہے۔ اور اس میں بہت سے درّے پائے جاتے ہیں۔ جن کی راہ پہلے وقتوں میں حملہ آور ہندوستان میں آتے رہے ہیں۔ لیکن اب سرکار انگریزی نے ان دروں کے سروں پر چھاؤنیاں بنا دی ہیں۔ اور امن و امان قائم کر دیا ہے۔ سب سے مشہور **درۂ خیبر** ہے۔ جس کے سرے پر پشاور واقع ہے۔ **درۂ ٹوچی** کے سرے پر بنوں کی چھاؤنی ہے ٭ **درۂ گومل** کے سرے پر ڈیرۂ اسمٰعیل خاں کی اور **درۂ بولان** کے سرے پر کوئٹہ کی چھاؤنی ہے ٭ کوہ سلیمان خشک پہاڑ ہے۔ اس لئے یہاں پر درخت بہت کم پائے جاتے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی گھاس اُگتی ہے۔ جس پر بھیڑ بکری اور اونٹوں کا گزارہ ہوتا ہے ٭

لوگ اکثر خانہ بدوش ہیں۔ بھیڑ۔ بکری۔ اونٹ پال کر اپنا گزارہ کرتے ہیں۔ یہ لوگ میدان کے کاشتکاروں پر جب کبھی موقع ملتا ہے۔ ڈاکہ مارتے ہیں۔ گھاٹیوں میں کہیں کہیں جہاں پانی مل جاتا ہے۔ گیہوں اور باجرے کی کاشت ہوتی ہے ٭

مشرقی شاخیں۔ ہندوستان کے شمال مشرق میں پٹکوئی۔ کھاسیا اور گارد کی پہاڑیاں شمال مشرق سے جنوب مغرب کو پھیلی ہوئی ہیں۔ ان پر بارش

بہت ہوتی ہے - اس لئے گھنے جنگلات پائے جاتے ہیں - بانس اور ساگوان کے درخت بہت ملتے ہیں - پہاڑ کی ڈھلانوں پر چائے کی کاشت ہوتی ہے - یہ پہاڑ آسام کو برہما سے جدا کرتے ہیں - اسی واسطے برہما کے لوگ آسام کے لوگوں سے بول چال - شکل و شباہت اور مذہب میں مختلف ہیں ÷

سوالات

(۱) ہندوستان کا خاکہ اتارو - اور اس میں کوہ ہمالیہ - کوہ سلیمان - کوہ پٹکوئی - شملہ - دارجلنگ - سرینگر پشاور - کوئٹہ درج کرو ÷

(۲) ہندوستان کی قدرتی تقسیم کیا ہے ؟

(۳) ہندوستان کو کوہ ہمالیہ سے کیا کیا فائدے حاصل ہیں ÷

(۴) کوہ ہمالیہ اور کوہ سلیمان کا مقابلہ کرو ÷

(۵) کیا وجہ ہے ؟ کہ ہندوستان کی مغربی حد پر بہت سی چھاؤنی پائی جاتی ہیں - لیکن شمالی حد پر کوئی چھاؤنی نہیں ملتی ÷

(۶) سرینگر - شملہ - دارجلنگ - کوئٹہ کیوں مشہور ہیں ؟

(۷) کوہ ہمالیہ کے کس کس حصے میں چائے کی کاشت ہوتی ہے ؟

پانچویں فصل

شمالی ہند کا میدان

شمالی ہند کا میدان - اس میں گنگا اور سندھ کا میدان شامل ہے - نقشہ دیکھ کر بتاؤ - اس میدان کی حدود اربعہ کیا ہیں؟ یہ میدان شمال میں کوہ ہمالیہ سے جنوب میں کوہ بندھیاچل تک اور مغرب میں کوہ سلیمان سے مشرق میں کوہ لوشائی تک پھیلا ہوا ہے - یہ میدان بہت زرخیز ہے - کیونکہ یہ اس مٹی سے بنا ہوا ہے - جو دریائے سندھ - گنگا - برہم پتر اور اُن کے معاون پہاڑوں کو کاٹ کر اپنے ساتھ بہا کر لاتے رہتے ہیں - مٹی نہ صرف زرخیز ہے - بلکہ اس کی تہہ بہت گہری ہے - بہت سے دریا اسے سیراب کرتے ہیں - اور بارش کافی ہوتی ہے - مختلف قسم کی فصلیں پیدا ہوتی ہیں - اور آبادی بہت گنجان ہے - کوہ اراولی پربت اس میدان کو دو حصّوں میں تقسیم کرتا ہے - مشرقی اور مغربی - مغربی میدان دریائے سندھ اور اس کے معاونوں سے سیراب ہوتا ہے - لیکن مشرقی میدان دریائے

کوہ ہندوکش
کابل
سری نگر
پشاور
راولپنڈی
اٹک
بنوں
ڈیرہ اسمٰعیل خان
جموں
سیالکوٹ
پٹھانکوٹ
لاہور
لائلپور
جالندھر
شملہ
لودھیانہ
پٹیالہ
انبالہ
بھٹنڈا
ملتان
ڈیرہ غازیخاں
بہاولپور
دہلی
بیکانیر
جھیل سانبھر
جے پور
اجمیر
جودھپور
راجپوتانہ
سکھر
روہڑی
حیدرآباد
کوٹری
کراچی
سندھ
کوہ اراولی
بحیرۂ عرب
نقشہ مغربی میدان
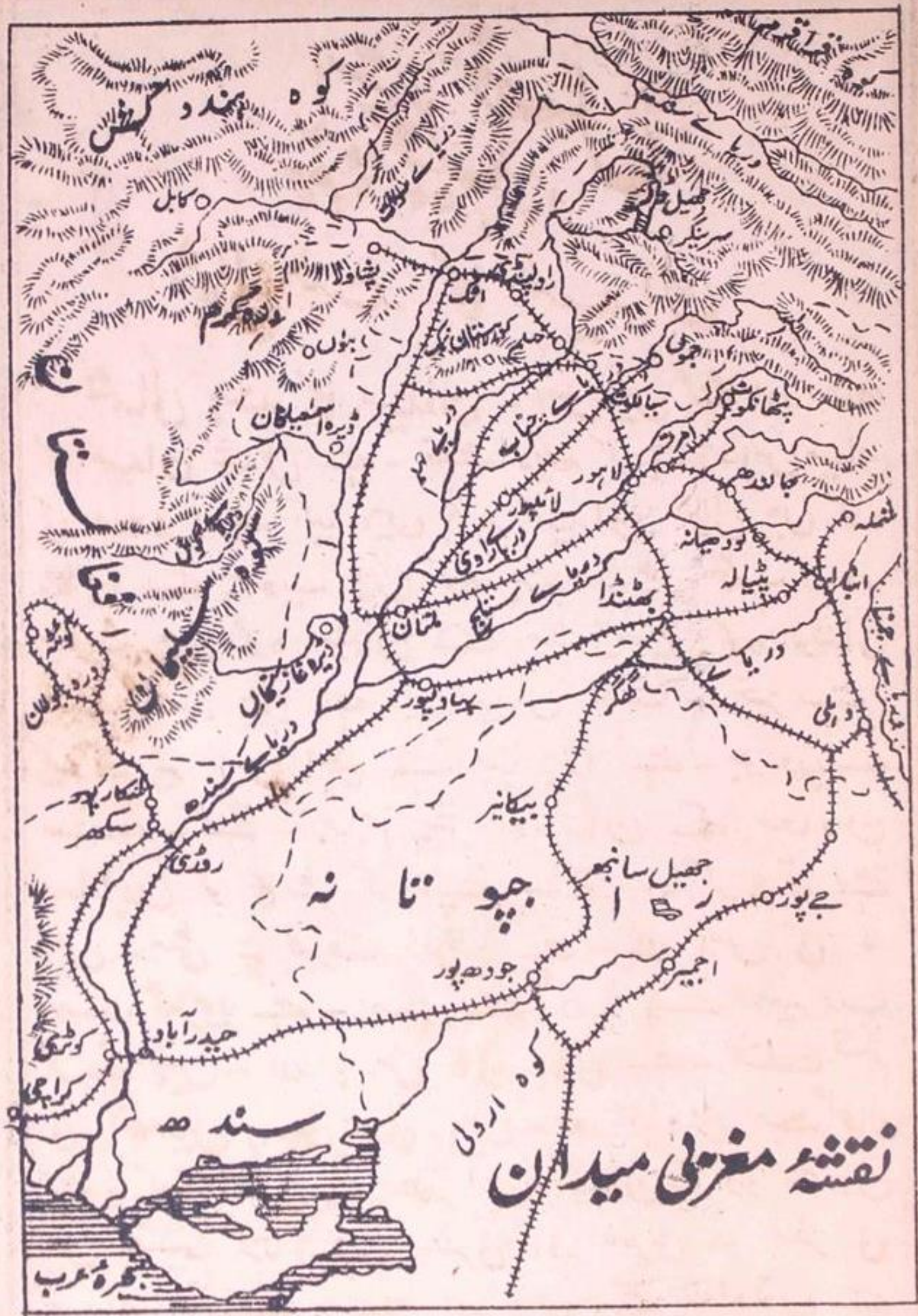
گنگا۔ برہم پتر اور ان کے معاونوں سے سیراب ہوتا ہے؂

سندھ۔ یہ دریا کوہ ہمالیہ کے شمال میں جھیل مانسرور کے نزدیک سے نکلتا ہے۔ اور اول اول شمال مغرب کو بہتا ہے۔ مگر گلگت کے قریب جنوب مغرب کو مڑ جاتا ہے۔ اور بحیرۂ عرب میں گرنے تک کم و بیش اسی سمت میں بہتا ہے۔ یہ دریا تمام راستے پہاڑوں سے بہت پرے نہیں جاتا۔ اور کوہ ہندو کش۔ سلیمان اور کھرتار اس کے اتنے قریب ہیں۔ کہ سندھ کے دائیں کنارے کے معاون چھوٹے اور غیر مفید ہیں۔ لیکن ان معاونوں کی گھاٹیوں میں سے افغانستان کو راستے جاتے ہیں دریائے ٹوچی۔ کرم۔ گومل اور کابل کو نقشے پر دیکھو۔ ان میں سب سے بڑا معاون کابل ہے۔ جو اٹک کے مقام پر سندھ کے ساتھ ملتا ہے؂

سندھ کے بائیں کنارے کا بڑا معاون صرف پنجند ہے۔ جو ستلج۔ بیاس۔ راوی۔ چناب۔ جہلم پنجاب کے پانچوں دریاؤں کا مجموعہ ہے۔ یہ معاون برفانی پہاڑوں سے آتے ہیں۔ اس لئے ان میں پانی کی مقدار بہت کافی ہوتی ہے۔ ان سے آبپاشی کے لئے نہریں نکالی گئی ہیں؂

سندھ تقریباً دو ہزار میل لمبا ہے۔ لیکن اس سے تجارت کو بہت فائدہ نہیں۔ کیونکہ اس کا

بہاؤ بہت تیز ہے ۔ اس میں کئی مقامات پر ریت کے پشتے لگے ہوئے ہیں ۔ اور پانی بہت کم گہرا ہے ۔ یہ دریا اس قدر ریت اور مٹی بہا کر لاتا ہے ۔ کہ بالکل پر ہو جاتا ہے ۔ یہی سبب ہے ۔ کہ جہاز رانی کی نسبت آبپاشی کے لئے زیادہ مفید ہے ۔ دریائے سندھ منبع سے لے کر کالا باغ تک پہاڑی حصے میں بہتا ہے ۔ یہاں اس کا کام زیادہ تر پہاڑوں کو کاٹ کر مٹی بہا لانا ہے ۔ لیکن کالا باغ سے حیدر آباد تک میدانی حصے میں بہتا ہے ۔ اور حیدر آباد کے نزدیک سے ڈیلٹا بناتا ہے ۔ سکھر کے نزدیک ایک بڑا بند تیار کیا جا رہا ہے یہاں سے آبپاشی کے لئے کئی نہریں نکالی جائیں گی ۔

دریائے گنگا ۔ جسے بھاگیرتی بھی کہتے ہیں ۔ کوہ ہمالیہ کے گڑھوال یا گنگوتری پہاڑ سے نکلتا ہے ہردوار کے مقام پر میدان میں داخل ہوتا ہے ۔ یہاں سے جنوب مشرق کی طرف بہتا ہے ۔ اور شمال اور جنوب سے معاونوں کو ساتھ لیتا ہوا بھاگلپور کے قریب پہنچتا ہے ۔ وہاں پر اس کی دو بڑی شاخیں ہو جاتی ہیں ۔ مغربی شاخ کو ہگلی کہتے ہیں ۔ اور مشرقی کو پدما ۔ گوالنڈو کے مقام پر دریائے برہم پتر اس کے ساتھ آ ملتا ہے ۔ دریائے گنگا ایک بہت بڑا ڈیلٹا بنا کر خلیج بنگالہ میں جا

گرتا ہے ٭

دریائے گنگا سست رفتار دریا ہے۔ دہانے سے لے کر ہردوار تک اس میں کشتیاں چل سکتی ہیں۔ لاکھوں من مال ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتا ہے۔ اور بہت سے بڑے بڑے شہر اس کے کنارے واقع ہیں۔ نقشہ دیکھ کر بتاؤ کون سے بڑے بڑے شہر اس کے کنارے واقع ہیں۔ یہ دریا اس میدان میں زرخیز مٹی بچھا دیتا ہے۔ جو کھاد کا کام دیتی ہے۔ چونکہ یہ دریا سست رفتار ہے۔ اس لئے یہ زمین کو زرخیز کرتا جاتا ہے۔ یہی سبب ہے۔ کہ دریائے گنگا کی گھاٹی نہایت زرخیز ہے۔ اس سے نہریں بھی نکالی گئی ہیں ٭

گنگا کی نہر جو ہردوار سے نکالی گئی ہے۔ گنگا اور جمنا کے درمیانی دوآبہ کو سیراب کرتی ہے۔ جس دریا سے اتنے فائدے ہوں۔ ضروری ہے۔ کہ ہندوستانی اُسے متبرک خیال کریں ٭

معاون۔ اس دریا میں شمال کی طرف سے گومتی۔ گھاگرا۔ گنڈک ۔ کوسی شامل ہوتے ہیں اور جنوب کی طرف سے جمنا مع چنبل۔ سندھ۔ بیتوا۔ کین اور سون ٭ شمالی معاون جو برفانی پہاڑوں سے آتے ہیں۔ اور جن میں پانی کی مقدار ہمیشہ کافی رہتی ہے۔ آبپاشی کے کام

تبت
پنجاب
راجپوتانہ
دہلی
بنارس
الہ آباد
بھاگلپور
بلاسپور
ہوڑہ
کلکتہ
ڈھاکہ
چاٹگانگ
سلہٹ
دارجلنگ
کوچ بہار
بھوپال
اجین
جے پور
آگرہ
گیا
پٹنہ
خلیج بنگالہ
نقشۂ مشرقی میدان

آتے ہیں۔ لیکن جنوبی معاونوں میں پانی کا انحصار بارش پر ہے۔ اس لئے یہ خشک موسم میں خشک ہو جاتے ہیں۔ نیز یہ دریا سخت زمین پر سے بہتے ہیں۔ اس لئے آبپاشی کے کام بہت کم آتے ہیں ×

دریائے جمنا۔ دریائے گنگا کی طرح کوہ ہمالیہ سے نکلتا ہے۔ اس کے جنوب میں بہ کر دہلی اور آگرہ ہوتا ہؤا الہ آباد یعنی پریاگ کے مقام پر اس سے آ کر مل جاتا ہے ×

دریائے برہم پتر۔ کوہ ہمالیہ کے شمال میں جھیل مانسرور کے نزدیک سے نکلتا ہے۔ (بتاؤ۔ یہاں سے اور کون کون سے دریا نکلتے ہیں)۔ اوّل اوّل یہ مشرق کی طرف بہتا ہے۔ یہاں پر اسے سانپو کہتے ہیں۔ اور پھر کوہ ہمالیہ کے گرد ہو کر مغرب کی طرف مڑتا ہے۔ پھر جنوب میں آسام کی گھاٹی میں سے ہوتا ہؤا گوالنڈہ کے مقام پر دریائے گنگا سے آملتا ہے۔ یہ بہت بڑا دریا ہے۔ اور آسام میں بہت کچھ آمد و رفت اسی دریا کے ذریعے ہوتی ہے ×

گنگا اور سندھ کے میدان کا مقابلہ

گنگا کا میدان	سندھ کا میدان
(۱) دریاے گنگا کوہ ہمالیہ سے نکل کر جنوب مشرق کی طرف بہتا ہے۔ اور خلیج بنگالہ میں جا گرتا ہے۔	(۱) دریاے سندھ کوہ ہمالیہ سے نکل کر اوّل اوّل شمال مغرب کی طرف اور پھر جنوب مغرب کی طرف بہ کر بحیرۂ عرب میں جا گرتا ہے۔
(۲) دریاے گنگا سست رفتار ہے۔ اور اس کے کنارے بہت سے بڑے بڑے شہر واقع ہیں۔	(۲) دریاے سندھ تیز رفتار ہے۔ اور اپنی گذرگاہ تبدیل کرتا رہتا ہے۔ اس کے کنارے بڑے بڑے شہر واقع نہیں ہیں۔
(۳) دریاے گنگا کے میدان میں بارش بہت ہوتی ہے۔ اس واسطے زمین بڑی زرخیز ہے۔	(۳) دریاے سندھ کے میدان میں بارش بہت کم ہوتی ہے۔ لیکن بارش کی کمی بہت کچھ نہروں سے پوری کی گئی ہے اس لئے زمین بڑی زرخیز ہے۔

گنگا کا میدان	سندھ کا میدان
(۴) آب و ہوا اکثر گرم مرطوب ہے۔ صرف شمالی حصّوں میں سردی کے موسم میں کچھ سردی پڑتی ہے ۔	(۴) آب و ہوا گرمیوں میں بہت سخت گرم اور سردیوں میں سرد اور خشک ہے ۔
(۵) چاول۔ پٹ سن۔ نیشکر۔ افیون کی زیادہ تر کاشت ہوتی ہے خشک حصّوں میں کہیں کہیں گیہوں بھی ہوتا ہے ۔	(۵) زیادہ تر گیہوں۔ جوار۔ باجرہ۔ روئی کی کاشت ہوتی ہے۔ کہیں کہیں مرطوب حصّوں میں چاول بھی ہوتا ہے ۔
(۶) پیداوار زیادہ ہونے کی وجہ سے آبادی بہت گنجان ہے ۔	(۶) پیداوار کم ہونے کی وجہ سے آبادی کم گنجان ہے۔ مگر اب نہریں اس کمی کو پورا کر رہی ہیں
(۷) بہت سے بڑے بڑے شہر ہیں۔ جو تجارت کے مرکز ہیں ۔	(۷) بڑے بڑے شہر کم ہیں۔ صرف دروں کی حفاظت کے لئے بہت سی چھاؤنیاں ڈالی گئی ہیں۔ جہاں شہر آباد ہو گئے ہیں۔ تجارتی شہر بہت کم ہیں ۔

سوالات

(۱) گنگا اور سندھ کے میدان کا نقشہ کھینچو۔ اور اس میں بڑے بڑے دریا اور ان کے کنارے کے شہر دکھاؤ۔ بتاؤ۔ یہ میدان اس قدر زرخیز کیوں ہیں ؟

(۲) دریائے سندھ کو کون سے تین حصّوں میں تقسیم کر سکتے ہیں؟ ہر ایک حصّے کا حال لکھو۔ اور اس دریا کے مشرقی اور مغربی معاونوں کا مقابلہ کرو۔

(۳) گنگا اور سندھ کے میدانوں کا آپس میں مقابلہ کرو ؛

چھٹی فصل

سطح مُرتفع دکن

ہندوستان کا جنوبی حصّہ گنگا اور سندھ کے میدان کی طرح ہموار میدان نہیں۔ بلکہ سطح مرتفع ہے۔ جو ایک ہزار سے تین ہزار فٹ تک اونچی ہے۔ اور مغرب سے مشرق کی طرف ڈھلوان ہے۔

اور زمین بھی سخت ہے۔ شرقاً غرباً پہاڑیاں اور دریاؤں کی گھاٹیاں پائی جاتی ہیں۔ مٹی کی تہ بھی بہت کم گہری ہے۔ لیکن شمال مغرب میں کالی مٹی پائی جاتی ہے۔ جو بہت زرخیز ہے۔ اِس مٹی میں کپاس بہت پیدا ہوتی ہے۔ یہ سطح مرتفع سب طرف سے پہاڑوں سے گھری ہوئی ہے۔

کوہ بندھیاچل۔ سطح مرتفع دکن کے شمال میں شرقاً غرباً پھیلا ہوا ہے۔ اس کے جنوب میں دریائے نربدا کی گہری گھاٹی ہے۔ اس گھاٹی کے جنوب میں **کوہ ست پڑا** ہے۔ یہ بھی شرقاً غرباً پھیلا ہوا ہے۔ یہ دونو پہاڑ گنگا کے میدان کو سطح مرتفع دکن سے جدا کرتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے شمالی ہند کے لوگ جنوبی ہند کے لوگوں سے رنگ ڈھنگ اور بول چال میں مختلف ہیں لیکن اب کھنڈوا کے درّے میں سے جو کوہ ست پڑا میں ہے۔ کئی ریلیں شمالی ہند سے دکن کو جاتی ہیں۔ جن سے آمد و رفت آسان ہو گئی ہے۔

مغربی گھاٹ کا سلسلہ۔ سطح مرتفع کے مغرب میں خلیج کھمبایت سے لے کر راس کماری تک لگاتار پھیلا ہوا ہے۔ یہ ساحل کے بہت نزدیک ہے۔ اور تقریباً چار ہزار فٹ اونچا ہے۔ اس پر بارش بہت ہوتی ہے۔ اس لئے گھنے جنگلات پائے جاتے ہیں۔ ساگوان۔ آبنوس۔ صندل

کے درخت ملتے ہیں۔ ان پہاڑوں کی مشرقی ڈھلان پر جنگلات کو صاف کر کے قہوہ کی کاشت کی گئی ہے۔ اور سنکونا اور ربڑ کے بھی درخت لگائے گئے ہیں۔ جنوبی حصوں میں گرم مصالح۔ مثلاً کالی مرچ۔ دار چینی اور الائچی کے درخت ملتے ہیں ۔

مشرقی گھاٹ کا سلسلہ۔ مشرقی ساحل کے متوازی پھیلا ہوا ہے۔ اور جنوب میں کوہ نیلگری پربت پر مغربی گھاٹ کے ساتھ مل جاتا ہے۔ یہ پہاڑ جوں جوں جنوب کی طرف جاتا ہے۔ ساحل سے پرے ہٹتا جاتا ہے۔ اور مغربی گھاٹ کی نسبت بہت کم اونچا ہے۔ اور مسلسل بھی نہیں ہے۔ کئی ایک دریا اس میں سے اپنا راستہ بناتے ہیں۔ بارش بھی کم ہوتی ہے۔ اس لئے جنگلات بہت کم ملتے ہیں۔ نیلگری پربت تقریباً سات ہزار فٹ اونچا ہے۔ اس لئے یہ گرمی کے موسم میں سرد ہوتا ہے۔ یہاں پر اوٹاکمنڈ ایک مشہور صحت بخش مقام بس گیا ہے۔ جیسے پنجاب میں شملہ کا مقام ہے۔ مدراس کے گورنر صاحب بہادر موسم گرما میں یہاں ہی تشریف رکھتے ہیں اس مقام پر چائے کی کاشت کی جاتی ہے ۔

نیلگری پربت کے جنوب میں ایک بڑا مشہور درّہ ہے۔ جسے پال گھاٹ کہتے ہیں۔ اس درے

میں سے مدراس سے کالی کٹ کو ریل جاتی ہے۔ مغربی گھاٹ پر بمبئی کے مشرق میں دو مشہور درے ہیں۔ ایک کا نام تھال گھاٹ کا درّہ جس میں سے بمبئی سے دہلی کو ریل جاتی ہے۔ اور دوسرے کا نام بھور گھاٹ کا درّہ جس میں سے بمبئی سے مدراس کو ریل جاتی ہے ٭

دریا۔ سطح مرتفع دکن کے دریا اکثر مغرب سے مشرق کو بہتے ہیں۔ جب یہ دریا سطح مرتفع سے ساحلی میدان پر گرتے ہیں۔ تو آبشار بناتے ہیں اور تیز رفتار ہیں۔ اس لئے یہ جہاز رانی کے قابل نہیں ہیں۔ اسی وجہ سے ان کے کنارے بڑے بڑے شہر نہیں پائے جاتے۔ یہ برفانی پہاڑوں سے نہیں نکلتے۔ اس واسطے ان میں تمام سال کافی مقدار پانی کی نہیں ملتی۔ برسات کے موسم میں ان میں طغیانی آ جاتی ہے۔ لیکن سردی کے موسم میں جب بارش نہیں ہوتی۔ یہ اکثر خشک ہو جاتے ہیں۔ چونکہ یہ سخت زمین پر سے بہتے ہیں۔ اس لئے سطح مرتفع پر ان میں سے نہریں بھی نہیں نکالی گئیں۔ لیکن دہانے کے قریب ساحلی میدان میں ان دریاؤں سے نہریں نکالی گئی ہیں۔ بڑے بڑے دریا مندرجہ ذیل ہیں:۔

دریائے مہاندی۔ کوہ ست پڑا کے مشرقی

دکن - دریا و پہاڑ
۴۰۰ ۳۰۰ ۲۰۰ ۱۰۰ ۵۰ میل
دریاے لونی
دریاے چمبل
مالوہ
کوہ وندھیاچل
کاٹھیاواڑ
دریاے نربدا
کوہ ست پڑا
دریاے تاپتی
ناگپور
مہاندی
بھور گھاٹ
بمبئی
دریاے گوداوری
حیدرآباد
دریاے بھیما
گوا (پرتگال)
خلیج بنگال
بنگلور
میسور
مدراس
بحیرہ عرب
کالی کٹ
پال گھاٹ
راس کماری
لنکا
کولمبو
بحر ہند

سرے سے نکل کر جنوب مشرق کی طرف بہتا ہے اور پھر مشرقی گھاٹ میں سے اپنا راستہ بنا کر خلیج بنگالہ میں جا گرتا ہے۔ اس کے دہانے پر ایک بڑا ڈیلٹا ہے۔ جو بہت زرخیز ہے۔ اور جس میں سے بہت سی نہریں کھودی گئی ہیں ؂

دریائے گوداوری۔ مغربی گھاٹ سے نکل کر ریاست حیدر آباد میں سے گزرتا ہے۔ اور پھر مشرقی گھاٹ میں سے اپنا راستہ بنا کر خلیج بنگالہ میں جا گرتا ہے۔ یہ دکن کا سب سے بڑا دریا ہے۔ اس میں شمال کی طرف سے دریائے نارادھا اور وین گنگا آ کر شامل ہوتے ہیں۔ یہ دریا آٹھ سو میل سے زیادہ لمبا ہے۔ اور تیز رفتار ہے ؂

دریائے کرشنا۔ یہ دریا بھی مغربی گھاٹ سے نکل کر مشرقی گھاٹ کی طرف بہتا ہے۔ اور کچھ دور تک ریاست حیدر آباد کی جنوبی حد بناتا ہے۔ یہ بھی دہانے پر ڈیلٹا بناتا ہے۔ اور تیز رفتار ہے۔ نقشہ دیکھ کر بتاؤ۔ کہ اس میں اور کون کون سے معاون آ کر ملتے ہیں ؂

دریائے کاویری۔ یہ مغربی گھاٹ سے نکلتا ہے اور ریاست میسور میں سے بہ کر مشرقی گھاٹ میں سے اپنا راستہ بناتا ہے۔ اس دریا کی گزرگاہ میں

کئی ایک خوبصورت آبشاریں ہیں۔ جن کی طاقت سے بجلی پیدا کی جاتی ہے۔ اس بجلی سے میسور میں سونے کی کانیں کھودی جاتی ہیں۔ اور بنگلور کے شہر میں روشنی کی جاتی ہے۔ اس کا ڈیلٹا نہایت زرخیز ہے۔ اس میں سے کئی ایک نہریں نکالی گئی ہیں۔ جن کے سبب سے چاول راگی۔ باجرہ۔ روئی اور گنے کی بڑی پیداوار ہوتی ہے۔ اس کے ڈیلٹے کو جنوبی ہند کا باغ کہتے ہیں؀

دکن کے شمالی حصّے میں دو دریا ہیں۔ جو مشرق سے مغرب کی طرف بہتے ہیں۔ ایک نربدا اور دوسرا تاپتی؀

نربدا۔ ست پڑا پہاڑ کے مشرقی سرے سے نکلتا ہے۔ اور بندھیاچل اور ست پڑا پہاڑ کے درمیان تنگ گھاٹی میں سے بہ کر خلیج کھمبایت میں گر جاتا ہے۔ اور اس کی گزرگاہ میں بھی کئی ایک تنگ گھاٹیاں ہیں۔ زیریں حصّے میں یہ مغرب کے میدان پر سے بہتا ہے۔ اور بہت چوڑا دریا ہو گیا ہے؀

دریائے تاپتی۔ یہ ست پڑا پہاڑ کے جنوب میں مشرق سے مغرب کو بہتا ہے۔ اس کی گزرگاہ دریائے نربدا کی گزرگاہ کے متوازی ہے۔ اس کے دہانہ پر سورت کا شہر واقع ہے۔ جو تجارت

کی منڈی ہے ؞

ساحلی میدان

سطح مرتفع دکن کے دونو طرف مغربی گھاٹ مشرقی گھاٹ اور سمندر کے درمیان دو تنگ ہموار میدان ہیں - انکو ساحلی میدان کہتے ہیں - اِن میدانوں کی مٹی بھی گنگا اور سندھ کے میدان کی طرح نرم اور زرخیز ہے ؞

۱- مغربی ساحل کا میدان - مغربی گھاٹ اور بحیرۂ عرب کے درمیان خلیج کھمبایت سے راس کماری تک پھیلا ہوا ہے - یہ بہت تنگ میدان ہے ؞ چالیس میل سے زیادہ چوڑا نہیں - چونکہ یہاں بارش بہت ہوتی ہے - اس واسطے یہ بہت ہی سرسبز ہے - گرمی بھی بہت پڑتی ہے ؞ (بنگال کی آب و ہوا سے مقابلہ کرو) ؞

اس میدان کے جنوبی حصّے کو مالابار کا میدان کہتے ہیں - چاول - چائے اور گرم مصالح پیدا ہوتے ہیں - ناریل اور بانس کے درخت بہت ملتے ہیں ؞

۲- مشرقی ساحل کا میدان - دریائے گنگا کے ڈیلٹا سے لے کر راس کماری تک پھیلا ہوا ہے - اور ہموار ہے - یہ مغربی ساحل کے میدان کی نسبت زیادہ چوڑا ہے - خاص کر جنوبی حصے میں جہاں اُسے کرناٹک کا میدان کہتے ہیں - اس میدان میں

مغربی میدان کی نسبت بہت کم بارش ہوتی ہے لیکن اس میدان میں دریائے مہاندی - گوداوری کرشنا اور کاویری کے ڈیلٹے شامل ہیں - جو بہت زرخیز ہیں - کیونکہ ان میں نہریں کھودی گئی ہیں - جن سے آبپاشی ہوتی ہے - چاول - روئی - جوار - باجرہ - گنا اور تمباکو پیدا ہوتا ہے - ساحل کے نزدیک کہیں کہیں ناریل بھی ملتا ہے ٭

گنگا اور سندھ کے میدان اور سطح مرتفع دکن کا مقابلہ

گنگا اور سندھ کا میدان	سطح مرتفع دکن
(۱) یہ ہموار میدان ہے اس کا کوئی حصّہ سطح سمندر سے ایک ہزار فٹ سے زیادہ اونچا نہیں ہے ٭	(۱) یہ ایک سطح مرتفع ہے - جو ایک ہزار فٹ سے لے کر تین ہزار فٹ تک اونچی ہے - اس کی سطح ہموار نہیں ہے - بلکہ اس میں پہاڑیاں اور دریاؤں کی گہری گھاٹیاں پائی جاتی ہیں ٭

گنگا اور سندھ کا میدان	سطح مرتفع دکن
(۲) اس کی زمین نرم ہے اور مٹی کی تہ بہت گہری ہے۔ یہ مٹی بہت زرخیز ہے ٭	(۲) اس میں سخت چٹانیں پائی جاتی ہیں۔ اور مٹی کی تہ بہت کم گہری ہے۔ سوائے شمال مغرب کے جہاں سیاہ مٹی ملتی ہے۔ اور ڈیلٹاؤں کی زمین کے جہاں مٹی گہری ہے اور زرخیز ہے ٭
(۳) دریا برفانی پہاڑوں سے آتے ہیں۔ اور تمام سال بہتے رہتے ہیں۔ اور سست رفتار ہیں جہاز رانی اور آبپاشی کے لئے بہت مفید ہیں ٭	(۳) دریاؤں میں پانی کا زیادہ تر بارش پر انحصار ہے۔ اس لئے خشک موسم میں دریا خشک ہو جاتے ہیں یہ آبشار بناتے ہیں اور تیز رفتار ہیں۔ اس لئے جہاز رانی کے قابل نہیں ٭
(۴) چونکہ زمین نرم ہے۔ اور دریا تمام سال بہتے ہیں۔ اس لئے آبپاشی زیادہ نہروں اور کوؤں	(۴) چونکہ زمین سخت ہے اور دریا خشک ہو جاتے ہیں۔ اس لئے نہریں اور کوئیں نہیں کھودے

گنگا اور سندھ کا میدان	سطح مرتفع دکن
کے ذریعے کی جاتی ہے ÷	جا سکتے - اس لئے آبپاشی تالابوں کے ذریعے کی جاتی ہے - دریاؤں کی گھاٹیوں میں بند لگا کر پانی جمع کیا جاتا ہے ÷
(۵) پیداوار بہت ہوتی ہے - ذرائع آمد و رفت آسان ہیں - آبادی بہت ہے - اور بہت سے بڑے بڑے شہر پائے جاتے ہیں ÷	(۵) پیداوار کم ہوتی ہے - ذرائع آمد و رفت مشکل ہیں - آبادی کم ہے - اور بڑے بڑے شہر بہت کم پائے جاتے ہیں ÷

سوالات

(۱) جنوبی ہندوستان کا نقشہ کھینچو - اور اس میں بندھیاچل - ست پڑا - مغربی گھاٹ - مشرقی گھاٹ - درہ پال گھاٹ - درہ بھور گھاٹ - درہ تھال گھاٹ - دریائے مہاندی - گوداوری - کرشنا - اور کاویری درج کرو ÷

(۲) سطح مرتفع دکن کا گنگا اور سندھ کے میدان سے مقابلہ کرو ÷

(۳) سطح مرتفع دکن میں سیاہ مٹی کہاں پائی جاتی

ہے۔ یہاں پر کونسی فصل بہت پیدا ہوتی ہے؟

ساتویں فصل

آب و ہوا

ہم دیکھتے ہیں۔ کبھی گرمی پڑتی ہے۔ اور کبھی سردی کبھی برسات ہوتی ہے۔ اور کبھی کھرسا یعنی موسم مختلف ہیں۔ نیز ہندوستان کے بعض حصّے گرم اور بعض سرد۔ بعض حصّوں میں بارش بہت ہوتی ہے۔ اور بعض حصّے بالکل خشک ہیں۔ ہمیں معلوم کرنا چاہیئے۔ کہ ان اختلافات کی کیا وجہ ہے؟

صبح اور شام کے وقت بہ نسبت دوپہر کے گرمی بہت کم پڑتی ہے۔ اس کا کیا سبب ہے؟ دوپہر کے وقت سورج ہمارے سر پر ہوتا ہے۔ اور اس کی شعاعیں سیدھی پڑتی ہیں۔ صبح شام کے وقت سورج بہت نیچے ہوتا ہے۔ اور اُس کی کرنیں ترچھی پڑتی ہیں۔ ذیل کی شکل سے واضح ہو جائے گا۔ کہ سیدھی شعاعیں تھوڑی جگہ پر پھیلتی ہیں۔ اور زیادہ گرمی پہنچاتی ہیں۔ ترچھی

شعاعیں زیادہ جگہ پر پھیلتی ہیں - اور کم گرمی پہنچاتی ہیں ؂
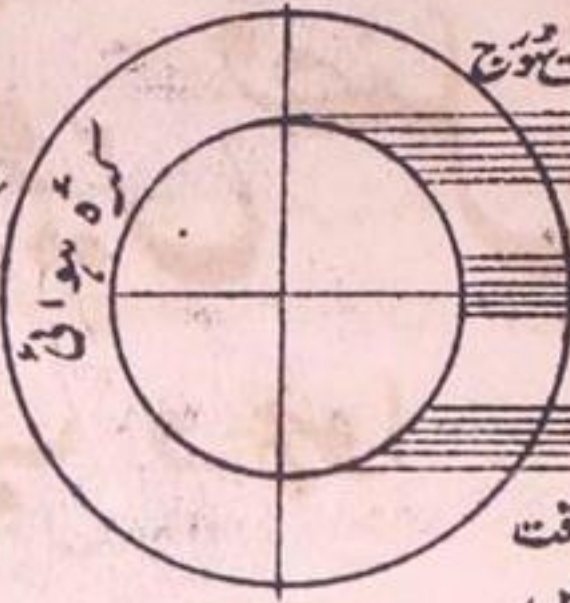
کرۂ زمین کو دیکھو - اس کے بیچوں بیچ ایک خط کھچا ہوا ہے - جسے خط استوا کہتے ہیں - خط استوا کے شمال اور جنوب میں ایک ایک اور خط کھچا ہوا ہے - شمالی خط کو خط سرطان کہتے ہیں - اور جنوبی کو خطِ جدی کہتے ہیں - دنیا کا وہ حصّہ جو ان دو خطوں کے درمیان ہے - بہت گرم ہے - کیونکہ اس حصّے میں سورج کی شعاعیں سال کے کسی نہ کسی حصے میں عموداً

پڑتی ہیں۔ دنیا کے اس حصّے کو منطقہ حارہ کہتے ہیں۔ ہندوستان کا بہت سا حصّہ منطقہ حارہ میں واقع ہے۔ اس لئے ہندوستان گرم ملک ہے۔ ہندوستان کے جنوبی حصّے جہاں پر سورج کی شعاعیں تقریباً سارے سال سیدھی پڑتی ہیں۔ بہ نسبت شمالی حصّوں کے زیادہ گرم ہیں۔ سندھ بہ نسبت پنجاب کے زیادہ گرم ہے۔ احاطہ مدراس بہ نسبت احاطہ بنگال کے زیادہ گرم ہے۔ کسی مقام کا زیادہ یا کم گرم ہونا صرف سورج کی شعاعوں کے سیدھا یا ترچھا پڑنے پر ہی منحصر نہیں ہے۔ اور بھی دو باتیں ہیں ؛

اگر تم گرمی کے موسم میں کبھی کراچی یا بمبئی گئے ہو۔ تو تم نے دیکھا ہوگا۔ وہاں پر بہ نسبت لاہور یا دہلی کے کم گرمی پڑتی ہے۔ وجہ کیا ہے؟ بمبئی سمندر کے کنارے واقع ہے۔ اس واسطے گرمی کے موسم میں بہ نسبت لاہور کے جو سمندر سے بہت دور ہے۔ کم گرم ہے۔ ٹھیک ہے۔ گرمی کے موسم میں اگر ہم دوپہر کے وقت ننگے پاؤں چلیں۔ تو ریت بہت گرم ہوتی ہے۔ اور ہمارے پاؤں جل جاتے ہیں ۔ لیکن اگر پاس ہی تالاب میں نہائیں۔ تو پانی ٹھنڈا ہوتا ہے۔ ریت اور پانی دونو پر سورج کی گرمی برابر پڑتی ہے لیکن ریت پانی کی نسبت بہت جلد گرم ہو جاتی

ہے۔ برخلاف اس کے رات کے وقت ریت پانی کی نسبت زیادہ سرد ہوتی ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا۔ کہ پانی زمین کی نسبت دیر میں گرم ہوتا ہے۔ اور دیر میں ہی ٹھنڈا ہوتا ہے۔ پس جو مقام سمندر کے نزدیک واقع ہیں۔ وہ گرمیوں میں کم گرم ہوتے ہیں۔ اور سردیوں میں کم سرد ہوتے ہیں۔ لاہور مدراس کی نسبت گرمی میں زیادہ گرم ہے۔ اور سردی میں بہت سرد ہے۔ کیونکہ لاہور سمندر سے بہت دور ہے۔ اسی طرح الہ آباد کلکتے کی نسبت گرمی کے موسم میں گرم ہوتا ہے۔ اور سردی کے موسم میں سرد ہوتا ہے۔ کیونکہ الہ آباد سمندر سے دور ہے کلکتہ سمندر کے نزدیک ہے۔

صوبہ پنجاب جو سمندر سے دور ہے۔ گرمیوں میں بہت گرم ہے۔ اور سردیوں میں بہت سرد ہے۔ احاطہ مدراس جو سمندر کے نزدیک ہے۔ گرمیوں میں کم گرم۔ اور سردیوں میں کم سرد ہے۔

تم دیکھتے ہو۔ کہ گرمی کے موسم میں اکثر انگریز اور امیر لوگ شملہ۔ منصوری۔ دارجلنگ چلے جاتے ہیں۔ کیوں؟ شملہ جو پہاڑ پر واقع ہے۔ گرمی کے موسم میں سرد ہوتا ہے۔ پس جو مقامات پہاڑ پر یعنی سطح سمندر سے اونچے واقع ہیں۔

سرد ہوتے ہیں۔ دکن کی سطح مرتفع گرمی کے موسم میں اتنی گرم نہیں ہوتی۔ جتنا کہ شمالی ہندوستان کا میدان۔ اوٹاکمنڈ جو نیلگری پربت پر واقع ہے۔ مدراس کی نسبت سرد ہے۔

بارش کس طرح برستی ہے؟ اب ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ ہندوستان کے کس کس حصے میں بارش بہت ہوتی ہے۔ اور کس حصے میں کم۔ اور اس کی کیا وجہ ہے؟ پہلے ہمیں یہ معلوم کرنا چاہیئے۔ کہ بارش کس طرح برستی ہے۔ ہم روز مرہ دیکھتے ہیں۔ جب ہم گیلا کپڑا دھوپ میں رکھتے ہیں۔ تو وہ جلد خشک ہو جاتا ہے۔ پانی کہاں چلا جاتا ہے؟ پانی کے بخارات بن کر ہوا میں مل جاتے ہیں۔ اور بادل بن جاتے ہیں اسی طرح تالابوں۔ دریاؤں اور سمندروں سے ہر وقت پانی بخارات بن کر اُڑتا رہتا ہے۔

ایک گلاس میں تھوڑی سی برف ڈالو۔ تھوڑی دیر کے بعد اس کے باہر کی سطح کو غور سے دیکھو۔ اس پر چھوٹے چھوٹے قطرے پانی کے جمع ہو گئے۔ یہ پانی کہاں سے آیا۔ ہوا کے بخارات ٹھنڈک لگنے سے کثیف ہو گئے۔ اور ان کا پانی بن گیا۔ اسی طرح سے بخارات سے لدی ہوئی سمندری ہوائیں جب پہاڑوں کے ساتھ ٹکراتی ہیں۔ تو وہ بارش برساتی ہیں۔

نقشۂ ہندوستان
(بارش موسم گرما)

کراچی
بمبئی
کلکتہ
رنگون
مدراس
بحیرۂ عرب
خلیج بنگالہ

۱۰ انچ سے کم
۱۰ انچ سے ۳۰ انچ
۳۰ ،، ،، ۵۰ ،،
۵۰ ،، ،، زیادہ

نقشۂ ہندوستان
(بارش موسم سرما)

کراچی
بمبئی
کلکتہ
رنگون
مدراس
بحیرۂ عرب
خلیج بنگالہ

۵ انچ سے کم
۵ ،، ،، ۱۰ انچ
۱۰ ،، ،، ۲۰ ،،
۲۰ ،، ،، زیادہ
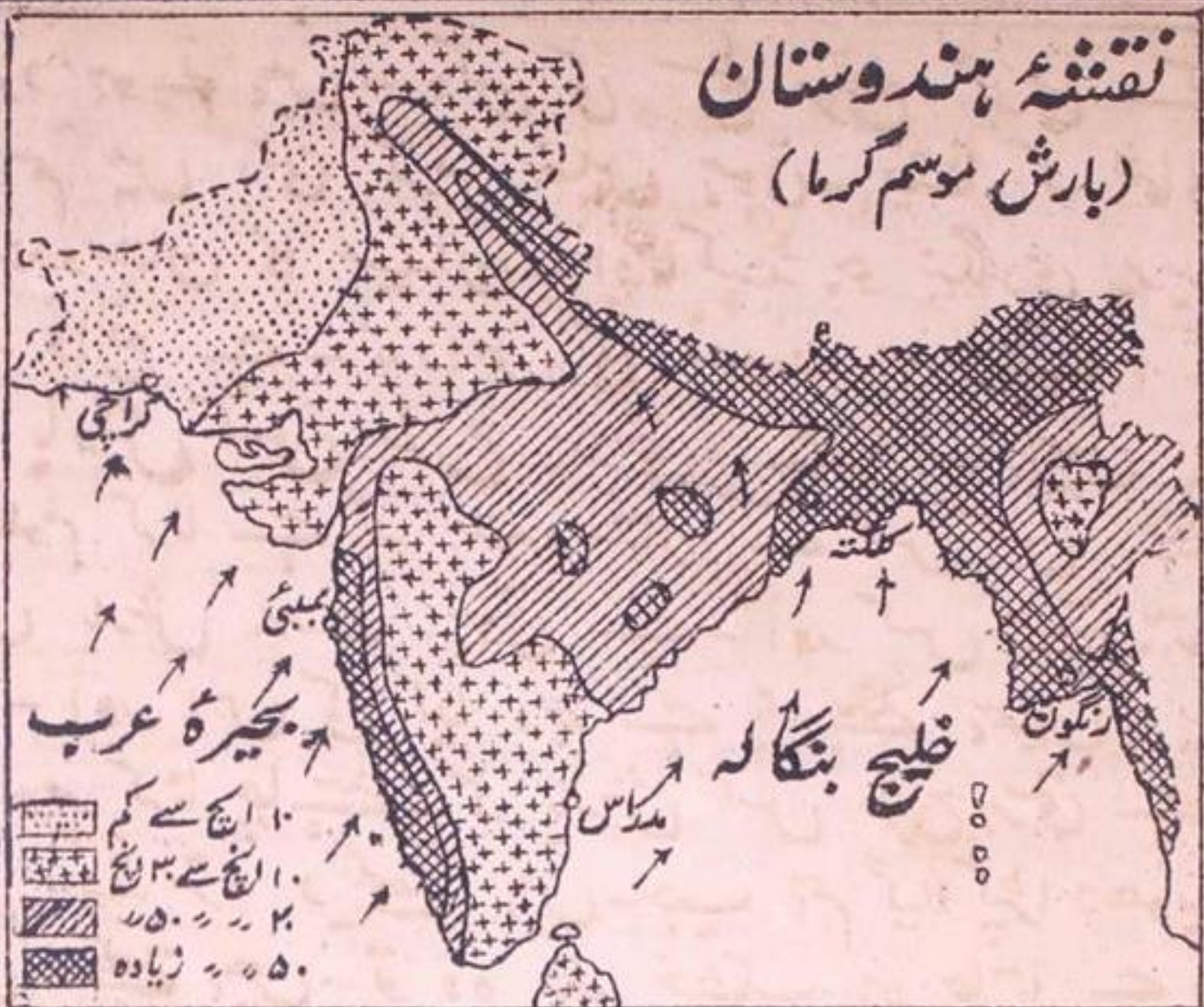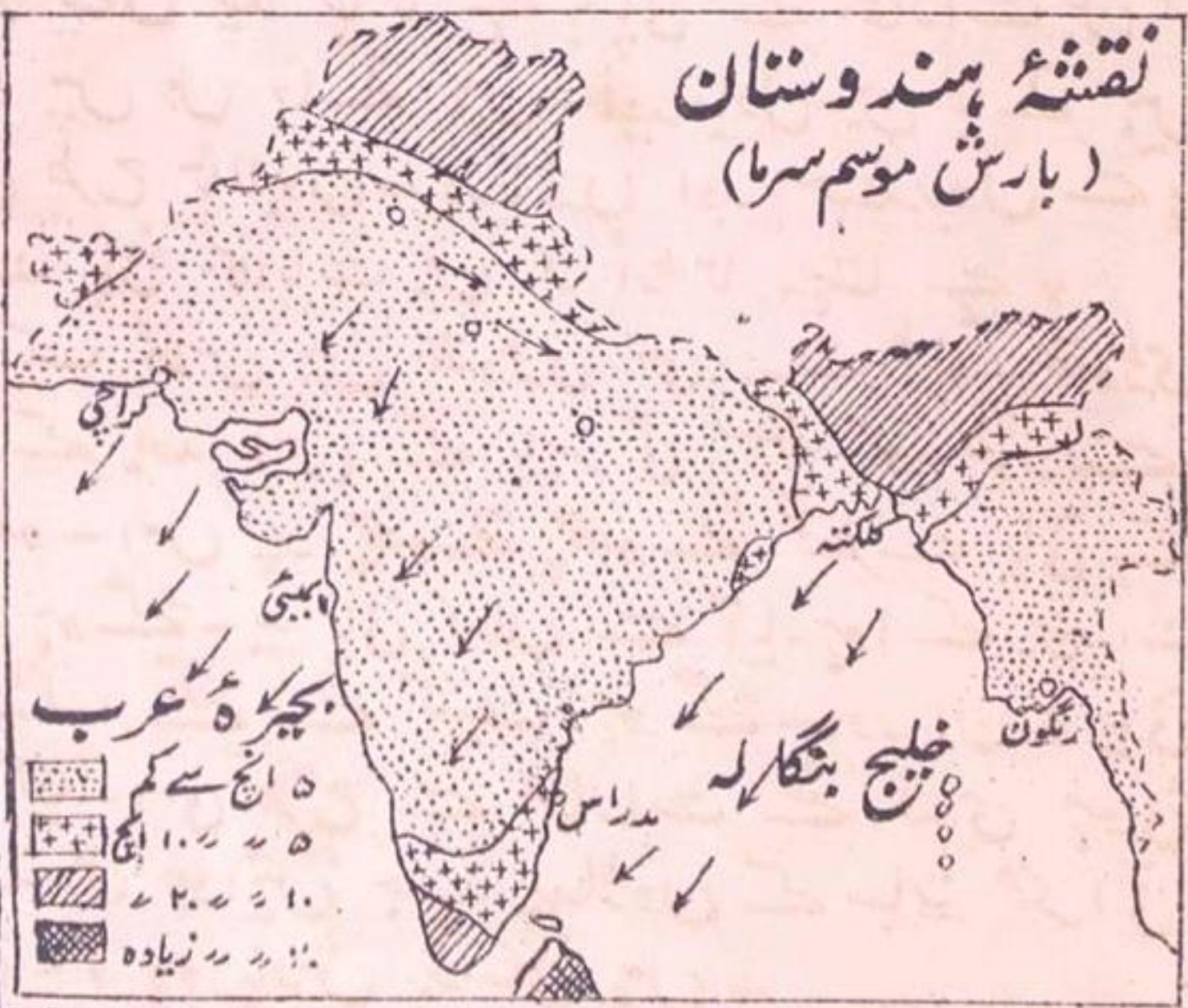
مون سون ہوائیں۔ اگر تم نے کبھی الاؤ جلتے دیکھا ہے۔ تو معلوم کیا ہوگا۔ کہ گرم ہوا ہلکی ہو کر اوپر کو چڑھتی ہے۔ اور سرد ہوائیں سب طرف سے اس کی طرف آتی ہیں۔ اسی طرح گرمی کے موسم میں جب سورج کی شعاعیں ہندوستان کے شمالی میدان پر سیدھی پڑتی ہیں۔ یہ میدان بہت گرم ہو جاتا ہے۔ اور ہوا بھی گرم ہو کر ہلکی ہو جاتی ہے۔ بحر ہند جو بہت بڑا سمندر ہے۔ اس موسم میں کم گرم ہوتا ہے کیونکہ سمندر زمین کی نسبت دیر میں گرم ہوتا ہے۔ اس کے اوپر کی ہوا بھی بھاری ہوتی ہے۔ یہ بھاری ہوا ہندوستان کے میدان کی طرف چلتی ہے۔ چونکہ یہ سمندر پر سے آتی ہے۔ یہ بخارات سے لدی ہوئی ہوتی ہے۔ جب ہندوستان کے پہاڑوں کے ساتھ ٹکراتی ہے۔ تو اوپر کو اُٹھتی ہے اور ٹھنڈی ہو کر بارش برساتی ہے۔ پس ہندوستان میں زیادہ تر بارش گرمی کے موسم یعنی جون۔ جولائی۔ اگست اور ستمبر کے مہینوں میں ہوتی ہے۔

بحیرۂ عرب کی ہوائیں۔ بحیرۂ عرب سے جو ہوائیں اُٹھتی ہیں۔ وہ مغربی گھاٹ کے ساتھ ٹکراتی ہیں۔ اور وہاں بہت بارش برساتی ہیں۔ اس لئے مغربی گھاٹ اور مغربی ساحل کے

میدان پر بارش بہت ہوتی ہے۔ بمبئی میں جو مغربی ساحل پر ہے۔ بہت زیادہ بارش ہوتی ہے یعنی سال میں ۷۵ انچ۔ مغربی گھاٹ کو عبور کرنے کے بعد یہ ہوائیں دکن کی سطح مرتفع پر پہنچتی ہیں۔ لیکن اب یہ خشک ہو جاتی ہیں۔ اس لئے یہاں بارش بہت کم ہوتی ہے ٭

بحیرۂ عرب کی ہواؤں کا تھوڑا سا حصّہ نربدا کی گھاٹی سے گزرتا ہے۔ اس سے چھوٹا ناگپور اور بہار میں خاصی بارش ہو جاتی ہے۔ باقی حصّہ راجپوتانہ اور سندھ کے میدان کے اوپر سے گزرتا ہے۔ اور سیدھا کوہ ہمالیہ تک پہنچ جاتا ہے راستے میں یہ بالکل بارش نہیں برساتا۔ کیونکہ اس کو روکنے کے لئے کوئی پہاڑ نہیں۔ کوہ اراولی پربت پر جو ایک طرف کو ہے۔ تھوڑی سی بارش ہو جاتی ہے۔ بلوچستان میں یہ ہوائیں بالکل نہیں جاتیں۔ اس لئے یہ بھی سندھ کی طرح بالکل خشک ہے ٭

خلیج بنگالہ کی ہوائیں۔ یہ ہوائیں پہلے برہما کے مغربی ساحل کے ساتھ ٹکراتی ہیں۔ اور وہاں پر مغربی گھاٹ کی طرح بہت زیادہ بارش کرتی ہیں۔ کچھ حصّہ ان ہواؤں کا دریائے گنگا کے ڈیلٹا سے ہوتا ہوا کھاسیا اور گارد کی پہاڑیوں کے ساتھ ٹکراتا ہے۔ اور یہاں پر بہت زیادہ بارش

برستی ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ بارش چراپونجی میں (جو کھاسیا کی پہاڑی پر واقع ہے) ہوتی ہے۔ باقی حصّہ کوہ ہمالیہ کے ساتھ ٹکراتا ہے۔ اور اس کی جنوبی ڈھلان پر بہت بارش برساتا ہے۔ کوہ ہمالیہ بہت اونچا پہاڑ ہے۔ اس لئے یہ ہوائیں اس پہاڑ کے شمال کی طرف نہیں جا سکتیں۔ کچھ تو آسام کی طرف چلی جاتی ہیں۔ اور وہاں بہت بارش برساتی ہیں۔ باقی مغرب کی طرف پنجاب میں آتی ہیں۔ پنجاب بہت دور مغرب میں ہے۔ اس لئے یہ ہوائیں وہاں پہنچنے تک خشک ہو جاتی ہیں۔ اس لئے پنجاب میں بارش کم ہوتی ہے۔ بنگال میں جہاں یہ ہوائیں پہلے آتی ہیں۔ بہت بارش ہوتی ہے۔

سرد موسم کی ہوائیں۔ سردی کے موسم میں ہوائیں ہندوستان کے شمالی میدان سے بحرِ ہند کی طرف چلتی ہیں۔ اس لئے یہ خشک ہوتی ہیں۔ لیکن ان کا تھوڑا سا حصّہ جو خلیج بنگالہ پر سے گزرتا ہے۔ کچھ بخارات لے لیتا ہے۔ اور مشرقی گھاٹ کے ساتھ ٹکرا کر مشرقی ساحل یعنی مدراس پر کچھ بارش کرتا ہے۔ پنجاب میں بھی تھوڑی سی بارش جاڑے کے موسم میں ہوتی ہے۔

پس ہمیں معلوم ہو گیا۔ کہ ہندوستان میں زیادہ تر بارش گرمی کے موسم میں یعنی جون۔

جولائی - اگست اور ستمبر کے مہینوں میں ہوتی ہے
جب ہوائیں بحر ہند سے چلتی ہیں - سب سے
زیادہ بارش مغربی گھاٹ - مغربی ساحل کے
میدان - برہما کے پہاڑ - آسام اور کوہ ہمالیہ کی
جنوبی ڈھلان پر ہوتی ہے - اور سب سے کم
راجپوتانہ - سندھ - بلوچستان میں ہوتی ہے - دکن
اور پنجاب میں بھی قدرے کم ہی ہوتی ہے ؛
جن حصّوں میں بارش کم ہوتی ہے - وہ گرمیوں
میں بہت سخت گرم ہوتے ہیں - اور سردیوں
میں بہت سرد ہوتے ہیں ؛

بارش کس طرح ناپتے ہیں؟ جب ہم یہ کہتے
ہیں - کہ ایک انچ بارش ہوئی ہے - تو اس کا یہ
مطلب ہوتا ہے - کہ اگر تمام پانی جو برسا ہے -
ایک ہموار سطح پر پڑا رہے - نہ تو زمین میں
جذب ہو اور نہ اس کے بخارات بن کر اڑیں -
اور نہ ہی بہ جائے - تو اُس کی گہرائی ایک انچ
ہوتی ہے ؛

بارش کو ماپنے کے لئے ایک آلہ ہوتا ہے -
جسے مقیاس المطر (RAINGAUGE) کہتے ہیں - جس
کی شکل ذیل میں دی گئی ہے - اس میں
دو برتن ہوتے ہیں :-

ایک برتن میں ایک قیف اور بوتل شامل
ہے - قیف کے ذریعے سے بوتل میں مینہ کا

پانی جمع ہوتا ہے
دوسرا برتن شیشہ
کا ہوتا ہے۔
جس میں نشان
لگے ہوئے ہوتے
ہیں۔ نیف کے
منہ کی سطح اور
شیشے کے برتن
کی سطح میں ایک
خاص نسبت ہوتی ہے۔ بارش برسنے کے
بعد دوسرے دن صبح کو نول کا پانی شیشے کے
برتن میں ڈالا جاتا ہے۔ اگر یہ پورا بھر جائے
تو نصف انچ بارش ہوتی ہے۔ اس برتن کے
ذریعے $\frac{1}{100}$ انچ تک بارش صحیح صحیح ناپی جا
سکتی ہے۔
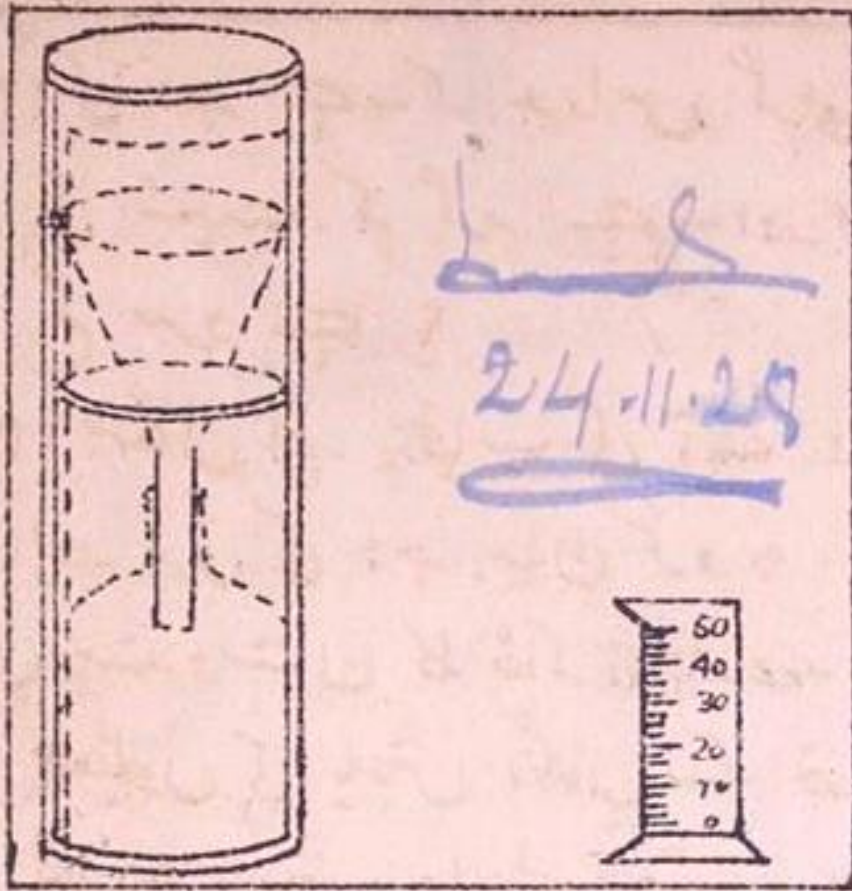
سوالات

(۱) تمہارے صوبے میں سردی کا موسم کن مہینوں میں
ہوتا ہے۔ گرمی کا موسم کن مہینوں میں اور
برسات کا موسم کن مہینوں میں ؟

(۲) کس موسم میں سورج دوپہر کے وقت آسمان
میں بہت اونچا ہوتا ہے۔ اور کس موسم
میں کم اونچا ؟

(۳) کیا وجہ ہے۔ کہ مدراس گرمی کے موسم میں لاہور کی نسبت کم گرم ہے۔ اور سردی کے موسم میں کم سرد ہے؟

(۴) بنگال اور پنجاب کی آب و ہوا کا مقابلہ کرو۔ اور فرق کی وجہ بیان کرو؟

(۵) ہندوستان کا خاکہ اتارو۔ اور اُس میں مختلف حصّوں کی بارش رنگوں کے ذریعے دکھاؤ۔ بہت زیادہ بارش والے حصّوں میں گہرا نیلا رنگ بھرو اس سے کم بارش والے حصّوں میں ہلکا نیلا۔ اور بالکل خشک حصّوں کو خالی رکھو؟

(۶) ہندوستان میں کس حصّے میں بارش بہت ہوتی ہے۔ اور کس میں بہت کم۔ وجہ بیان کرو:۔

(۷) بارش کس طرح ناپتے ہیں؟ آلہ کی شکل کھینچو؟

(۸) شملہ اور دارجیلنگ کی بارش کا لاہور اور الہ آباد کی بارش سے مقابلہ کرو۔ فرق کی وجہ بیان کرو؟

(۹) لاہور کی سالانہ بارش ۲۰ - انچ - شملہ کی ۶۸ انچ - کلکتہ کی ۶۰ انچ - الہ آباد کی ۴۰ انچ بمبئی کی ۷۴ انچ - مدراس کی ۴۹ - انچ - کراچی کی ۸ - انچ - ملتان کی ۷ انچ ہے - فرق کی وجہ بیان کرو؟

آٹھویں فصل

آبپاشی

بارش کے نقشے کو دیکھ کر بتاؤ۔ ہندوستان کے کس کس حصّے میں بہت زیادہ بارش ہوتی ہے۔ اور کس کس حصّے میں بہت کم؟ پنجاب اور دکن میں بارش کم ہوتی ہے۔ لیکن زمین اکثر حصّے کی بہت زرخیز ہے۔ اگر زرخیز زمین سے پورا پورا فائدہ اٹھانا ہو۔ تو ضروری ہے۔ کسی طرح پانی بہم پہنچایا جائے۔ آب رسانی کے تین طریقے ہیں :۔

(۱) نہروں سے ٭

(۲) کنوؤں سے ٭

(۳) تالابوں سے ٭

آؤ یہ معلوم کریں کہ ہندوستان کے کس حصّے میں کونسا طریق استعمال کیا جاتا ہے۔ اور کیوں؟

گنگا اور سندھ کا میدان ہموار ہے۔ اور اس کی مٹی نرم ہے۔ اور اس میں بہت سے دریا بہتے ہیں۔ جو برفانی پہاڑوں سے آتے ہیں۔

اس لئے اس میدان کے اکثر حصّے میں نہروں کا جال پھیلا ہوا ہے۔ لیکن بنگال میں نہریں نہیں ہیں۔ کیونکہ وہاں بارش بہت ہوتی ہے۔ اور نہروں کی ضرورت نہیں ہے۔

کوہ ہمالیہ کے دامن میں تمام میدان میں بارش کافی ہوتی ہے اور زمین نرم ہے۔ اس واسطے بارش کا پانی بہت کچھ جذب ہو جاتا ہے۔ جو کوؤں کے کھودنے سے پھر نکالا جا سکتا ہے۔ اس لئے دہلی سے لے کر بنارس تک تمام دامن کوہ میں کوئیں ہی کوئیں کھودے گئے ہیں۔ جن کے ذریعے آبپاشی ہوتی ہے۔

سطح مرتفع دکن میں دریا کم ہیں۔ اور وہ برفانی پہاڑوں سے نہیں نکلتے۔ اس لئے گرمی کے شروع میں اور جاڑے میں ان میں پانی بہت کم ہو جاتا ہے۔ اور زمین بھی سخت چٹانی ہے۔ اس لئے نہروں کا کھودنا مشکل ہے۔ سخت زمین میں پانی کم جذب ہوتا ہے۔ اس لئے کوئیں بھی نہیں کھودے جا سکتے۔ لیکن دریاؤں کی گھاٹیوں میں بند باندھنے سے تالاب آسانی سے بنائے جا سکتے ہیں۔ اس لئے سطح مرتفع دکن پر آبپاشی تالابوں کے ذریعے ہوتی ہے۔ لیکن دریاؤں کے ڈیلٹاؤں میں جہاں زمین نرم ہے۔ نہریں کھودی گئی ہیں۔

پنجاب کی نہریں۔ پنجاب میں بارش بہت کم ہوتی ہے۔ اور بنگال کی طرح سے دریاؤں میں بہت سے چھوٹے چھوٹے معاون بھی نہیں ہیں۔ اس لئے یہاں پر مصنوعی آبپاشی کی ضرورت ہے۔ تم جانتے ہو کہ پنجاب میں پانچ بڑے دریا ہیں۔ جو برفانی پہاڑوں سے آتے ہیں۔ ان میں پانی کی مقدار ہمیشہ کافی رہتی ہے۔ اور زمین بھی نرم ہے۔ اس لئے سرکار نے بہت سا روپیہ خرچ کر کے ان دریاؤں میں سے نہریں نکالی ہیں۔ جو کھیتوں کو پانی بہم پہنچاتی ہیں اور مختلف قسم کی فصلیں پیدا ہوتی ہیں۔ دنیا میں ایسی شاندار نہریں کہیں نہیں ملتیں۔ نہریں دو قسم کی ہیں۔ دائمی نہریں اور طغیانی کی نہریں دائمی نہریں سارے سال چلتی رہتی ہیں۔ لیکن طغیانی کی نہریں صرف برسات کے موسم میں جب دریاؤں میں طغیانی آتی ہے۔ چلتی ہیں۔ یہ نہریں اکثر ستلج۔ چناب اور سندھ کے زیرین حصوں سے نکالی گئی ہیں۔

بڑی بڑی دائمی نہریں:۔

(۱) نہر جمن غربی جو دریائے جمنا سے تاجاوالہ کے مقام پر نکالی گئی ہے۔ اور اضلاع کرنال۔ رہتک اور حصار کو سیراب کرتی ہے۔

(۲) نہر سرہند۔ جو دریائے ستلج سے بمقام روپڑ

نکالی گئی ہے۔ اور ضلع فیروز پور۔ ریاستِ پٹیالہ۔ نابھہ اور مالیر کوٹلہ کو سیراب کرتی ہے ۔

(۳) اپر باری دو آب۔ دریائے راوی سے مادھوپور کے مقام پر نکالی گئی ہے اور اضلاع گورداسپور امرتسر اور لاہور کو آب پاش کرتی ہے ۔

(۴) لوئر باری دو آب نہر۔ یہ دریائے راوی سے بلوکی کے مقام نکالی گئی ہے۔ اور اضلاع منٹگمری اور ملتان کے اُس علاقے کو سیراب کرتی ہے۔ جسے گنجی بار کہتے ہیں ۔

(۵) لوئر چناب نہر یہ دریائے چناب سے خانکی کے مقام پر نکالی گئی ہے۔ اور رچنا دو آب کو سیراب کرتی ہے۔ اس نہر کے نکالنے سے پہلے یہ علاقہ ریگستان تھا۔ جسے ساندل بار کہتے ہیں بالکل بنجر بیابان تھا۔ لیکن جب سے یہ نہر نکالی گئی ہے۔ سرسبز اور شاداب ہوگیا۔ کئی بڑے بڑے شہر مثلاً لائل پور۔ گوجرہ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ بس گئے ہیں۔ اسی علاقے کو اب نو آبادی چناب کہتے ہیں ۔ یہ نہر گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ لائل پور اور جھنگ کے کچھ حصّہ کو سیراب کرتی ہے ۔

(۶) اپر چناب نہر۔ یہ دریائے چناب سے مرالہ کے مقام پر نکالی گئی ہے۔ یہ گوجرانوالہ کے

تھوڑے حصّے کو سیراب کرنے کے بعد زائد پانی دریائے راوی میں ڈال دیتی ہے۔ تا کہ نہر لوئر باری دو آب کو کافی پانی مل سکے ؁

(۷) نہر لوئر جہلم۔ دریائے جہلم سے مونگ رسول کے مقام پر نکالی گئی ہے۔ اور رچنا دو آب کو سیراب کرتی ہے۔ یہاں پر بھی کئی نئے شہر بس گئے ہیں۔ جن میں سرگودھا بہت مشہور ہے۔

(۸) اپر جہلم نہر۔ یہ نہر دریائے جہلم سے منگلا کے مقام پر نکالی گئی ہے۔ کچھ تو اس سے ضلع گجرات کی آبپاشی ہوتی ہے۔ لیکن زیادہ تر اس کا پانی دریائے چناب میں خانکی کے نزدیک ڈالا جاتا ہے۔ جو نہر لوئر چناب میں پہنچتا ہے۔ اور دریائے چناب کا پانی نہر اپر چناب کے ذریعہ دریائے راوی میں گنجی بار کے علاقے کو آبپاش کرنے کے لئے نہر لوئر باری دو آب میں لیا جاتا ہے۔ اپر جہلم نہر۔ اپر چناب نہر اور لوئر باری دواب نہر کو انہار ثلاثہ کہتے ہیں ؁

(۹) ستلج ویلی انہار۔ دریائے ستلج پر فیروزپور۔ سلیمانکی۔ اور اسلام کے مقام تین بند (WEIR) اور چوتھا دریائے پنجند پر تیار ہو رہا ہے۔ ان مقامات سے کل ۱۱ نہریں نکالی جائیں گی۔ یہ نہریں دریائے ستلج کے جنوب کا بنجر علاقہ ضلع فیروزپور۔ ریاست بیکانیر و بہاولپور کو اور

شمالی علاقہ اضلاع منٹگمری اور ملتان کے حصہ کو جسے نیلی بار کہتے ہیں سیراب کریں گی اور موجودہ طغیانی کی نہروں میں بھی ہر سال ماہ اپریل سے ستمبر تک یقینی طور سے پانی پہنچائینگی تقریباً ۵۰ لاکھ ایکڑ رقبہ سیراب ہو جائیگا۔ اور ہر سال تیس کروڑ روپیہ کی مالیت کی فصلیں پیدا ہؤا کریںگی۔ سلیمان کی ویر تیار ہو گیا ہے۔ اور ریاست بہاولپور اور ملتان میں آبپاشی کی نہریں جاری ہو گئی ہیں۔ کل سکیم سنہ۱۹۳۰ء تک مکمل ہو جائیگی۔

(۱۰) سکھر بند۔ صوبۂ سندھ میں بارش بہت کم ہوتی ہے۔ صرف دریا کے نزدیک جہاں طغیانی کی نہروں میں پانی ملتا ہے کاشتکاری ہو سکتی ہے۔ اس لئے ایک وسیع علاقے کو قابل کاشت کرنے کے لئے سکھر سے ذرا نیچے دریائے سندھ پر ایک بہت بڑا بند تیار کیا جا رہا ہے۔ اس کے اوپر سے سات نہریں نکالی جائیں گی۔ جو نہ صرف موجودہ طغیانی کی نہروں کو اپریل سے ستمبر تک یقینی طور پر پانی پہنچائیں گی۔ بلکہ تقریباً تیس لاکھ ایکڑ نئے بنجر علاقہ کو سیراب کریں گی جس سے کپاس۔ گندم۔ تیل نکالنے کے بیج اور گنے کی چالیس کروڑ مالیت کی فصلیں ہر سال تیار

پیدا کریں گی ۔

صوبجات متحدہ آگرہ اور اودھ میں گنگا اور جمنا کے درمیانی دو آبے کو سیراب کرنے کے لئے دریائے گنگا سے نہریں نکالی گئی ہیں۔ صوبۂ بہار میں دریائے سون سے نہریں نکالی گئی ہیں جو پٹنہ کے مغرب کے علاقہ کو سیراب کرتی ہیں دکن میں صرف مہاندی ۔ گوداوری ۔ کرشنا اور کاویری کے ڈیلٹاؤں سے نہریں نکالی گئی ہیں ۔

سوالات

(۱) مصنوعی آبپاشی سے کیا مراد ہے؟ اور یہ کس کس طریق سے ہو سکتی ہے؟

(۲) ہندوستان کے کس کس حصے میں آبپاشی کی ضرورت ہے ۔ اور کیوں؟ کس کس حصے میں آبپاشی کی ضرورت نہیں ۔ وجہ لکھو ۔

(۳) انہار ثلاثہ ۔ گنجی بار ۔ ساندل بار اور چناب کی نو آبادی سے کیا مراد ہے؟

(۴) کیا وجہ ہے؟ کہ پنجاب میں اس قدر شاندار نہریں کھودی گئی ہیں ۔ بڑی بڑی نہروں کے نام لکھو ۔ بتاؤ ۔ یہ کس مقام سے نکالی گئی ہیں ۔ اور کس علاقہ کو سیراب کرتی ہیں ۔ اور ان سے کیا فائدہ ہے؟

(۵) انہار ستلج ویلی اور سکھر بند کا مفصل حال لکھو ۔
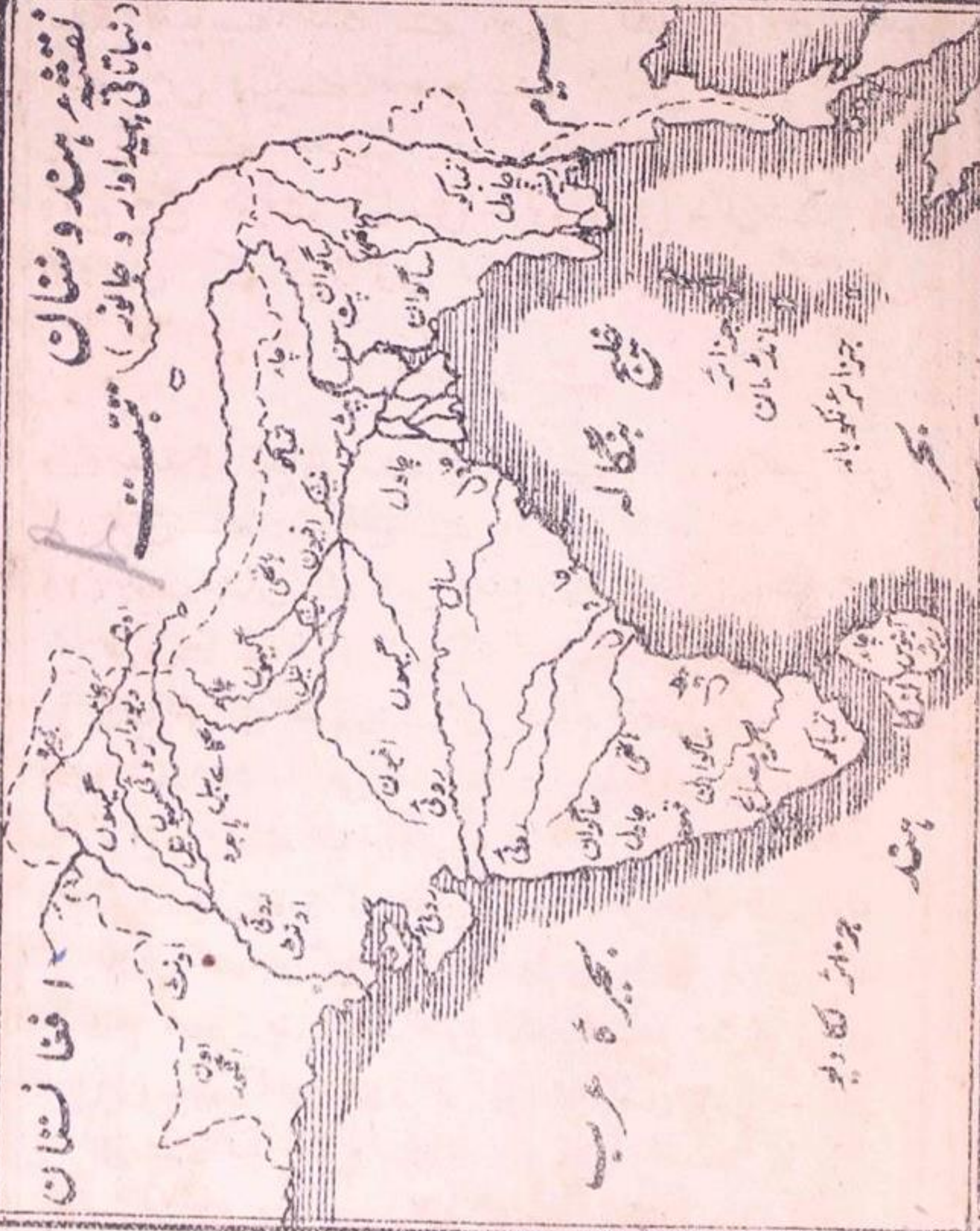
نویں فصل

پیداوار کی تقسیم

ہم پہلے پڑھ چکے ہیں کہ ہندوستان کے اکثر حصوں کی زمین زرخیز ہے۔ گرمی خوب پڑتی ہے۔ اور بارش بھی کافی ہوتی ہے۔ جہاں کہیں بارش نہیں ہوتی۔ وہاں نہریں کھودی گئی ہیں۔ یا کوؤں یا تالابوں سے آبپاشی کی جاتی ہے۔ اس لئے ہندوستان میں مختلف چیزوں کی کاشت کی جاتی ہے:

بڑی بڑی فصلیں ذیل میں دی گئی ہیں:-

گیہوں۔ تم نے دیکھا ہوگا۔ کہ گیہوں کو شروع سردی میں بوتے ہیں۔ اپریل اور مئی میں کاٹتے ہیں۔ اس لئے معلوم ہوا۔ کہ گیہوں کے لئے شروع میں سردی۔ پکتے وقت گرمی اور خشکی کی ضرورت ہے۔ بارش صرف کبھی کبھی۔ اس کا پودا پکنے پر بھاری ہو جاتا ہے۔ پس اس کے لئے زمین میں چکنی مٹی کا ملاپ چاہئے۔ بالکل ریتلی زمین ٹھیک نہیں۔ نہایت سخت گرم اور مرطوب آب و ہوا اس کے لئے مضر ہے۔ ایسے

علاقوں میں چاول پیدا ہوتا ہے۔ گیہوں نہیں پیدا ہوسکتا۔ یہ زیادہ تر پنجاب میں۔ صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ۔ سندھ میں جہاں آبپاشی ہوسکتی ہے۔ اور صوبجات متوسط کی زرخیز زمین میں پیدا ہوتا ہے ؂

جو۔ اس کی کاشت بھی سردی کے موسم میں ہوتی ہے۔ یہ گیہوں کی نسبت زیادہ سردی برداشت کرسکتا ہے۔ اس کی کاشت پنجاب اور صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ کے میدانوں میں ہوتی ہے۔ جو کھانے کے کام میں بھی آتا ہے۔ اور اس کی شراب بھی بناتے ہیں۔ سرد مقامات مثلاً۔ منصوری۔ ڈلہوزی۔ مری میں جو کی شراب (Beer) بنانے کے کارخانے ہیں ؂

چاول۔ تم پہلے پڑھ چکے ہو کہ چاول زیادہ تر بنگال میں پیدا ہوتا ہے۔ جہاں گرم اور مرطوب آب و ہوا ملتی ہے۔ پس معلوم ہوا چاول کے لئے گرم اور مرطوب آب و ہوا چاہیئے۔ اکثر یہ ایسے کھیتوں میں پیدا ہوتا ہے۔ جو دریا کے کنارے واقع ہوں۔ اور جہاں طغیانی آتی ہو۔ اس کے پودے کے لئے ضروری ہے۔ کہ کئی دن تک پانی میں ڈوبا رہے۔ اس لئے یہ زیادہ تر بنگال۔ بہار۔ برہما۔ دریائے مہاندی۔ گوداوری۔ کرشنا اور کاویری کے ڈیلٹاؤں میں۔ مغربی ساحل

کے میدان اور صوبجات متوسط ہیں۔

صوبجات آگرہ و اودھ اور پنجاب میں صرف اُن علاقوں میں پیدا ہوتا ہے۔ جو پہاڑ کی تلہٹی میں واقع ہیں۔ یا جہاں آبپاشی ہو سکتی ہے۔

مکی۔ اس کے لئے گرم مرطوب آب و ہوا کی ضرورت ہے۔ اس لئے اس کی کاشت شمالی ہند کے میدان میں زیادہ ہوتی ہے۔

جوار۔ باجرہ۔ راگی۔ ان سب اناجوں کے لئے خشک آب و ہوا کی ضرورت ہے۔ اس لئے ان علاقوں میں جہاں بارش کم ہوتی ہے۔ ان کی کاشت کی جاتی ہے۔ یعنی پنجاب۔ سندھ۔ راجپوتانہ اور دکن میں۔

دالیں۔ مونگ۔ اُڑد۔ موٹھ۔ مسر اور چنے کی دالیں بنتی ہیں۔ یہ خشک میدانوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور اُن لوگوں کے لئے جو گوشت نہیں کھاتے خاص کر ضروری ہیں۔ ان کی کاشت تقریباً سارے ہندوستان میں ہوتی ہے۔ چنا مویشیوں کے کھلانے کے کام بھی آتا ہے۔

گنا۔ گڑ اور کھانڈ گنے کے رس سے بنائے جاتے ہیں۔ اس کے لئے گرم مرطوب آب و ہوا اور زرخیز زمین کی ضرورت ہے۔ یہ زیادہ تر صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ۔ بنگال اور مشرقی ساحل کے میدان میں دریاؤں کے ڈیلٹاؤں میں

پیدا ہوتا ہے۔ بہت کچھ کھانڈ۔ جاوا۔ ماریشس اور دیگر ملکوں سے آ کر بکتی ہے ؂

چائے۔ جو ایک جھاڑی کے پتے ہیں۔ زیادہ تر آسام۔ دارجیلنگ۔ ڈیرہ دون۔ کانگڑہ اور جنوب میں نیل گری پہاڑ پر ہوتی ہے۔ اس کے لئے گرم مرطوب آب و ہوا اور ڈھلوان زمین چاہیئے۔ تاکہ بارش کا پانی ٹھیر نہ سکے۔ اگر پانی ٹھیر جائے۔ تو پودے کی جڑیں گل جاتی ہیں۔ بارش بار بار ہونی چاہیئے۔ تاکہ نئے پتے نکلتے رہیں ؂

قہوہ۔ یہ ایک پودے کا پھل ہے۔ جو شکل میں بیر جیسا ہوتا ہے۔ اس کو بھون پیس کر گرم پانی میں ڈال کر بناتے ہیں۔ اور چائے کی طرح استعمال کرتے ہیں۔ اس کے لئے گرم مرطوب آب و ہوا کی ضرورت ہے۔

قہوہ

اس کی کاشت زیادہ تر مغربی گھاٹ پر میسور۔ ٹراونکور اور کوچین میں ہوتی ہے ؂

گرم مصالح - کالی مرچ - بڑی الائچی - دارچینی کے درخت مغربی گھاٹ پر ملتے ہیں - ان کے لیئے بھی گرم مرطوب آب و ہوا کی ضرورت ہے۔

کپاس کے لیئے گرم مرطوب آب و ہوا اور سیاہ مٹی کی ضرورت ہے - لیکن بہت زیادہ بارش کی ضرورت نہیں - یہ زیادہ تر احاطۂ بمبئی - برار - پنجاب - صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ اور مدراس میں ہوتی ہے - کپاس کو بیل کر روئی اور بنولے الگ کرتے ہیں - اور بنولوں سے تیل نکالا جاتا ہے - بنولے مویشیوں کے کھلانے کے بھی کام آتے ہیں - روئی کی فصل بہت قیمتی ہوتی ہے - پیداوار کا بہت کچھ حصّہ ولایت بھیجا جاتا ہے۔

پاٹ یا پٹ سن کا گھر بنگال ہے - اس کے پودے کے لئے گرم مرطوب آب و ہوا ور نئی مٹی چاہیئے - اس لئے یہ دریائے گنگا اور برہم پُتر کے زیریں حصّوں میں جہاں ہر سال نئی مٹی آتی ہے - پیدا ہوتا ہے - اس کی بوریاں بناتے ہیں۔

پٹ سن

نیل - یہ ایک پودا ہوتا ہے جس سے نیلا رنگ نکلتا ہے - اس کی

کاشت زیادہ تر بہار - صوبجات متحدہ - پنجاب
اور مدراس میں ہوتی ہے - کچھ عرصے سے جرمنی
سے معدنیات سے بنائے ہوئے مصنوعی رنگ
آنے لگ گئے ہیں - اس سبب سے اس کی
کاشت بہت کم ہو گئی ہے - جنگ یورپ کے
دنوں میں اس کی کاشت میں ترقی ہوئی تھی +

پوست کی کاشت بغیر سرکار کی اجازت کے
نہیں ہوتی - کیونکہ اس سے افیون تیار کی جاتی ہے
جو بڑی نشہ والی چیز ہے - اس کے لئے گرم
مرطوب آب و ہوا اور زرخیز زمین کی ضرورت ہے
یہ پٹنہ - غازی پور - بنارس کے ارد گرد کے علاقے
اور مالوے میں پیدا ہوتی ہے +

تمباکو - اس کا پودا اوّل اوّل امریکہ سے لایا گیا
تھا - کہتے ہیں - اب سے تین سو سال گزرے -
جہانگیر بادشاہ کے عہد میں یہ پودا لایا گیا تھا - اس
کی کاشت تقریباً ہر ضلع میں ہوتی ہے - لیکن بنگال
مدراس صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ اور برہما میں
بہت پیدا ہوتا ہے - ترچناپلی کے چرٹ مشہور ہیں +

تیل نکالنے والے بیج - سرسوں - تل - توریا -
السی - بنولے - تیل نکالنے کے کام آتے ہیں - ان
کی کاشت ہندوستان کے ہر ضلع میں ہوتی ہے -
لیکن بنگال اور بہار میں بہت زیادہ پیدا ہوتے
ہیں - بیجوں سے تیل نکالنے کے بعد جو کھلی باقی

رہتی ہے۔ وہ گائے بھینسوں کو کھلائی جاتی ہے۔ کھلی زمین میں کھاد دینے کے بھی کام آتی ہے ؛

ان کے علاوہ سبزی ترکاریاں ہر جگہ کھیتوں میں پیدا کی جاتی ہیں۔ اور شہروں میں آکر بکتی ہیں۔ پھل مثلاً سیب۔ ناشپاتی کشمیر اور کلو کی گھاٹیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ کیلا۔ کراچی۔ بمبئی اور کلکتہ سے آتا ہے۔ جہاں آب و ہوا گرم مرطوب ہے۔ انگور کوئٹہ اور پشاور میں بہت ہوتا ہے ؛

جنگلات

کسی زمانے میں تمام ہندوستان میں جنگلات ہی جنگلات پائے جاتے تھے۔ اب بھی دیکھتے ہیں۔ کہ اگر کسی کھیت میں کئی سال تک کاشت نہ کریں۔ تو جھاڑیاں اُگ آتی ہیں۔ اور یہی بڑی ہو کر درخت بن جاتی ہیں۔ انسان نے ان درختوں کو کاٹ کر زمین کو صاف کر لیا ہے۔ اور کاشتکاری ہونے لگی ہے۔ اب بھی پہاڑی حصّوں میں جہاں بارش بہت ہوتی ہے۔ جنگلات پائے جاتے ہیں۔ یاد رکھو کہ درختوں کے لئے لگاتار نمی کی ضرورت ہے۔ اس لئے زیادہ تر جنگلات کوہ ہمالیہ۔ ترائی۔ آسام۔ سندربن۔ مغربی گھاٹ۔ برہما کے پہاڑ اور وسط ہند میں پائے جاتے ہیں۔ بارش کا نقشہ دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ ان ہی مقامات میں بارش بہت ہوتی ہے۔ زیادہ تر

کار آمد درخت مندرجہ ذیل ہیں :-

ساگوان - اس کی لکڑی بہت سخت ہوتی ہے - اسے دیمک نہیں لگتی - بیل گاڑیاں اسی لکڑی کی بنتی ہیں - نہایت کار آمد لکڑی ہے - اس درخت کے لئے گرم مرطوب آب و ہوا کی ضرورت ہے - اس لئے یہ مغربی گھاٹ - برہما اور آسام میں بہت ہوتا ہے ؛

سال اور تُن کے درخت وسط ہند کے پہاڑوں پر بہت ملتے ہیں - صندل اور آبنوس مغربی گھاٹ پر ریاست میسور میں ہوتے ہیں - کوہ ہمالیہ پر جو اور پہاڑوں کی نسبت سرد ہے - چیل - کیل - دیودار اور کئی طرح کے صنوبر کے درخت ملتے ہیں - ان درختوں کو کاٹ کاٹ کر دریا میں بہا دیتے ہیں - اور یہ شہتیر لڑھکتے لڑھکتے میدان میں پہنچ جاتے ہیں - وہاں ان کو جمع کر لیا جاتا ہے - پنجاب میں جہلم اور لاہور کے مقام پر دریاؤں کے کنارے اس قسم کی لکڑی کی منڈیاں ہیں ؛

برڑ - پیپل اور نیم کے درخت میدانوں میں ہر جگہ ملتے ہیں - بانس کا درخت جہاں کہیں پانی ہوتا ہے اُگ آتا ہے - بنگال میں یہ بہت ہوتا ہے ؛

ناریل - اس کے لئے گرم مرطوب آب و ہوا

اور سمندر کے ساحل کی ریتلی مٹی چاہیے - اس لئے ہندوستان کے جنوب میں مغربی اور مشرقی ساحل کے میدانوں میں سمندر کے نزدیک بہت ہوتا ہے۔ ناریل بہت ہی کام کی چیز ہے۔ کھوپا لوگ کھاتے ہیں - ریشہ کی چٹائیاں اور رسّے بناتے ہیں - اور گدیوں میں بھرتے ہیں۔ اس کے پتّوں کے پنکھے وغیرہ بناتے ہیں ۔

آسام اور مغربی گھاٹ پر ربڑ اور سنکونا کے درخت لگائے گئے ہیں - سنکونا کی چھال سے کونین بنتی ہے - یہ بخار کے لئے اکسیر کا کام دیتی ہے ۔

ربڑ

کھجور کے درخت کے لئے گرم اور خشک آب و ہوا چاہیئے - اس لئے سندھ کے ملک میں یہ بہت ہوتا ہے - شہتوت کا درخت بنگال - آسام - کشمیر - پنجاب اور صوبجات متحدہ میں دریاؤں اور نہروں کے کنارے بہت ہوتا ہے - اس کے پتّوں پر ریشم کے کیڑے پالے ہیں - جن سے ریشم حاصل ہوتا ہے ۔

جنگلات سے بہت فائدے ہیں۔ عمارتی لکڑی اور ایندھن کی لکڑی حاصل ہوتی ہے۔ گھاس پر لاکھوں۔ بھیڑ۔ بکریاں اور گائے بیل گزارہ کرتے ہیں۔ چیل کے درختوں سے گندہ بیروزہ حاصل کرتے ہیں۔ اور اس کو کشید کرکے تارپین کا تیل اور رسال نکالتے ہیں۔ گندہ بیروزہ صاف کرنے کا ایک کارخانہ لاہور سے دس میل کے فاصلے پر قائم کیا گیا ہے۔ کئی درختوں سے لاکھ۔ گوند اور چمڑہ رنگنے کا مصالحہ بھی حاصل ہوتا ہے؛

ان جنگلات کی حفاظت کے لئے ہماری سرکار نے ایک علیٰحدہ محکمہ قائم کیا ہے۔ اس محکمہ کے افسر لوگوں کو اندھا دھند درخت کاٹنے سے روکتے ہیں۔ اور جو درخت کاٹے جاتے ہیں۔ اُن کی جگہ ہر سال نئے درخت لگائے جاتے ہیں۔ اس طرح سے ہمارے جنگلات ہمیشہ کے لئے قائم رہینگے؛

جانور

تم اوپر پڑھ چکے ہو کہ ہندوستان کے بہت سے حصّوں میں جنگلات پائے جاتے ہیں۔ اس لئے ان میں بہت سے جنگلی جانور ملتے ہیں۔ ہاتھی۔ شیر اور چیتا اکثر ترائی۔ سُندربن۔ آسام۔ میسور اور برہما کے جنگلات میں ملتے ہیں ہاتھی سدھایا بھی جاتا ہے۔ برہما کے والے

میدانوں میں یہ باربرداری کے کام آتا ہے۔ ساگوان کی لکڑی کے شہتیر ایک جگہ سے دوسری جگہ اُٹھا کر لے جاتا ہے۔ ہندوستان میں سب جگہ راجہ۔ مہاراجہ۔ اور امیر بیاہ شادی کے موقع پر اس کی سواری کرتے ہیں۔ ہاتھی دانت نہایت قیمتی چیز ہے۔ اس کے کھلونے۔ صندوقچیاں اور چھڑیاں بنائی جاتی ہیں۔ بنگال اور برہما میں گینڈا بھی ملتا ہے۔ یہ نہایت طاقتور جانور ہے۔ اس کی کھال کی ڈھالیں بنتی ہیں۔ گیدڑ لومڑی اور بگھیڑیا سب جگہ ملتے ہیں۔ پالتو جانوروں میں گائے۔ بیل۔ بھیڑ۔ بکری۔ بھینس۔ گھوڑا۔ گدھا اور اونٹ بہت مشہور ہیں۔ ہمارے ملک کے زمینداروں کو ان جانوروں سے بہت ہی مدد ملتی ہے۔ یہ جانور ہندوستان کے ہر حصے میں پائے جاتے ہیں۔ لیکن عمدہ مویشی کاٹھیاواڑ۔ مشرقی راجپوتانہ۔ پنجاب اور صوبجات متحدہ کے مغربی حصے میں ملتے ہیں۔ یہ حصے خشک ہیں اس لئے زمین کا نمک جو مویشیوں کی تندرستی کے لئے بہت ضروری ہے۔ بہہ نہیں جاتا۔ دکن میں خاص کر مدراس احاطے میں بھی عمدہ مویشی ملتے ہیں۔ ان علاقوں سے ہر سال ہزاروں من چمڑا دساور کو بھیجا جاتا ہے۔ بنگال میں جہاں آب و ہوا گرم اور مرطوب ہے

سے بہت کچھ کام لیا جاتا ہے۔ بھیڑیں پنجاب راجپوتانہ۔ کشمیر اور صوبجات متحدہ کی خشک پہاڑیوں میں بہت ہوتی ہیں۔ ہمالیہ کے پہاڑوں پر شرا گائے ملتی ہے۔ یہ جانور برفانی دروں میں بار برداری کے کام آتا ہے۔

راجپوتانہ۔ سندھ اور پنجاب کے مغربی حصّے کے ریگستان میں اونٹ ملتا ہے۔ طرح طرح کے پرند ہر جگہ ملتے ہیں۔ دریاؤں اور سمندر کے کنارے مچھلیاں پائی جاتی ہیں۔

سوالات

(۱) تمہارے ضلع میں کس کس چیز کی فصلیں پیدا ہوتی ہیں گرمی کے موسم میں کونسی جنسیں اور سردی کے موسم میں کونسی؟

(۲) گیہوں۔ چائے۔ چاول۔ گنّا اور گرم مصالح ہندوستان کے کس کس حصّے میں ملتے ہیں۔ اور کیوں؟

(۳) ہندوستان کا خاکہ اتارو۔ اور اُس میں مختلف حصّوں کی بڑی بڑی زرعی پیداوار دکھاؤ۔

(۴) روئی۔ پٹ سن۔ تمباکو۔ ریشم ہندوستان کے کس کس حصّے میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے لئے کس قسم کی آب و ہوا اور زمین کی ضرورت ہے؟

نقشہ ہندوستان

معدنیات

کوئلہ کی کان

افغانستان

تبت

دہلی

کراچی

ابرق

ہیرا

بحیرۂ عرب

خلیج بنگالہ

جزائر انڈمان

بحر ہند

لنکا

ہے۔ راجپوتانہ میں جھیل سانبھر کے پانی کو خشک کرکے حاصل کیا جاتا ہے۔ اور مدراس اور کاٹھیاوار میں سمندر کے *پانی کو خشک کرکے نکالتے ہیں ÷

لوہا۔ ہندوستان میں کئی مقامات پر ملتا ہے۔ لیکن بہت کم نکالا جاتا ہے۔ لوہے کی کچی دھات کو پگلانے کے لیئے کوئلے اور چونے کے پتھر کی ضرورت ہے۔ جن مقامات میں یہ دونو چیزیں لوہے کی کان کے نزدیک نہیں ملتیں۔ وہاں لوہا نہیں نکالا جاتا۔ چھوٹا ناگ پور میں جمشید پور (ساکچی) کے مقام پر لوہے کے بڑے بڑے کارخانے ہیں۔ لوہا صوبجات متوسط اور مدراس میں بھی ملتا ہے ÷

سونا۔ میسور میں کولار کے مقام پر سونے کی کانیں ہیں۔ یہاں پر ہر سال ساڑھے تین کروڑ روپیہ کی مالیت کا سونا نکلتا ہے۔ کچھ سونا پنجاب کے دریاؤں کی ریت میں بھی ملتا ہے لیکن بہت ہی کم۔ سارے دن میں ایک آدمی مشکل سے دو تین آنے کا سونا نکال سکتا ہے ÷

ابرق۔ چھوٹا ناگپور اور صوبجات متوسط میں ملتا ہے۔ قلعی برہما میں ملتی ہے۔ اور ہیرے برہما اور حیدرآباد میں ملتے ہیں۔ شورہ بنگال

میں بہت پیدا ہوتا ہے ۔

دستکاریاں و کارخانجات

ہم اوپر لکھ چکے ہیں - کہ ہندوستان میں زیادہ تر لوگوں کا پیشہ کاشتکاری ہے - معدنیات بہت کم پائی جاتی ہے - اس لئے بڑے بڑے کارخانے بہت کم قائم کئے گئے ہیں - اگرچہ اب اُن کی طرف توجہ ہونے لگی ہے - لیکن دستکاریوں کے لئے ہندوستان قدیم زمانے سے مشہور ہے - مغل بادشاہوں کے وقت میں ہندوستان کی بنی ہوئی ململ - شال - دوشالے - ریشمی کپڑا - اور ہاتھی دانت کے کھلونے یورپ میں جا کر بہت بکتے تھے - لیکن اب ولایت سے مشین کا بنا ہوا کپڑا اور دیگر سامان آنے کی وجہ سے یہ دستکاریاں بہت کچھ معدوم ہو گئی ہیں - مشہور دستکاریاں مندرجہ ذیل ہیں :-

سوتی کپڑا - موٹا سوتی کپڑا تو ہندوستان کے تقریباً ہر ایک گاؤں میں بُنا جاتا ہے - لیکن نہایت عمدہ باریک ململ مدورا (احاطہ مدراس) - ڈھاکہ اور بنارس میں بنائی جاتی ہے - لنگیاں پشاور اور کوہاٹ میں - گیرون آگرہ - شولا پور - بنگلور اور بھاگلپور میں - ساڑھیاں بمبئی میں بنتی ہیں ۔

ریشمی اور زرین کپڑا۔ مرشد آباد۔ بنارس ۔ دہلی۔ امرتسر۔ سورت۔ احمد آباد اور مدورا میں تیار کیا جاتا ہے۔ اون کی شال۔ دوشالے اور قالین کشمیر میں سری نگر اور پنجاب میں امرت سر میں جہاں نہایت عمدہ اون ملتی ہے۔ تیار ہوتے ہیں ۔

لکڑی اور ہاتھی دانت کا کام ۔ سری نگر۔ لکھنؤ۔ دہلی۔ میسور اور برہما میں ہوتا ہے۔ اوپر کے بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دستکاریاں زیادہ تر ان مقامات میں جاری ہیں ۔ جو قدیم زمانے میں ہندو یا مسلمان بادشاہوں کے دارالخلافے رہ چکے ہیں۔ کیونکہ بادشاہ یا اُس کے دربار کے امیروں کو ہی ان نفیس چیزوں کی قدر اور ضرورت ہوتی تھی۔ کانسی۔ پیتل اور تانبے کے برتن مرشد آباد۔ مراد آباد۔ بنارس۔ مدورا۔ دہلی اور امرت سر میں بنتے ہیں۔ لیکن یہ دھاتیں باہر سے آتی ہیں۔ ایلومینئم کے برتن مدراس اور بمبئی میں بہت بنتے ہیں ۔

کارخانجات

سوتی کپڑے بننے کے کارخانے۔ ہم اوپر پڑھ چکے ہیں ۔ کہ ہندوستان میں روئی بہت پیدا ہوتی ہے۔ یہاں پر سوتی کپڑے کی بہت کھپت ہے۔ ململ جیسا باریک کپڑا تو ولایت سے آتا

ہے۔ لیکن موٹا کپڑا ہندوستان کے کارخانوں میں بُنا جاتا ہے۔ یہ کارخانے زیادہ تر بمبئی میں پائے جاتے ہیں۔ کیونکہ بمبئی کے علاقے میں روئی بہت پیدا ہوتی ہے۔ اور آب و ہوا مرطوب ہے۔ جو کپڑا بننے کے لئے ضروری ہے۔ خشک آب و ہوا میں دھاگے ٹوٹ جاتے ہیں۔ احمدآباد ناگپور۔ مدراس میں بھی سوتی کپڑے بننے کے کارخانے ہیں۔ کپاس بیلنے کے کارخانے تو ہندوستان میں بہت سے مقامات میں جہاں کپاس پیدا ہوتی ہے ملتے ہیں ٭

بوری بنانے کے کارخانے۔ بوریاں پٹ سن کی بنتی ہیں۔ اور پٹ سن بنگال میں پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے بوریاں بنانے کے کارخانے زیادہ تر دریائے ہگلی پر کلکتہ کے نزدیک ملتے ہیں۔ اس کے نزدیک کوئلہ بھی ملتا ہے۔ جو ان کارخانوں کے لئے ضروری ہے ٭

اونی کپڑا بننے کے کارخانے۔ شمالی ہند میں سردی بہت پڑتی ہے۔ اور انہی اضلاع میں اون بھی بہت پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے دھاریوال میں جو پنجاب میں ہے۔ اور کانپور میں جو صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ میں ہے۔ اون کے کپڑے بننے کے کارخانے قائم ہو گئے ہیں ٭

چمڑے کا سامان بنانے کے کارخانے۔

کانپور - مدراس اور کلکتہ میں قائم ہیں - کھانڈ بنانے کے کارخانے کانپور - ہوڑہ اور مدراس میں ہیں - آٹا پیسنے کے کارخانے پنجاب - صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ اور سندھ میں پائے جاتے ہیں اور دھان کوٹنے کے بنگال اور برہما میں - کاغذ بنانے کے کارخانے بنگال میں ملتے ہیں - لوہے اور فولاد کا سامان بنانے کے کارخانے زیادہ تر جمشید پور واقع صوبہ بہار میں پائے جاتے ہیں - اس جگہ کوئلہ اور لوہے کی کچی دھات بہت ملتی ہے - ٹاٹا کا کارخانہ بہت مشہور ہے - یہاں پر ریل کی پٹڑی اور لوہے کے شہتیر بنائے جاتے ہیں - سیمنٹ بنانے کے کارخانے پنجاب میں واہ (نزد کیمبل پور) اور صوبجات متوسط میں کٹنی میں ملتے ہیں - کیونکہ یہاں چونے کا پتھر - کھڑیا مٹی ملتی ہے - دیا سلائی بنانے کے کارخانے شاہدرہ نزدیک لاہور احمد آباد - رنگون اور مانڈلے میں ہیں - لیکن سستی لکڑی نہ ملنے کی وجہ سے پوری پوری کامیابی نہیں ہوئی ہے ٭

سوالات

(۱) تمہارے ضلع میں یا پاس کے ضلع میں کونسی معدنیات پائی جاتی ہیں - اور انہیں کس طرح نکالتے ہیں ؟

(۲) نقشہ دیکھ کر بتاؤ - ہندوستان میں کون کونسی معدنیات ملتی ہیں - اور وہ کہاں کہاں پائی جاتی ہیں ؟

(۳) ہندوستان میں کوئلہ - سونا - نمک اور شورہ کہاں کہاں ملتا ہے - ہندوستان کا خاکہ اتارو - اور اُس میں ان کے ملنے کے مقامات درج کرو ؀

(۴) تمہارے ضلع کی بڑی بڑی دستکاریاں کیا ہیں ؟

(۵) اگر تمہارے گاؤں میں کسی چیز کا کارخانہ ہو تو اُس کی بابت مندرجہ ذیل باتیں معلوم کرو :-

(۱) کس چیز کا کارخانہ ہے ؟

(۲) کچّا سامان کہاں سے آتا ہے ؟

(۳) تیار شدہ سامان کہاں جاتا ہے ؟

(۴) کس طاقت کے ذریعہ کارخانہ چلتا ہے ؟

(۶) ہندوستان میں سوتی کپڑا بُننے کے - بوری بنانے کے - کھانڈ بنانے اور چمڑے کا سامان بنانے کے کارخانے کہاں کہاں پائے جاتے ہیں - اور اُن کے وہاں پر بننے کی وجہ بتاؤ ؀

(۷) نقشہ معدنی پیداوار کو غور سے دیکھو - بتاؤ - کس چیز کی ہندوستان میں سب سے زیادہ پیداوار ہوتی ہے ؟

گیارھویں فصل

تجارت

اشیائے برآمد۔ ہم صرف وہی اشیا باہر بھیج سکتے ہیں۔ جو ہمارے ملک میں افراط کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں۔ ہم نے پچھلے سبقوں میں لکھا ہے۔ کہ ہمارے ملک کی زمین بہت زرخیز ہے۔ اور آب و ہوا عموماً گرم اور مرطوب ہے۔ اس لئے ہم زیادہ تر اپنے کھیتوں اور جنگلوں کی پیداوار باہر بھیجتے ہیں۔ مثلاً گیہوں۔ روئی۔ پٹ سن۔ بوریاں۔ تیل نکالنے والے بیج۔ چاے۔ چاول۔ گرم مصالح۔ افیون اور سوت کا موٹا کپڑا۔ ہمارے ملک میں مویشی بھی بہت پائے جاتے ہیں۔ اس لئے ہم چمڑا کھالیں اور اون بھی باہر بھیجتے ہیں۔ یہ چیزیں زیادہ تر اُن ملکوں میں بھیجی جاتی ہیں۔ جہاں یہ پیدا نہیں ہوتیں۔ یا بہت کم پیدا ہوتی ہیں۔

گیہوں۔ زیادہ تر پنجاب اور صوبجات متحدہ سے انگلستان کو جاتا ہے۔

چاول۔ یورپ کے ممالک۔ انگلستان۔ ہالینڈ اور فرانس کو جاتا ہے۔ وہاں لوگ اُسے کھاتے ہیں۔ اور

اس کا نشاستہ بھی نکالا جاتا ہے۔ جو کئی طرح کام آتا ہے۔ چاول جاپان اور چین میں بھی بھیجا جاتا ہے ۔

روئی۔ زیادہ تر انگلستان ۔ جاپان ۔ فرانس۔ اٹلی اور جرمنی جاتی ہے ۔ وہاں پر اس کا کپڑا بنا جاتا ہے۔ تیل نکالنے والے بیج زیادہ تر فرانس۔ ہالینڈ اور انگلستان بھیجے جاتے ہیں۔ یہ ملک بہت سرد ہیں۔ اس لئے ان میں یہ پیدا نہیں ہوتے۔ وہاں ان کا تیل نکالا جاتا ہے۔ صابون۔ موم بتی اور کئی طرح کی خوردنی اشیا کے بنانے میں کام آتا ہے ۔

پٹ سن کی بوریاں بنتی ہیں۔ یہ بوریاں آسٹریلیا ارجن ٹائن اور اضلاع متحدہ میں جاتی ہیں۔ وہاں سے ان میں اون اور گیہوں بھر کر یورپ کے ملکوں میں جاتا ہے ۔

اون اور ریشم بھی زیادہ تر انگلستان بھیجا جاتا ہے ۔

چمڑا۔ کھالیں زیادہ تر انگلستان ۔ اضلاع متحدہ اور جرمنی جاتی ہیں ۔ موٹا سوتی کپڑا جزائر شرق الہند۔ سٹریٹ سٹیلمنٹ اور مشرقی افریقہ میں بھیجا جاتا ہے۔ یہاں کے لوگ بہت مہذب نہیں ۔ وہ موٹے کپڑے کو پسند کرتے ہیں ۔

اشیائے درآمد ۔ ہندوستان کی معدنی پیداوار بہت کم ہے ۔ اس لئے ہم بڑی بڑی کلیں اور لوہے کا سامان اس ملک میں کافی نہیں بنا سکتے ۔ نیز باریک سوتی کپڑا بھی اس ملک میں سستا تیار نہیں ہوتا ۔ اس لئے یہ اشیا ہم اور ملکوں سے منگواتے ہیں ۔ یہ چیزیں زیادہ تر انگلستان ۔ اضلاع متحدہ ۔ فرانس اور جرمنی سے آتی ہیں ۔ وہاں کوئلہ اور لوہا بہت نکلتا ہے ۔ اور بڑے بڑے کارخانے قائم ہو گئے ہیں ؛

باریک سوتی کپڑا ۔ کلیں ۔ دھاتیں ۔ شیشہ کا سامان اور لوہے کا سامان ۔ مثلاً سوئی ۔ چاقو ۔ قینچی ۔ کیل زیادہ تر انگلستان ۔ اضلاع متحدہ ۔ فرانس اور بلجیم سے آتا ہے ؛

مٹی کا تیل اضلاع متحدہ سے آتا ہے ۔ یہ برہما میں بھی نکلتا ہے ۔ لیکن ملک کی ضرورت کے لئے کافی نہیں ۔ آج کل تیل کے ذریعے چلنے والے انجنوں کا بہت رواج ہو گیا ہے ؛

کھانڈ ہمارے ملک میں بہت پیدا ہوتی ہے ۔ لیکن آبادی زیادہ ہونے کی وجہ سے اس کی کھپت بہت ہے ۔ اس لئے جاوا اور ماریشس سے آتی ہے

ریشم اور ریشمی کپڑا چین اور جاپان سے بہت آتا ہے - دیا سلائی سویڈن - ناروے اور جاپان سے آتی ہے ÷

اوپر کے بیان سے معلوم ہوگیا ہوگا - کہ ہماری تجارت زیادہ تر انگلستان سے ہوتی ہے - اب چند سالوں سے جاپان کے ساتھ بھی ہماری تجارت ترقی کر گئی ہے - جاپان سے ہندوستان میں ریشم - جرابیں - کھلونے - دیا سلائی - صابون - چینی و دیگر سامان آتا ہے - جنگ یورپ سے پہلے ہماری تجارت جرمنی کے ساتھ بہت ہوتی تھی - دوران جنگ میں یہ بالکل بند رہی - اب پھر جاری ہونے لگی ہے - جرمنی سے ہندوستان میں لوہے کا سامان - اونی کپڑا - لیمپ - چمنی اور رنگ آتے ہیں ÷

دنیا کے نقشہ میں انگلستان - جرمنی - فرانس - بلجیم - اٹلی - اضلاع متحدہ جاپان اور جنوبی افریقہ دکھاؤ اور بتاؤ کس راستے وہاں جاتے ہیں ÷

سرحدی ملکوں کے ساتھ تجارت

ہندوستان کے شمال اور مغرب میں کئی ایک ملک واقع ہیں - بتاؤ - وہاں کس طرح جاتے ہیں - ان ملکوں کے ساتھ بھی ہماری تجارت ہوتی ہے - لیکن بہت کم - کیونکہ پہاڑی راستوں سے جانا بہت مشکل ہے ÷

تبت سے ہندوستان میں اون - سہاگہ - ٹٹو آتے ہیں - اور اس کے بدلے اناج خاص کر چاول - کھانڈ - سوتی کپڑا - دھاتیں اور چائے بھیجتے ہیں - افغانستان اور اس سے پرے ایران کے ساتھ شمالی مغربی دروں کی راہ تجارت ہوتی ہے - افغانستان سے ہندوستان میں اون - پوستین - بادام - کشمش - انگور - ہینگ اور گھوڑے آتے ہیں - اور اُن کے بدلے سوتی کپڑے - چینی - دھاتیں اور اناج بھیجا جاتا ہے ؛

سوالات

(۱) ہندوستان سے کیا کیا چیزیں یورپ کے ملکوں میں بھیجی جاتی ہیں - اور ان ملکوں سے کیا کیا چیزیں آتی ہیں ؟

(۲) چاول - روئی - گیہوں - پٹ سن ہندوستان کے کس کس حصے سے باہر بھیجے جاتے ہیں ؟

(۳) باریک سوتی کپڑا - کلیں - ادویات لوہے کا سامان دیا سلائی - صابون وغیرہ کس کس ملک سے ہندوستان میں آتے ہیں ؟

(۴) کراچی - بمبئی - مدراس - رنگون اور کلکتہ کی بندرگاہوں سے کیا کیا چیزیں باہر جاتی ہیں ؟

(۵) جاپان سے ہندوستان میں کیا کیا چیزیں آتی ہیں - اور ہندوستان سے جاپان کو کیا کیا چیزیں جاتی ہیں ؟

(۶) ہندوستان سے انگلستان میں کیا کیا چیزیں بھیجی جاتی

ہیں - اور وہاں سے کیا کیا چیزیں آتی ہیں ؟
(۷) پنجاب اور بنگال کے درمیان کس کس چیز کی تجارت ہوتی ہے - اور کیوں ؟
(۸) بازار میں مٹی کے تیل کے پیپے - دیا سلائی کے بکس اور بائیسکلوں کو غور سے دیکھو - بتاؤ - یہ چیزیں کہاں کی بنی ہوئی ہیں ؟

بارھویں فصل

ذرائع آمد و رفت

تجارت کا مال و اسباب ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لئے دریاؤں - سڑکوں اور ریلوں کی ضرورت ہے - سب سے آسان اور سستا ذریعہ آمد و رفت کا دریا ہیں - کیونکہ پانی کے اوپر بوجھ کھینچنے میں کم طاقت لگتی ہیں - تم نے دیکھا ہوگا - کہ ایک گھوڑا جو خشکی پر بیس من سے زیادہ بوجھ نہیں کھینچ سکتا - دریا میں ۲۰۰ من سے زیادہ بوجھ والی کشتی کو کھینچ لیتا ہے - لیکن کشتیوں میں مال و اسباب لے جانے میں بہت دیر لگتی ہے - ہندوستان میں صرف شمالی میدان کے دریا گنگا - برہم پتر میں اور تھوڑے سندھ میں جہاز رانی ہوسکتی ہے - اس لئے اُن پر

ہزاروں من مال و اسباب کشتیوں کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتا ہے۔ ملک آسام میں تو بہت بوجھ چائے۔ چاول۔ ساگوان کی لکڑی اور سن دریائے برہم پتر کے ذریعے ہی ساحل پر پہنچتے ہیں۔ اسی طرح برہما میں دریائے ایراوتی کے ذریعے چاول۔ ساگوان کی لکڑی اور مٹی کا تیل رنگون کی بندرگاہ پر پہنچتا ہے۔ دکن کے دریاؤں میں آبشاریں ہیں۔ اور وہ تیز رفتار ہیں۔ اس لئے دہانے کے نزدیک تو کشتیاں چل سکتی ہیں۔ آگے نہیں۔ دریائے سندھ اپنی گزرگاہ تبدیل کرتا رہتا ہے۔ اس لئے اس میں جہاز رانی کم ہوتی ہے۔

سڑکیں۔ ریلوں کے جاری ہونے سے پہلے سڑکوں کے ذریعے ہی تجارت ہوتی تھی۔ لیکن آج کل کے مقابلہ میں بہت ہی کم۔ انگریزوں کے راج سے پہلے پکی سڑکیں بہت کم تھیں۔ نیز ان پر چور ڈاکوؤں کا بہت ڈر رہتا تھا۔ اب سرکار انگریزی نے سڑکیں بنوا دی ہیں۔ اور جگہ جگہ پر پولیس کی چوکیاں قائم کر دی ہیں۔ اس لئے چوروں اور ڈاکوؤں کا خطرہ نہیں رہا۔ سڑک اعظم جسے جرنیلی سڑک بھی کہتے ہیں۔ کلکتہ سے پشاور تک جاتی ہے۔ اس پر ہمیشہ چھکڑوں اور مال اسباب سے لدے ہوئے جانوروں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی سڑکیں ہیں۔ جو گاؤں کو ریلوے

سٹیشن سے ملاتی ہیں۔ تاکہ گاؤں کی پیداوار ریل کے ذریعے باہر جا سکے ؛

ریلیں۔ نقشہ دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ہندوستان میں ریلوں کا جال پھیلا ہؤا ہے۔ اُن کے ذریعے مال و اسباب اور مسافر ایک جگہ سے دوسری جگہ بہ آسانی جلد پہنچ سکتے ہیں۔ عام طور پر ریلیں دو قسم کی ہیں۔ ایک بڑی پٹڑی کی جو ساڑھے پانچ فٹ چوڑی ہوتی ہے۔ دوسری تنگ پٹڑی کی جو تین فٹ تین انچ چوڑی ہوتی ہے ؛

ریلیں زیادہ تر گنگا اور سندھ کے میدان میں پائی جاتی ہیں۔ کیونکہ یہی ہندوستان کا سب سے زرخیز اور آباد حصہ ہے۔ یہاں مال و اسباب اور مسافر ایک جگہ سے دوسری جگہ بہت جاتے ہیں۔ آمدنی بہت ہوتی ہے۔ لاگت جلد وصول ہو جاتی ہے۔ راجپوتانہ اور دکن کے کم آباد حصّوں میں ریلیں بہت کم ہیں۔ پہاڑی حصّوں میں بھی ریلیں نہیں بنائی گئیں۔ کیونکہ یہاں پر ریلوں کا بنانا بہت مشکل ہے۔ صرف ایک ریل کلکتہ سے دارجیلنگ کو جاتی ہے۔ اور دوسری کالکا سے شملہ کو جو حضور وائسرائے ہند اور حضور گورنر بہادر پنجاب کا موسم گرما کا صدر مقام ہے ؛

ہندوستان کے میدانوں میں ریلیں آسانی سے بن سکتی ہیں۔ لیکن دریاؤں پر پل بنانے میں

بہت دقت ہوتی ہے۔ نقشہ کو دیکھنے سے معلوم ہوگا
ریلیں ساحل کی بندرگاہوں۔ کلکتہ۔ بمبئی۔ کراچی۔
مدراس سے اندرونی بڑے بڑے شہروں کے ساتھ
ملائی گئی ہیں۔ کیونکہ ہندوستان کی تجارت ان
بندرگاہوں کے ذریعے سے ہوتی ہے۔ مغربی
سرحد پر جو چھاؤنیاں ہیں۔ اُن کے ساتھ ملک
کے اور حصّوں کا تعلّق قائم کر دیا گیا ہے تاکہ
ضرورت کے وقت ان مقامات پر فوج بھیج سکیں۔
بڑی بڑی ریلیں مندرجہ ذیل ہیں:۔
(۱) نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ جو جنوب میں کراچی
سے چل کر دریائے سندھ کی گھاٹی کے ساتھ
ساتھ شمال کو سکھّر جاتی ہے۔ پھر دریا کو عبور
کرکے روہڑی پہنچتی ہے۔ روہڑی سے سماسٹہ۔
بہاولپور۔ لودھراں۔ ملتان۔ خانیوال۔ منٹگمری ہوتی
ہوئی لاہور پہنچتی ہے۔ سکھّر اور روہڑی کے درمیان
دریائے سندھ پر ایک مضبوط لوہے کا معلق پُل
بنا ہوا ہے۔ دوسری مین لائن پشاور سے راولپنڈی
۔ جہلم۔ گوجرانوالہ۔ لاہور۔ امرتسر۔ جالندھر۔ لدھیانہ
انبالہ۔ سہارنپور ہوتی ہوئی دہلی پہنچتی ہے۔ ایک
لائن دہلی سے پانی پت۔ کرنال۔ انبالہ ہوتی ہوئی
کالکا پہنچتی ہے۔ وہاں سے شملہ پہنچتی ہے۔ سکھر
سے ایک برانچ لائن کوئٹہ جاتی ہے۔ ایک اور
لائن دہلی سے رُہتک۔ نروانہ۔ جاکھل۔ بھٹنڈہ۔

فیروز پور ہوتی ہوئی لاہور پہنچتی ہے - ان کے علاوہ اور بہت سی برانچ لائن ہیں - نقشہ دیکھ کر معلوم کرو۔

(۲) ایسٹ انڈین ریلوے - ہوڑہ کو جو کلکتہ کے ساتھ ایک آہنی پُل سے ملا ہوا ہے دہلی سے ملاتی ہے - کلکتہ اور دہلی کے درمیان پٹنہ - مغل سرائے جس کے نزدیک بنارس ہے - الہ آباد کانپور - علی گڑھ کے شہر آتے ہیں - دہلی سے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ذریعے - سہارن پور - لدھیانہ - جالندھر اور امرتسر ہوتے ہوئے لاہور پہنچ جاتے ہیں۔

(۳) ایسٹ انڈین ریلوے کی دوسری لائن جسے پہلے اودھ روہیلکھنڈ ریلوے کہتے تھے - سہارنپور سے چل کر مراد آباد - رامپور - بریلی - شاہجہانپور - لکھنؤ ہوتی ہوئی بنارس پہنچتی ہے - اس کے ذریعے صوبجات آگرہ و اودھ میں دریائے گنگا کے شمال کی طرف آمد و رفت ہوتی ہے۔

(۴) ایسٹرن بنگال ریلوے - بنگال کو آسام سے ملاتی ہے۔

(۵) بنگال نارتھ ویسٹرن ریلوے - بنگال - بہار اور اودھ کو ملاتی ہے۔

(۶) بنگال ناگپور ریلوے - مشرقی ساحل کے ساتھ ساتھ چلتی ہے - اور کلکتہ کو مدراس سے ملاتی

ہے۔ نقشہ دیکھ کر بتاؤ۔ کون کون سے بڑے شہر راستے میں آتے ہیں۔ اس کی ایک لائن ہوڑہ سے ناگپور جاتی ہے۔

(۷) گریٹ انڈین پننسلر ریلوے۔ بمبئی سے چل کر مغربی گھاٹ کو تھال گھاٹ درہ کے ذریعے عبور کر کے کھنڈوا۔ بھوپال۔ جھانسی۔ گوالیار۔ آگرہ ہوتی ہوئی دہلی پہنچتی ہے۔ ایک اور ریل بمبئی سے بھور گھاٹ درہ میں سے گزر کر پونا اور شولا پور ہوتی ہوئی مدراس جاتی ہے۔

(۸) بمبئی بڑودہ اور سنٹرل انڈیا ریلوے۔ دہلی سے چل کر ریواڑی۔ الور۔ جے پور۔ اجمیر۔ احمد آباد۔ بڑودہ۔ سورت ہوتی ہوئی بمبئی پہنچتی ہے اور دوسری لائن دہلی سے متھرا۔ بھرت پور۔ کوٹہ اور رتلام ہوتی ہوئی بمبئی پہنچتی ہے۔

(۹) مدراس ریلوے۔ مدراس کو کالی کٹ کے ساتھ ملاتی ہے۔

ریلوں سے ہندوستان کو بہت فائدہ ہے۔ اس کی تجارت پہلے کی نسبت بہت بڑھ گئی ہے۔ ہماری پیداوار آسانی سے غیر ملکوں کو جا سکتی ہے۔ اور اُس کے بدلے غیر ملکوں کا مال ہمارے ملک میں آ سکتا ہے۔ ریلوں کے جاری ہونے سے پہلے زمینداروں کو اپنی پیداوار بہت کم قیمت پر فروخت کرنی پڑتی تھی۔ لیکن اب ریلوں کے ذریعے

دوسری جگہ جا سکتی ہیں۔ جہاں ان کی بڑی قیمت ملتی ہے۔ اس لئے اب پیداوار بھی پہلے کی نسبت بہت بڑھ گئی ہے۔ پہلے زمانے میں ہندوستان کے کسی حصہ میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے سخت قحط پڑ جاتا تھا۔ تو ہزاروں آدمی مر جاتے تھے۔ کیونکہ انہیں کھانے کو اناج نہیں ملتا تھا۔ اب یہ بات ممکن نہیں۔ ریلوں کے ذریعے قحط زدہ علاقے میں اناج فوراً پہنچ سکتا ہے۔ ہم تیرتھ یاترا اور متبرک مقاموں پر بہت آسانی سے اور تھوڑا روپیہ خرچ کر کے پہنچ سکتے ہیں۔ سرکار کو بھی ریلوں سے فائدہ ہے۔ سرکار ان کے ذریعے ملک کا انتظام اچھی طرح کر سکتی ہے۔ اگر کہیں دشمن کا خطرہ ہو۔ تو فوراً وہاں فوجیں بھیجی جا سکتی ہیں +

سوالات

(۱) دہلی شمالی ہند میں ریلوں کا مرکز ہے۔ نقشہ دیکھ کر بتاؤ۔ دہلی سے کس کس طرف ریلیں جاتی ہیں۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ دہلی ہندوستان کا دارالخلافہ کس وجہ سے مقرر کیا گیا ہے؟

(۲) لاہور سے کلکتہ جاتے ہوئے کون کون سے شہر آتے ہیں۔ اور کس کس مقام پر دریاؤں کو عبور کرنا پڑتا ہے۔ راستہ میں کس قسم کی زمین دیکھنے میں آتی ہے +

(۳) لاہور سے بمبئی جاتے ہوئے کون کون سے شہر آتے ہیں۔ اور راستہ میں کس قسم کا علاقہ عبور کرنا پڑتا ہے؟

(۴) کیا وجہ ہے کہ کشمیر۔ راجپوتانہ اور دکن میں بہت کم ریلیں پائی جاتی ہیں؟

(۵) کراچی۔ مدراس۔ کلکتہ اور بمبئی سے کس کس علاقہ کا مال باہر جاتا ہے۔ بڑی بڑی اشیائے برآمد کے نام لکھو۔

تیرھویں فصل

آبادی

آبادی اور سطح کے نقشہ کا مقابلہ کرو۔ پہاڑی حصّوں میں آبادی کیسی ہے۔ اور میدانی حصّوں میں کیسی۔ بارش اور آبادی کے نقشے کا مقابلہ کرو۔ کس حصّے میں آبادی زیادہ ہے اور کس میں کم۔

ہندوستان کے لوگوں کا پیشہ زیادہ تر کاشتکاری ہے۔ کل آبادی کا دو تہائی حصّہ زراعت پر گزارہ کرتا ہے۔ اس لئے بہت سے لوگ گاؤں میں رہتے ہیں۔ جہاں کھیتی باڑی کا کام ہو سکتا ہے۔ زراعت کے لئے زرخیز زمین کی ضرورت ہے۔

اور ہندوستان میں زرخیز زمین اکثر اُن علاقوں میں پائی جاتی ہے۔ جہاں بارش کافی ہوتی ہے۔ یا بارش کی کمی نہروں یا دیگر ذرائع آبپاشی سے پوری کی گئی ہو۔

سب سے زیادہ آباد حصّے۔ آبادی کے نقشہ کو غور سے دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ زیادہ آبادی گنگا اور سندھ کے میدان کے اس حصّہ میں پائی جاتی ہے۔ جو دریائے برہم پتر کے ڈیلٹے سے لے کر کوہستان نمک تک پھیلا ہوا ہے۔ چونکہ اس حصّہ کی زمین زرخیز ہے۔ بارش خوب ہوتی ہے۔ اور شمال مغربی حصّے میں جہاں بارش کم ہوتی ہے۔ بہت سی نہریں کھودی گئی ہیں۔ اس لئے پیداوار بہت ہوتی ہے۔ ہموار میدان ہونے کی وجہ سے آمد و رفت سڑکوں۔ ریلوں اور دریاؤں کے ذریعہ آسانی سے ہوسکتی ہے۔ آب و ہوا بھی عمدہ ہے۔ اوسط آبادی ۴۰۰ فی مربع میل سے زیادہ ہے۔

مغربی ساحل اور مشرقی ساحل کے میدانوں میں بھی آبادی گنجان ہے۔ چونکہ یہاں پر بارش بہت ہوتی ہے۔ اور سال میں کئی فصلیں چاول کی پیدا ہو جاتی ہیں۔ مشرقی ساحل کے میدان میں اگرچہ مغربی ساحل کی نسبت بارش نصف ہوتی ہے۔ پھر بھی آبادی گنجان ہے۔

افغانستان
تبت
بحیرۂ عرب
خلیج بنگالہ
سیام
جزائر
انڈمان
جزائر نکوبار
جزائر
لکادیپ
لنکا
ہند
بحر
نقشۂ ہندوستان
آبادی فی مربع میل
۱۰۰ سے کم
۱۰۰ سے ۲۰۰ تک
۲۰۰ سے ۴۰۰ تک
۴۰۰ سے زیادہ
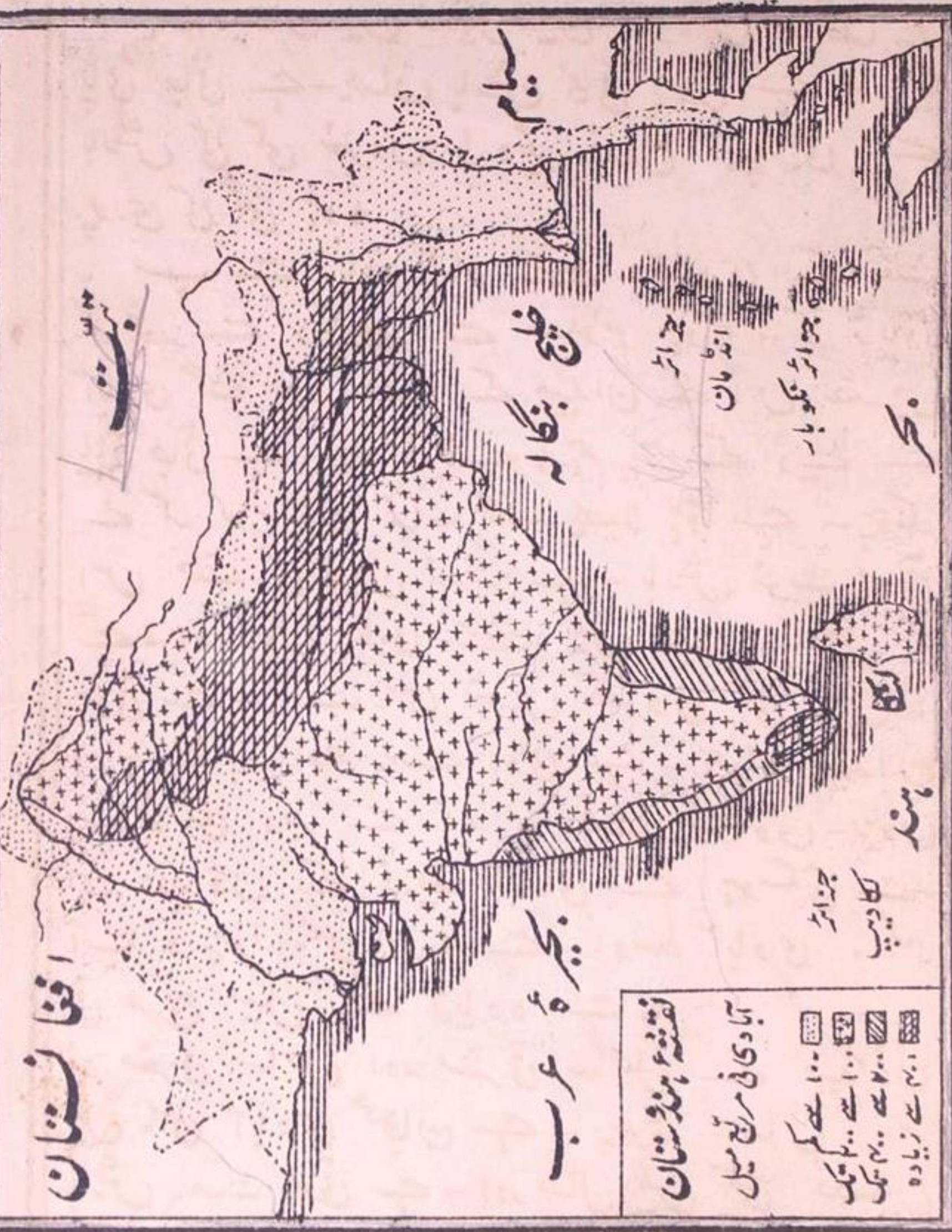
وجہ یہ ہے کہ مشرقی ساحل کے میدان میں دریائے مہاندی گوداوری - کرشنا اور کاویری کے ڈیلٹے بہت زرخیز ہیں ۔

کم آباد حصّے - آسام - برہما اور چھوٹا ناگپور کے علاقے ہیں اگرچہ بارش بہت ہوتی ہے لیکن آبادی کم ہے - پہاڑوں کا نقشہ دیکھنے سے معلوم ہوگا - کہ یہ ملک پہاڑی ہیں - اور جنگلات سے ڈھکے ہوئے ہیں - اس لئے آبادی کم ہے ۔

سب سے کم آبادی راجپوتانہ اور بلوچستان میں ہے - وجہ یہ ہے - کہ ان حصّوں میں بارش بہت ہی کم ہوتی ہے - اس لئے پیداوار کم ہے - لوگ زیادہ تر بھیڑ - بکری اور اونٹوں کو پال کر اپنا گزارہ کرتے ہیں - دکن میں بھی شمال مغرب کے حصّے کو چھوڑ کر جہاں سیاہ مٹی پائی جاتی ہے - اور پیداوار بہت ہے - آبادی کم ہے - کیونکہ یہاں بھی بارش کم ہوتی ہے - اور علاقہ پہاڑی اور ناہموار ہے ۔

ہندوستان کی کل آبادی اور قومیں - ہندوستان کی کل آبادی ۱۹۲۱ء کی مردم شماری کے بموجب تقریباً ۳۲ کروڑ ہے - دنیا کے اور کسی ایک ملک میں اتنی آبادی نہیں ملتی - ہندوستان میں بہت سی مختلف قوموں کے لوگ بستے ہیں - کیوں ؟ ہندوستان بڑا زرخیز ملک ہے - اور اس کی دولت

ہمیشہ سے مشہور ہے۔ اس کے شمال اور مغرب
میں سرد اور بنجر ملک واقع ہیں۔ وہاں کے باشندے
قدیم زمانے سے ہندوستان پر حملہ کرتے رہے
ہیں۔ شروع شروع میں آریہ قوم کے لوگ آئے۔
جو آج کل ہندو مذہب کے نام سے مشہور ہیں۔
شمالی ہند کے باشندے خاص کر اصل آریہ قوم
کے لوگ ہیں۔ یہ زیادہ تر پنجاب۔ راجپوتانہ۔ کشمیر
میں پائے جاتے ہیں۔ آریہ قوم کے لوگوں نے
اصلی باشندوں کو جو بدشکل اور میانہ قد تھے۔
مار کر بھگا دیا۔ جو آج کل جنگلوں پہاڑوں میں
بستے ہیں۔ مثلاً گونڈ وسط ہند میں۔ سنتھال چھوٹا
ناگ پور کی پہاڑیوں میں۔ بھیل راجپوتانے میں۔ ہیں
بعد میں ترک۔ پٹھان۔ اور مغل آئے۔ اور یہاں
ہی آباد ہو گئے۔ اور سب سے پیچھے جنوب کی طرف
سے انگریز آئے۔ اور ہندوستان پر تسلط جما کر
ہمیشہ کے لئے امن و امان پھیلا دیا۔

ہندوستان میں ہندو۔ مسلمان۔ پارسی۔ عیسائی
بدھ۔ سکھ۔ جین۔ ہر ایک مذہب کے پیرو ملتے
ہیں۔ لیکن تعداد میں ہندو سب سے زیادہ ہیں۔
یہ کل آبادی کا دو تہائی حصّہ ہیں۔ مسلمان کل
آبادی کے پانچویں حصّے سے ذرا زیادہ ہیں۔ برہما
اور نیپال کے لوگ منگولین نسل سے تعلق رکھتے
ہیں۔ اور یہ بدھ مذہب کے پیرو ہیں۔

زبانیں۔ ہندوستان میں بہت سی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ شمالی ہند کی اکثر زبانیں سنسکرت سے نکلی ہیں۔ جن میں مشہور اردو۔ ہندی۔ بنگالی۔ بہاری۔ اُڑیا۔ گجراتی۔ پنجابی۔ مرہٹی اور سندھی ہیں۔ بنگالی زیادہ تر بنگال میں بولی جاتی ہے۔ اُڑیا زبان اُڑیسہ میں۔ ہندی زیادہ تر صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ اور بہار میں۔ پنجابی پنجاب میں۔ سندھی سندھ میں۔ گجراتی گجرات میں مرہٹی دکھن کے مغربی حصّے میں افغانوں کی زبان پشتو ہے*

شمالی ہند میں اکثر پڑھے لکھے آدمی اردو بولتے ہیں۔ مسلمان لوگ ملک کے سب حصّوں میں اسے استعمال کرتے ہیں۔ جنوبی ہند میں زیادہ تر تامل۔ تلگو اور کناڈی زبان بولی جاتی ہے انگریزی زبان تمام ملک میں بڑی ترقی کر رہی ہے*

سوالات

(۱) ہندوستان کا خاکہ کھینچو۔ جن حصوں میں بہت گنجان آبادی ہے۔ سُرخ رنگ بھرو۔ اور جن میں بہت کم آبادی ہے۔ زرد رنگ*

(۲) گنگا اور سندھ کے کس حصّے میں آبادی بہت زیادہ ہے۔ اور کیوں؟

(۳) برہما۔ آسام اور چھوٹا ناگپور میں کیسی آبادی

ہے اور کیوں ؟

(۴) ہندوستان کے کس حصے میں سب سے کم آبادی ملتی ہے ؟ اس کی وجہ بیان کرو ۔

(۵) ہندوستان میں قدیم زمانے میں غیر ممالک کے حملہ آور کیوں آتے رہے ہیں ۔ انگریز ہندوستان میں کس طرف سے آئے ۔ اور کیوں ؟

(۶) ہندوستان میں کس کس مذہب کے آدمی ملتے ہیں ۔ سب سے زیادہ آدمی کس مذہب کے پیرو ہیں ؟

(۷) جنوبی ہندوستان میں کون کونسی زبانیں بولی جاتی ہیں ۔ اگر تمہیں وہاں سے کچھ مال منگوانا ہو ۔ تو کس زبان میں چٹھی لکھو گے ؟

حکومت

ہندوستان کی حکومت انگریزوں کے ہاتھ میں ہے ۔ حضور جارج پنجم شاہ انگلستان ہمارے شہنشاہ ہیں ۔ آں حضور انگلستان میں تشریف رکھتے ہیں ۔ لیکن ان کی طرف سے ایک نائب حضور وائسرائے ہند ہندوستان میں حکومت کرتے ہیں

ان کی مدد کے لئے تین کونسلیں ہیں - دو قانون بنانے کے لئے اور ایک ملکی انتظام کے لئے - ان کونسلوں میں تمام ملک کے چیدہ چیدہ ہندوستانی ممبر ہیں - ملکی انتظام کے لئے ہندوستان احاطوں اور صوبوں میں منقسم ہے - نئے قانون کے بموجب ہندوستان کے مندرجہ ذیل تین احاطے اور چھ بڑے صوبے ہیں - جن کے سب سے بڑے حاکم کو حضور گورنر صاحب بہادر کہتے ہیں +

احاطہ مدراس - احاطہ بمبئی - احاطہ بنگال - صوبۂ آسام - صوبۂ بہار و اڑیسہ - صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ - صوبۂ پنجاب - صوبجات متوسط و برار اور صوبۂ برہما +

ان احاطوں اور صوبوں کے گورنر صاحب بہادر کے لئے بھی دو کونسلیں ہیں - ایک قانون سازی کی دوسری انتظامیہ - ان کے علاوہ چھ چھوٹے صوبے ہیں - یعنی دہلی - شمال مغربی سرحدی صوبہ انڈمان - برٹش بلوچستان - کورگ اور اجمیر مارواڑ پہلے تین کے حاکم چیف کمشنر صاحب کہلاتے ہیں - اور پچھلے تین کے ایجنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر کہلاتے ہیں +

دیسی ریاستیں - ان احاطوں اور صوبوں کے علاوہ کچھ اور حصے ہیں - جن کو نقشہ میں زرد رنگ سے دکھایا گیا ہے - یہ دیسی ریاستیں ہیں -

جہاں پر راجے یا نواب حکومت کرتے ہیں۔ اور یہ سرکار انگریزی کے مطیع و فرمانبردار ہیں۔ بڑی بڑی دیسی ریاستوں میں سرکار کی طرف سے ایک افسر مقرر ہے۔ جسے صاحب ریذیڈنٹ کہتے ہیں۔ یہ راجہ یا نواب کو ریاست کے انتظام میں صلاح و مشورہ دیتے ہیں۔ نظام حیدر آباد۔ میسور۔ کشمیر۔ بڑودہ۔ پٹیالہ۔ اور راجپوتانے کی بڑی بڑی ریاستیں براہ راست حضور وائسرائے کے ماتحت ہیں۔ لیکن چھوٹی چھوٹی ریاستیں مثلاً نالاگڈھ۔ بگھاٹ وغیرہ پاس کے صوبے کے گورنر بہادر کے ماتحت ہوتی ہیں نیپال اور بھوٹان کی ریاستیں خود مختار ہیں۔ یعنی وہ سرکار انگریزی کے ماتحت نہیں۔ لیکن اُن کا ہماری سرکار سے بڑا دوستانہ رابطہ اتحاد ہے۔

ہندوستان میں تھوڑے سے علاقے پر فرانسیسوں اور پرتگیزوں کی بھی حکومت ہے فرانسیسوں کے ماتحت پانڈی چری۔ چندر نگر۔ ماہی اور بناؤں ہیں نقشہ پر دیکھ کر بتاؤ۔ یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

پرتگیزوں کے ماتحت گوآ۔ دمن اور دیو ہیں نقشہ پر دیکھ کر بتاؤ۔ یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

سوالات

(۱) ہندوستان کا خاکہ اُتارو۔ دیسی ریاستوں کے علاقوں میں زرد رنگ بھرو۔ احاطوں میں سُرخ رنگ اور صوبہ جات میں بھورا رنگ۔ ہر ایک احاطہ اور صوبہ کا نام لکھو۔

(۲) نقشہ دیکھ کر معلوم کرو۔ ہر ایک احاطے اور صُوبے کا کیا دارُ الخلافہ ہے۔ تمام ہندوستان کا دار الخلافہ کونسا ہے۔ ہر ایک صوبے میں بڑے بڑے صحت افزا مقام کون کونسے ہیں؟

(۳) آب و ہوا اور پیداوار کے نقشے دیکھ کر ہر ایک صوبے اور احاطے کی آب و ہوا اور پیداوار لکھو۔

(۴) سرکارِ انگریزی سے ہمیں کیا کیا فائدے ہیں؟ انگریزی راج کی برکتوں پر ایک جواب مضمون لکھو۔

(۵) بڑی بڑی دیسی ریاستیں کون کونسی ہیں؟ ہر ایک کی سطح۔ آب و ہوا اور پیداوار کا حال لکھو۔

(۶) ہندوستان میں فرانسیسوں کے کون کون سے مقبوضات ہیں۔ اور وہ کہاں واقع ہیں؟

پندرھویں فصل

ہندوستان کے صوبوں کے قدرتی خطّے اور بڑے بڑے شہر

پچھلے سبقوں میں تم ہندوستان کے مختلف حصّوں کی سطح - آب و ہوا - پیداوار اور لوگوں کے پیشے پڑھ چکے ہو - آؤ اب معلوم کریں - کہ ان باتوں کے لحاظ سے ہر ایک صوبے کے کون کونسے حصّے کئے جا سکتے ہیں ؛

صُوبۂ پنجاب

اس صوبہ کے تین بڑے قدرتی حصّہ ہیں :-

(۱) شمال مشرقی حصّہ پہاڑی ہے ؛

(۲) شمال مغربی حصّہ سطح مرتفع ہے - جو دریائے جہلم اور سندھ کے درمیان کوہستان نمک کے شمال میں واقع ہے - یہ ناہموار ہے - اور یہاں پر کھڈ پائے جاتے ہیں - بارش بھی کم ہوتی ہے - اس لئے پیداوار کم ہے - کوہستان نمک سے نمک ملتا ہے - اور ضلع اٹک میں کھوڑ کے نزدیک

مٹی کا تیل نکلتا ہے ۔

(۳) باقی حصہ پنجاب کا میدانی ہے ۔ جس کی آب و ہوا ۔ پیداوار اور لوگوں کے پیشوں کا حال پہلے پڑھ چکے ہو ۔ اور بڑے بڑے شہر ذیل میں دیئے گئے ہیں :-

اٹک ۔ راولپنڈی ۔ میاں میر (لاہور ۔ چھاؤنی) جالندھر اور انبالے میں فوج رہتی ہے ۔ یہ سب مقام اُس سڑک پر واقع ہیں ۔ جو پشاور سے دہلی کو جاتی ہے ۔ اٹک دریائے کابل اور سندھ کے سنگھم پر واقع ہے ۔ یہاں پر بہت مضبوط قلعہ ہے ۔ اور اس مقام پر دریائے سندھ پر مضبوط لوہے کا پُل بنا ہُوا ہے ۔ جس پر سے ریل جاتی ہے ۔ اس لئے اٹک کو پنجاب کا دروازہ کہنا چاہیئے ۔

چھاؤنیوں کے علاوہ کچھ تجارتی شہر بھی ہیں ۔ جو تجارتی شاہراہوں کے ملنے کے مقام پر واقع ہیں ۔

لاہور صوبہ کے وسط میں واقع ہے اور دارالخلافہ ہے ۔ انگریزوں سے پہلے سکھوں اور مسلمانوں کے وقت میں بھی یہ دارالخلافہ تھا ۔ یہ ریلوں کا جنکشن ہے ۔ بتاؤ کون کون سی ریلیں یہاں آکر ملتی ہیں ۔ یہاں پر یونیورسٹی ہے ۔ اور بہت سے کالج قائم ہیں صوبہ کی سب سے بڑی عدالت اپیل ہائی کورٹ
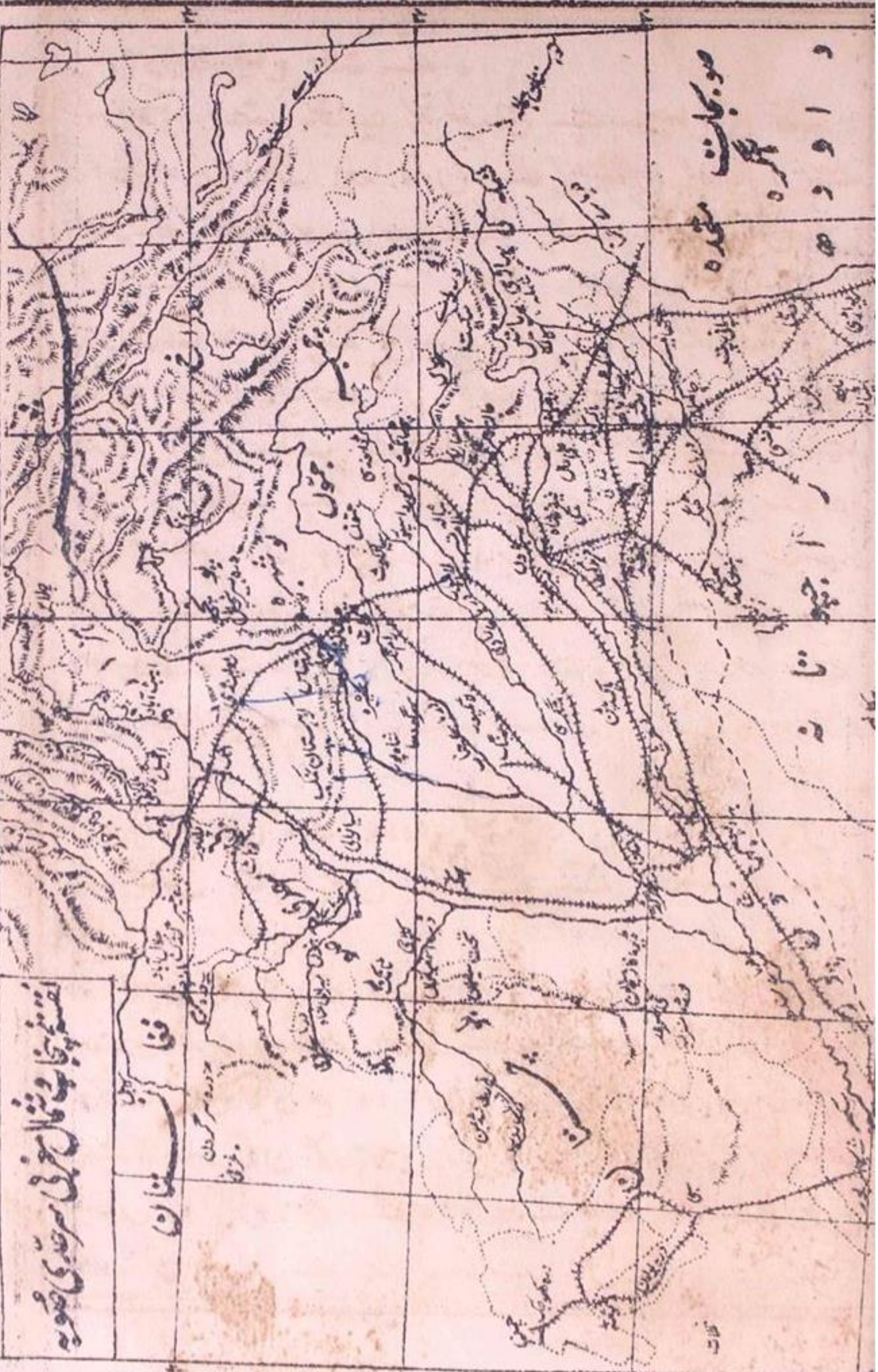
نقشۂ پنجاب و شمال مغربی سرحدی صوبہ

یہاں ہی ہے ۔

امرتسر۔ بڑا تجارتی شہر ہے۔ لاکھوں من غلہ۔ روئی اور سرسوں یہاں سے کراچی بھیجی جاتی ہے۔ اور ولایت کا مال یہاں آکر بکتا ہے۔ یہ سکھوں کا بڑا متبرک مقام ہے۔ دربار صاحب کا مندر جس پر سونے کا جھول چڑھا ہوا ہے۔ نہایت مشہور ہے۔ یہاں پر پشمینہ اور گوٹہ کناری کا کام ہوتا ہے۔ اور قالین بننے کا ایک بڑا کارخانہ ہے ۔

لائلپور۔ رچنا دوآب میں واقع ہے۔ اور یہ شہر نہر لوئر چناب کے جاری ہونے سے بس گیا ہے اردگرد کے علاقہ میں گیہوں۔ کپاس اور سرسوں کی پیداوار بہت ہوتی ہے۔ اس لئے یہ ان سب چیزوں کی منڈی ہے۔ یہاں پر بڑا مشہور زراعتی کالج ہے ۔

ملتان۔ صوبۂ پنجاب کا بڑا قدیم شہر ہے۔ یہاں قندھار اور بلوچستان سے قافلے آتے ہیں۔ اور بادام۔ پستہ۔ ہینگ اور اون لاتے ہیں۔ اور ان کے بدلے کھانڈ اور کپڑے لے جاتے ہیں اس کے اردگرد علاقے میں گیہوں۔ سرسوں۔ روئی پیدا ہوتی ہیں۔ یہ چیزیں کراچی بھیجی جاتی ہیں۔ ملتان میں مٹی کے برتن۔ قالین اور لنگیاں بہت نفیس بنتی ہیں ۔

شمال مغربی سرحدی صوبہ

یہ صوبہ دریاے سندھ کے مغرب میں واقع ہے
اس کا بہت سا علاقہ پہاڑی ہے۔ صرف دریاؤں کی
گھاٹیوں میں تھوڑی سی پیداوار ہو جاتی ہے۔ اور
ان گھاٹیوں کی راہ ہی مغرب میں پہاڑوں کے اوپر
افغانستان جانے کے راستے ہیں۔ بڑے بڑے شہر
مندرجۂ ذیل ہیں:-

پشاور۔ درۂ خیبر کے سرے پر واقع ہے۔ بڑی
چھاؤنی ہے۔ آج کل شمال مغربی سرحدی صوبہ کا
صدر مقام ہے۔ پنجاب اور افغانستان کے درمیان
تجارت کا مرکز ہے۔ افغانستان سے جو قافلے یہاں
آتے ہیں۔ وہ ہینگ۔ ریشم۔ بادام۔ اخروٹ۔ کشمش
اور اون لاتے ہیں۔ اور ان کی عوض۔ چینی۔ سوتی
کپڑے۔ چاول۔ چاے اور گرم مصالح لے جاتے ہیں
یہاں پر انگور اور سردا بہت اچھا ہوتا ہے۔

بنوں۔ درۂ ٹوچی کے سرے پر چھاؤنی ہے۔
ڈیرہ اسمٰعیل خاں گومل کے سرے پر چھاؤنی ہے۔

بلوچستان کے شہر

بلوچستان کی سطح مرتفع بہت خشک ہے۔ یہ
گرمیوں میں گرم اور سردیوں میں نہایت سخت سرد
ہے۔ جہاں کہیں پانی مل جاتا ہے۔ نہایت عمدہ

پھل پیدا ہوتے ہیں +

کوئٹہ - درۂ بولان کے سرے پر بڑی بھاری چھاؤنی ہے - اور برٹش بلوچستان کا دار الخلافہ ہے - یہاں سے قندھار اور ایران کو قافلے جاتے ہیں - اس جگہ انگور اور سردا بہت ہوتا ہے +

سندھ کے شہر

شکارپور سندھ میں ہے - یہ شہر اس راستے پر واقع ہے - جو بلوچستان کو جاتا ہے - اس واسطے تجارت کا مرکز ہے - سکھر کے مقام پر دریائے سندھ پر ایک معلق پل بنا ہوا ہے - جس پر سے ریل جاتی ہے +

حیدر آباد - دریائے سندھ کے ڈیلٹا کے سرے پر واقع ہے - اور تجارت کا مرکز ہے - سب سے مشہور تجارتی شہر کراچی ہے - جس کے ذریعہ اس سارے میدان کی پیداوار باہر ولایت بھیجی جاتی ہے کراچی قدرتی محفوظ بندرگاہ ہے - اور ریل کے ذریعہ پنجاب کے ساتھ ملی ہوئی ہے - ہندوستان کی سب بندرگاہوں سے انگلستان کے زیادہ نزدیک ہے - جب سے پنجاب میں نہریں اور ریلیں جاری ہوئی ہیں - کراچی کی بندرگاہ مشہور ہو گئی ہے - یہاں سے زیادہ تر گیہوں - روئی - تیل نکالنے والے بیج چمڑا اور اُون ولایت کو جاتی ہے +

بندرگاہ کراچی - جہاز پر مال لد رہا ہے (بائیں طرف مال گاڑیوں کو دیکھو)
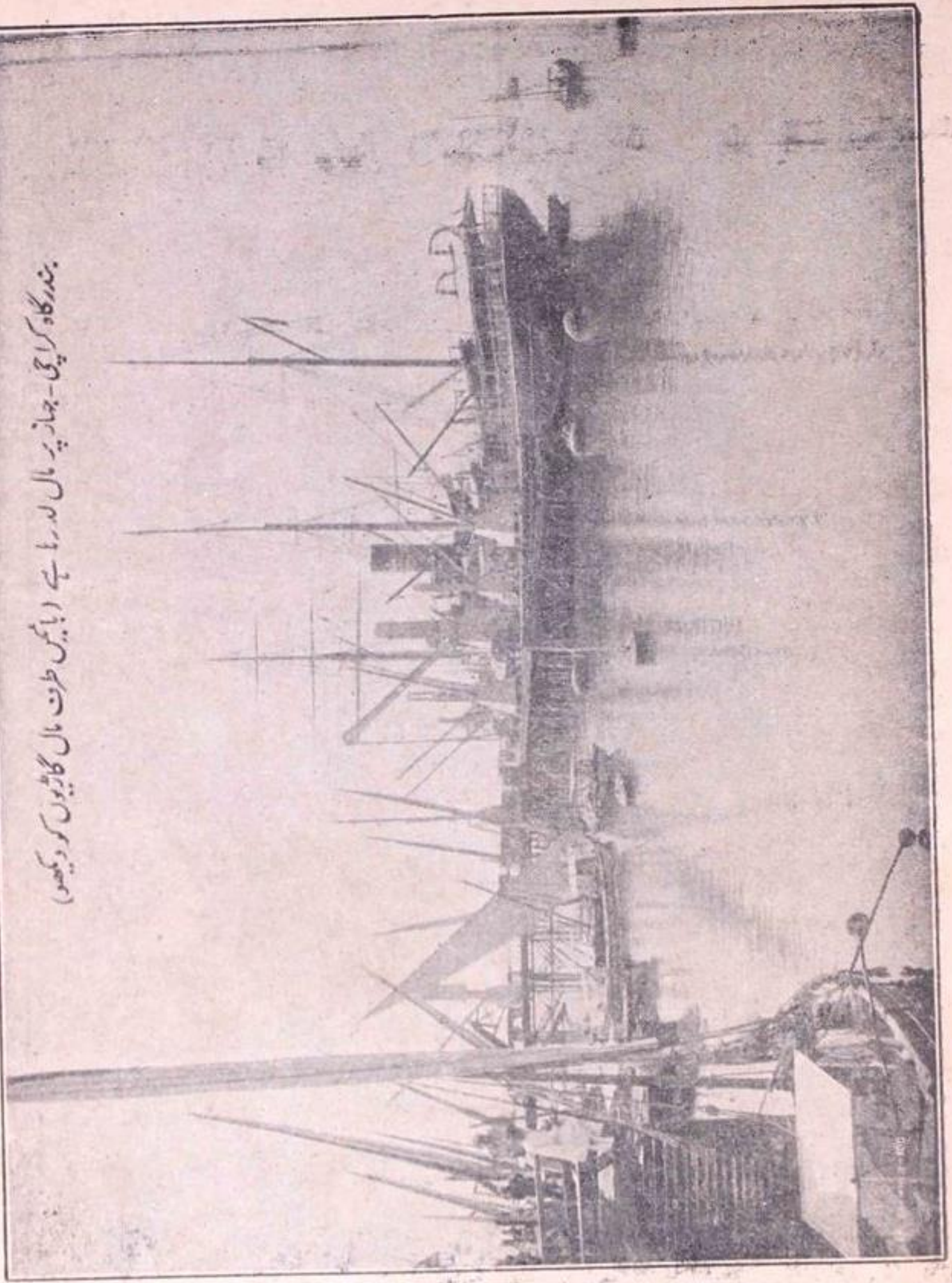
کوئٹہ جاتے ہوئے راستے میں ایک مقام پر پہاڑ کے دو ٹکڑے
ہو گئے ہیں - ریل کا پل دیکھو ۔
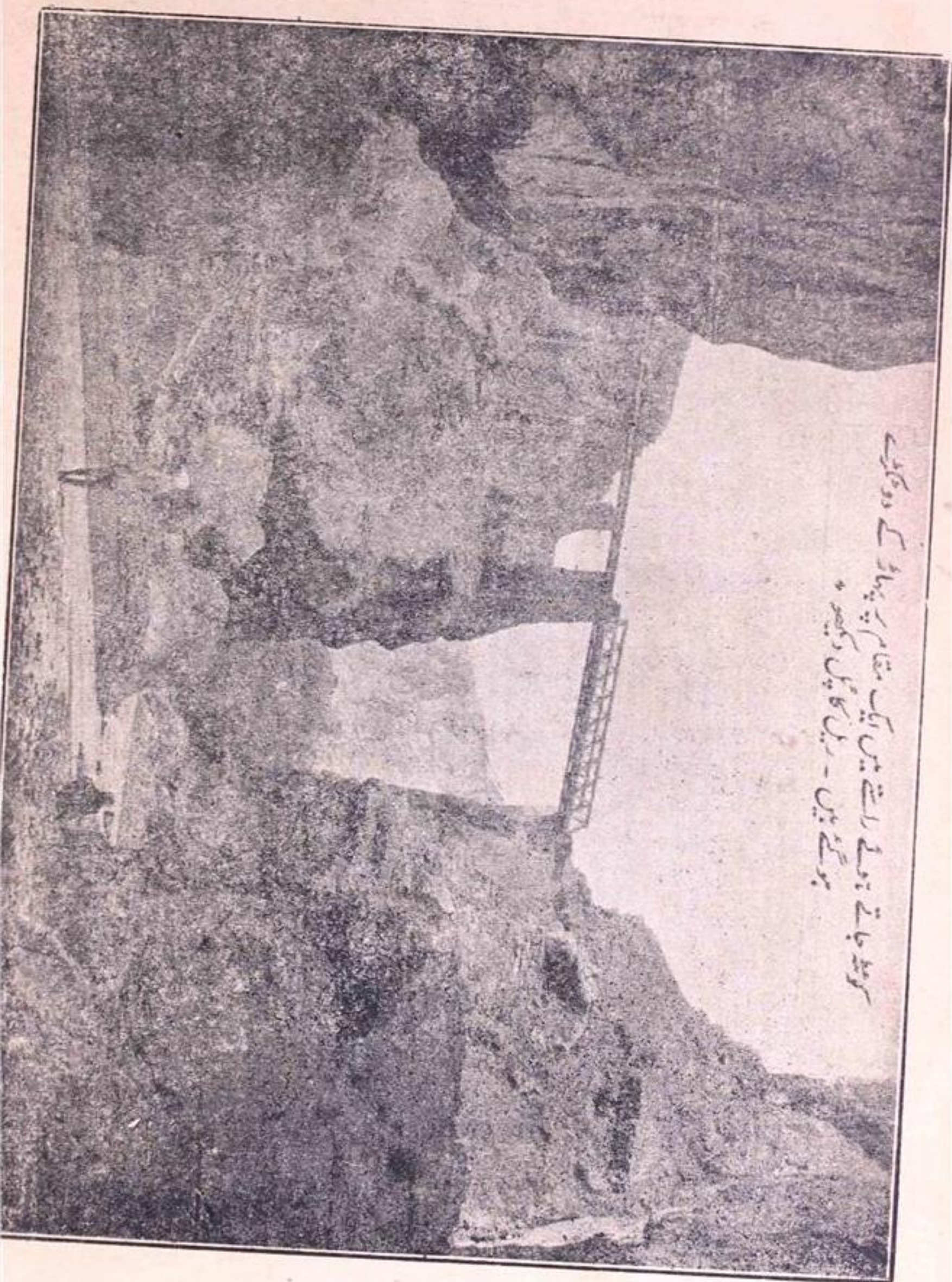
مغربی راجپوتانے کے شہر

جودھ پور اور بیکانیر راجپوتانے کے ریگستان میں واقع ہیں۔ اور اسی نام کی ریاستوں کے دارالخلافے ہیں۔

صوبۂ دہلی

دہلی۔ یہ شہر پہلے صوبۂ پنجاب کے ساتھ شامل تھا۔ لیکن ۱۹۱۱ء میں حضور شہنشاہ جارج پنجم قیصر ہند ولایت سے تشریف لائے۔ اور بمقام دہلی اپنی تاج پوشی کا اعلان کرنے کے لئے دربار لگایا۔ اس میں ہندوستان کے تمام راجے۔ مہاراجے اور امرا شامل ہوئے تھے۔ اس وقت شہنشاہ نے فرمایا۔ کہ آیندہ سے ہندوستان کا دارالخلافہ دہلی ہو۔ چنانچہ ۱۹۱۲ء سے دہلی کی تحصیل پنجاب سے علیحدہ کر کے ایک نیا صوبہ مقرر کیا گیا۔

دہلی تمام ہندوستان کا دارالخلافہ ہے۔ مسلمانوں کے وقت میں بھی یہ شہر ہندوستان کا دارالخلافہ رہ چکا ہے۔ یہ شمالی ہند کی ریلوں کا مرکز ہے اور قدیم زمانے سے تجارت کی بڑی منڈی ہے۔ نہایت خوبصورت شہر ہے۔ پرانے زمانے کی بہت سی عمارتیں یہاں ہیں۔ مثلاً جامع مسجد۔ لال قلعہ ہمایوں کا مقبرہ۔ اور گیارہ میل کے فاصلے پر

قطب بینار ہے۔ جو دنیا کی نہایت اونچی عمارتوں میں سے ایک ہے۔ آج کل دہلی میں گورنمنٹ ہند کی نئی عمارتیں بڑی عالی شان طریقے سے بن رہی ہیں۔ دہلی میں آٹا پیسنے۔ بسکٹ بنانے۔ کپاس بیلنے اور برش بنانے کے بہت سے کارخانے ہیں۔ پرانے زمانے کی دستکاریاں۔ ہاتھی دانت کا کام۔ لکڑی کا کام۔ کشیدہ کا کام بھی بہت ہوتا ہے۔

صوبۂ آگرہ و اودھ کے شہر

الہ آباد۔ دریائے گنگا اور جمنا کے سنگھم پر واقع ہے۔ اور بڑا مشہور تجارتی شہر ہے ہندوؤں کا متبرک مقام ہے۔ آج کل صوبہ کا دارالخلافہ ہے۔ یہاں پر یونیورسٹی ہے اس جگہ کا قلعہ بہت مشہور ہے اور یہ ریلوں کا بڑا جنکشن ہے۔ بتاؤ کس کس طرف کو ریلیں جاتی ہیں۔

بنارس یا کاشی۔ ہندوؤں کا نہایت متبرک مقام ہے۔ یہ دریائے گنگا کے بائیں کنارے پر واقع ہے۔ ہزاروں جاتری ہر سال یہاں آتے ہیں۔ یہاں پر ہندوؤں کے بہت سے مندر ہیں سنسکرت کی تعلیم کا مرکز ہے۔ اور ریشمی کپڑے اور پیتل کے برتن بہت بنتے ہیں۔ یہاں پر ہندو یونیورسٹی قائم کی گئی ہے۔
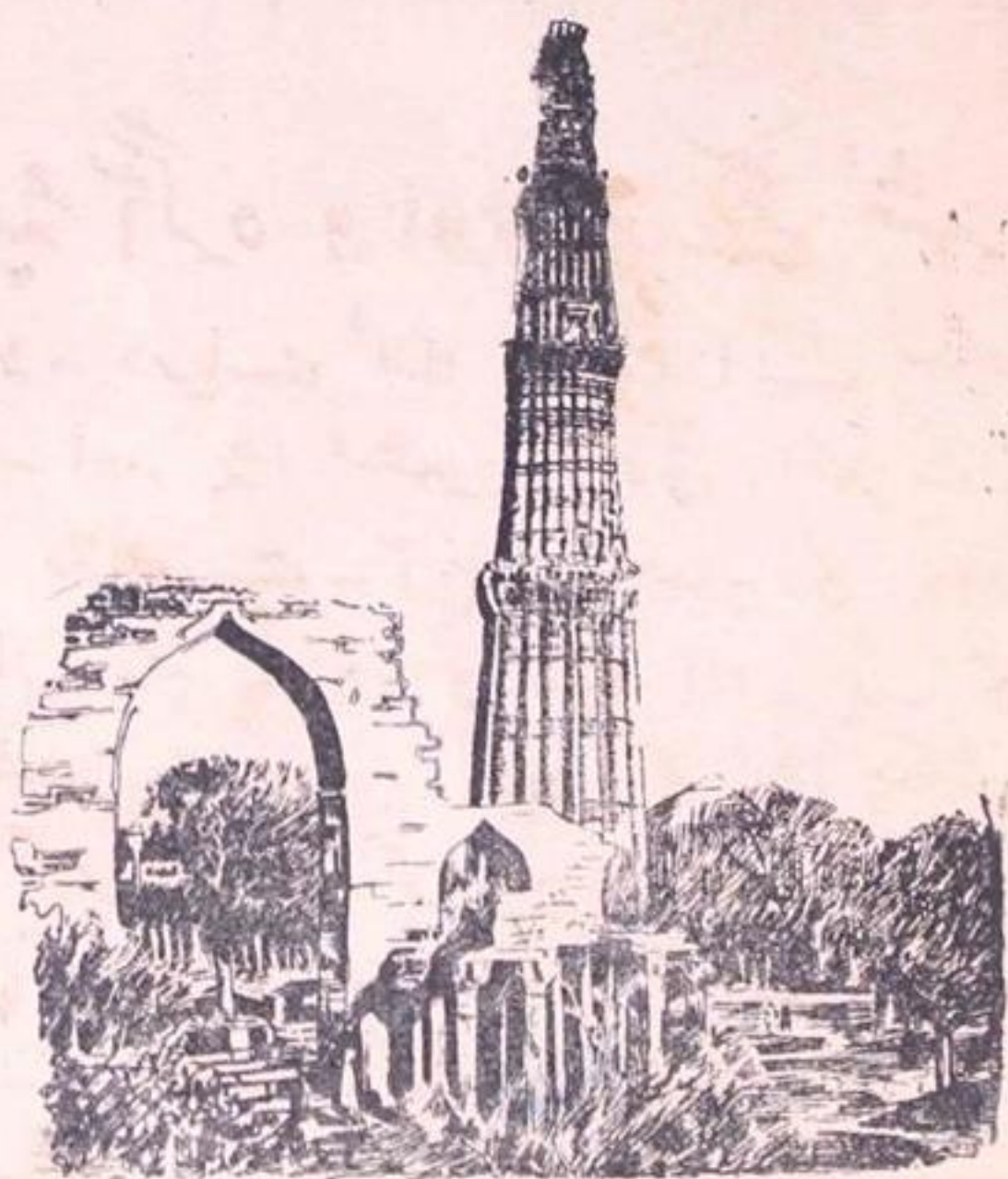
قطب مینار دہلی
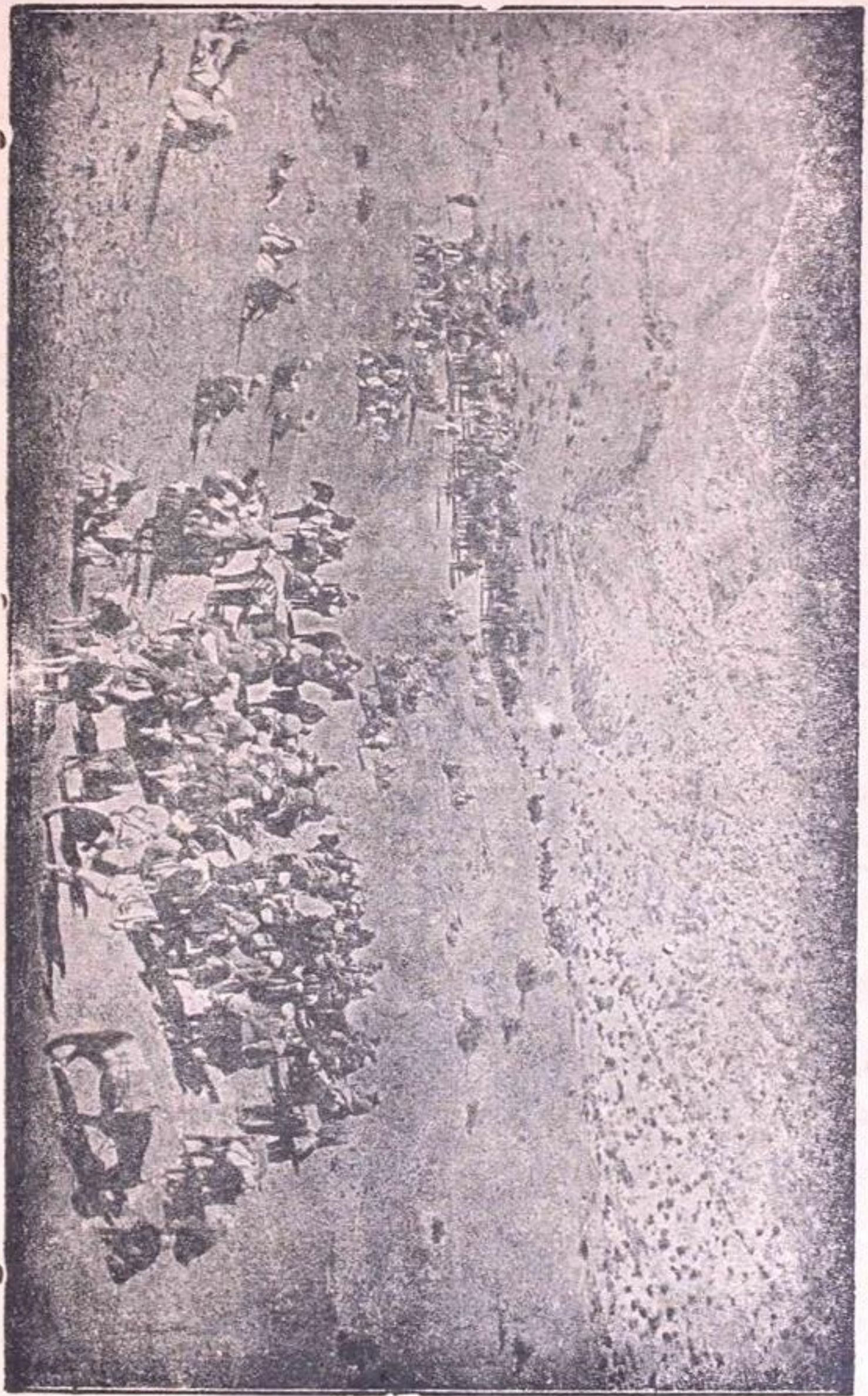
لکھنؤ۔ اودھ کا دارالخلافہ ہے۔ پرانے وقتوں میں بھی نوابوں کا دارالخلافہ رہ چکا ہے۔ اس لئے یہاں پر پرانے زمانے کی دستکاریاں مثلاً سونے چاندی اور ریس کے بیل بوٹوں کا کام بہت ہوتا ہے۔ یہاں پر کئی مشہور عمارتیں ہیں۔ یہاں پر لکھنؤ یونیورسٹی قائم کی گئی ہے۔

بریلی۔ کوہ ہمالیہ کے دامن میں روہیل کھنڈ کا مشہور شہر ہے۔ یہاں پر لکڑی کا کام بہت ہوتا ہے۔

کانپور۔ دریائے گنگا کے کنارے پر آباد ہے۔ یہ تجارت کا بڑا مرکز ہے۔ اور کھانڈ بنانے۔ سوتی اور اونی کپڑا بننے۔ بوٹ و دیگر چمڑے کا سامان بنانے کے یہاں پر بہت سے کارخانے ہیں۔ اسی جگہ کئی اطراف سے ریلیں آ کر ملتی ہیں۔

متھرا۔ دریائے جمنا کے کنارے ہندوؤں کا تیرتھ ہے۔ اور علی گڑھ مسلمانوں کی یونیورسٹی کے سبب سے مشہور ہے۔ ہردوار۔ یہاں پر دریائے گنگا پہاڑوں کو چھوڑ کر میدان میں داخل ہوتا ہے۔ یہ ہندوؤں کا بڑا تیرتھ ہے۔

آگرہ۔ دریائے جمنا کے کنارے پر واقع ہے۔ پرانے وقتوں میں مسلمان بادشاہوں کا دارالخلافہ تھا۔ اس جگہ روضۂ تاج محل سفید سنگ مرمر

کا بنا ہوا ہے - یہ دنیا کی نہایت مشہور عمارتوں میں سے ایک ہے - یہ مقام شمالی ہند سے دکن جاتے ہوئے - استہ میں آتا ہے اور تجارت کا مرکز ہے ٭

صوبۂ بہار کے شہر

پٹنہ - صوبہ بہار کا دار الخلافہ ہے - اس مقام کے نزدیک کئی دریا آکر ملتے ہیں - اس لئے قدیم زمانے میں نہایت مشہور تجارتی شہر تھا - نقشہ میں دیکھ کر بتاؤ - کون کونسے دریا یہاں آکر ملتے ہیں - یہاں پر افیون بنانے کے کارخانے ہیں ٭ بانکی پور پٹنہ ہی کا ایک حصّہ ہے - یہاں پر سرکاری دفاتر ہیں ٭

گیا - دریائے گنگا کے جنوب میں ہندوؤں کا مشہور تیرتھ ہے - مہاتما گوتم بدھ نے اسی جگہ عبادت کرکے بدھ مذہب نکالا تھا ٭

اس صوبہ کے جنوبی حصّہ میں سطح مرتفع چھوٹا ناگپور ہے جس میں پہاڑیاں اور دریا کی گھاٹیاں ہیں - یہاں پر سنتھال قوم کے لوگ بستے ہیں - یہ اکثر جنگلوں میں رہتے ہیں - اور مویشی چراتے ہیں کاشتکاری بہت کم کرتے ہیں - اس جگہ صرف ایک بڑا شہر رانچی ہے - یہ اونچائی پر واقع ہونے کے سبب صحت بخش مقام ہے - صوبۂ بہار کے جناب گورنر بہادر گرمی کے موسم میں یہاں ہی رہتے ہیں - چھوٹا ناگپور میں معدنیات بہت ملتی ہیں - خاص کر

کوئلہ اور لوہا۔ اس لئے جمشید پور کے مقام پر لوہے کا سامان بنانے کا بڑا کارخانہ ہے۔ اڑیسہ بھی بہار کے صوبہ میں شامل ہے۔ لیکن قدرتی خطے کے لحاظ سے مشرقی ساحل کے میدان کا حصّہ ہے۔ دریائے مہاندی اس میں سے بہتا ہے۔ جگنا تھ یا پوری ساحل سمندر پر ہندوؤں کا بڑا مشہور تیرتھ ہے۔ اور کٹک دریائے مہاندی کے ڈیلٹا میں نہروں کا مرکز ہے۔ اور تجارت بھی یہاں پر بہت ہوتی ہے۔ سونے چاندی کی چیزوں پر بیل بوٹوں کا کام بہت اچھا ہوتا ہے۔

صوبۂ آسام کے شہر

شلانگ دارالخلافہ ہے۔ جو کھاسیا کی پہاڑی پر واقع ہے۔ گوہٹی اور گوالپاڑہ دریائے برہم پتر کے کنارے واقع ہیں۔ اور چاول ساگوان کی لکڑی اور چائے کی تجارت کے مرکز ہیں۔

احاطۂ بنگال کے شہر

کلکتہ۔ دریائے ہگلی کے کنارے واقع ہے۔ بڑے بڑے جہاز یہاں تک پہنچ سکتے ہیں۔ یہ ہندوستان کی سب سے بڑی بندرگاہ ہے۔ اس کے پیچھے کا میدان بہت زرخیز ہے۔ اس لئے اس میدان کی پیداوار مثلاً چائے۔ چاول۔ پٹسن

افیون اور تیل نکالنے کے بیج یہاں سے باہر جاتے ہیں۔ اور ولایت کا مال مثلاً کپڑا۔ مشینیں۔ ادویات جاوا کی کھانڈ یہاں آتی ہیں۔ کلکتہ پہلے تمام ہندوستان کا دارالخلافہ تھا۔ لیکن اب ۱۹۱۲ء سے صرف احاطۂ بنگال کا دارالخلافہ ہے۔ یہاں پر دریائے ہگلی کے دونو طرف سن کی بوری بنانے کاغذ بنانے اور سوتی کپڑا بننے۔ کھانڈ بنانے اور لوہے کے کام کے کارخانے کھلے ہوئے ہیں۔ اور یہ ہندوستان میں سب سے بڑا شہر ہے یہاں کا قلعہ فورٹ ولیم۔ عجائب خانہ۔ کالی کا مندر اور یونیورسٹی بہت مشہور ہے۔

ہوڑہ۔ دریائے ہگلی کے دائیں کنارے واقع ہے۔ کلکتہ کے ساتھ ایک آہنی پل سے ملا ہوا ہے۔ ایسٹ انڈین ریلوے جو دریائے گنگا کے میدان کی تجارت کے لئے سب سے بڑی ریلوے لائن ہے۔ اس مقام پر ہی ختم ہوتی ہے یہاں لوہے کا سامان بنانے کے۔ بوری بنانے کے اور کھانڈ بنانے کے بہت سے کارخانے ہیں۔

ڈھاکہ۔ مسلمانوں کے وقت میں بنگال کا دارالخلافہ تھا۔ اور نہایت عمدہ باریک ململ کے لئے مشہور تھا۔ لیکن اب ولایت سے مشین کی بنی ہوئی ململ کے آنے کے سبب سے یہ دستکاری بالکل معدوم ہوگئی ہے۔ آج کل یہاں پر پٹ سن اور

چاول کا بہت بیوپار ہوتا ہے۔ اور یونیورسٹی قائم ہے ۔
چٹاگانگ ۔ دریائے گنگا اور برہم پتر کے ڈیلٹے کے مشرق میں بندرگاہ ہے ۔ جب سے اُس کا تعلق بذریعۂ ریل صوبۂ آسام کے ساتھ ہُوا ہے ۔ اس کی تجارت بہت بڑھ گئی ہے ۔ یہاں سے آسام کی چائے ۔ پٹ سن اور چاول دساور کو جاتا ہے ۔

مرشد آباد ۔ یہ مسلمانوں کے وقت میں بنگال کا دار الخلافہ رہ چکا ہے ۔ یہاں پر ریشم کا کپڑا اچھا بنتا ہے ۔ اور ہاتھی دانت کا کام عمدہ ہوتا ہے ۔ مرشد آباد کے نزدیک پلاسی کا مقام ہے ۔ جہاں ۱۷۵۷ء میں انگریزوں نے بنگال کے نواب کو شکست دی ۔ اور بنگال ان کے قبضہ میں آگیا تھا ۔

وسط ہند کی سطح مرتفع

اس سطح مرتفع میں زیادہ تر وسط ہند کی ریاستیں اور مشرقی راجپوتانہ شامل ہیں ۔ جسے مالوہ کہتے ہیں ۔ یہ کوہ اراولی کے مشرق میں واقع ہے ۔ اور بہت زرخیز ہے ۔

بڑے بڑے شہر مندرجہ ذیل ہیں :۔

گوالیار ۔ ریاست گوالیار کا دار الخلافہ ہے ۔ یہاں پر ایک مشہور قلعہ ہے ۔ یہاں کے راجہ

کو مہاراجہ سیندھیا کہتے ہیں +

اندور - یہ ریاست مہاراجہ ہلکر کا دارالخلافہ ہے +

بھوپال - یہاں پر نواب بھوپال کا راج ہے -

اودے پور کا مہاراجہ راجپوت ہے - ان کے علاوہ اور بہت سی چھوٹی چھوٹی ریاستیں ہیں +

اجمیر - کوہ اراولی کے شمالی سرے پر واقع ہے - یہاں پر راجپوتانے کی ریاستوں کے رزیڈنٹ جنرل رہتے ہیں - اور اس جگہ خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ ہے - جس کی زیارت کے لئے ہر سال دور دور سے لوگ آتے ہیں +

سطح مرتفع دکن

جنوبی ہندوستان میں تین صوبے اور دو بڑی ریاستیں شامل ہیں :-

مغرب میں احاطہ بمبئی +

مشرق اور جنوب مغرب میں احاطہ مدراس +

وسط میں صوبجات متوسط و برار اور حیدرآباد اور میسور کی ریاستیں +

احاطہ بمبئی کے شہر

احاطہ بمبئی میں سندھ کا ملک - مغربی ساحل مغربی گھاٹ اور کچھ حصہ سطح مرتفع دکن کا شامل ہے - سندھ بالکل ریگستان ہے - جہاں پر

دکن ۔ صوبے و ریاستیں
میل
۱۰۰
۲۰۰
۳۰۰
راجپوتانہ
سندھ
بہار
بھوپال
اجین
جبل پور
احمد آباد
مندسور
صوبجات متوسط
اڑیسہ
سورت
ناگپور
برار
بمبئی
حیدرآباد
پونا
گوا (پرتگال)
خلیج بنگالہ
مدراس
بحیرۂ عرب
پانڈیچری
(فرانس)
کالی کٹ
مدورا
بحر
ہند
لنکا
کولمبو
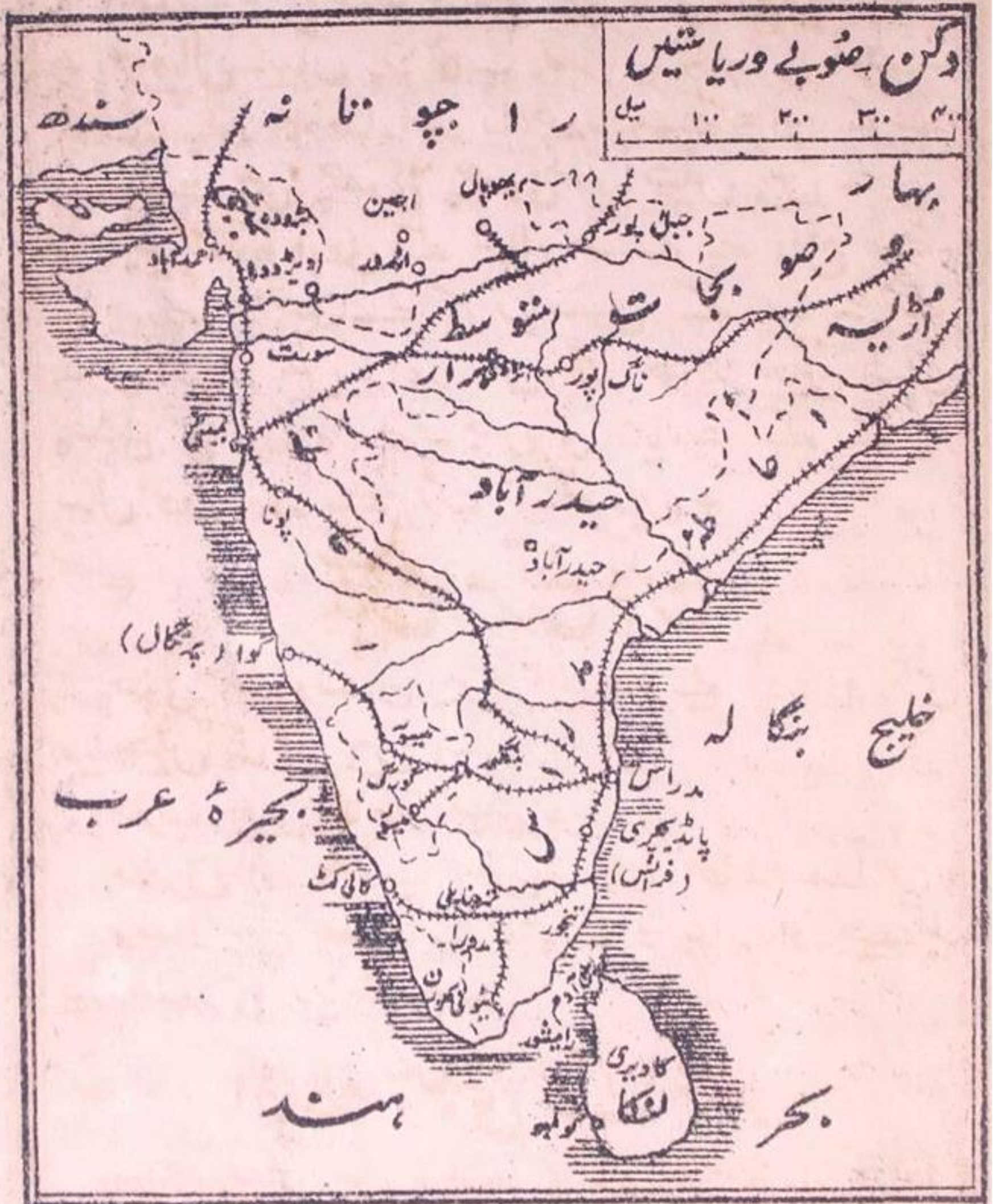
دریائے سندھ کے کنارے کے نزدیک ہی کچھ کاشتکاری ہوتی ہے۔ اب یہاں پر سکھر کے نزدیک ایک بندھ بن رہا ہے اور سات نہریں نکالی جائینگی۔ کاشتکاری بہت بڑھ جائے گی۔ مغربی ساحل کا میدان اور مغربی گھاٹ بہت زرخیز ہیں ٭

بمبئی۔ دارالخلافہ ہے۔ اور نہایت عمدہ بندرگاہ ہے۔ بڑے بڑے جہاز یہاں آ کر ٹھیرتے ہیں۔ نہایت خوشنما شہر ہے۔ ولایت کا مال یہاں آتا ہے۔ اور ریلوں کے ذریعے تمام ہندوستان میں بھیجا جاتا ہے۔ یہاں پر بڑے بڑے کارخانے ہیں۔ جہاں پر سُوتی کپڑا بُنا جاتا ہے۔ یاد رکھو روئی کا کپڑا بُننے کے لئے مرطوب آب و ہوا کی ضرورت ہے۔ وہ یہاں پائی جاتی ہے۔ یہاں سے روئی۔ افیون۔ تیل نکالنے والے بیج اور گیہوں باہر جاتا ہے ٭

پونا۔ مغربی گھاٹ پر مشرق کی طرف واقع ہے۔ یہاں حضور گورنر صاحب بہادر احاطہ بمبئی موسم گرما میں قیام رکھتے ہیں۔ پُرانے وقتوں میں یہ مرہٹوں کا دارالخلافہ تھا ٭

احمد آباد۔ پُرانے وقتوں میں علاقہ گجرات کا دارالخلافہ تھا۔ آج کل یہاں پر سوتی کپڑے بُننے کے بہت سے کارخانے ہیں اور یہ تجارتی شہر ہے ٭

سورت - دریائے تاپتی کے دہانے پر بندرگاہ ہے - اوّل اوّل انگریزوں نے یہاں پر تجارتی کوٹھیاں قائم کی تھیں - روئی کی بڑی تجارت ہوتی ہے - اس بندرگاہ میں بڑے بڑے جہاز نہیں داخل ہو سکتے - اس لئے بہت کچھ تجارت بمبئی چلی گئی ہے ۔

بھڑوچ - دریائے نربدا کے دہانے پر واقع ہے اور تجارت کی منڈی ہے ۔

بڑودہ - یہ ریاست بڑودہ کا دارالخلافہ ہے - مہاراجہ بڑودہ کو گائیکواڑ کہتے ہیں - یہ شہر تجارتی شہر ہے ۔

گوآ - مغربی ساحل پر بندرگاہ ہے اور پرتگیزوں کے ماتحت ہے - یہاں سے ایک ریل اندر کی طرف سطح مرتفع پر جاتی ہے ۔

احاطہ مدراس

اس میں مشرقی ساحل کا میدان مغربی ساحل کے میدان کا جنوبی حصّہ - سطح مرتفع دکن اور کچھ حصّہ مغربی گھاٹ کا شامل ہے ۔

مدراس - مشرقی ساحل پر واقع ہے - یہاں پر جہازوں کے ٹھیرنے کے لئے ایک بہت بڑا بند باندھا گیا ہے - بمبئی کی طرح اس کی بندرگاہ نہایت محفوظ نہیں ہے - جہاز بھاپ تیار رکھتے ہیں -

کہ طوفان کے وقت کھلے سمندر میں چلے جائیں۔ یہ شہر بہت بڑا تجارتی شہر نہیں۔ لیکن احاطہ مدراس کا دارالخلافہ ہے۔ اور یونیورسٹی کا مقام ہے۔ نقشہ دیکھ کر بتاؤ۔ یہاں سے ریلیں کس کس مقام کو جاتی ہیں۔ سوتی کپڑا بننے۔ صابون سازی کے کارخانے قائم ہیں۔ یہاں سے۔ روئی۔ قہوہ۔ کھالیں اور تیل نکالنے کے بیج باہر بھیجے جاتے ہیں*

پانڈیچری۔ مدراس کے جنوب میں بندرگاہ ہے یہ فرانسیسیوں کے ماتحت ہے۔ یہاں سے مونگ پھلی دساور کو بھیجی جاتی ہے۔ اس کا تیل نکالا جاتا ہے* مدورا دریائے ویگائی پر بڑا رونق والا شہر ہے۔ یہاں پر ایک بڑا مندر ہے۔ جس کی زیارت کے لئے مختلف مقامات سے لوگ آتے ہیں یہاں پر پیتل کے برتن بنتے ہیں۔ اور سوتی کپڑا بنا جاتا ہے* ترچناپلی اور تنجور دریائے کاویری کے ڈیلٹے میں مشہور شہر ہیں۔ ترچناپلی میں ایک چٹان ہے۔ جو تین سو فٹ اونچی ہے۔ اس کے اوپر ایک مندر بنا ہؤا ہے اس شہر کے بچھٹ مشہور ہیں۔ تنجور میں سونے چاندی کا کام اچھا بنتا ہے۔ اوٹاکمنڈ صحت افزا مقام ہے*

ٹیوٹی کارن۔ جنوبی ساحل پر بندرگاہ ہے۔ یہاں سے مدراس احاطے کے قلی لنکا جاتے ہیں۔ اور وہاں پر چائے کے باغوں میں مزدوری کرتے

ہیں - کوچین - کالی کٹ اور منگلور مغربی ساحل پر بندرگاہیں ہیں - ان بندرگاہوں میں بڑے بڑے جہاز داخل نہیں ہو سکتے - ان مقامات سے مغربی گھاٹ کی پیداوار - قہوہ - گرم مصالح اور تاریل چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں لاد کر بمبئی بھیجی جاتی ہے - اور پھر وہاں سے ولایت بھیجی جاتی ہے ؂

صوبجات متوسّط اور برار

یہ صوبہ سطح مرتفع دکن کا شمالی حصہ ہے - دریائے گوداوری کے معاون اسے سیراب کرتے ہیں - زمین زرخیز ہے - اور بارش بھی کافی ہو جاتی ہے - روئی بہت پیدا ہوتی ہے - چاول - تیل - نکالنے والے بیج اور کہیں کہیں گیہوں بھی پیدا ہوتا ہے ؂

ناگپور - دارالخلافہ ہے - پُرانے وقتوں میں یہ مرہٹوں کا دارالخلافہ تھا - یہ شہر بمبئی سے کلکتہ جانے والی ریل پر واقع ہے - یہاں پر سُوتی کپڑا بُننے کے کئی کارخانے ہیں - اور یونیورسٹی کا مقام ہے - **جبلپور** - اس صوبہ میں دوسرے درجے کا شہر ہے - یہ ریلوں کا مرکز ہے ؂

ریاست حیدر آباد

سطح مرتفع دکن کے وسط میں واقع ہے - یہاں کے حکمران کو نظام کہتے ہیں - اگرچہ ریاست کی

آبادی زیادہ تر ہندوؤں کی ہے۔ لیکن حاکم مسلمان ہے۔ برخلاف اس کے ریاست کشمیر کا راجہ ہندو ہے۔ اور آبادی مسلمانوں کی ہے۔ دریائے گوداوری اور کرشنا اسے سیراب کرتے ہیں۔ روئی۔ باجرہ اور دالیں بہت پیدا ہوتی ہیں۔ حیدرآباد دارالخلافہ ہے یہ شہر ہندوستان کے شہروں میں چوتھے درجے پر ہے۔ اس میں بہت سی مشہور عمارتیں ہیں۔ یہ شہر سطح سمندر سے تقریباً دو ہزار فٹ اونچا ہے۔ نقشہ دیکھ کر بتاؤ۔ یہ کس دریا پر واقع ہے۔ گولکنڈہ حیدرآباد سے سات میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ قدیم وقتوں میں ہیروں کے لئے مشہور تھا۔ ایلورا اور ایجنٹا ریاست کے شمال مغرب میں دو مقام ہیں۔ جہاں پر پہاڑ کی کھوہ میں پتھر میں تراشے ہوئے مندر موجود ہیں۔ یہ قابل دید مقامات ہیں۔

ریاست میسور

یہ ریاست سطح مرتفع کے جنوبی حصے میں واقع ہے۔ یہ حصہ سطح مرتفع کے اور حصوں سے زیادہ بلند ہے۔ اس کی اونچائی تقریباً ۳۰۰۰ فٹ ہے۔ مغربی گھاٹ اور مشرقی گھاٹ اسے مغرب اور مشرق کی طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ اور دریائے کرشنا اور کاویری اسے سیراب کرتے ہیں۔ باجرہ۔ راگی۔

اور روئی کی کاشت ہوتی ہے۔یہاں پر قہوہ کی کاشت بھی ہوتی ہے۔ اور آبنوس۔ صندل اور ساگوان کے درخت ملتے ہیں۔ اس ریاست میں گولار کے مقام پر سونے کی کان ہے۔جہاں سے سونا نکالا جاتا ہے۔میسور ریاست کا دارالخلافہ ہے بنگلور ایک مشہور شہر ہے۔ اور انگریزوں کی چھاؤنی ہے۔ اور یہاں پر آب و ہوا عمدہ ہونے کے سبب بہت سے انگریز رہتے ہیں ؛

سوالات

(۱) پنجاب کی قدرتی تقسیم کیا ہے؟ ہر ایک خطّے کی آب و ہوا اور پیداوار بتاؤ۔ اس صوبہ میں اس قدر نہریں کیوں کھودی گئی ہیں؟

(۲) کلکتہ۔ پٹنہ۔ ڈھاکہ۔ بنارس الہ آباد۔ امرت سر۔ دہلی کہاں واقع ہیں۔ اور کیوں مشہور ہیں؟

(۳) سطح مرتفع دکن میں کون کون سے صوبے اور ریاستیں واقع ہیں۔ ہر ایک کی آب و ہوا اور پیداوار بیان کرو ؛

(۴) مشرقی اور مغربی راجپوتانہ کی آب و ہوا اور پیداوار کا مقابلہ کرو ؛

(۵) کیا وجہ ہے کہ سطح مرتفع دکن میں بہت سے بڑے بڑے شہر نہیں پائے جاتے ؛

(۶) ناگپور۔ حیدرآباد۔ مدراس۔ بمبئی ۔ بڑودہ ۔

احمد آباد - کراچی - گوالیار - پانڈیچری کیوں مشہور ہیں - اور یہ کہاں واقع ہیں ؟

سولھویں فصل

برہما

نقشہ کو دیکھنے سے معلوم ہوگا - کہ برہما ایک پہاڑی ملک ہے - جس میں شمالاً جنوباً پہاڑ اور ان کے درمیان دریاؤں کی تنگ گھاٹیاں پائی جاتی ہیں - یہ گھاٹیاں دہانہ کے قریب قدرے فراخ میدان بناتی ہیں - سب سے مشہور پہاڑ اراکان یوما - پیگو یوما اور تناسرم یوما ہیں - برہمی زبان میں یوما پہاڑ کو کہتے ہیں - ان پہاڑوں پر بارش بہت ہوتی ہے - اور گھنے جنگلات پائے جاتے ہیں - بانس ساگوان - ربڑ اور آبنوس کے درخت ملتے ہیں ۔

اراکان یوما اور پیگو یوما کے درمیان دریائے ایراوتی کی گھاٹی واقع ہے - یہ دریا تبّت کے مشرق کے پہاڑوں سے نکل کر جنوب کی طرف بہتا ہے اور ایک بڑا ڈیلٹا بنا کر خلیج مرتبان میں جو خلیج بنگالہ کا ایک حصّہ ہے گر جاتا ہے - اُس کی ایک شاخ پر رنگون کا شہر واقع ہے - نقشہ کو دیکھ کر بتاؤ کہ کون کون سے شہر اس کے کنارے

نقشۂ برہما
چین
سام
اکیاب
خلیج بنگالہ
راس نگریس
خلیج مرتبان
جزائر انڈمان
خلیج سام

واقع ہیں - اس دریا میں جہاز رانی ہو سکتی ہے - دخانی جہاز دہانے سے لے کر نو سو میل بھامو تک چل سکتے ہیں - دریائے گنگا کی گھاٹی کی طرح اس کی گھاٹی کی زمین بہت زرخیز ہے - اور سب بڑے شہر یہاں ہی پائے جاتے ہیں - دریائے سٹانگ کی گھاٹی پیگو یوما کے مشرق میں واقع ہے - یہ دریا تیز رفتار ہے - اس لئے جہاز رانی نہیں ہو سکتی - لیکن اس کی گھاٹی میں سے ریل نکالی گئی ہے - جو رنگون سے مانڈلے کے پرے تک جاتی ہے - دریائے سالون تبت کے مشرقی حصے سے نکلتا ہے - اور شمالاً جنوباً بہتا ہے - اس دریا میں ساگوان کی لکڑی کاٹ کر ڈال دیتے ہیں - وہ مقام مولمین پر جو اس کے دہانے پر واقع ہے - پہنچ جاتی ہے - اور یہاں سے دساور کو بھیجی جاتی ہے ؛

آب و ہوا اور پیداوار - خلیج بنگالہ کی ہوائیں برہما کے پہاڑوں سے ٹکراتی ہیں - اس لئے بارش بہت ہوتی ہے - چونکہ یہ ملک خط استوا کے قریب ہے - اس لئے سارا سال گرمی پڑتی رہتی ہے - اس کی آب و ہوا گرم مرطوب ہے - اور زمین زرخیز ہے - اس لئے یہاں پر بھی بنگال کی طرح چاول بہت پیدا ہوتا ہے - تمباکو کی بھی کاشت ہوتی ہے - اور شہتوت کے درخت جس پر ریشم کے کیڑے پالے جاتے ہیں - یہاں بہت ملتے ہیں -

برہما کے پہاڑوں میں معدنیات بھی بہت پائی جاتی ہیں - مٹی کا تیل - جواہرات اور قلعی نکالی جاتی ہے - پس معلوم ہوا - کہ اس ملک کے لوگ زیادہ تر زراعت پر گزارہ کرتے ہیں - کچھ جنگلات میں درختوں کو کاٹ کرکے دریاؤں میں بہاتے ہیں - اور کچھ کانوں سے معدنیات نکالتے ہیں - یہاں کئی ایک کارخانے بھی ہیں - چونکہ دھان بہت پیدا ہوتا ہے - اس لئے دھان کوٹنے کے بہت سے کارخانے ہیں - جنگلات میں ساگوان کے درخت ہیں - اس لئے لکڑی چیرنے کے کارخانے قائم ہوگئے ہیں - چونکہ مٹی کا تیل نکالا جاتا ہے - اس لئے تیل کو صاف کرنے کے کارخانے قائم ہوگئے ہیں - اور جو مصالحہ (Paraffin) باقی رہ جاتا ہے - اس سے موم بتی بناتے ہیں ٭

رنگون - دارالخلافہ ہے - اور سب سے بڑا شہر ہے - یہ بہت بڑی بندرگاہ ہے - یہاں سے چاول - مٹی کا تیل اور ساگوان کی لکڑی غیر ملکوں کو بھیجی جاتی ہے - اس جگہ پر دھان کوٹنے - مٹی کا تیل صاف کرنے - موم بتی بنانے اور لکڑی چیرنے کے بہت سے کارخانے ہیں ٭

مانڈلے - دریائے ایراوتی کے کنارے بڑا

شہر ہے - پرانے وقتوں میں یہ برہما کا دارالخلافہ تھا ؛

اکیاب - مغربی ساحل پر ایک بندرگاہ ہے۔ جہاں سے چاول باہر جاتا ہے ؛

برہما کے لوگ بدھ مذہب سے تعلّق رکھتے ہیں - ان میں ذات پات کی تمیز نہیں ہوتی - ہر ایک بڑے شہر میں ان کے مندر پائے جاتے ہیں - جو ہندوستان کے مندروں سے مختلف ہیں - یہ لوگ منگولین نسل سے تعلق رکھتے ہیں - شکل و صورت میں ہندوستانیوں کی نسبت چینیوں سے زیادہ ملتے جلتے ہیں ؛

سوالات

(۱) برہما کی سطح آب و ہوا اور پیداوار کا حال لکھو ؛

(۲) بنگال اور برہما کی پیداوار کا مقابلہ کرو ؛

(۳) برہما کے لوگ بنگال کے لوگوں سے کیوں مختلف ہیں ؟

(۴) رنگون - مانڈلے - مولمین اور اکیاب کہاں واقع ہیں اور کیوں مشہور ہیں ؟

(۵) برہما کے پہاڑوں پر کون کون سے درخت پائے جاتے ہیں ؟

(۶) تم برہما کے لوگوں کی بابت کیا جانتے ہو ؟

گیارھواں باب

(۱) لنکا

لنکا ہندوستان کے جنوب میں واقع ہے۔ یہ جزیرہ براہ راست تاج برطانیہ کے ماتحت ہے۔ اس کی سطح جنوبی ہندوستان سے بہت کچھ ملتی ہے۔ اس کے وسط میں ایک بہت اونچی سطح

مرتفع ہے۔ جو بتدریج سب طرف کو ڈھلوان ہوتی گئی۔ چونکہ یہ خط استوا کے نزدیک واقع ہے۔ اور گرمی اور سردی دونو موان سون ہواؤں کی زد میں ہے۔ اس لئے یہاں کی آب و ہوا گرم اور مرطوب ہے۔ نباتات کی بہت افراط ہے۔ گھنے جنگلات ملتے ہیں۔ جن میں ہاتھی گھومتے ہیں۔ (ہندوستان کے مغربی ساحل کی نباتات سے مقابلہ کرو) ساحل کے نزدیک ناریل کے درخت ملتے ہیں چاول اور کوکو کی کاشت کی جاتی ہے۔ پہاڑ کی ڈھلانوں پر چائے۔ گرم مصالح اور ربڑ کے درخت لگائے گئے ہیں۔ تھوڑا قہوہ بھی پیدا کیا جاتا ہے۔ معدنیات میں پنسل کا سرمہ بہت مشہور ہے۔ کولمبو دارالخلافہ ہے۔ اور بندرگاہ ہے۔ یہاں سے چائے۔ ناریل۔ گرم مصالح۔ ربڑ دساور کو بھیجے جاتے ہیں۔ چونکہ یہ بحر ہند کے سرے پر واقع ہے۔ مختلف اطراف سے جہاز یہاں آکر ٹھیرتے ہیں۔ اور یہ کوئلہ کا سٹیشن ہے +

(۳) جزیرہ نمائے ہند چینی

اس میں برہما۔ انام۔ سیام۔ ٹونکین۔ کوچین۔ چائنا اور کمبودیا شامل ہیں۔ برہما انگریزوں کے ماتحت ہے۔ اور سلطنت ہندوستان کا ایک صوبہ ہے۔ سیام خود مختار ہے۔ انام۔ ٹونکین (Tong king)

سلطنت
خلیج ٹانکن
خلیج مرتبان
بنکاک
خاکنائے کرا
خلیج سیام
راس کمبوڈیا
بحیرۂ چین جنوبی
پنانگ جزیرہ
۴۰۰ ۲۰۰ ۱۰۰ ۵۰
انگریزی میل
ہند چینی و جزیرہ نمائے ملایا
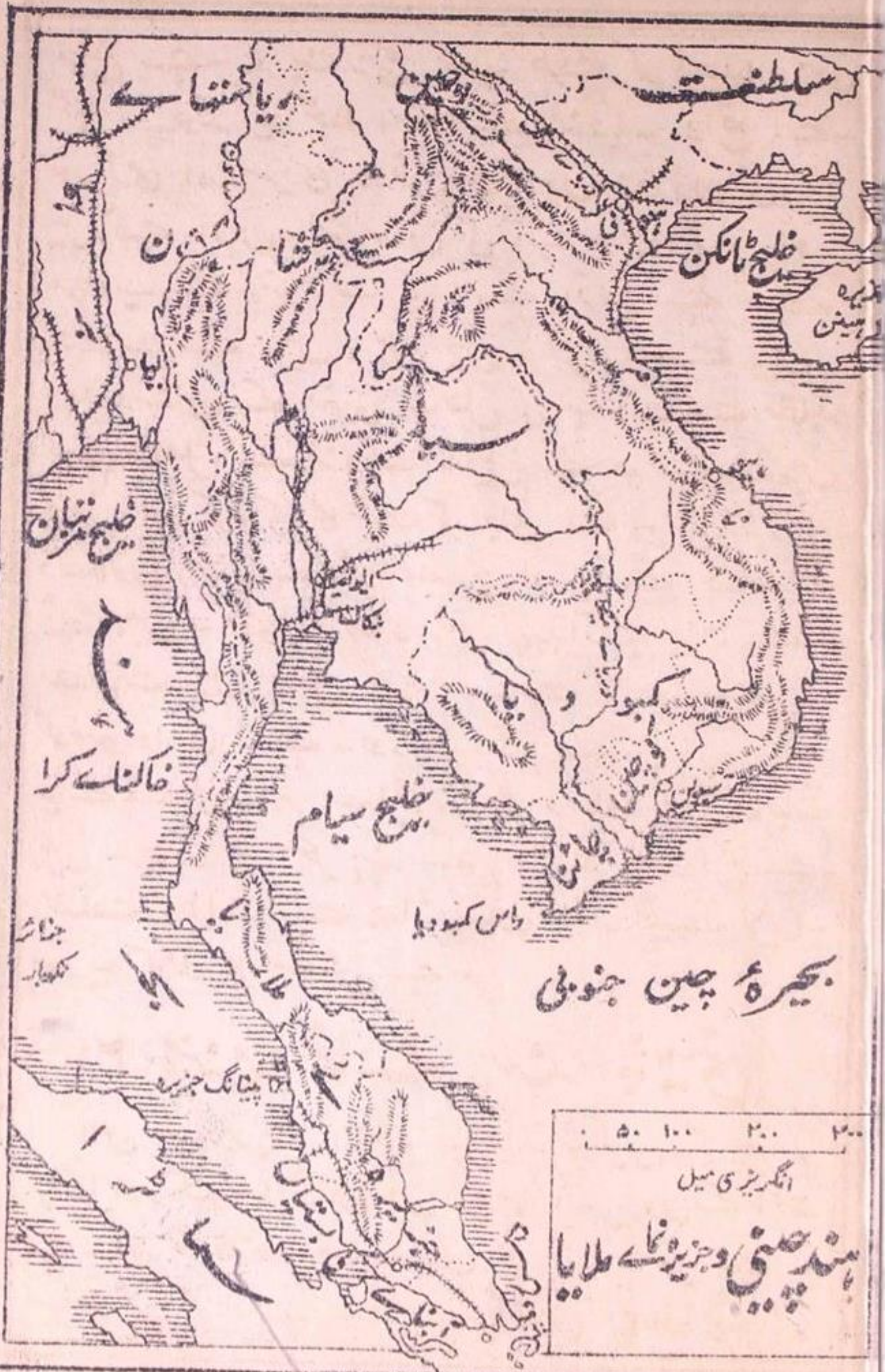
کمبوڈیا - کوچین چائنا فرانس کے ماتحت ہیں -
اس جزیرہ نما کی سطح بہت کچھ برہما کی سطح
سے ملتی ہے - شمالاً جنوباً پہاڑوں کے سلسلے ہیں
اور اُن کے درمیان متوازی دریاؤں کی گھاٹیاں
ہیں - دریائے مینم سیام میں سے بہتا ہے -
دریائے میکانگ انام میں سے اور دریائے سونگکا
ٹانکین میں سے - یہ سب دریا بہت کچھ کیچڑ
مٹی اپنے ساتھ پہاڑوں کو کاٹ کر لاتے ہیں -
اور اپنے دہانے پر زرخیز میدان بناتے ہیں -
دریائے سونگکا کے ذریعے چین کے زرخیز صوبہ
یونن میں جانے کا راستہ ملتا ہے ؛

آب و ہوا اور پیداوار - چونکہ یہ جزیرہ نما
منطقہ حارہ میں واقع ہے - اور مشرق اور مغرب
میں بڑے بڑے سمندر ہیں - گرمی کے موسم
میں جنوب مغرب کی طرف سے مون سون ہوائیں
چلتی ہیں - اور سردی کے موسم میں شمال اور
مشرق سے اس لئے آب و ہوا گرم مرطوب ہے ؛

پہاڑوں پر گھنے جنگل ملتے ہیں - ساگوان کی
لکڑی یہاں سے باہر بھیجی جاتی ہے - گرم مرطوب
میدانوں میں چاول بہت ہوتا ہے - ساحل کے
قریب ناریل اور پہاڑوں پر گرم مصالح اور ربڑ -
معدنیات میں سونا اور قلعی مشہور ہے - بنکاک
سیام کا دارالخلافہ - دریائے مینم پر واقع ہے -

یہاں سے چاول - ساگوان اور قلعی باہر جاتی ہے۔ اس شہر میں بہت سے لوگ کشتیوں میں رہتے ہیں۔ دسری نگر سے مقابلہ کرو۔

ہنوئی (Hanoi) ٹانکین کا دارالخلافہ ہے۔ سیگون (Sagon) کوچین چائنا کا دارالخلافہ ہے۔ اور بندرگاہ ہے۔ یہاں سے چاول اور ساگوان کی لکڑی بہت باہر جاتی ہے۔

(۳) جزیرہ نمائے ملایا

اس میں ملایا کی ریاستیں جو انگریزوں کے زیر حمایت ہیں اور آبنائے کی بستیاں (Strait Settlement) جو انگریزوں کے قبضے میں ہیں۔ شامل ہیں۔ ان کی آب و ہوا اور پیداوار ہند چینی سے ملتی جلتی ہے۔ خط استوا اور سمندر کے نزدیک ہونے سے آب و ہوا گرم مرطوب ہے۔ گھنے جنگلات پائے جاتے ہیں۔ ربڑ بہت پیدا ہوتا ہے۔ چاول - نیشکر اور گرم مصالح بھی پیدا ہوتے ہیں۔ معدنیات میں قلعی بہت ملتی ہے۔ اصلی باشندے وحشی قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن اب انگریزوں کے ماتحت یہاں پر بہت ترقی ہو رہی ہے۔ جنگلات کو صاف کیا جا رہا ہے۔ ربڑ کی کاشت دنیا میں سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ ریلیں بننے سے تجارت بڑھ رہی ہے۔ آبنائے کی بستیاں آبنائے

ملکا کے کنارے آباد ہیں۔ سب سے مشہور شہر سنگاپور ہے۔ جو اسی نام کے جزیرہ پر واقع ہے۔ چونکہ یہ آبنائے ملکا کے سرے پر واقع ہے۔ اس لئے جو جہاز بحر ہند سے بحرالکاہل میں جاتے ہیں۔ اس جگہ سے ہو کر جاتے ہیں۔ یعنی مشرقی شاہ راہ کی کنجی ہے۔ (عدن سے مقابلہ کرو) تجارت کا بڑا مرکز ہے۔ کوئلہ کا سٹیشن ہے۔ اور یہاں پر بحری بیڑہ رہتا ہے۔ جزائر شرق الہند اور جزیرہ نمائے ملایا کی بہت کچھ پیداوار (ربڑ تمباکو۔ ناریل۔ قہوہ۔ چینی۔ قلعی) یہاں سے باہر دساور کو جاتی ہے۔ سنگاپور سے بذریعہ ریل سیام کے دارالخلافہ بنکاک تک پہنچ سکتے ہیں ؀

سوالات

(۱) لنکا اور جنوبی ہند کا بہ لحاظ سطح آب وہوا اور پیداوار مقابلہ کرو۔ اور مشابہت کی وجہ بیان کرو؟

(۲) ہند چینی کی سطح۔ آب و ہوا پیداوار بتاؤ؀

(۳) سیگون۔ سنگاپور۔ بنکاک۔ کولمبو کہاں واقع ہیں اور کیوں مشہور ہیں؟
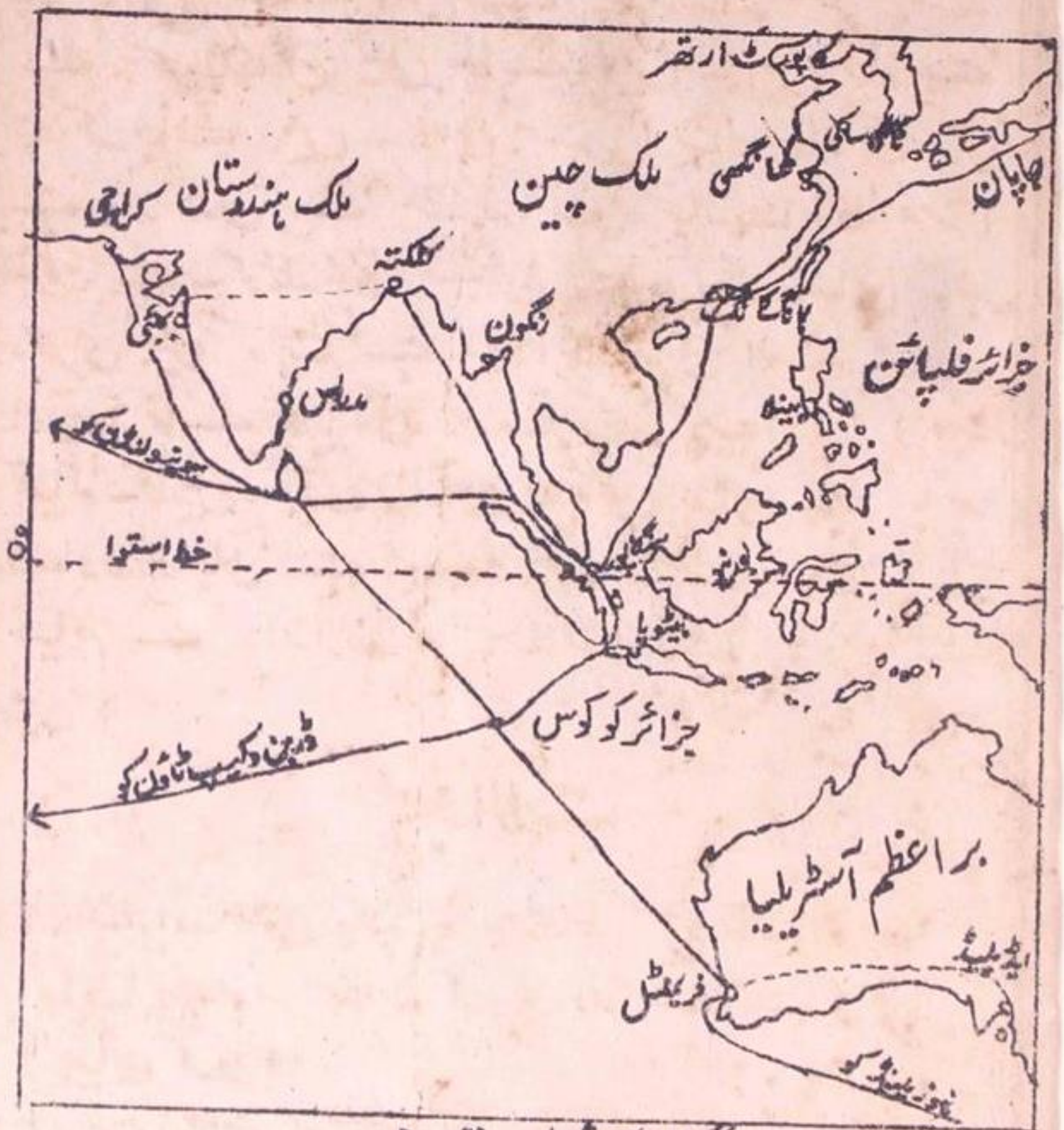
سنگاپور کا محل وقوع

بارھواں باب

(۱) مجمع الجزائر ملایا یا شرقُ الہند

اس مجمع میں وہ تمام جزیرے شامل ہیں۔ جو ایشیا کے جنوب مشرق میں نیو گنی تک پھیلے ہوئے ہیں ۔ بڑے بڑے جزیرے مندرجہ ذیل ہیں :-

سماٹرا - جاوا - بورنیو - سیلی بیز - ملکاز اور فلپائن ۔ ان میں سے فلپائن اضلاع متحدہ کے ماتحت ہیں اور بورنیو کا شمال مغربی حصّہ انگریزوں کے ماتحت ہے - باقی سب ولندیزوں کے ماتحت ہیں - یہ سب جزیرے پہاڑی ہیں ۔ خط استوا اور سمندر کے نزدیک واقع ہونے کی وجہ سے ان کی آب و ہوا گرم اور مرطوب ہے - گھنے جنگلات پائے جاتے ہیں - جن میں ہاتھی - گینڈا اور اور جنگلی جانور بکثرت ہیں - بڑی بڑی پیداوار - ربڑ - گرم مصالحہ - (جائفل - الائچی - دارچینی - سیاہ مرچ) ساگو دانہ - اور ناریل ہے - جہاں جنگلات صاف کر دئے گئے ہیں - چینی - قہوہ - تمباکو اور چاول کی کاشت ہوتی ہے - معدنی پیداوار میں قلعی مشہور ہے

بیٹویا - اہل ہالینڈ کے مقبوضات کا دارالخلافہ

ہے۔ اور جاوا کی بڑی بندرگاہ ہے۔ یہاں سے یہ سب پیداوار دساور کو جاتی ہے۔ مکاسر جزائر ملکان کا بڑا شہر اور دارالخلافہ ہے۔

مینیلا۔ جزائر فلپائن کا دارالخلافہ اور بندرگاہ ہے۔ یہاں سے چرٹ۔ تمباکو۔ پٹ سن اور چینی باہر دساور کو جاتی ہے۔ یہاں کے لوگ اضلاع متحدہ امریکہ کے ماتحت بڑی ترقی کر رہے ہیں۔ جزائر شرق الہند کی سب سے مشہور بندرگاہ سنگاپور ہے۔ جس کا حال صفحہ ۲۰۴ پر درج ہے۔

سوالات

(۱) اہل ہالینڈ کو جزائر شرق الہند سے کیا فائدہ ہے؟
(۲) ہندوستان میں ان جزائر سے زیادہ تر کیا کیا چیزیں آتی ہیں؟
(۳) بیٹویا۔ مینیلا۔ سنگاپور کیوں مشہور ہیں؟

(۲) سلطنت جاپان

سلطنت جاپان میں جاپان خاص۔ جزائر کیوسائل کوریا اور فارموسا اور جزیرہ سنگھالین کا نصف حصہ شامل ہیں۔ جاپان خاص میں جسو۔ ہونڈو۔ شکوکو۔ کیوشو کے جزیرے شامل ہیں۔ یہ سب جزیرے ایشیا کے مشرق میں شمالاً جنوباً پھیلے ہوئے ہیں۔ نقشے کو دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ سطح اکثر پہاڑی

ہے - پہاڑ جنوب مغرب سے شمال مشرق کو پھیلے ہوئے ہیں - اور سلسلہ کوہ اور سمندر کے درمیان تنگ میدان ہیں - اکثر پہاڑ آتش فشان ہیں - کوہ فیوجی یاما بہت مشہور ہے - دریا چھوٹے اور تیز رفتار ہیں - اس لئے وہ جہاز رانی کے قابل نہیں - لیکن زرخیز مٹی پہاڑوں سے لاکر میدان میں بچھا دیتے ہیں - اور اُن سے بجلی کی طاقت بھی پیدا کی جاتی ہے - جاپان میں زلزلے آتے رہتے ہیں - اس لئے جاپانیوں کے مکان اکثر ایک منزل کے اور لکڑی اور ہلکے سامان کے ہوتے ہیں - جاپان کا ساحل بہت کٹا پھٹا ہے - اور بہت سی عمدہ عمدہ بندرگاہیں - نقشے سے معلوم کرو کون کون سی بندرگاہیں ہیں۔

آب و ہوا اور پیداوار - جاپان خاص ۳۰ درجے شمال اور ۴۵ درجے شمال کے درمیان واقع ہے - اس لئے آب و ہوا عموماً معتدل ہے - گرمی کے موسم میں ہوائیں جنوب مشرق سے چلتی ہیں - جو ایک گرم رو کیورو سیوو پر سے ہو کر آتی ہیں - اس لئے گرمی میں آب و ہوا گرم اور مرطوب ہے - لیکن سردی میں ہوائیں سائبیریا کے سرد میدان سے آتی ہیں - اس لئے سردی میں سرد اور خشک ہے - شمالی حصہ جہاں سرد رو چلتی ہے - منجمد ہوتا ہے - اور کوئی اناج نہیں پیدا ہوتا -

جاپان کے شمال مشرق میں جہاں گرم اور سرد رَوئیں ملتی ہیں۔ دھند بہت رہتی ہے۔ اور اکثر طوفان آتے رہتے ہیں۔ جو بعض دفعہ سخت نقصان کرتے ہیں۔ کاشتکاری کے قابل رقبہ کل رقبے کا صرف آٹھواں حصّہ ہے۔ اس لئے جاپانی بہت محنت سے چپّہ چپّہ زمین کی کاشت کرتے ہیں۔ اور ہل چلانے کی بجائے پھاوڑے اور کھدال سے زمین کو کماتے ہیں۔ پاخانہ۔ پیشاب بطور کھاد استعمال کرتے ہیں۔ گرم مرطوب میدانوں میں جو بہت زرخیز ہیں۔ چاول اور کپاس کی کاشت کرتے ہیں اور شہتوت کے درخت (جس کے پتوں پر ریشم کے کیڑے پالے جاتے ہیں) لگاتے ہیں۔ پہاڑ کی ڈھلانوں پر آسام کی طرح چائے کی پیداوار ہوتی ہے۔ پہاڑوں پہ دیار۔ لے کر (Lacquer) جس سے ایک قسم کا روغن نکلتا ہے۔ اور کافور کے درخت بہت ملتے ہیں۔ بانس ہر جگہ عام ملتا ہے اس سے جاپانی بہت کام لیتے ہیں۔ گودے اور پتوں کا کاغذ بناتے ہیں۔ ڈنڈوں سے گھر اور پتوں کی چٹائی بنتے ہیں۔ جاپانیوں کو باغ لگانے اور پھولوں کا بہت شوق ہے۔ خاص کر گل داؤدی کا۔ چراگاہیں ملک میں نہیں ہیں۔ اس لئے گائے۔ بیل اور بھیڑ۔ بکری بہت کم ملتی ہیں :

جاپان میں معدنیات بہت پائی جاتی ہیں خاص

کر کوئلہ - لوہا - تانبا - چینی مٹی - گندھک - سونا اور چاندی - کوئلہ جنوب میں ناگا ساکی کے نزدیک اور شمال میں ہاکوڈائی کے نزدیک ملتا ہے - شمال مشرقی ساحل کے نزدیک جہاں سرد رَو چلتی ہے مچھلیاں بھی بہت پائی جاتی ہیں - اس لئے ماہی گیری بہت ہوتی ہے ⁂

جاپان نے پچھلے ساٹھ سال میں حیرت انگیز ترقی کی ہے - انھوں نے تعلیم حاصل کرنے کے لئے ہوشیار طالب علم اور مدبّر یورپ کے ملکوں میں بھیجے - اور اُن کے نیک خیالات کا اپنے ملک میں رواج دیا - اور یورپ کے ملکوں کی طرح اپنے ملک میں مدرسے - کالج - جہاز ریل اور کارخانے بنائے - جاپانی لوگ بڑے محنتی اور جفاکش ہیں - اور نہایت صاف ستھرے رہتے ہیں ⁂

صنعت و حرفت - چونکہ کوئلہ اور لوہا ملتا ہے - اور دریاؤں کے آبشاروں سے برقی قوت بھی پیدا کی جاتی ہے - اس لئے بہت سے کارخانے جاری کئے گئے ہیں - بمبئی کی طرح یہاں کی آب و ہوا مرطوب ہے - اور کپاس بھی پیدا ہوتی ہے - اس لئے سوتی کپڑے بننے کے بہت سے کارخانے ہیں ان کارخانوں کے لئے روئی ہندوستان اور چین سے بھی لائی جاتی ہے - گندھک کے ملنے کی وجہ سے دیا سلائی کے کارخانے جاری ہو گئے ہیں -

شہتوت کے درخت بہت ملتے ہیں۔ ان پر ریشم کے کپڑے پالے جاتے ہیں۔ اور ریشمی کپڑا بننے کے کارخانے بہت ہیں۔ بندرگاہوں کی بہتات کی وجہ سے جہاز سازی کے کارخانے قائم ہو گئے ہیں۔ چمنی۔ کاغذ اور صابون بنانے کے بھی بہت سے کارخانے ہیں۔ صابون بنانے کے لئے تیل نکالنے والے بیج ہندوستان سے لائے جاتے ہیں جاپانی نہایت عمدہ کاریگر ہیں۔ پیتل۔ لاکھ۔ ہاتھی دانت کے کھلونے بنانے اور نقش و نگار کرنے میں بہت ہوشیار ہیں۔ ان کا مذہب بدھ دھرم ہے۔ اور کچھ کنفوشس کے پیروکار ہیں جاپان کا شہنشاہ مکاڈو کہلاتا ہے۔ لوگ اس کی دیوتا کی طرح عزت کرتے ہیں۔ شہنشاہ کے صلاح مشورے کے لئے امراء اور رعایا کی دو مجلسیں ہیں ⁘

ٹوکیو دارالخلافہ ہے۔ اس کے گرد و نواح میں دیا سلائی بنانے۔ کھلونے بنانے۔ ریشمی کپڑا بننے پیتل کے کام کے کئی کارخانے ہیں۔ یوکوہاما ٹوکیو کی بندرگاہ ہے۔ اس کی تجارت زیادہ تر امریکہ کے ساتھ ہوتی ہے۔ اوساکا میں ریشمی اور سوتی کپڑے بنانے اور جہاز سازی کے کارخانے ہیں۔ اس میں بہت سی نہریں ہیں۔ اس لئے اسے جاپان کا وینس کہتے ہیں۔ چونکہ اس کی بندرگاہ

کم گہری ہے۔ اس لئے اس علاقہ کی تجارت کوبے کی بندرگاہ سے ہوتی ہے۔ ناگاساکی جنوب مغرب میں بندرگاہ ہے۔ اس کے نزدیک کوئلہ ملتا ہے ؛

ہاکوڈاٹے۔ شمال میں جسو کی بندرگاہ ہے۔ سردی میں یہ منجمد رہتی ہے۔ اس کے نزدیک کوئلہ ملتا ہے ؛

(۴) کوریا

سنہ ۱۹۰۵ء میں جاپان اور روس کے درمیان لڑائی میں جاپان فتح یاب ہؤا تھا۔ اور اس کا اقتدار کوریا میں بہت بڑھ گیا تھا۔ اب سنہ ۱۹۱۰ء سے یہ اُس کے قبضے میں ہے۔ یہ جزیرہ نما ہے۔ اس کے بیچوں بیچ پہاڑ پھیلے ہوئے ہیں۔ جو جنگلات سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ مون سون ہواؤں کے خطے میں ہونے کے سبب سے گرمی میں آب و ہوا قدرے گرم اور مرطوب ہے۔ سردی میں بہت سرد اور خشک۔ چاول۔ لوبیا کپاس۔ تمباکو اور گیہوں کی کاشت ہوتی ہے۔ یہاں پر ایک پودے کی جڑ جسے جن سن کہتے ہیں ملتی ہے۔ چینی لوگ اسے دوا کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ چراگاہیں ملتی ہیں۔ جس پر بھیڑ۔ بکری اور مویشی پالے جاتے ہیں۔ ان کی

پیداوار اون اور کھالیں جاپان میں جاتی ہیں۔ سیول (Seoul) دارالخلافہ ہے۔ جو ملک کے وسط میں پہاڑوں کے درمیان واقع ہے۔ چمل پو (Chemulpo) اس کی بندرگاہ۔ بحیرہ زرد پر واقع ہے۔ پہاڑوں میں لوہا۔ کوئلہ۔ چاندی ملتی ہے لیکن معدنیات ابھی نکالی کم جاتی ہیں ؛

جزیرہ فارموسا۔ جو چین کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔ جاپان کے ماتحت ہے۔ یہاں کافور اور نیشکر بہت پیدا ہوتا ہے ؛

سوالات

(۱) جاپان کا خاکہ اُتارو۔ اور اُس میں بڑے بڑے پہاڑ۔ بندرگاہ۔ گرمی اور سردی کی ہواؤں کا رُخ درج کرو ؛

(۲) جاپان میں کس کس چیز کے کارخانے پائے جاتے ہیں۔ ان کے قائم ہونے کی کون کونسی قدرتی وجوہات ہیں؟

(۳) ہندوستان سے جاپان کو کون کون سی اشیاء جاتی ہیں۔ اور جاپان سے ہندوستان میں کون کونسی چیزیں آتی ہیں؟

(۴) مندرجۂ ذیل شہر کہاں واقع ہیں۔ اور کیوں مشہور ہیں؟ :-

یوکوہاما۔ اوساکا۔ کوبے۔ ناگاساکی۔ سیول ؛

جمہور سلطنتِ چین

رنگین نقشے کو دیکھ کر بتاؤ۔ کہ چین کی سطح کیسی ہے؟ اور اس میں کون کون سے بڑے دریا بہتے ہیں؟

سلطنت چین میں چین۔ تبت چینی ترکستان۔ منگولیا اور مانچوریا شامل ہیں *

چین خاص۔ یہ ایشیا کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔ اور دیگر ملکوں کے ریگستانوں اور اونچے اونچے پہاڑوں سے جدا ہے۔ اسی وجہ سے چینی قدامت پسند ہیں۔ اور غیر ملک کے لوگوں سے نفرت کرتے ہیں۔ چین کے شمال میں ایک دیوار ہے۔ جو خلیج پیچیلی سے اندر کی طرف ۱۵۰۰ میل تک پھیلی ہوئی ہے۔ اسے بہت قدیم زمانے میں شمال کے حملہ آوروں سے بچنے کے لئے بنایا گیا تھا۔ یہ بیس فٹ اونچی اور چھ فٹ چوڑی ہے۔ چین کے شمال میں لگاتار ۱۵۰۰ میل تک پہاڑ کی چوٹی اور دریاؤں کی گھاٹیوں میں سے ہوتی ہوئی گذرتی ہے۔ یہ دنیا کے عجائبات میں سے ایک ہے۔
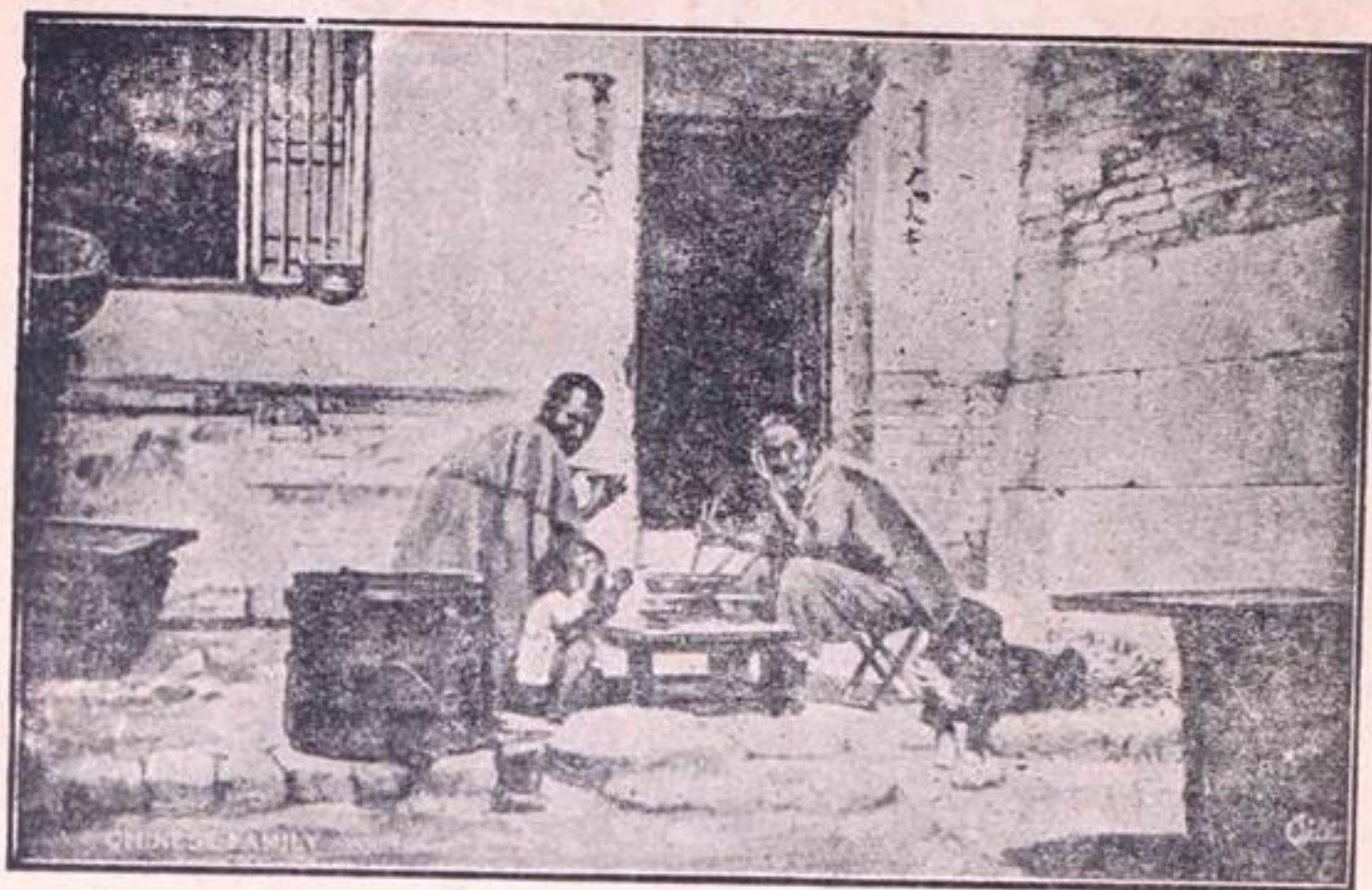
چین کے باشندوں کا ایک گھر دیکھو کس طرح کھانا کھاتے ہیں
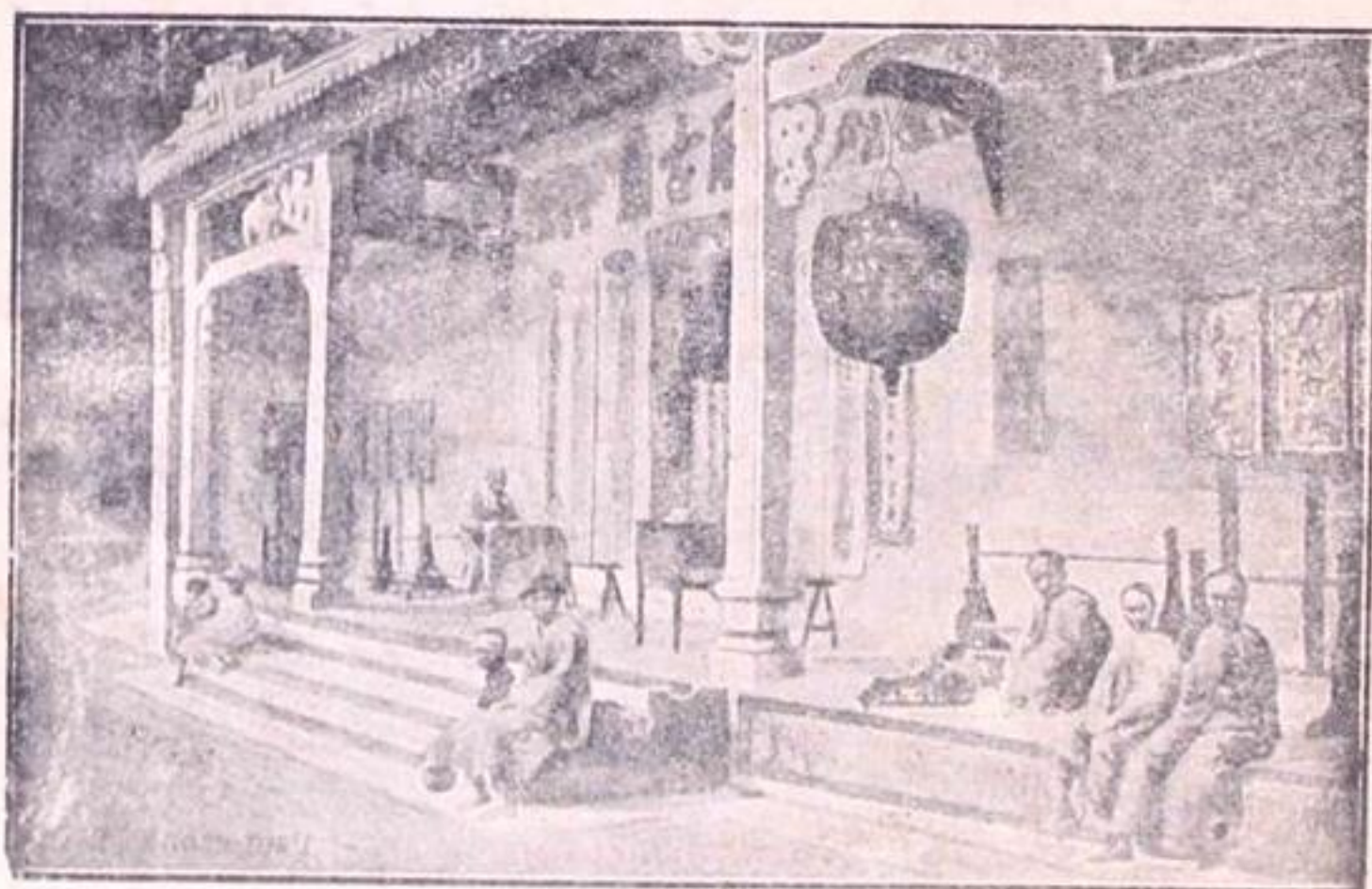
چین کا ایک مندر
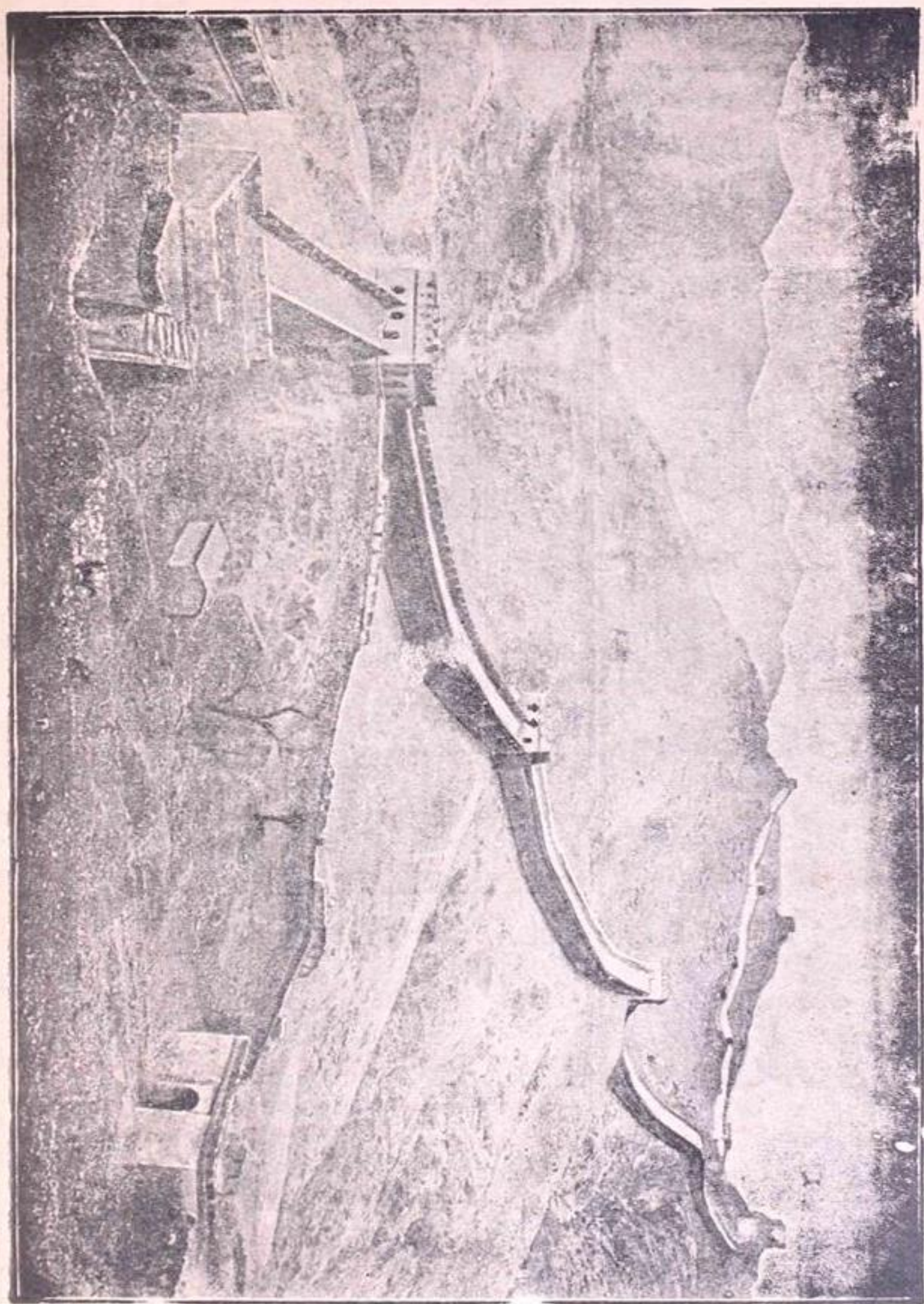
نقشہ دیکھ کر بتاؤ چین کے مغرب میں پہاڑوں کے سلسلے کس رُخ واقع ہیں؟

سطح - اس کے جنوب اور مغرب میں سلسلۂ کوہ ہیں - اور شمال میں وسیع میدان ہیں - جنوب کے پہاڑ شرقاً غرباً واقع ہیں - جو سمندر کی ہواؤں کو اندر کی طرف جانے سے نہیں روکتے - لیکن مغرب کے پہاڑ شمالاً جنوباً واقع ہیں - جن کے سبب سے ہندوستان اور ہند چینی کے ساتھ آمد و رفت میں مشکل ہوتی ہے - شمالی میدان جس میں دریائے یانگسی کیانگ اور ہوانگہو کی وادیاں شامل ہیں - نہایت زرخیز ہے - چین کے تین بڑے حصّے ہو سکتے ہیں:

شمالی حصّہ - یہ دریا ہوانگ ہو (زرد دریا) سے سیراب ہوتا ہے - دریائے ہوانگ ہو تبّت کے مشرق سے نکلتا ہے - اور ایک لمبا چکر لگا کر خلیج پیچیلی میں گر جاتا ہے - یہ بہت تیز رفتار دریا ہے اور اس قدر مٹی اپنے ساتھ لاتا ہے - کہ اس کی گزرگاہ اردگرد کے علاقے سے بہت اونچی ہو گئی ہے - اور برسات کے موسم میں اکثر کناروں کو توڑ کر سخت سیلاب برپا کرتا ہے - جس کے سبب سے بہت سے گاؤں تباہ ہو جاتے ہیں - اسے آفت چین کہتے ہیں - یہ اکثر اپنی گزرگاہ تبدیل کرتا رہتا ہے - دوسو سال ہوئے - یہ دریا جزیرہ نما شانٹنگ کے

جنوب میں بہتا تھا۔ لیکن اب اس کے شمال میں بہت دور بہتا ہے۔ تیز رفتار اور کم گہرا ہونے کی وجہ سے جہاز رانی کے لئے مفید نہیں ہے۔ اس کے طاس میں مغرب کی طرف سے زرد مٹی اڑ کر جمع ہوگئی ہے۔ جس کی تہ کئی سو فٹ گہری ہے۔ یہ نہایت زرخیز ہے۔ مٹی کی زردی کے سبب دریا کا پانی بھی زرد دکھائی دیتا ہے۔ نیز سمندر جس میں یہ دریا گرتا ہے۔ زرد سمندر کہلاتا ہے۔ دریائے ہوانگ ہو کا علاقہ سردی کے موسم میں بہت ہی سرد ہوتا ہے ؞

وسطی حصّہ۔ یہ حصّہ دریائے ینگسی کیانگ۔ (نیلا دریا) سے سیراب ہوتا ہے۔ یہ دریا تبت سے نکل کر اوّل اوّل جنوب کی طرف بہتا ہے۔ اور پھر صوبہ سیچوان کے جنوب میں ہوتا ہوا شمال مشرق کی طرف مڑتا ہے۔ یہاں پر اس میں شمال کی طرف سے کئی متوازی معاون شامل ہوتے ہیں۔ جو زرخیز صوبہ سیچوان کو آبپاش کرنے کے لئے نہایت کارآمد ہیں۔ یہاں پر دھان۔ کپاس۔ پوست اور چائے کی فصلیں پیدا ہوتی ہیں۔ یہاں سے دریا کئی ایک تنگ دراڑوں سے نکل کر مشرق کی طرف آہستہ آہستہ بہتا ہے۔ اور شنگھائی کے نزدیک بحیرۂ چین میں جا گرتا ہے۔ یہ دریا جہاز رانی کے لئے نہایت مفید ہے۔ دہانہ سے ہانکو تک جو سات سو میل کا

فاصلہ ہے۔ بڑے بڑے دخانی جہاز آسکتے ہیں۔ اور ہانکو سے آگے چار سو میل چھوٹے جہاز چل سکتے ہیں۔ اسی وجہ سے دریاے گنگا کی طرح اس کے کنارے بہت سے بڑے بڑے شہر واقع ہیں۔ نقشہ دیکھ کر معلوم کرو کون کون سے شہر ہیں؟

جنوبی حصّہ۔ یہ حصّہ دریاے سی کیانگ جو صوبہ یونن سے بہ کر آتا ہے۔ سیراب ہوتا ہے۔ چونکہ یہ صوبہ جنوب میں واقع ہے۔ اس لئے آب وہوا گرم مرطوب ہے۔ اور دھان۔ گنا۔ چاے۔ نمی اور تل کی بہت پیداوار ہوتی ہے؛

آب و ہوا اور پیداوار۔ مون سون ہواؤں کے خطّے میں واقع ہونے کی وجہ سے گرمی کے موسم میں ہوائیں سمندر سے چلتی ہیں۔ اس لئے آب و ہوا گرم مرطوب ہے۔ لیکن سردی کے موسم میں ہوائیں سائبیریا اور گوبی کے ریگستان سے آتی ہیں۔ اس لئے سردی میں بہت سرد اور خشک ہے۔ خاص کر شمالی حصّہ۔ گرم مرطوب میدانوں میں چاول۔ پوست۔ نیل۔ نیشکر۔ تل اور روئی پیدا ہوتی ہے (بنگال سے مقابلہ کرو) اور شہتوت کے درخت لگائے گئے ہیں۔ جن پر ریشم کے کیڑے پالے جاتے ہیں۔ پہاڑوں کی ڈھلانوں پر چاے بہت ہوتی ہے۔ شمالی حصہ میں کچھ گیہوں اور جو بھی ہوتے ہیں۔ بانس یہاں بہت ملتا ہے۔ جس سے بڑا کام لیا جاتا

ہے۔ معدنیات میں کوئلہ بہت پایا جاتا ہے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ چین میں تمام یورپ کے مقابلے میں بیس گنا کوئلہ موجود ہے۔ لیکن آمد و رفت کی مشکلات اور لوگوں کی قدامت پسندی کی وجہ سے نکالا بہت کم جاتا ہے۔ تانبا۔ چینی مٹی اور لوہا بھی بہت ملتا ہے ؞

صنعت و حرفت۔ چینیوں کا سب سے بڑا پیشہ زراعت ہے۔ چپہ چپہ زمین کی کاشت کی جاتی ہے پہاڑوں کی ڈھلانوں پر بھی جنگلات کو صاف کر کے زراعت کی جاتی ہے۔ چراگاہوں کے لئے بہت ہی کم زمین باقی رہ گئی ہے۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ مویشی بہت تھوڑے پالے جاتے ہیں زیادہ تر سؤر اور مرغیاں پالی جاتی ہیں۔ زراعت سے دوسرے درجے پر پیشہ ماہی گیری ہے۔ ہر ایک طریقہ سے مچھلیوں کو پکڑا جاتا ہے۔ کل آبادی کے دسویں حصے کا گزارہ صرف ماہی گیری پر ہی ہے ؞

چونکہ روئی اور ریشم بہت پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے سوتی اور ریشمی کپڑا بننے کے چند ایک کارخانے نانکن اور شنگھائی میں قائم ہو گئے ہیں۔ لیکن بہت کچھ سوتی کپڑا جاپان ہندوستان اور یورپ کے ملکوں سے آتا ہے۔ دھان کوٹنے اور آٹا پیسنے کے بہت سے کارخانے ہیں۔ اور گیہوں اور جَو کی تیلیوں کی ٹوپیاں بنانے کا بہت کچھ کام ہوتا

ہے - چین کے لوگ قدیم زمانے سے لکڑی کے کام۔ ہاتھی دانت کے کام اور پیتل کے کام میں بہت مشہور ہیں - چینی مٹی کے برتن اور کاغذ کے کھلونے بھی بناتے ہیں - چینی لوگ اکثر کفایت شعار - ذہین - اور محنتی ہیں - لیکن خود پسند بہت ہیں - اور پرانی لکیر کے فقیر ہیں - اس لئے انھوں نے جاپانیوں کی طرح موجودہ زمانے میں ترقی نہیں کی ہے ؛

ذرائع آمد و رفت - دریائے ہوانگ ہو تیز رفتار ہے اور جہاز رانی کے قابل نہیں - دریائے ینگسی کیانگ سست رفتار ہے اور نہایت کارآمد دریا ہے - اس کے دہانے سے لے کر ایک ہزار میل تک جہاز رانی ہوسکتی ہے - ہانکو تک بڑے بڑے جہاز پہنچ سکتے ہیں - ریلیں بہت کم بنائی گئی ہیں - صرف پیکن سے ہانکو تک بڑی ریل ہے - اب تجویز ہے - کہ اسے جنوب میں کانٹن کے ساتھ ملا دیا جائے - زیادہ تر باربرداری گھوڑوں - گدھوں - اونٹوں یا آدمیوں کی پشت سے ہوتی ہے - پیکن سے شنگھائی تک ایک بڑی نہر ہے - جس کے ذریعے بہت کچھ مال و اسباب آتا جاتا ہے - لوگوں کے قدامت پسند ہونے اور ذرائع آمد و رفت مشکل ہونے کی وجہ سے چینیوں نے ترقی بہت کم کی ہے - پہلے لوگ افیون بہت کھاتے تھے جو زیادہ تر ہندوستان سے منگوائی جاتی تھی لیکن اب اس کا آنا بند کر دیا گیا ہے ؛

بڑے بڑے شہر - یہ اکثر دریائے ینگسی کیانگ کے
کنارے یا ساحل پر واقع ہیں (ہندوستان سے
مقابلہ کرو) **پیکن** دارالخلافہ ہے - اس جگہ سے مختلف
اطراف کو راستے جاتے ہیں - یہ دریائے پی ہو پر
واقع ہے - ٹینٹسن خلیج پیچیلی پر واقع ہے - اور
پیکن کی بندرگاہ ہے - جس کے ساتھ بذریعہ ریل
ملا ہوا ہے - شنگھائی دریائے ینگ سی کیانگ کے
دہانے کے قریب نہایت مشہور بندرگاہ ہے - یہاں
سے اس وادی کی پیداوار - روئی - ریشم - چائے -
اور تیل نکالنے کے بیج باہر بھیجے جاتے ہیں - اور
یورپ کا مال سوتی اور اونی کپڑے - مشینیں یہاں
آتی ہیں - نانکن دریائے ینگ سی کیانگ پر واقع ہے
یہاں روئی کی تجارت بہت ہوتی ہے + ہانکو دریائے
ینگ سی کیانگ اور دریائے ہان کے سنگھم پر واقع
ہے - اس جگہ تک بڑے بڑے جہاز آسکتے ہیں -
اور دریائے ہان کی وادی سے شمال مغرب کو یعنی
چینی ترکستان کو راستہ جاتا ہے - یہ شہر چائے - ریشم
اور روئی کی تجارت کا مرکز ہے - **کانٹن** چین کے
جنوب میں بندرگاہ ہے - اس جگہ سے دریائے سی کیانگ
اور پی کیانگ کے ذریعے اندرونی حصّے کے ساتھ
آمد و رفت ہوتی ہے - اس لئے یہ تجارت کا مرکز
ہے - ریشم - چائے - تیل نکالنے کے بیج باہر بھیجے
جاتے ہیں - لیکن سب سے زیادہ تجارت ہانگ کانگ

کے ذریعے ہوتی ہے۔ جس کی بندرگاہ بہت عالیشان ہے۔ یہ انگریزوں کے قبضے میں ہے۔

مقبوضات غیر۔ ہانگ کانگ۔ چین کے جنوب میں چھوٹا سا جزیرہ انگریزوں کے قبضے میں ہے۔ جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ وی ہائی وی خلیج پیچیلی کے سرے پر جزیرہ نما شان ٹنگ میں چھوٹا سا علاقہ انگریزوں کے ماتحت ہے۔ خلیج پیچیلی میں داخل ہونے والے جہازوں کی حفاظت کے لئے یہ عمدہ مقام ہے۔ پورٹ آرتھر جاپان کے ماتحت ہے۔ سنگٹاؤ جزیرہ نما شان ٹنگ کے جنوب میں چھوٹا سا علاقہ جرمن کے ماتحت تھا۔ لیکن جنگ یورپ کے شروع ہونے پر جاپان نے فتح کر لیا ہے۔ مکاؤ کانٹن کے مغرب میں پرتگال والوں کے ماتحت جزیرہ ہے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ چین کی آبادی ۳۲ کروڑ کے قریب ہے۔ ان کا مذہب اکثر بدھ مت ہے۔ لیکن بزرگوں کی پرستش بھی رائج ہے۔ چین کے لوگ منگولین نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور اکثر زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔ چین میں سنہ ۱۹۱۰ء سے جمہوری سلطنت قائم ہے۔ لیکن ہمیشہ مختلف صوبوں میں جنگ ہوتی رہتی ہے۔

مانچوریا

یہ صوبہ چین خاص کے شمال مشرق میں واقع

ہے۔ اکثر حصّہ میدانی ہے۔ نقشے کو دیکھ کر بتاؤ۔ کون کون سے دریا اسے سیراب کرتے ہیں۔ مون سون ہواؤں کے خطّے میں واقع ہونے کی وجہ سے آب و ہوا گرمیوں میں قدرے گرم اور مرطوب ہے۔ لیکن سردیوں میں سخت سردی پڑتی ہے۔ گیہوں جَو۔ لوبیا۔ تمباکو یہاں پیدا ہوتے ہیں۔ موکڈن دارالخلافہ ہے۔ ہاربن ٹرانس سائبیرین ریلوے پر سٹیشن ہے۔ یہاں سے ایک برانچ ریلوے جنوب میں پورٹ آرتھر کو جاتی ہے ؎

پورٹ آرتھر خلیج پیچیلی کے سرے پر نہایت مستحکم قلعہ ہے۔ آج کل یہ جاپان کے قبضے میں ہے ؎

سوالات

(۱) چین خاص کا خاکہ اُتارو۔ اور اُس میں بڑے بڑے پہاڑ دریا اور مختلف حصّوں کی پیداوار درج کرو ؎

(۲) چین میں کون کون سے مقامات غیر قوموں کے ماتحت ہیں۔ اور وہ کیوں مشہور ہیں؟

(۳) مندرجہ ذیل شہر کہاں ہیں۔ اور کیوں مشہور ہیں؟

شنگھائی۔ کانٹن۔ پورٹ آرتھر۔ ہانکو۔ موکڈن ؎

چودھواں باب

وسط ایشیا

اس میں تبت - چینی ترکستان - منگولیا کی سطح مرتفع اور روسی ترکستان یا تاتار شامل ہیں - ان کے جنوب کے سلسلے کوہ جنوبیہ کی گرم اور مرطوب ہواؤں کو ان تک پہنچنے سے روک لیتے ہیں - اس لئے یہ بالکل خشک ہیں - اور آب و ہوا انتہا درجہ کی سرد خشک ہے ۔

(۱) تبت - ہندوستان سے تبت جانے کا راستہ بتاؤ - چین سے بھی تبت جانے میں دشوار گزار پہاڑی راستوں کو عبور کرنا پڑتا ہے - دروں میں کبھی کبھی برف کے بڑے بڑے تودے اچانک پھسل کر مسافروں کو تباہ کر دیتے ہیں - کہیں کہیں سڑک ایسی تنگ ہوتی ہے - کہ ذرا پاؤں پھسلے تو کئی میل گہری کھڈ میں گر پڑے - پھر بھی ہزاروں قلی ہر سال چین سے چائے کے بھاری بھاری گٹھے تبت میں لاتے ہیں - یہ گٹھے اتنے بھاری ہوتے ہیں - کہ قلیوں کو تھوڑی تھوڑی دور پر سانس لینے کے لئے ٹھہرنا پڑتا ہے ۔ تبت کوہ ہمالیہ کے شمال

ہیں بہت اونچی سطح مرتفع ہے۔ بارش بہت کم ہوتی ہے۔ گرمیوں میں قدرے گرم اور سردیوں میں نہایت سخت سرد ہے۔ تھوڑی سی گھاس پیدا ہوتی ہے۔ جس پر بھیڑ بکری اور سراگائے پالی جاتی ہیں۔ سراگائے باربرداری کے کام آتی ہے۔ بکری کی پشم نہایت ملائم ہوتی ہے۔ جس سے سرینگر واقعہ کشمیر میں شال دوشالے بنائے جاتے ہیں۔ درخت یہاں پر بہت ہی کم ہیں۔ باشندوں کو ایندھن نہیں ملتا۔ جانوروں کا گوبر سُکھا کر روٹی وغیرہ پکاتے ہیں۔ برہم پتر کی گھاٹی میں تھوڑا سا جو پیدا ہوتا ہے۔ مغرب میں کچھ سہاگہ اور سونا ملتا ہے۔ جو ہندوستان بھیجا جاتا ہے۔ لاسہ دارالخلافہ ہے۔ اور ڈلائی لامہ کے جو بدھ مذہب والوں کا گرو ہے۔ رہنے کی جگہ ہے۔ اور تجارت کا مرکز ہے؎

(۲) چینی ترکستان یا مشرقی ترکستان۔ یہ کوہ کیون لن اور تھیان شان کے درمیان واقع ہے۔ بارش بالکل نہیں ہوتی۔ تقریباً سب کا سب ریگستان ہے دریائے طارم اس میں بہ کر جھیل لوب نور میں گر جاتا ہے۔ اس کی شاخوں کے کنارے پر کچھ کاشتکاری ہوتی ہے۔ تھوڑا سا گیہوں۔ جو اور پھل پیدا ہوتے ہیں کاشغر دارالخلافہ ہے۔ یہاں سے سطح مرتفع پامیر پر سے ہو کر روسی

ترکستان کو راستہ جاتا ہے۔ یارقند ایک بڑا شہر ہے۔ یہاں سے کشمیر کو راستہ جاتا ہے۔ اس جگہ کی چرس مشہور ہے۔ آبادی زیادہ تر مسلمانوں کی ہے ؎

(۳) گوبی یا شامو۔ چین خاص کے شمال میں واقع ہے۔ اور ریگستان ہے۔ یہاں پر تھوڑی سی گھاس کے سوا کچھ نہیں پیدا ہوتا۔ جس پر کچھ گھوڑے۔ اونٹ اور بھیڑیں پالی جاتی ہیں ؎

ارگا دارالخلافہ ہے۔ جو پیکن سے سائبیریا جانے کے راستے پر واقع ہے۔ مشرقی ترکستان۔ گوبی اور تبت پہلے چین کے ماتحت تھے۔ لیکن اب یہ بہت کچھ خود مختار ہو گئے ہیں۔ گوبی اب روس کی سوویٹ گورنمنٹ میں شامل ہے ؎

(۴) تاتار یا مغربی ترکستان۔ یہ کوہ ہندوکش کے شمال اور سطح مرتفع پامیر کے مغرب میں واقع ہے ؎ بارش نہ ہونے کی وجہ سے آب و ہوا گرمیوں میں بہت گرم اور سردیوں میں نہایت سخت سرد ہے۔ دریائے جیحون سیحون جو سطح مرتفع پامیر کی برف کے پگھلنے سے بنتے ہیں۔ اس ملک میں سے بہتے ہیں۔ گرمی کے شروع میں جب برف پگھلتی ہے۔ کچھ گھاس پیدا ہو جاتی ہے۔ جس پر بھیڑ۔ بکری۔ اونٹ۔ گھوڑے۔ اور گائے۔ بیل پالے جاتے ہیں۔ جب ایک جگہ کی گھاس

ختم ہو جاتی ہے۔ لوگ اس کی تلاش میں دوسری جگہ جاتے ہیں۔ اس لئے باشندے خانہ بدوش ہیں۔ ان کے مکانات نمدے کے بنے ہوتے ہیں۔ اور یہ لوگ پنیر جو مویشیوں کے دودھ کا بنا ہوا ہوتا ہے۔ بہت چاہ سے کھاتے ہیں۔ اور ایک قسم کی شراب جو لسی سے بناتے ہیں۔ پیتے ہیں۔ اگر چاے مل جائے۔ تو اس کا بھی استعمال کرتے ہیں۔ دریاؤں کے کنارے کچھ کاشتکاری ہو جاتی ہے۔ فرغانہ کی وادی میں جہاں سیاہ مٹی ملتی ہے۔ کپاس پیدا ہوتی ہے۔

دریا کے کنارے جہاں پانی مل جاتا یا اُس کے نزدیک جہاں نہروں کے ذریعے پانی لایا جاتا ہے۔ گیہوں، جو اور پھلوں کی کاشت ہوتی ہے۔ ریگستان میں ایسی جگہ کو نخلستان کہتے ہیں۔ یہیں شہر آباد ہیں۔ چونکہ ملک میں اون اور چمڑا بہت پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے قالیچے اور چمڑے کے زین وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔

شہر تاشقند دارالخلافہ ہے۔ تو قند مویشیوں کی بڑی منڈی ہے۔ بخارا فارس اور چین کے درمیان نیز ہندوستان اور سائبیریا کے درمیان بڑا تجارت کا مرکز ہے۔ یہاں پر بہت سے مدرسے اور مسجدیں ہیں۔ سمرقند اور مرو بھی مشہور شہر ہیں۔ یہ سب شہر ٹرانس کیسپین ریلوے کے ذریعے ملے ہوئے ہیں۔ جو بحیرہ کیسپین کے مشرقی کنارے سے

شروع ہو کر مرو۔ سمرقند اور تاشقند کو جاتی ہے۔ تاشقند سے ایک اور ریل دریائے جیحون کی وادی کے ساتھ ساتھ ہوتی ہوئی ماسکو جاتی ہے۔ جس کے ذریعے اس علاقے کی پیداوار یورپ میں پہنچتی ہے۔ ریل کے کھلنے سے اس علاقے کی پیداوار اور تجارت بہت بڑھ گئی ہے۔ ریل کے جاری ہونے سے پہلے اکثر لوگ ڈاکہ زنی کرتے تھے۔ لیکن اب بہت کچھ حد تک امن سے رہنے لگ گئے ہیں۔ جنگ یورپ سے پہلے یہ علاقہ روس کے ماتحت تھا۔ اب یہاں پر کئی ایک خود مختار جمہوری ریاستیں قائم ہو گئی ہیں۔ یہ سب ماسکو کی سوویٹ گورنمنٹ میں شامل ہیں۔ آبادی زیادہ مسلمانوں کی ہے۔

سوالات

(۱) وسط ایشیا میں ریگستان کیوں پائے جاتے ہیں؟ لوگوں کا عام طور پر کیا پیشہ ہے۔ لوگ خانہ بدوش کیوں ہیں؟ ان کے مکانات کیسے ہوتے ہیں؟ اور خوراک کس قسم کی ہے؟

(۲) نخلستان کسے کہتے ہیں۔ وسط ایشیا کے نخلستانوں میں کیا کیا چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ صنعت و حرفت کیا ہے؟

(۳) مندرجہ ذیل شہر کیوں مشہور ہیں؟

کاشغر۔ یارقند۔ تاشقند۔ توقند۔ بخارا۔ سمرقند۔ لاسہ۔

(۴) روسی ترکستان میں ریل کے جاری ہونے سے کیا فائدہ حاصل ہوا ہے؟

پندرھواں باب

مغربی ایشیا

نقشے کو دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ اس میں افغانستان بلوچستان ۔ فارس ۔ ایشیاے کوچک ۔ ٹرینس کوکیشیا ۔ عراق عرب ۔ شام اور عرب شامل ہیں ۔ یہ سب ملک شمال مشرقی تجارتی ہواؤں کے خطے میں ہونے کی وجہ سے اکثر خشک ہیں ۔ ان ملکوں کے باشندے مذہب اسلام سے تعلق رکھتے ہیں ۔ قدیم زمانے میں یہ ملک بہت مشہور تھے ۔ کیونکہ ان کی راہ چین اور ہندوستان کی پیداوار قافلوں کے ذریعہ یورپ کے ملکوں کو جاتی تھی ۔

(۱) افغانستان

افغانستان ۔ یہ ایک خود مختار ملک ہے ۔ جو ہندوستان کے شمال مغربی سرحد پر واقع ہے ۔ اور چونکہ مغربی راستہ جو پہاڑوں کے بیچ میں سے ہوکر ہندوستان آتا ہے ۔ اس ملک میں سے گزرتا ہے ۔ اس لئے قدیم زمانے میں حملہ آور اسی ملک سے ہوکر ہندوستان آتے تھے ۔ اب سرکار انگریزی

اور امیر افغانستان کے درمیان دوستانہ تعلق ہے۔
اس کا رقبہ پنجاب سے دوگنا ہے۔ لیکن آبادی
چوتھائی ہے۔ یہ ایک سطح مرتفع ہے۔ جس کے
مشرق میں کوہ سلیمان اور شمال میں کوہ ہندوکش کی
شاخیں پھیلی ہوئی ہیں۔ ان سے زرخیز اور سرسبز
وادیاں گھری ہوئی ہیں۔

شمال مشرق میں دریائے کابل کی وادی ہے۔
شمال مغرب میں ہری رود کی۔ اور جنوب مغرب میں
دریائے ہلمند کی جو سیستان کی دلدل میں غائب ہو
جاتا ہے۔

آب وہوا و پیداوار۔ تجارتی ہواؤں کے خطے
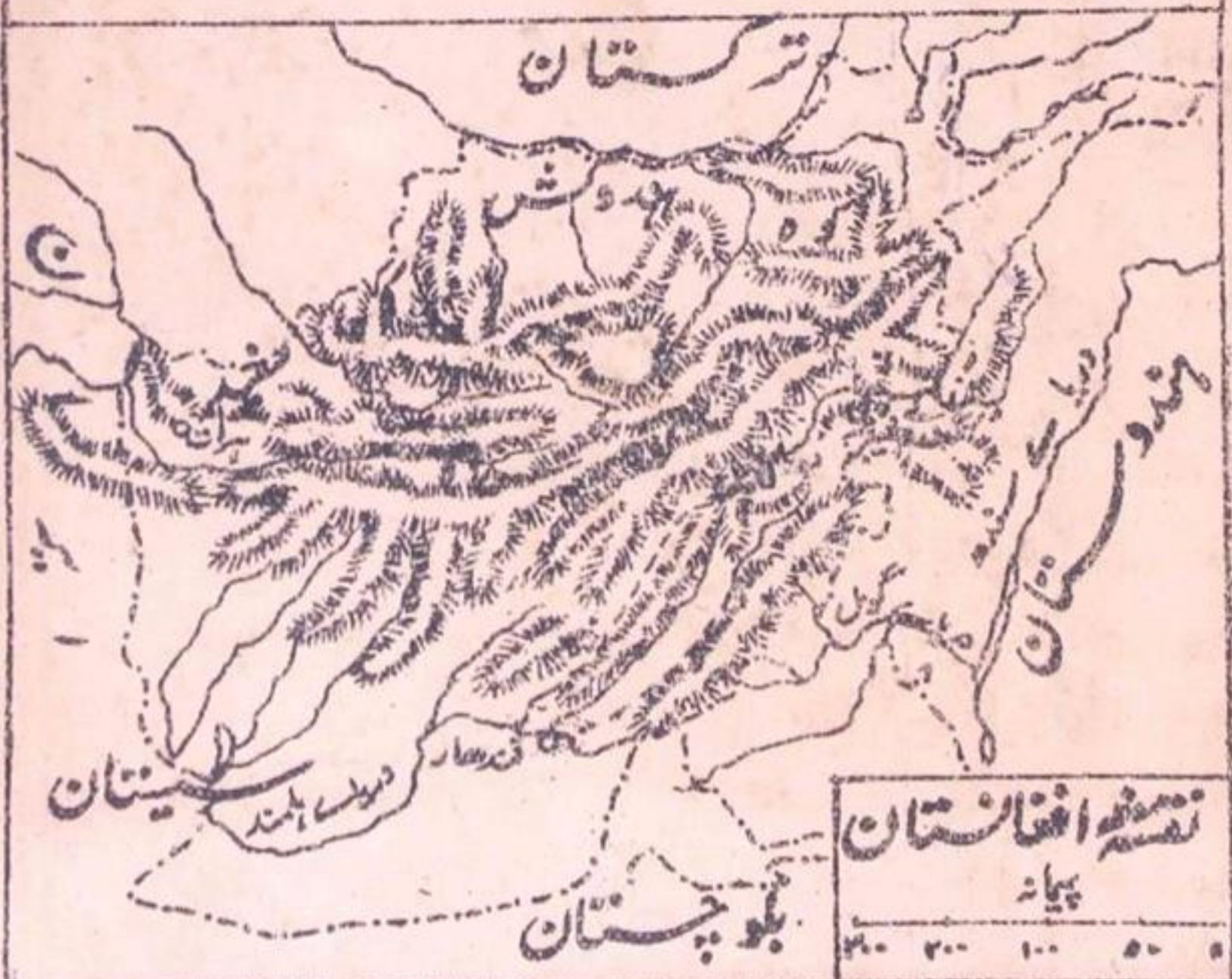
میں ہونے کی وجہ سے بارش بہت کم ہوتی ہے۔ اس لیے گرمیوں میں بہت گرمی پڑتی ہے۔ اور سطح مرتفع ہونے کی وجہ سے سردی کا موسم نہایت سخت ہوتا ہے۔ پہاڑوں کی برف پگھلنے سے جو پانی دریاؤں میں آتا ہے۔ اس سے وادیوں میں کچھ کاشت ہوتی ہے۔ گرمی میں مکی اور باجرا۔ جاڑے میں گیہوں اور جو پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن پھل مثلاً انار۔ انگور۔ بادام اور خوبانی نہایت عمدہ ہوتے ہیں جو پنجاب میں بکنے آتے ہیں۔ ہینگ اور ارنڈ کے درخت بہت ملتے ہیں۔ خشک پہاڑوں پر بھیڑ۔ بکریاں پالی جاتی ہیں۔ جن کی اون سے قالین بنائے جاتے ہیں۔ اور مالیہ تیار ہوتا ہے۔ اور کھال سے پوستین بنتی ہے۔ قندھار میں ریشم کے کیڑے بھی پالے جاتے ہیں۔ باشندے سب سُنّی مسلمان ہیں۔ اور پشتو بولتے ہیں۔ یہ بڑے جنگجو ہیں۔ لیکن پڑھے لکھے آدمی فارسی زبان بولتے ہیں لیکن تعداد میں بہت کم ہیں ۔

شہر۔ ملک میں آمد و رفت نہایت مشکل ہے۔ صرف چند سڑکیں ہیں۔ جن کی راہ دروں میں سے گذر کر ہندوستان کو راستے جاتے ہیں۔ ان جگہ ہی بڑے بڑے شہر ملتے ہیں۔ کابل دارالخلافہ ہے۔ اور دریائے کابل پر واقع ہے۔ یہاں سے ہندوستان کو خشک پھل۔ بادام۔ کشمش۔ ہینگ اور گھوڑے جاتے ہیں۔ ہرات شمالی مغرب میں ہری رود کی زرخیز

وادی میں واقع ہے۔ اس مقام سے روس۔ فارس اور
ہندوستان کو راستے جاتے ہیں۔ اس
لئے اسے کلید ہند کہتے ہیں
قندھار کی تجارت درۂ بولان
کے ذریعہ ہندوستان سے ہوتی
ہے۔ ان تینوں شہروں کے

کابل
خیبر
درۂ بولان
ہرات
قندھار

ملانے سے ایک مثلث بنتا ہے۔ جسے جنگی مثلث
کہتے ہیں ہر شہر سے دو سڑکیں آکر ملتی ہیں۔ آج
کل ملک میں بڑی ترقی ہو رہی ہے۔ موٹر کار کے لئے
سڑکیں بنائی جا رہی ہیں۔ اور ہر قسم کی تعلیم کے لئے
مدرسے اور کالج جاری ہو رہے ہیں ۔

(۳) فارس

یہ ایک سطح مرتفع ہے۔ جو شمال میں کوہ ہندوکش
اور کوہ البرز سے اور جنوب میں کوہ زگروس سے
گھری ہوئی ہے۔ تجارتی ہواؤں کے خطے میں واقع ہونے
اور پہاڑوں سے گھرا ہونے کے سبب ملک میں
بارش بہت کم ہوتی ہے۔ اکثر حصے نمک کے ریگستان
ہیں۔ جو نمکین جھیلوں کے خشک ہونے سے بنتے
ہیں۔ بارش صرف پہاڑ کی سمندری ڈھلانوں پر ہوتی
ہے۔ صرف وادیوں میں جہاں زمین دوز نہروں
کے ذریعے جنہیں کاریز کہتے ہیں۔ پانی لایا جاتا
ہے۔ اور آبپاشی ہو سکتی ہے۔ نہایت عمدہ پھل

مثلاً انگور۔ بادام۔ خوبانی انار ہوتے ہیں۔ اور گیہوں
اور جو کی کاشت ہوتی ہے۔ تمباکو۔ پوست۔ قدرے
کپاس اور ریشم (شہتوت) بھی پیدا ہوتا ہے۔ خشک
پہاڑیوں پر جہاں گھاس ہوتی ہے۔ بھیڑ۔ بکری۔
اونٹ اور گھوڑے پالے جاتے ہیں۔ اون کے نہایت
عمدہ قالین بنتے ہیں۔ اور خلیج فارس سے کچھ موتی
بھی حاصل ہوتے ہیں۔ پہاڑی سطح اور خشک
نمکین ریگستانوں کی وجہ سے آمد و رفت نہایت مشکل
سے ہوتی ہے۔ ریلیں وغیرہ نہیں بنائی گئی ہیں۔
صرف طہران کے قریب چند میل ریل ہے۔ قافلوں
کے ذریعہ آمد و رفت ہوتی ہے لیکن راستہ میں
ڈاکہ کا بہت ڈر رہتا ہے۔ کیونکہ انتظام ٹھیک
نہیں۔ انہیں وجوہات کے سبب سے فارس میں ترقی
نہیں ہوئی ہے * طہران دارالخلافہ ہے۔ جو کوہ البرز
کے جنوب میں واقع ہے۔ یہاں سے مختلف شہروں
کو راستے جاتے ہیں۔ تبریز شمال مغرب میں اس
سڑک پر واقع ہے۔ جو بحیرہ اسود کی بندرگاہ
طرابزون کو جاتی ہے۔ اس لئے یہ تجارت کا مرکز
ہے *

اصفہان مرکز میں واقع ہے۔ پرانا دارالخلافہ ہے۔
بوشہر اور بندر عباس خلیج فارس پر بندرگاہیں ہیں۔
یہاں سے خشک پھل مثلاً بادام۔ کشمش۔ اون۔
قالین باہر بھیجے جاتے ہیں۔ شیراز شراب اور

میرفارس کا ایک امیرگھرانہ زیبائش کو خاص طور سے دیکھو
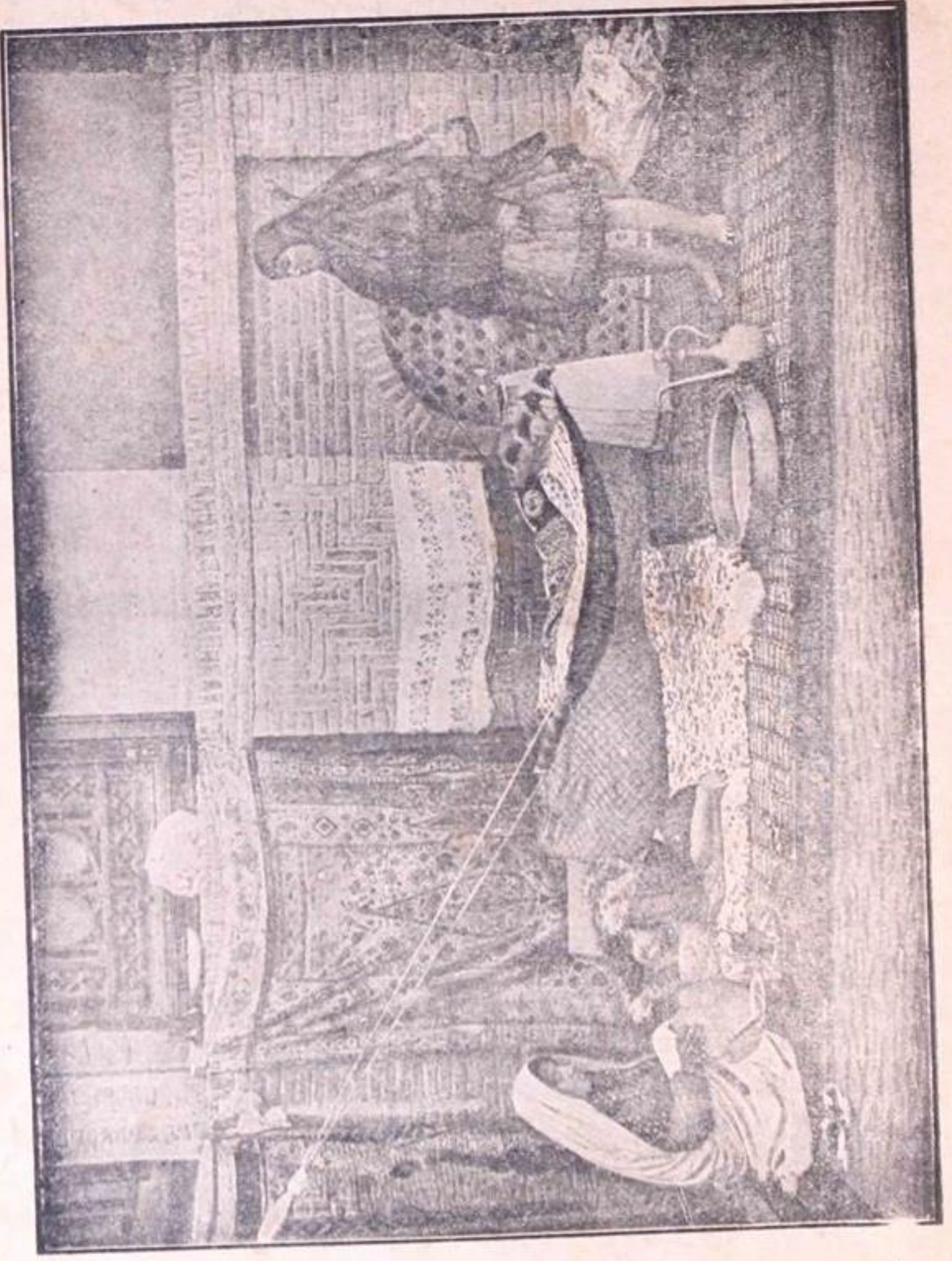
باکو کے تیل کے کوئیں اور کارخانے
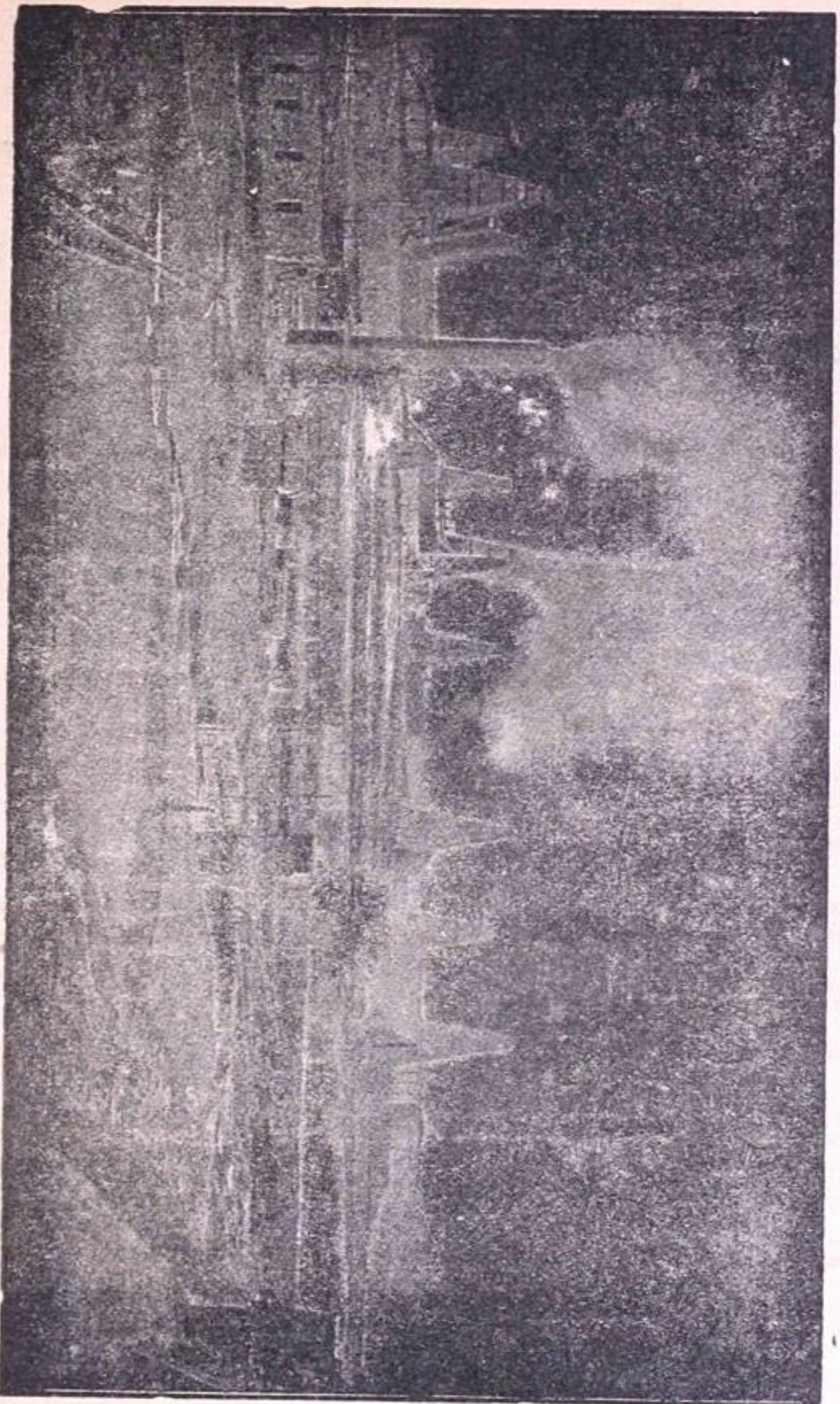
گلاب کے عطر کے لئے مشہور ہے۔ اس جگہ مشہور شاعر سعدی پیدا ہوئے تھے۔ مشہد شمال مشرق میں واقع ہے۔ یہ مسلمانوں کے لئے متبرک مقام ہے اور تجارت کا مرکز ہے۔ باشندے شیعہ مسلمان ہیں ملک میں معدنیات بہت پائی جاتی ہیں۔ لیکن نکالی نہیں جاتیں۔ خلیج فارس کے ساحل سے تقریباً دو سو میل کے فاصلے پر انگریزوں کی ایک کمپنی کے ماتحت مٹی کا تیل نکالا جاتا ہے۔ جو بصرے کی بندرگاہ سے ہندوستان میں آتا ہے۔

(۳) میسوپوٹیمیا یا عراق عرب

یہ ملک فارس اور عرب کے درمیان واقع ہے۔ جنگ یورپ سے پہلے یہ سلطان روم کے ماتحت تھا۔ لیکن اب یہ انگریزوں کی حکم برداری میں آگیا ہے۔ اور کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ انگریزوں کی زیر ہدایت عربی جو یہاں کے اصلی باشندے ہیں۔ اپنے ملک کا عمدہ انتظام کرنا سیکھ جائیں۔ یہ ایک میدان ہے جو دریائے دجلہ اور فرات کی مٹی سے بنا ہے۔ (سندھ کے میدان سے مقابلہ کرو) اس لئے مٹی بہت زرخیز ہے۔ دریائے دجلہ اور فرات کے ملنے سے شط العرب بنتا ہے۔ جس کے کنارے بصرہ کی بندرگاہ ہے۔ دریائے دجلہ میں دہانے سے بغداد تک اگنبوٹ

چل سکتے ہیں - اور آگے موصل تک چھوٹی چھوٹی کشتیاں - چونکہ اکثر شمال مشرقی تجارتی ہوائیں چلتی ہیں جو خشکی سے آتی ہیں - اس لئے یہاں بارش نہیں ہوتی - صرف جاڑے کے موسم میں جب بحیرۂ روم سے ہوائیں چلتی ہیں - تھوڑی سی بارش ہو جاتی ہے - آب و ہوا گرمیوں میں سخت گرم اور سردیوں میں سخت سرد ہے - کاشتکاری صرف دریا کے قریب ہو سکتی ہے - موسم گرمی میں مکئی - کپاس اور باجرہ پیدا ہوتا ہے - سردی میں کچھ گیہوں اور جو - کھجور نہایت عمدہ ملتے ہیں - اکثر لوگ بھیڑ - بکری پال کر نہایت تنگی سے گزارہ کرتے ہیں - قدیم زمانے میں جب یہاں نہریں جاری تھیں - پیداوار بہت ہوتی تھی - اور اسے باغ دنیا کہتے تھے - لیکن جب سے ترکوں کی حکومت ہوئی - نہریں پر ہو گئیں - اور ملک ویران ہو گیا - اب جب سے یہ ملک انگریزوں کے ماتحت آیا ہے - اس میں ریلیں - سڑکیں - اور نہریں بننے لگ گئی ہیں - سکول کھل گئے ہیں - اب پنجاب کی طرح یہاں کی پیداوار تجارت اور آبادی بڑھ جائے گی - بصرہ دریائے شط العرب پر بندرگاہ ہے - یہاں سے زیادہ تر کھجور اور اُون باہر جاتی ہیں - بغداد دجلہ پر واقع ہے - یہاں سے مشرق میں فارس

کو شمال میں موصل کو - جنوب میں بصرہ کو - مغرب میں ملک شام کو راستے جاتے ہیں - اس لیئے یہ تجارت کا مرکز ہے - اور دارالخلافہ ہے - موصل قدیم شہر نینوے کے قریب ہے - اور کسی زمانے میں تہیں ململ کے لیئے مشہور تھا - یہاں سے بھی مختلف اطراف کو راستے جاتے ہیں اس کے قریب مٹی کا تیل پایا جاتا ہے ؛

(۴) عرب

جنگ یورپ سے پہلے اس کے ساحلی علاقے سلطان روم کے ماتحت تھے - لیکن اب یہ کئی خود مختار ریاستوں میں منقسم ہے - سب سے مشہور حجاز کی ریاست ہے - جس میں مکہ اور مدینہ شامل ہیں - یہ سطح مرتفع ہے - جو بالکل خشک ریگستان ہے - اس لئے گرمیوں میں نہایت سخت گرم ہے - صرف جنوب مغربی یمن کے علاقے میں جہاں پہاڑ ہیں - کچھ بارش ہو جاتی ہے - اور نہایت عمدہ قہوہ پیدا ہوتا ہے - جو مخا کی بندرگاہ سے باہر جاتا ہے - باقی سب حصہ ریگستان ہے - عرب کے وسط میں نجد کی سطح مرتفع ہے - جس میں نخلستان پائے جاتے ہیں - اس جگہ عمدہ گھاس مل جاتی ہے - جس پر گھوڑے پالے جاتے ہیں - جو نہایت خوبصورت

ہوتے ہیں۔ لیکن عرب میں اونٹ سب سے زیادہ ملتا ہے۔ باشندے اکثر خانہ بدوش ہیں۔ ریگستان میں کہیں کہیں خوشبودار ادویات گوگل۔ مہندی سنا۔ گوند مل جاتا ہے۔ جس کی تجارت ہوتی ہے۔ نمک بھی بہت ملتا ہے۔ جو عدن کی بندرگاہ سے باہر بھیجا جاتا ہے۔

مکہ۔ حضرت محمدؐ صاحب کی پیدائش کا مقام ہے۔ مسلمانوں کا نہایت متبرک مقام ہے۔ اور عرب کا دارالخلافہ ہے۔ **مدینہ** بھی مسلمانوں کا متبرک مقام ہے۔ آج کل یہ مقام حجاز ریلوے کا جو شمال میں دمشق سے آتی ہے۔ اختتام ہے۔ **جدہ** مدینہ کی بندرگاہ ہے۔ عرب کے جنوب میں **عدن** انگریزوں کے قبضہ میں نہایت عمدہ بندرگاہ ہے۔ بحیرۂ قلزم کے سرے پر واقع ہونے کی وجہ سے اس کی قلعہ بندی کی گئی ہے۔ اور کوئلہ کا سٹیشن ہے۔ **مسقط** جنوب مشرق میں خود مختار ریاست عمان کا دارالخلافہ ہے۔

(۵) شام و فلسطین

جنگ یورپ سے پہلے یہ دونو ملک سلطان روم کے قبضہ میں تھے۔ لیکن اب انگریزوں اور فرانسیسوں نے انہیں فتح کر لیا ہے۔ ملک شام فرانسیسوں کی حکم برداری میں ہے۔ اور فلسطین انگریزوں
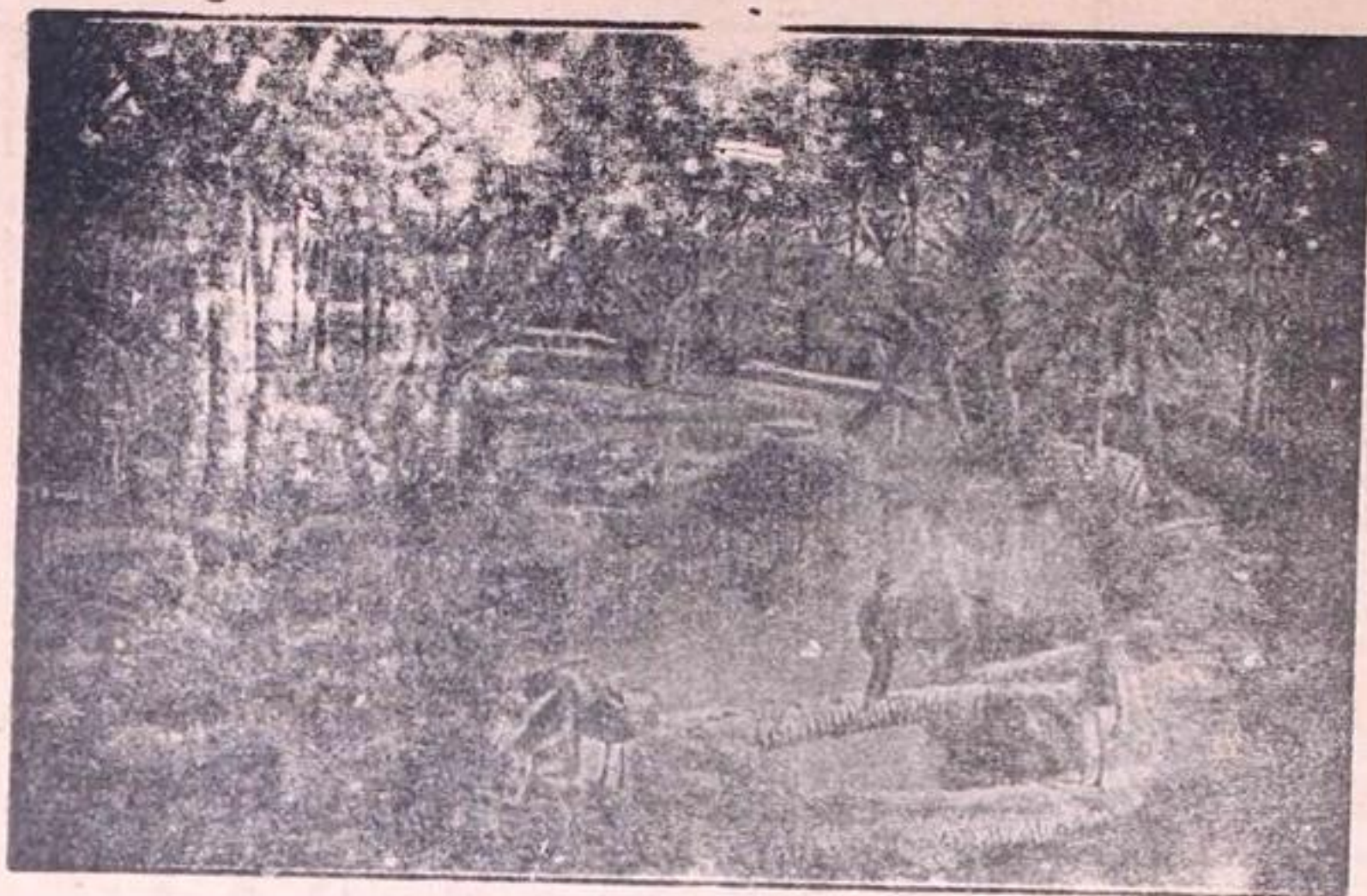
عرب کا ایک نخلستان

فارس میں ایک قافلہ شیراز سے مشہد کی زیارت کو
جارہا ہے

مکۂ معظمہ
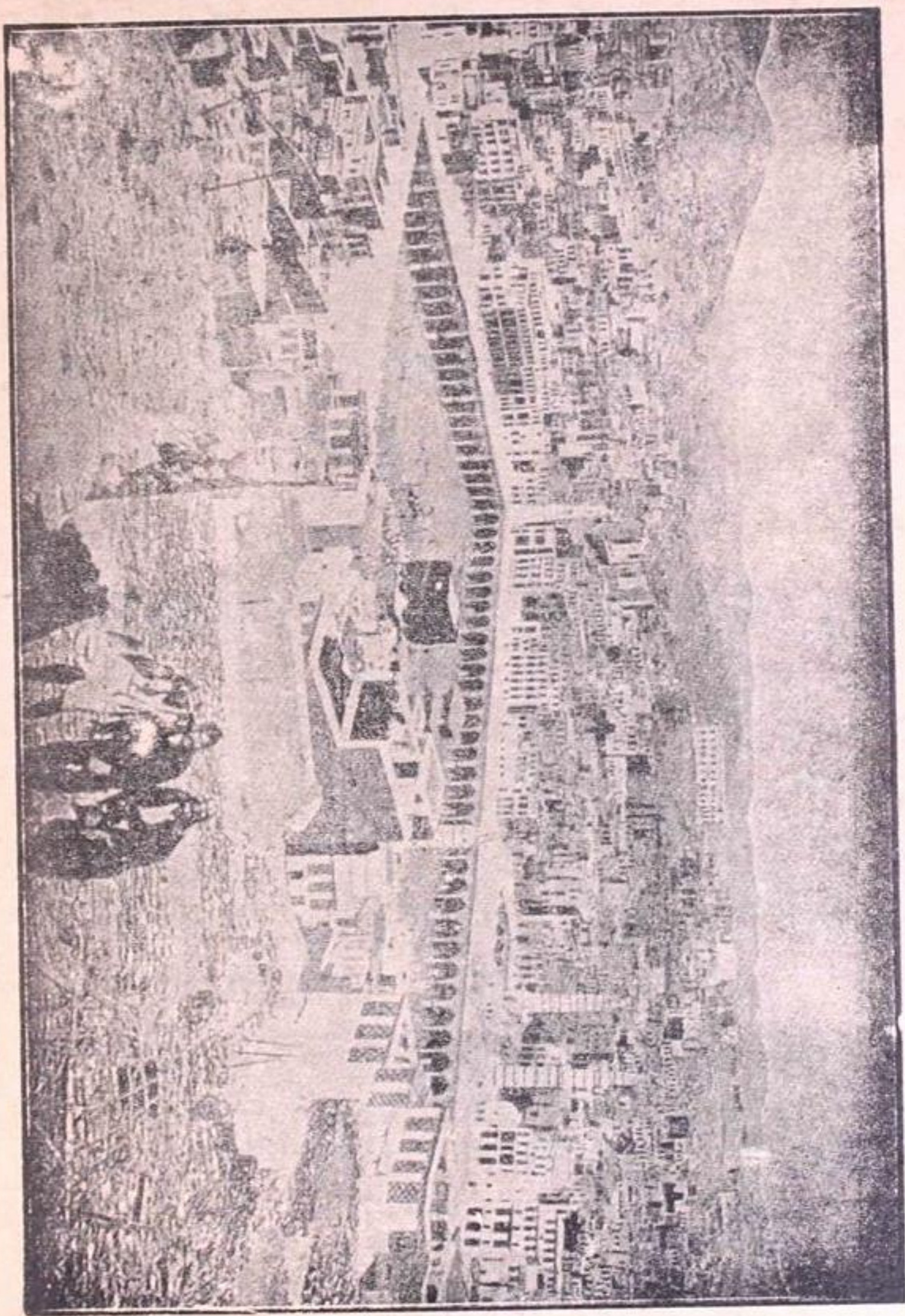
کی - یہ دونو ملک عرب کے شمال اور ایشیائے کوچک
کے جنوب میں بحیرۂ روم کے کنارے آباد ہیں -
یہ ایک سطح مرتفع ہے - جس میں شمالاً جنوباً
ایک گھاٹی ہے - اس گھاٹی میں دریائے یردن
اور جھیل مردار واقع ہے - ساحلی حصّے کی آب
و ہوا بحیرۂ روم کی ہے - یعنی معتدل ہے - اور
بارش زیادہ تر سردی میں ہوتی ہے - لیکن جوں
جوں مشرق کی طرف جاتے ہیں - بارش کم ہوتی
جاتی ہے - یہاں تک کہ مشرقی حصّہ لق و دق
ریگستان ہے - اور آب و ہوا موسم گرما میں بہت
سخت گرم اور سردی میں بہت سخت سرد
ہے - ساحل پر پھل مثلاً سنگترہ - لیموں -
زیتون اور انگور بہت ہوتے ہیں - گیہوں اور
جَو کی کاشتکاری ہوتی ہے دمشق - مشرق میں
ایک نخلستان پر آباد ہے - اس جگہ کئی راستے
آ کر ملتے ہیں - مشرق میں بغداد سے - جنوب
میں بذریعہ ریل مکہ اور مدینہ سے - اور مغرب
میں بیروت کی بندرگاہ سے بذریعہ ریل ملا ہوا
ہے - یہ تجارت کا مرکز ہے - اور یہاں تلوار -
ہتھیار - ریشم اور جڑاؤ گہنے بنتے ہیں - یہ
ملک شام کا دار الخلافہ ہے * بیروت دمشق
کی بندرگاہ ہے - یہاں سے اون - ریشم -
قالین اور خشک پھل باہر بھیجے جاتے ہیں *

یروشلم فلسطین کا دارالخلافہ ہے۔ اور عیسائیوں اور یہودیوں کے لئے بڑا متبرک ہے۔ اس جگہ حضرت یسوع مسیح مصلوب ہوئے تھے یہ پہاڑیوں میں نہایت بلند اور سخت جگہ پر بستا ہے۔ قدیم زمانے میں دارالخلافے کے لئے ایسی جگہ نہایت عمدہ تصور کی جاتی تھی۔ یہ شہر بذریعہ ریل جافہ سے ملا ہوا ہے۔ جو بندرگاہ ہے۔ اور سنگتروں کے لئے مشہور ہے۔

(۶) ایشیائے کوچک یا اناطولیہ

یہ ملک ترکوں کے قبضہ میں ہے۔ یہ ایک سطح مرتفع ہے۔ جو شمال میں کوہ پونٹک سے اور جنوب میں کوہ طارس سے گھری ہوئی ہے۔ تیسرا سلسلہ کوہ انٹی طارس ہے۔ جو سطح مرتفع کے دو حصے کرتا ہے۔ مشرقی بلند حصے میں سطح مرتفع آرمینیا اور کردستان ہیں۔ جن پر کئی ایک نمکین جھیلیں پائی جاتی ہیں۔ ان پہاڑوں کی سمندر کی طرف کی ڈھلانیں جنگلات سے ڈھکی ہوئی ہیں۔

گرمی کے موسم میں شمال مشرقی تجارتی ہوائیں خشکی سے آتی ہیں۔ اس لئے گرم اور خشک ہے۔ لیکن سردی کے موسم میں مغربی ہوائیں بحیرہ روم سے آتی ہیں۔ جو بارش لاتی ہیں۔ لیکن جوں جوں

ساحل سے اندر کی طرف جاتے ہیں۔ بارش کم ہوتی جاتی ہے۔ اور ریگستان ہوتا جاتا ہے۔ مغربی ساحل کی گھاٹیوں میں زیتون۔ انجیر۔ سنترہ۔ شہتوت پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اندرونی حصوں میں کھیتی صرف اُسی جگہ میدانوں میں ہوتی ہے۔ جہاں کہیں آب پاشی ہو سکتی ہے۔ گرمی میں کپاس۔ تمباکو اور سردی میں گیہوں ہوتا ہے۔ خشک پہاڑوں اور سطوح مرتفع پر لوگ صرف بھیڑ۔ بکری پال کر اپنا گزارہ کرتے ہیں۔ مقام انگورا کی بکری بہت مشہور ہے۔ اس کی پشم نہایت ملائم ہوتی ہے۔ سطح مرتفع کردستان کے باشندے جو ایشیائے کوچک کا جنوب مشرقی حصہ ہے۔ بڑے خونخوار گڈریے ہیں۔ سطح مرتفع کے رہنے والے لوگ اُون ساحل کے نزدیک کے شہر والوں کو بیچ دیتے ہیں۔ جو اُس کے قالین بناتے ہیں۔ اکثر کُرد لڑاکے ہیں۔ اور امن پسند تجاروں اور کسانوں پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ ترک زیادہ تر کاشتکاری کرتے ہیں۔ لیکن سپاہ گری بہت پسند کرتے ہیں۔ ملک کی تجارت اور صنعت و حرفت کا کام یونانی۔ یہودی اور آرمینیوں کے ہاتھ میں ہے۔ بروسا میں ریشم بہت پیدا ہوتا ہے۔ سمرنا عمدہ بندرگاہ ہے۔ اور اندرونی حصہ ملک کے ساتھ ریل کی لائنوں سے ملا ہوا ہے۔ اس

شہر سے انجیر۔ زیتون۔ اون اور قالین غیر ملکوں کو جاتے ہیں + انگورا آج کل تمام ٹرکی کا دار الخلافہ ہے۔ جنگ یورپ سے پہلے ٹرکی کا دار الخلافہ قسطنطنیہ تھا + طرابزون بحیرۂ اسود پر بندرگاہ ہے۔ جو اس تجارتی سڑک کا اخیر شمالی شہر ہے۔ جو طہران سے تبریز اور ارض روم ہوتی ہوئی بحیرۂ اسود تک گئی ہے۔ سقوطری آبنائے باسفورس پر قسطنطنیہ کے مقابل واقع ہے۔ یہاں سے ایک ریل جرمنوں نے بنانی شروع کی تھی۔ جو انگورا اور قونیہ (جو کوہ انٹی طارس کے ایک درے کے سرے پر واقع ہے۔) ہوتی ہوئی موصل۔ بغداد۔ بصرہ پہنچتی ہے۔ اب اس ریل کے جنوبی حصے پر انگریزوں کا قبضہ ہے +

ارض روم۔ ایشیائے کوچک کے شمال مشرق میں بڑا مشہور تجارتی مقام ہے۔ یہاں سے جنوب کو موصل کی طرف۔ شمال کو طرابزون کو۔ اور مشرق کو تبریز کو راستے جاتے ہیں۔ اس شہر کی قلعبندی کی گئی ہے +

آرمینیا۔ ایشیائے کوچک کے شمال مشرق میں سطح مرتفع ہے۔ یہاں کے باشندے ارمنی کہلاتے ہیں۔ اور عیسائی ہیں + ارمنی بڑے تجار ہیں۔ کلکتہ اور بمبئی میں بھی ان کی دکانیں ہیں۔ آرمینیا جنگ یورپ سے پہلے ٹرکی کے ماتحت
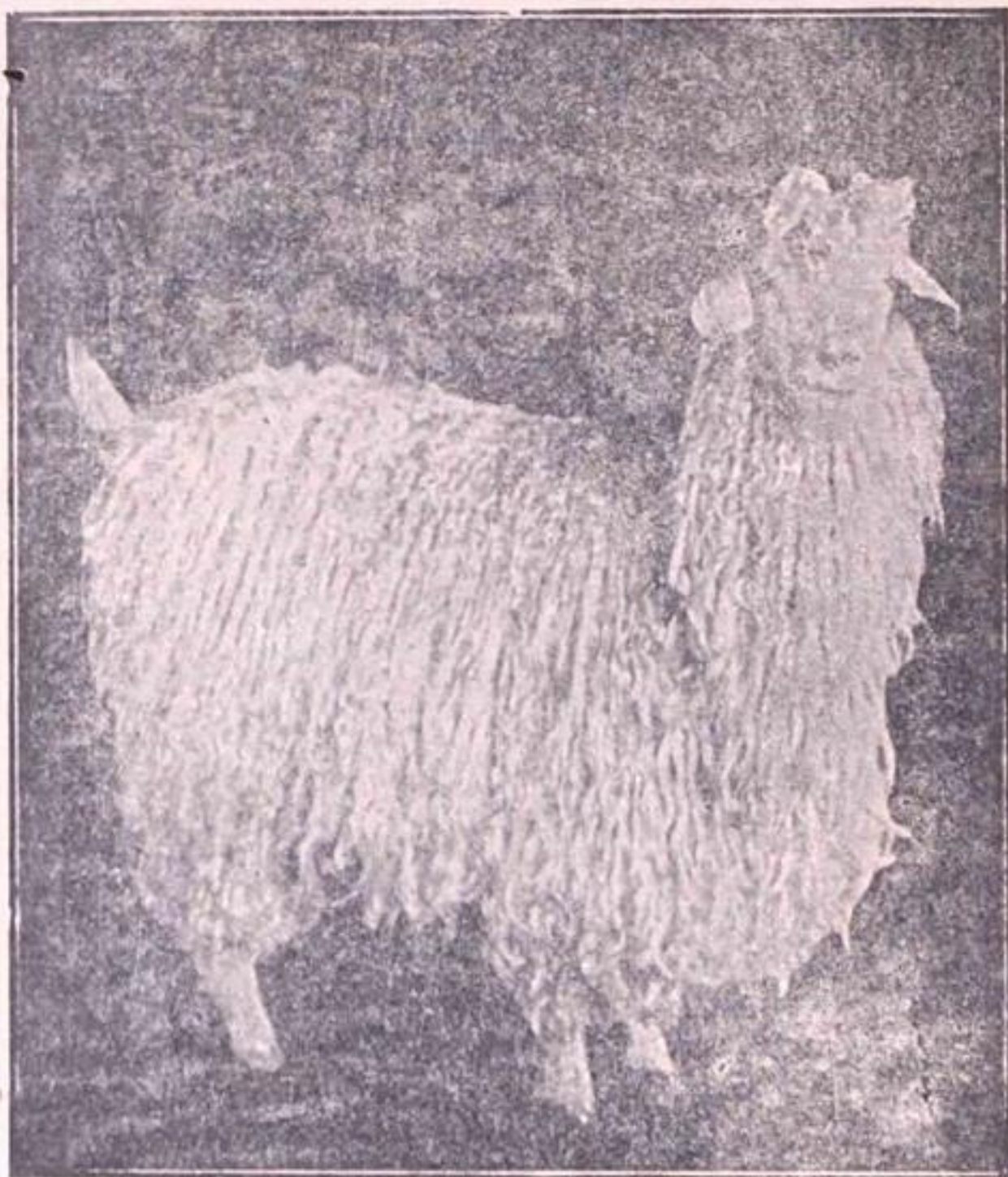
انگورا کی بکری
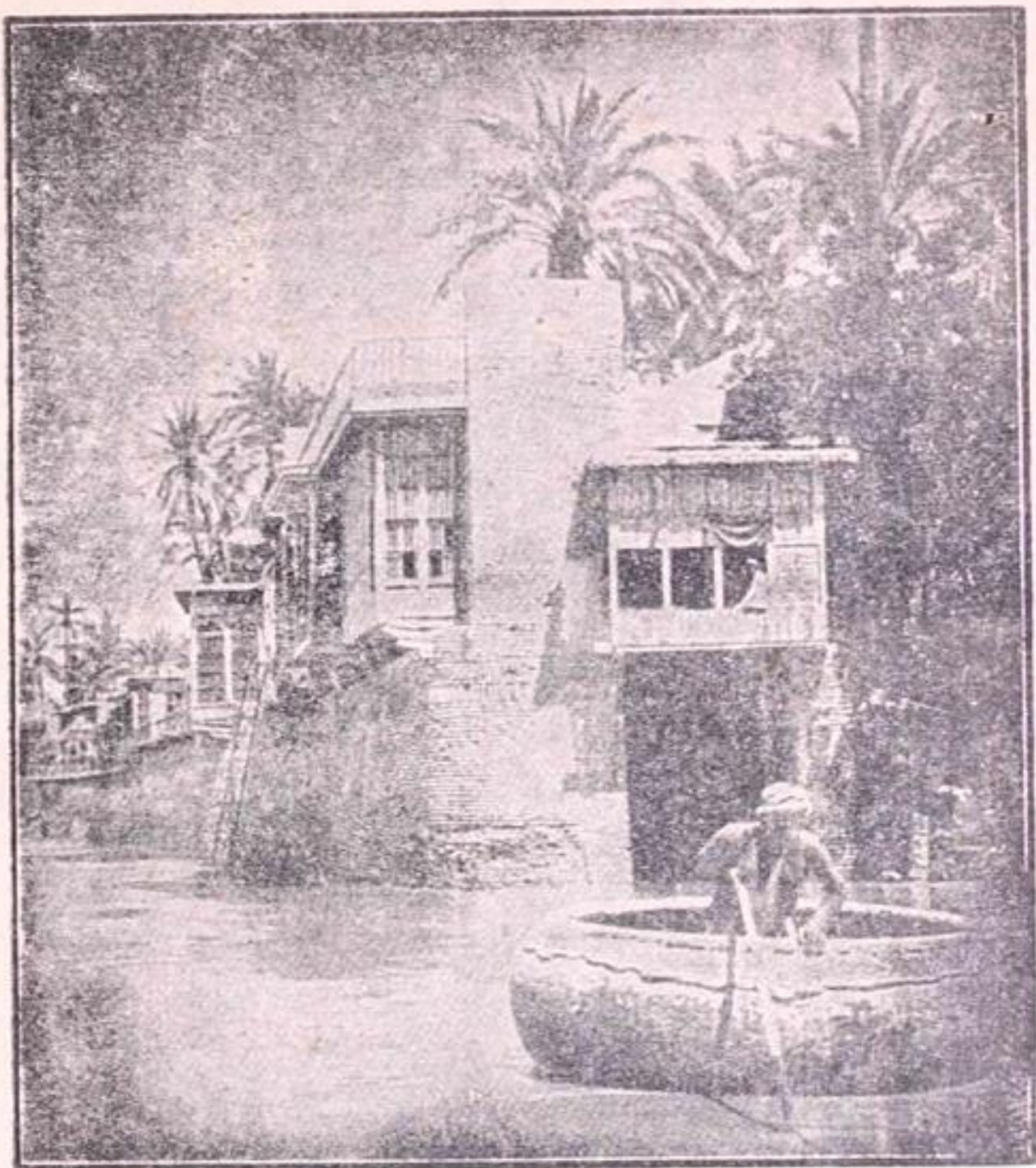
بغداد دریاے دجلہ کے کنارے کھجوروں کے باغ
لوگوں کے مکانات اور کشتی کو دیکھو

تھا - لیکن اس کے بعد ایک جمہوری ریاست بن گیا تھا - اب یہ ریاست روس کے سوویٹ یونین میں شامل ہے - اس کا دارالخلافہ اریوان ہے ۔

ٹرینس کوکیشیا

کوہ قاف کے جنوب میں جھیل کیسپین اور بحیرہ اسود کے درمیان واقع ہے جنگ یورپ سے پہلے یہ روس کے ماتحت تھا - لیکن اس میں اب تمئی ایک جمہوری ریاستیں قائم ہو گئی ہیں - سب سے مشہور آذربائیجان اور جارجیا کی ریاستیں ہیں جو روس کے سوویٹ یونین میں شامل ہیں - دریائے کور کی گھاٹی جو کوہ قاف کے جنوب میں واقع ہے - بہت زرخیز ہے - گیہوں - جو - تمباکو اور مکی کی کاشت ہوتی ہے - لیکن معدنیات بہت مشہور ہیں - مٹی کا تیل باکو کے مقام پر جو بحیرۂ کیسپین پر واقع ہے - آذربائیجان کا دارالخلافہ ہے - بہت نکالا جاتا ہے ۔ باطوم بحیرۂ اسود پر بندرگاہ ہے - جہاں سے مٹی کا تیل باہر بھیجا جاتا ہے - تفلس جارجیا کا دارالخلافہ ہے - یہ اس ریل پر واقع ہے - جو باکو سے باطوم کو جاتی ہے - اور کوہ قاف کے اوپر سے جو درہ آتا ہے - اس کے سرے پر ہے - جارجیا کے لوگ جسمانی خوبصورتی کے لئے خاص

طور سے مشہور ہیں ؂

سوالات

(۱) مغربی ایشیا کا خاکہ اُتارو۔ اور اُس میں دریائے دجلہ اور فرات دکھاؤ۔ جو حصّے سطوح مرتفع ہیں اُن کو خاص نشان سے ظاہر کرو۔ اور کابل۔ طہران۔ بغداد۔ بصرہ۔ دمشق۔ مکّہ۔ سمرنا۔ یروشلم۔ تبریز۔ ارض روم۔ طرابزون۔ موصل۔ بصرہ درج کرو۔ اور بڑی بڑی ریلوے لائن دکھاؤ ؂

(۲) ریگستان میں رہنے والوں کی زندگی کا حال لکھو ؂

(۳) فارس اور میسوپوٹیمیا کی ترقی کے لئے کس کس چیز کی ضرورت ہے ؟

(۴) مندرجۂ ذیل شہر کہاں واقع ہیں۔ اور کیوں مشہور ہیں :۔

ہرات۔ بغداد۔ مشہد۔ بوشہر۔ عدن۔ دمشق۔ سمرنا۔ باکو اور تفلس ؂

(۵) بحیرۂ روم کی آب و ہوا سے کیا مراد ہے ؟ یہاں کی خاص خاص پیداوار کیا کیا ہوتی ہیں ؟

(۶) پنجاب اور میسوپوٹیمیا کا مقابلہ کرو ؂

سولھواں باب

شمالی ایشیا

اس میں سائبیریا کا ملک شامل ہے۔ جو جنگ یورپ سے پہلے روس کے قبضے میں تھا۔ لیکن آج کل روس میں بد امنی پھیلی ہوئی ہے۔ اور کوئی مستقل حکومت ابھی قائم نہیں ہوئی۔ سائبیریا میں خود مختار سوویٹ جمہوری حکومت قائم ہے۔ نقشے کو دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ اس کے جنوب میں پہاڑوں کے سلسلے واقع ہیں۔ جو جنوب مغرب سے شمال مشرق کو پھیلے ہوئے ہیں۔ اور شمال میں میدان ہے۔ جس کی ڈھلان شمال کی طرف ہے۔ آب و ہوا اور پیداوار کے لحاظ سے اس کے تین حصے ہو سکتے ہیں ؛

(۱) ٹنڈرا جو بہت سخت سرد ہے۔ تقریباً ۹ ماہ منجمد رہتا ہے۔ صرف کائی یا لچن گھاس پیدا ہوتی ہے۔ جو رینڈیر کی خوراک ہے۔ سامو ییڈ (جو گرین لینڈ کے اسکیمو اور سویڈن کے لیپ لینڈر سے ملتے ہیں) ماہی گیری سے یا رینڈیر کے دودھ اور گوشت پر اپنا گزارہ کرتے ہیں۔ رینڈیر کی کھال

کے خیموں میں رہتے ہیں ؛

(۲) **جنگلات کا علاقہ**۔ اس میں صنوبر کی قسم کے بہت سے درخت ملتے ہیں۔ لیکن تجارت کے لحاظ سے یہ کارآمد نہیں ہیں۔ کیونکہ دریا اوبی ینیسی لینا جو یہاں سے گزرتے ہیں سردی میں منجمد رہتے ہیں۔ اس لئے ان میں جہاز رانی نہیں ہو سکتی بلکہ گرمی کے شروع میں جب اُن کے دہانے میں برف جمی رہتی ہے۔ بالائی حصہ کا پانی کناروں سے نکل کر دلدل پیدا کرتا ہے۔ جنگلات میں سمور دار جانور ملتے ہیں۔ جن کا سمور کی خاطر شکار کیا جاتا ہے۔ اس جگہ سردی بہت پڑتی ہے ؛

(۳) **سٹیپ کا میدان**۔ جہاں چراگاہیں ملتی ہیں۔ اور گیہوں اور جو کی کاشت ہوتی ہے۔ اور مکھن پنیر۔ چمڑا اور چربی تیار کی جاتی ہے۔ جنوبی اور مشرقی پہاڑوں میں بہت سی معدنیات مثلاً سونا۔ چاندی۔ سیسہ وغیرہ پائی جاتی ہیں۔ لیکن نکالی بہت کم جاتی ہیں ؛

تمام بڑے بڑے شہر ٹرینس سائبیرین ریلوے پر واقع ہیں۔ جو پیٹروگراڈ (لینن روگراڈ) دارالخلافہ یورپی روس سے **ولیڈی واسٹک** واقع بحرالکاہل تک جاتی ہے۔ اور سائبیریا کی پیداوار اور آبادی کی ترقی کا باعث ہوتی ہے۔ اومسک اس ریل

GEOGRAPHY

OF THE

WORLD.

(IN URDU)

(FOR THE USE OF CLASS V, VI & VII)

جغرافیہ عالم

درجہ ۵ و ۶ و ۷ کے واسطے

PUBLISHED BY

بی - سی - دواش شرما اینڈ کو علیگڑھ

قیمت ۷ آنہ ۱۹۴۴ ۳۰۰۰

جغرافیہ عالم

جغرافیہ - وہ علم ہے جس سے زمین کے ملکوں کے حالات اور اُس کے باشندوں کا زیادہ حال معلوم ہوتا ہے۔ جغرافیہ چار حصوں میں منقسم ہے۔

ا - جغرافیہ وصفی جس میں زمین کا مقام - اُس کی بناوٹ اور وسعت - اُسکی روزانہ اور سالانہ گردش اور اُن گردشوں سے پیدا ہونے نتیجوں کا حال ہے۔

ب - جغرافیہ طبعی یہ زمین کے قدرتی حالات جیسے خشکی اور پانی کا پھیلاؤ کرہ باد اور اوسکی چال وغیرہ بتلاتا ہے۔

ج - جغرافیہ ملکی یہ اُن ملکوں کا حال جسمیں زمین منقسم ہے اور آدمیوں کے کام حالت اور اُن کا طریقہ انتظام بتلاتا ہے۔

د - جغرافیہ تجارتی - یہ طرح طرح کی پیداوار کی تبدیلی - پیداوار کے اُگنے کی جگہ اُن چیزوں کے پیدا کرنے کے طریقے اور ان کے لیجانیکے راستوں کی بابت بتلاتا ہے۔

علم جغرافیہ سیکھنے کی ضرورت

جغرافیہ کی ضرورت صاف ظاہر ہے کیونکہ یہ علم ملاحوں سپاہیوں مختلف مذہب کے تعلیم یافتوں، مسافروں اور تجارت کرنے والوں کو ہی مفید نہیں ہے بلکہ ایک معمولی آدمی کو بھی اس علم کی ضرورت ہے۔ موجودہ وقت کے بہت سے مضمون جغرافیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

روزانہ اخبار علم جغرافیہ کے ساتھ زیادہ لطف دیتے ہیں۔ تواریخ کا مطالعہ بغیر جغرافیہ کی امداد کے پھیکا ہو جاتا ہے۔ کسی جگہ کے قائم ہونیکے علاوہ جس بات کے

میں کوئی آدمی پڑھ رہا ہے۔ ہر ایک ملک کے آدمیوں کا زمین سے تعلق اور اُن ملکوں کی آب و ہوا اور پیداوار جاننا علم جغرافیہ کا خاص حصہ ہے۔ جو کہ موجودہ سلطنت کے کام اور روپیہ پیدا کرنے کا سیدھا راستہ ہے۔ یہ علم جغرافیہ ہی کی خوبی ہے کہ جغرافیہ داں تمام دنیا کے حالات اور اُس کی خشکی و تری کا حال اِس طرح سنا سکتا ہے کہ گویا یہ سب باتیں اُس کے پڑوس میں ہیں۔ اور اُن کو وہ اچھی طرح جانتا ہے۔ دنیا کے قدرتی حالات کو پورے طور سے پڑھنا ہی تواریخ کا جاننا ہے۔ اِس لئے علم جغرافیہ کی ہر ایک کو ضرورت ہے۔

علم جغرافیہ کی تلاش میں ترقی کی وجہ

چار خاص وجہیں جو علم جغرافیہ کی تلاش میں خاص طور سے مدد کرنیوالی ہوئی ہیں
ا۔ مختلف ملکوں کے ساتھ تجارت کا ہونا۔
ب۔ لڑائی کے وجوہات۔
س۔ سفر اور مذہب پھیلانے کی خواہش۔
د۔ علم جغرافیہ کے جاننے کے لئے ہی اِس علم کا ڈھونڈھنا جو کہ تمام خیالات کو اپنی جگہ ہے۔

جغرافیہ طبعی

بھاپ کے اُٹھنے کا بیان

(۱) اگر ہم کسی آبخورہ یا گلاس میں تھوڑا سا پانی ڈالکر اُس کو ہوا میں کھلا رکھیں اور کئی گھنٹے یا دن تک یونہیں رہنے دیں تو پانی سوکھ کر غایب ہو جائیگا۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ پانی برتن کی پیندی سے ٹپک گیا کیونکہ اگر نیچے ٹپک جاتا تو نیچے کی زمین تر ہو جاتی۔ مگر زمین تر نہیں ہے۔ اِس سے ظاہر ہے کہ پانی ہوا میں

ملجاتا ہے۔ دوسرے اگر تر کپڑا جسم پر ڈال دیا جائے تو جب تک کپڑا تر رہیگا سردی ظاہر ہوگی لیکن تھوڑی دیر بعد کپڑا خشک ہوجائیگا یعنی پانی غایب ہوجائیگا تیسرے اگر کسی برتن میں پانی بھر کر آگ پر رکھدیں تو پانی گرم ہوتا جائیگا۔ یہاں تک کہ اسمیں بلبلے اٹھنے لگیں گے اور گیس کے مانند بھاپ اٹھکر ہوا میں ملجاویگی اگر برتن بہت دیر تک آگ پر رکھا ہے تو کل پانی بھاپ بنکر ہوا میں ملجائیگا۔ اِن مثالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ پانی ہمیشہ بھاپ بنکر ہوا میں ملتا رہتا ہے۔ یہی کام بھاپ کا اٹھنا کہلاتا۔

(۲) یہاں پر یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ پانی اگرچہ غائب ہوجاتا ہے لیکن اسکا ہوا میں ہونا ثابت ہوسکتا ہے جیسے ایک شیشے کا گلاس لو جسمیں پانی نہ ٹپک سکے اِسمیں برف کے ٹکڑے ڈالدو۔ چونکہ برف سرد ہوتی ہے اس لیے باہر کی ہوا جو چھوئیگی ٹھنڈی ہوجائیگی۔ تھوڑی ہی دیر بعد اُس گلاس کی باہری سطح پر رقیق چیز کی چھوٹی چھوٹی بوندیں جم جائینگی اور تھوڑی ہی دیر بعد یہ بوندیں بڑی ہوکر بہنے لگیں گی۔ اگر اس رقیق شے کی جانچ کیجائے تو بجز پانی کے کچھ نہیں ہوگا اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ (۱) پانی بھاپ کی شکل میں تبدیل ہوسکتا ہے (۲) پانی کو بھاپ کی شکل میں لانیکے لئے گرمی کی ضرورت ہوتی ہے (۳) پانی سے اگر بھاپ اُٹھتی ہے تو وہ سرد ہوجاتا ہے کیونکہ بھاپ کے ذریعہ سے اُس کی گرمی نکل جاتی ہے (۴) جتنی بھاپ گرم ہوا میں رہ سکتی ہے اتنی سرد ہوا میں نہیں رہ سکتی۔

(۳) بھاپ کا کم یا زیادہ اُٹھنا حقیقت میں ہوا کی ٹھنڈی حالت پر منحصر ہے یعنی جب ہوا بھاپ سے بھری ہوئی ہوتی ہے اسمیں بہت کم بھاپ آسکتی ہے۔ لیکن جب ہوا گرم ہوتی ہے تو اسمیں زیادہ بھاپ سما سکتی ہے جب اپریل اور مئی میں ہندوستان کے شمالی حصے میں گرم اور خشک ہوائیں چلتی ہیں تو بھیگا کپڑا جلدی سوکھ جاتا ہے۔ اسکے خلاف جولائی اور اگست میں جب ہوا تر ہوتی ہے تو اتنی جلدی نہیں سوکھتا

پانی سے تر کی ہوئی خس کی ٹٹیوں میں ٹھنڈا کرنے والی طاقت اسی بھاپ کے اٹھنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جو ہوا ٹٹیوں میں ہو کر گذرتی ہے وہ اس کے پانی کو بھاپ کی شکل میں تبدیل کر دیتی ہے اور وہی بھاپ ہوا میں ملکر اسے ٹھنڈا کر دیتی ہے یہی حالت صراحی میں پانی بھرے ہونے سے ہوتی ہے۔ گرم ہوا صراحی کو چھو کر اس کے پانی کو بھاپ کی صورت میں تبدیل کر دیتی ہے اور ہوا ٹھنڈی ہو کر صراحی کی سطح کو ٹھنڈی کر دیتی ہے اور سطح ٹھنڈی ہونے سے اندر کا پانی ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ گرمی میں پنکھا جھلنے سے ٹھنڈک کے معلوم ہونے کی وجہ اوپر کی طرح سے ہے۔ اوپر کہی ہوئی مثالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ بھاپ کا اٹھنا (۱) گرمی کی زیادتی (۲) ہوا کا چلنا (۳) پانی کے خشک ہونے پر منحصر ہے۔

۲۔ رطوبت کے جمنے اور مینہ برسنے کا بیان

(۱) رات میں جو چیزیں آسمان کے نیچے کھلی پڑی رہتی ہیں انکی گرمی نکل جاتی ہے اور وے اکثر ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایسی چیزوں کی گرمی صبح سے پہلے اتنی کم ہو جاتی ہے کہ اس کے چاروں طرف ہوا میں اپنی رطوبت روکنے کی طاقت نہیں رہتی۔ اس لئے ان چیزوں پر پانی کی چھوٹی چھوٹی بوندیں جم جاتی ہیں۔ ان بوندوں کو اوس کہتے ہیں۔ جس دن بادل ہوتے ہیں اوس نہیں پڑتی کیونکہ بادل چیزوں کی گرمی انہیں نکلنے دیتے۔ یہی وجہ ہے کہ چھت اور درخت وغیرہ کے نیچے اوس نہیں پڑتی گھاس اور نئے اگے ہوئے پتوں پر اوس کی بوندیں دیکھی جاتی ہیں کیونکہ وہ زمین کی گرمی کو جلدی نہیں کھینچ سکتے۔ شمالی ہندوستان میں برسات سے مارچ تک اوس پڑتی ہے۔ لیکن گرمی کے دو تین مہینوں میں اوس بالکل نہیں پڑتی یہی وجہ ہے کہ اس وقت نباتات سے سرد نہیں ہوتے کہ ان پر اوس کی بوندیں جمیں

(۲) کبھی کبھی ہندوستان میں اور زیادہ تر ٹھنڈے ملکوں میں جیسے انگلینڈ وغیرہ گھاس کی گرمی اُس درجہ سے بھی جہاں پانی جمنے لگتا ہے گھٹ جاتی ہے اور ہوا میں ملی ہوئی پانی کی بھاپ پانی کی بوندیں بننے کے بجائے چھوٹے چھوٹے برف کے مانند ٹکڑے کی صورتمیں ہوجاتی ہے۔ جس کو پالا کہتے ہیں۔ یہ پالا اربہر کے مانند اناجوں کو بہت نقصان دینے والا ہے لیکن گیہوں جوار اور دوسرے اناجوں کو جو معتدلہ حارہ میں اُگتے ہیں کچھ نقصان نہیں پہونچتا۔

(۳) جب کبھی زمین سے کچھ اونچائی تک اور کبھی کبھی بہت اونچائی تک کی کل ہوا اُس درجہ سے بھی جہاں کہ پانی جمتا ہے سرد ہوجاتی ہے اور تمام ہوا میں اسی طرح کی بوندیں اُڑنے لگتی ہیں اُسوقت ہوا دھندلی ہوجاتی ہے۔ یہ کہرا کہلاتا ہے۔ یعنی کہرا زمین کے پاس کی ہوا کے اس دھند کو کہتے ہیں جسمیں پانی کی بوندیں ملی رہتی ہیں۔ شمالی ہندوستان میں جاڑے کے دنوں میں بارش کے بعد سویرے کے وقت تالاب وغیرہ کے کنارے کہرا دیکھا جاتا ہے۔ جو سورج نکلنے پر جلدی غائب ہوجاتا ہے آسام اور ہمالہ پہاڑ کے ترائی میں سرد ضلعوں کے موسم سرما میں اتنا کہرا پڑتا ہے کہ آسمان تک چھا جاتا ہے۔ لنڈن کا کہرا جو ٹیمس ندی کی بھاپ اُٹھنے اور دھوئیں سے بنتا ہے مشہور ہے۔ نیو فاؤنڈلینڈ کا کہرا گلف سٹریم سے اُٹھی ہوئی بھاپ اور شمالی مغربی سرد ہواؤں کے ملنے سے بنتا ہے۔

(۴) جب کہرا زمین سے زیادہ اونچائی پر بنتا ہے تو اس کی صورت بادل کی طرح کی ہوجاتی ہے۔ ہمارے سر سے چند فیٹ کی اونچائی سے لیکر ۳۰ یا ۴۰ ہزار فیٹ کی اونچائی تک بادل ہر ایک جگہ پر بن سکتا ہے جو بادل بہت اونچائی پر ہوتے ہیں اور ایسی جگہوں پر بنتے ہیں جنکا درجہ حرارت اُس درجہ سے جہاں پانی جم جاتا ہے کم ہے۔ وہ چھوٹے چھوٹے یخ کے ذروں کے مانند بنتے رہتے ہیں۔ نیچے سے دیکھنے پر یہ بادل ہلکے اور

پروں کی مانند معلوم ہوتے ہیں۔ جہاز راں انکو چر اور تعلیم یافتہ سرس کہتے ہیں
معمولی بادل جو شکل میں بڑے اور روئی یا اون کے پھل کے مانند اوپر سفید اور نیچے سیاہ
معلوم ہوتے ہیں کیوموس کہلاتے ہیں جب کیوموس بادل سردی پاکر جم جاتے
ہیں تو ان کو نمبس یا بارش کرنے والا بادل کہتے ہیں جو بادل ہوا مند ہوتے ہیں چوڑے میں
اور چوڑی چادروں کی شکل میں دیکھ پڑتے ہیں وہ اسٹریٹس کہلاتے ہیں اس
طرح کے بادل ہندوستان میں کم دیکھے جاتے ہیں۔

(۵) کرۂ باد میں بادل اس سبب سے نہیں لٹکے رہتے کہ پانی کی بوندیں یا برف کے ذرے
جھنے دے بنے رہتے ہیں ہوا سے ہلکے ہوتے ہیں مگر اس سبب سے کہ وہ بوندیں اور
ذرے ایسے چھوٹے ہوتے ہیں کہ معمولی ذرہ کی طرح بہت دیر میں ہوا کے درمیان میں
ہو کر نیچے کو آسکتے ہیں وہ ایسی دھیمی رفتار سے نیچے کو اترتے ہیں کہ تھوڑی دیر تک
ان کا اترنا معلوم نہیں ہوتا خاص کر اس حالت میں جبکہ ہوا (جس میں بادل ہوتے
ہیں) اوپر کی طرف اٹھنے اور جلدی سے سرد ہونے لگتی ہے تو بھاپ کے جمنے سے
چھوٹی چھوٹی پانی کی بوندیں ایسی بڑی ہو جاتی ہیں کہ ہوا میں رک نہیں سکتیں اور
بوندوں کی صورت میں نیچے گر پڑتی ہیں اسی کو بارش ہونا کہتے ہیں۔

جب ہوا میں کی پوشیدہ پانی کی بھاپ کہرہ بادل اوس یا مینھ بنکر ظاہر ہوتی ہے تو اسکو بھاپ
کا جمنا کہتے ہیں جب ہوا ایک ساتھ سرد ہو جاتی ہے تو اسمیں کی بھاپ جلد جم جاتی ہے
اور مینھ برسنے لگتا ہے۔ مگر جب کسی مقام کی ہوا گرم ہو کر اوپر کو اٹھتی ہے اور نیچے
کی بہ نسبت کم دباؤ ہونے کی وجہ سے چاروں طرف پھیل جاتی ہے اور سردی
پاکر جم جاتی ہے تو خوب بارش ہوتی ہے۔

بارش کی پیمایش ایک فیتہ تما برتن میں ہوتی ہے۔ جیسے رین گیج یا بارش
ناپنے کا آلہ کہتے ہیں۔ اس پیمایش سے یہ مطلب ہے کہ اگر پانی کی ایک بوند بھی خراب

نہ ہوتو تمام سطح پر جہانتک کہ بارش ہوتی ہے اتنے انچہ پانی پھیل جاویگا جتنے انچ اس برتن میں ہے۔

جہاں ملے شور میں جون سے لیکر ستمبر تک ڈھائی سو انچ یا بیس فیٹ سے زیادہ بارش ہوتی ہے۔ چیرا پونجی میں جو کھیا پہاڑی پر واقع ہے چار سو چہتر انچہ سے کم بارش نہیں ہوتی۔ بارش کی وجہ یہ ہے کہ سمندر کی طرف سے جو ہوا آتی ہے اسے اونچائی پر چڑہنا پڑتا ہے اسی وجہ سے سرد ہوکر ایک ساتھ خوب بارش ہوتی ہے جوں جوں ہم خط استوا سے قطبین کی طرف چلیں تو بارش کم ہوتی جاتی ہے کیونکہ جھاپ سرد ہوا میں زیادہ نہیں رہ سکتی یہی وجہ ہے کہ تبت کے مانند ملکوں میں بارش کم ہوتی ہے کیونکہ جو ہوا تبت میں پہونچتی ہے اس کی بھاپ ہمالیہ پہاڑ کو پار کرنے میں جم جاتی ہے۔ لداخ جو کشمیر میں ہے صرف ڈھائی انچہ سالانہ بارش ہوتی ہے۔

(۳) کرہ باد کا دوران

جس دن ہوا نام کو بھی نہ ہو تو پیڑ ونکی پتیاں اسوقت بھی حرکت کرتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ اگر آگ جلائی جاوے تو دہواں عمود نما جانے کے بجائے کسی ایک جانب کو مڑا ہوا جاتا ہے ان باتوں سے ظاہر ہے کہ ہوا ہمیشہ چلتی رہتی ہے۔

اس بات کو سمجھانے کیلئے کہ ہوا کیونکر چلتی ہے ایسی معمولی اور قدرتی مثالوں کی ضرورت ہے جنکو ہر ایک آدمی عمل میں لا سکے۔ اگر کسی میدان میں آگ جلائی جاوے جبکہ ہوا بالکل نہ ہو تو وہاں کا دھواں بہت اونچا آسمان میں پھیل جائیگا اور آس پاس کے کاغذ وغیرہ کے ٹکڑے اڑ اڑ کر آگ میں گرینگے۔ اس سے ثابت ہوا کہ ہوا گرم ہو کر اوپر جاتی ہے اور اسکی جگہ چاروں جانب کی سرد ہوا آجاتی ہے اب یہ ظاہر ہے کہ ہوا میں حرکت ہمیشہ گرمی سے پیدا ہوتی ہے اور اس زمین پر جو گرمی سورج سے آتی ہے اسی

سے آندھیاں چلتی ہیں۔ اگر ہر ایک جگہ ہوا برابر ہو اور ایک ہی سی گرمی پہونچے تو ہوا کا چلنا نا ممکن ہو جائے جہاں ہوا کی گرمی میں فرق ہوگا ہوا ضرور چلیگی۔ خط استوا کے قریب کے ملک قطب کے پاس کے ملکوں سے گرم ہوتے ہیں کیونکہ خط استوا کے قریب سورج کی کرنیں عموماً سیدھی پڑتی ہیں اور قطب کے قریب ترچھی پڑتی ہیں۔ زمین پانی کی بہ نسبت جلد گرم اور سرد ہو جاتی ہے اس لئے قطب کی طرف سے خط استوا کی جانب ہوا چلتی ہے یعنی ہوا ہمیشہ سرد ملک سے گرم زمین کی طرف جاتی ہے

ہوا دو طرح کی ہوتی ہے (۱) آندھی (۲) مقامی ہوا۔

(۱) آندھی۔ اُس تیز ہوا کو کہتے ہیں جو کسی جگہ پر تھوڑے اور غیر مقررہ وقت تک چلتی ہے

(۲) مقامی ہوا۔ مقررہ وقت پر چلنے والی ہواؤں کو کہتے ہیں۔

خشکی پر اور سمندر پر چلنے والی ہوا جو مدراس۔ بمبئی اور ہندوستان کے کناروں پر چلتی ہیں اسی طرح کی ہوائیں تیسرے پہر سے رات کے ۱۰ یا ۱۱ بجے تک جو ہوا سمندر کی طرف سے زمین کی طرف چلتی ہے اس ہوا کو بحری ہوا کہتے ہیں۔ اس ہوا کے چلنے کا سبب یہ ہے کہ سطح زمین دن میں سورج کی گرمی سے پانی کی بہ نسبت گرم ہو جاتی ہے اس لئے سمندر کی سرد ہوا زمین کے گرم مقام کی طرف چلتی ہے جو ہوا سورج نکلنے سے پہلے اور کچھ دیر تک کنارہ کی طرف سے سمندر کی طرف چلتی ہے اسے بری ہوا کہتے ہیں۔ چلنے کا سبب یہ ہے کہ رات میں زمین سرد ہو جاتی ہے اور سمندر کی درجہ حرارت ویسی ہی رہتی ہے۔

ہمیشہ ایک ہی جانب میں چلنے والی ہواؤں میں ٹریڈ ونڈ یا تجارت کی فائدہ مند ہوا سب سے بڑھکر ہے یہ ہوا سال بھر تک ایک جانب چلا کرتی ہے۔ یہ بیان ہو چکا ہے کہ ہوا ہمیشہ سرد مقاموں سے گرم مقاموں کی طرف چلتی ہے اور سب سے گرم مقام خط استوا کی طرف چلا کرتی ہے مگر ان کا رُخ ٹھیک شمال و جنوب کی

جانب نہیں ہوتا کیونکہ زمین اپنے محور پر مغرب سے مشرق کو گھومتی رہتی ہے اس لئے ان ہواؤں کا رخ مغرب کو ہوجاتا ہے اس لئے شمالی نصف کرہ کی ہوا شمال و مشرقی ٹریڈ ونڈ ہوجاتی ہے اور جنوبی نصف کرہ کی ہوا جنوب و مشرقی ٹریڈ ونڈ کہلاتی ہے یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جس جانب سے ہوا آتی ہے وہی اسکا رخ کہلاتا ہے یہ ہوا ٹریڈ ونڈ اس وجہ سے کہلاتی ہے کہ جب سے لوگوں نے جہاز رانی شروع کی ہے ایک رخ میں چلنے کے سبب تجارت کو بہت فائدہ مند ہوئی ہے۔

منطقہ حارہ میں چلنے والی اور تیز آندھی سائکلون کہلاتی ہے۔

ایسی آندھی بنگال میں مانسوں کے تبدیل ہونے کے وقت آیا کرتی ہیں ان سے خوب بارش ہوتی ہے اور جب یہ آندھیاں سمندر سے ٹکراتی ہیں تو سمندر میں اونچی اونچی لہریں اٹھتی ہیں اور نیچے سمندر کے کنارہ کے لاکھوں آدمی مر جاتے ہیں۔ ۱۸۷۶ء میگنا سے اسی طرح کی آندھی سے لاکھوں آدمی مر گئے۔ ایسی آندھیاں اڑیسہ اور گجرات کے درمیانی ملکوں میں برسات میں آتی ہیں۔

(۴) مانسون ہواؤں کا بیان

جب موسم گرما میں ہندوستان کے بیچ اور شمالی حصوں میں زیادہ گرمی پڑنے لگتی ہے تو ان مقاموں کی گرم ہوا اوپر جا کر دھیرے دھیرے چاروں طرف پھیل جاتی ہے اور ہر طرف کی سرد ہوا اس طرف چلی آتی ہے شروع میں یہ ہوا تھوڑی دور تک ہی ہوتی ہے مگر جون میں بحر ہند تک کی ہوا اس کی کشش میں آجاتی ہے جو اسطرح سے جنوب کی طرف سے آتی ہے اسے جنوبی و مغربی یا گرمی کا مانسوں کہتے ہیں کیونکہ یہ ہوا گرمی کے دنوں میں ہندوستان میں چلتی ہیں اور ہندوستان کے بہت سے حصوں میں اس کا رخ جنوب و مغرب ہوتا ہے

ایشیا کے وسطی ملک میں اسی طرح گرم ہو جاتے ہیں اور اسی طرف کو چاروں
طرف کی ہوا چلی آتی ہے۔ چین اور جاپان کے ملکوں میں گرمی میں جنوب و
مغرب کی مرطوب ہوا اور موسم سرما میں شمالی اور مغربی و شمالی ہوا وسط ایشیا کی طرف چلتی ہے
جنوبی و مغربی مانسوں سے سندھ ہندی کی گھاٹی اور راجپوتانہ میں بارش نہیں ہوتی
کیونکہ ان ملکوں میں اتنے اونچے پہاڑ نہیں جو ہوا میں پانی کی بھاپ کو روک سکیں۔
جب مانسوں بنگال کی کھاڑی سے اٹھکر بنگال اور آسام میں جاتی ہے تو وہاں
خوب بارش ہوتی ہے کیونکہ کھاسیا پہاڑی سے ٹکراتی ہے اور وہاں دنیا میں سب سے
زیادہ بارش ہوتی ہے کیونکہ کھاسیا پہاڑی کو پار کرکے یہ ہوا چین میں نہیں جا سکتی
اسلیے اسکی دو شاخیں ہو جاتی ہیں ایک شاخ مشرق کی طرف چلی جاتی ہے اور دوسری
ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کی طرف آتی ہے۔ اس شاخ سے بنارس۔ گنگا کی وادی
اور ہمالیہ کے مغربی کنارہ پر کے ملکوں میں بارش ہوتی ہے۔ اس طرح اندو چین
چین۔ جاپان اور مشرقی سائبیریا میں جو ہوا بحر ہند اور پاسفک سے چلتی ہے ان سے
بارش ہوتی ہے۔ مگر مغربی سائبیریا۔ ترکستان اور منگولیا میں پانی بہت تھوڑا
یا بالکل نہیں برستا کیونکہ جو ہوائیں یہاں پہونچتی ہیں وہ یا تو یورپ اور مغربی
ایشیا یا اونچے پہاڑوں سے ہو کر آتی ہیں۔
موسم سرما میں ہندوستان کا مغربی اور شمالی ملک خلیج بنگال اور ہندوستان
کے مغربی حصہ سے زیادہ سرد رہتا ہے اسلیے جنوبی و مغربی مانسون سے آئی ہوئی
ہوا سمندر کی طرف چلنے لگتی ہے۔ اور اسکا رخ شمال و مشرق ہوتا ہے اسے
مشرقی و شمالی یا موسم سرما کا مانسون کہتے ہیں۔ اس مانسون سے مشرقی کنارہ
پر خوب بارش ہوتی ہے جنوبی و مغربی مانسون تبدیلی کے وقت آندھیاں
آتی ہیں ان آندھیوں سے ستپڑا اور اراولی پہاڑ تک بارش ہوتی ہے شمالی ا

مشرقی ہوا جو وسط ایشیا سے آتی ہے بحر چین میں ہو کر کو چین۔ چین۔
ملاکا یا جزیرہ نما۔ جاوا اور سماترا میں جاتی ہیں اور پانی کی بھاپ سے بھری
ہوتی ہیں اس لیے ان ملکوں میں بارش ہوتی ہے مگر یہ ہوا چین میں بھاپ
کے بغیر ہوتی ہیں اس لیے وہاں بارش نہیں ہوتی۔ جنوبی و مغربی مانسون سے
مغربی گھاٹ پر زیادہ بارش ہوتی ہے کیونکہ جو ہوا بحر عرب سے آتی ہیں وہ
مغربی گھاٹ سے ٹکرا کر برس جاتی ہیں مہابلیشور میں جو مغربی گھاٹ پر ہے ۲۰
فیٹ یا ۲۵۰ انچ سے زیادہ بارش ہوتی ہے۔

جب مرطوب ہوا اوپر چڑھ کر اس درجہ کی سردی تک پہونچ جاتی ہے جہاں پانی
جم جاتا ہے تو اس کی بھاپ پانی کے ذرّہ کی شکل میں نہیں رہتی بلکہ سفید چمکدار
جمی ہوئی برف کے قطروں کی شکل میں ہو جاتی ہے یہی سبب ہے کہ دنیا کے
اونچے پہاڑ ہمیشہ برف سے ڈھکے رہتے ہیں۔

ملکی ہوائیں۔ کچھ ملکوں میں کچھ ہوائیں سال کے کسی حصّہ میں ہمیشہ چلتی ہیں
وہ ملک کے بعد نام پاتی ہیں۔ ایک گرم خشک اور سخت ہوا صحارا کے قریب کے ملکوں
میں چلتی ہے یہ ہوا سسلی میں سروا سپین میں سولا لو۔ الپس۔ فوہن مصر
(ایجپٹ) میں خاسین۔ اور گنی کی خلیج میں ہرمٹن کہلاتی ہے۔ ان سب سے
خوفناک سموم ہے جو عرب میں چلتی ہے اور اس کے چلنے پر سب جانور چھپ جاتے
ہیں جنوبی فرانس سے مسٹرل اور الپس سے بور ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں۔
پیمپیرو جنوبی امریکہ میں چلتی ہے یہ بڑی سخت آندھی ہے۔

(۵) آب و ہوا کا بیان

سطح زمین کی درجہ حرارت اس گرمی پر منحصر ہے جو سورج سے آتی ہے اگر وہ گرمی جم

ہم کو معلوم ہوتی ہے اگر اس گرمی پر منحصر ہوتی جو ہر روز سورج سے آتی ہے تو جب تک ہم دھوپ میں کھڑے رہتے تب ہی تک ہمکو گرمی معلوم ہوتی اور جس دن بدلی ہوتی تو بڑی سردی پڑتی مگر بادلوں کے روز ہمکو گرمی معلوم ہوتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سورج کی گرمی یا تو زمین پر یا کرہ باد میں جمع ہوتی رہتی ہے اور سورج کے نہ نکلنے پر بھی ہم کو گرمی معلوم ہوتی ہے اسلئے جب کسی جسم یا چیز سے گرمی نکلکر اور آسمان میں ہوکر کسی دوسری چیز میں سمائی ہے تو اُسے اخراج درجہ حرارت کہتے ہیں۔

ہمکو آب و ہوا اور موسم کا فرق اچھی طرح سے یاد رکھنا چاہیئے۔ کسی مقام کی آب و ہوا خشک لیکن موسم وہاں کسی وقت مرطوب ہو سکتا ہے مثلاً کسی آدمی کو کسی روز بخار آجاوے تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اُسے ہمیشہ بخار رہتا ہے یا یوں کہنا چاہیئے کہ موسم کرہ باد کی حالت ایک مقررہ وقت کی جانی جاتی ہے اور آب و ہوا میں بہت سے موسم شامل ہوتے ہیں۔

یہ موسم کی حالتیں گرمی اور سردی مرطوب اور خشک ہونا۔ مینہ۔ ہوا کی قسم اور چلنے کا رخ ہیں اور یہ پانچ باتوں پر خاصکر منحصر ہیں (۱) عرض البلد (۲) اونچائی (۳) سمندر کا قریب میں ہونا (۴) پہاڑوں کا رُخ (۵) مٹی کی قسم۔

(۱) عرض البلد یا خط استوا سے فاصلہ۔ جتنے ہم خط استوا سے شمال یا جنوب کو جاتے ہیں اتنی ہی سردی بڑھتی جاتی ہے مگر صرف خطِ استوا سے فاصلہ ہی خاص بات نہیں ہے کیونکہ زمین کی حرکت کی وجہ سے سورج سال کے ایک حصہ کی بہ نسبت دوسرے حصہ کے شمالی نصف کرہ میں زیادہ تر عمود نما رہتا ہے مئی اور جون میں سورج خط سرطان کے اوپر آجاتا ہے اس لئے خط سرطان کے شمالی ملک اور خط سرطان پر کے مقاموں میں مئی جون میں زیادہ گرمی

رہتی ہے اور ان مقاموں پر سورج زیادہ وقت تک ٹھہرتا ہے اس لئے وہ مقامات
جنوبی مقاموں کی بہ نسبت زیادہ گرم ہوتے ہیں۔
(۲) اونچائی۔ کسی مقام کا مرطوب ہونا سمندر سطح کی اونچائی پر منحصر ہے۔ جتنا
اونچا مقام ہوگا اتنی ہی سردی ہوگی مثلاً انگلینڈ سطح سمندر سے ۲۰۰ فیت
اونچی جگہ پر ہے اس لئے یہاں مئی کے ماہ میں انگلینڈ سے زیادہ گرمی نہیں رہتی
(۳) سمندر کا قریب میں ہونا۔ سمندر آب و ہوا کو ایک ہی طرح کی رکھنے والا ہے
یہ سرد ملکوں کو جنکے قریب ہوتا ہے گرم کرتا ہے اور گرم ملکونکو سرد کرتا ہے کیونکہ یہ
ظاہر ہے کہ پانی زمین کی بہ نسبت جلدی گرم یا سرد نہیں ہوتا اور زمین جلد
سرد یا گرم ہوجاتی ہے اس لئے سمندر کے قریب والوں کی آب و ہوا گرمیوں
میں نہ بہت گرم اور سردی میں نہ بہت سرد ہوتی ہے۔
(۴) پہاڑ یونکا رخ۔ کسی ملک کی آب و ہوا پر چلنے والی ہوا کی قسم اور رخ کا زیادہ اثر
پڑتا ہے شمالی کرہ میں اگر ہوا شمال سے آتی ہے معمولی طور سے وہ ٹھنڈی ہوگی اور
اگر جنوب سے آویں تو گرم۔ اگر وہ زمین سے چلے تو خشک اور اگر وہ سمندر
کی طرف سے چلے تو وہ مرطوب ہونگی۔ اب پہاڑ یا ہوا کو روکنے سے یا مرطوب
ہونے کے سبب سے بادلوں کے پانی کی بھاپ روکنے سے کسی ملک کی آب و ہوا پر بڑا اثر
ڈالتے ہیں مثلاً ہمالیہ۔ یہ پہاڑ ہند کو شمالی ٹھنڈی ہوا سے بچاتا ہے اس لئے جاڑے
میں ہندوستان کے میدان کی آب و ہوا چین کی بہ نسبت زیادہ اچھی ہوتی
ہے کیونکہ چین کو شمالی ٹھنڈی ہواؤں سے بچانے کیلئے کوئی پہاڑ نہیں ہے
ہمالیہ پہاڑ کی چوٹیاں بھاپ سے بھری ہوئی ہوا کو ہندوستان سے باہر
نہیں جانے دیتیں اس لئے گنگا کی وادی اور ہمالیہ کے جنوبی کنارہ پر زیادہ
بارش ہوتی ہے۔ اسی طرح مغربی گھاٹ اراکان یوما اور امریکہ کا انڈیز پہاڑ

ملکوں کے لیے بہت فائدہ مند ہے۔

مرطوب اور خشک ہونا۔ جتنی ہوا گرم ہوگی اتنی ہی زیادہ مرطوب ہوگی۔ ہوا کے مرطوب ہونے سے ہمارا مطلب صرف اس تری سے نہیں جو کہ ہوا میں ہے مگر اس تری سے ہے جو اس ہوا میں تری سما کر جمع ہوئی ہے اس سے کم یا زیادہ ہے یعنی اس تری سے ہمارا مطلب ہوا کی پیاس ہے۔

مثال کے لئے ہندوستان کا میدان ہے گرمی کے دنوں میں یہاں ہوا بہت خشک اور پیاسی ہوتی ہے اور ہر ایک چیز سے تری کھینچتی ہے یہ پودوں کو سوکھا دیتی ہے انکو برباد کر دیتی ہے مگر یہ مرطوب ہوا کی بہ نسبت انسان کے لئے کم دکھ دینوالی ہوتی ہے کیونکہ خشک ہوا پسینہ کو سکھاتی ہے اور ٹھنڈک معلوم ہوتی ہے اس کے خلاف جہاں ہوا مرطوب ہوتی ہے نباتات ایسی جلدی سے نہیں اگتے اور پسینہ بھی نہیں خشک ہوتا اس لئے ہم کو گرمی اور تکلیف معلوم ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ لوگ گرم اور خشک ہوا کو مرطوب ہوا کی بہ نسبت زیادہ پسند کرتے ہیں۔ بنگال۔ آسام اور ان کے قریب کے جزیروں کی آب وہوا مرطوب ہے اسلیئے وہاں نباتات زیادتی سے ہوتی ہیں۔ بلوچستان۔ پنجاب۔ راجپوتانہ۔ گجرات اور ممالک متوسط میں خشک ہوائیں چلتی ہیں اسلیئے وہاں پودے کم اگتے ہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ خشک ہوا گرمی کو بہت جلد خارج کر دیتی ہے اس لئے ان مقاموں پر جہاں کی آب وہوا گرم ہے آفتاب دن میں بہت تیزی سے چمکتا ہے لیکن شام کے وقت زمین سے گرمی بہ نسبت مرطوب ہوا کے بہت جلد خارج ہو جاتی ہے۔

(۵) زمین کی بناوٹ۔ کسی مقام کی آب وہوا پر وہاں کی زمین کی بناوٹ کا بہت اثر پڑتا ہے جہاں کی زمین بالو سے بنی ہوتی ہے وہاں دن میں زیادہ گرمی اور رات میں زیادہ سردی پڑتی ہے کیونکہ بالو بہت جلد گرم اور سرد ہو جاتی ہے۔

جہاں کی زمین چکنی مٹی کی بنی ہوگی تو اس کی سطح کے نیچے پانی رہے گا اور دہیرے دہیرے اسے چھوڑیگی گنگا کے میدان اور سمندر کے کناروں کے زرخیز ہونیکا سبب یہی ہے کہ یہاں کی زمین چکنی مٹی سے بنی ہے ۔ جنوب کا ٹیبل لینڈ کڑی چٹانوں سے بنا ہے اِس لیئے زرخیز نہیں ہے کیونکہ وہاں مینہ کا پانی زمین میں نہیں سما سکتا ہے ۔ ہندوستان کی گورنمنٹ نے جنگلوں کا کاٹنا روک دیا ہے اِس کا سبب یہ ہے کہ اگر جنگل کاٹ دیئے جائیں یا جلادئے جائیں تو پھر زمین میں تری نہیں رہ سکتی جو کہ نباتات کے اُگنے کے لئے بہت فائدہ مند ہے ۔

اِس لئے اگر ہم کسی مقام کی آب وہوا معلوم کرنا چاہیں تو ہم کو بہت سی باتیں جاننا چاہیئے کہ وہ مقام خط استوا سے کتنے فاصلہ پر ہے ؟ سمندر سے کتنا اونچا ہے کیا وہ سمندر کے قریب ہے یا فاصلہ پر ؟ چلنے والی ہوا سمندر کیطرف سے یا زمین کی طرف سے آتی ہیں ؟ کیا مرطوب سمندر کی ہواؤں سے پہاڑ اُسے محفوظ رکھتے ہیں ؟ کیا وہ خشک زمین یا جنگلوں کے درمیان واقع ہے ۔

(۶) زمین کے اندرونی پانی اور چشموں کا بیان

جتنا پانی برستا ہے یا برف کے گلنے سے پیدا ہوتا ہے اسکا کچھ حصّہ ڈہال سے بہکر سمندر میں چلا جاتا ہے کچھ بھاپ بنکر کرہ باد میں اڑ جاتا ہے کچھ حصّہ زمین کے اندر چلا جاتا ہے زمین میں جو حصّہ پانی کا جاتا ہے اِس کا کم یا زیادہ ہونا زمین کی بناوٹ پر منحصر ہے اگر زمین خشک اور ریتلی ہو تو پانی زیادہ خشک ہوگا ۔ اگر زمین پتھریلی ہو تو تمام پانی بہہ جائیگا اگر جنگل ہو گا تو پانی پیڑوں کی جڑوں میں رہ جائیگا ۔ ہندوستان کے مانند ملکوں میں تہائی سے آدھے تک برسات کا پانی دریا میں بہہ جاتا ہے اور سرد اور مرطوب ملکوں میں آدھے سے زیادہ پانی دریاؤں

میں بہہ جاتا ہے۔
جو پانی زمین میں خشک ہو جاتا ہے اس سے چشموں اور دریاؤں اور کنوؤں میں پانی
آتا ہے اور یہ پایا گیا ہے کہ سطح زمین کے نیچے پانی ہمیشہ جمع رہتا ہے صرف اتنا
فرق ہے کہ کہیں پانی سطح کے قریب اور کہیں بہت گہرا پایا جاتا ہے۔
جتنے کنوئے گہرے ہونگے اتنا ہی ان کا پانی صاف اور نباتات کے بغیر ہوگا کیونکہ
کم گہرے کنوؤں میں قریب کے جانوروں کا پیشاب وغیرہ اور نباتات سڑ جاتی ہیں اور
یہ پانی پینے میں بہت نقصان دینے والا ہوتا ہے۔
قدرتی چشمہ ایک سی زمین پر کم پائے جاتے ہیں اور ایسی جگھ پائے جاتے ہیں جہاں
کہ زمین ہموار نہ ہو اور نیچے کی زمین ایسے کتلوں سے بنی ہو جن میں پانی چھن نہ سکے
جن کتلوں سے پانی چھن جاتا ہے انہیں مساماتی یا قابل النفوذ کتل کہتے ہیں۔
اور جن کتلوں سے پانی نہ چھن سکے انہیں غیر ساماتی یا قابل النفوذ کتل کہتے ہیں
اگر اوپر کا کتل سوراخ والے بلوا پتھر کا ہے جس سے پانی آسانی سے چھن جاتا ہو اور
نیچے کا پرت کرٹے پنڈول کا بنا ہو تو پانی نیچے کے کرٹے پنڈول پر جمع ہوتا رہیگا اور
اگر اوپر کا بلوا پتھر کہیں گھس جاوے تو پانی پھوٹ نکلے گا اور سوتا بن جائیگا اس طرح
کے سوتے سطح پر کے سوتے کہلاتے ہیں اس قسم کے سوتے گرمی میں خشک
ہو جاتے ہیں اور برسات کے بعد پھر چل نکلتے ہیں۔ جو سوتے بہت گہرے ہوتے
ہیں ان کا پانی پہاڑوں سے آتا ہے اور اس قسم کے سوتے ہمیشہ بہتے رہتے ہیں
اور برسات کے کچھ ماہ بعد تغیانی کیساتھ بہتے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس
میں پانی زیادہ گہرائی کے سبب سے زیادہ وقت میں پہونچتا ہے ان سوتوں میں معدنی
اشیاء مثلاً مگنیشیا چونا اور پوٹاس وغیرہ گھلے ہوئے ملے رہتے ہیں منگیر کا سیتا کنڈ
نامی سوتا اتنا گرم ہے کہ کوئی آدمی اسمیں ہاتھ نہیں دے سکتا اسکا سبب یہ ہے کہ

اِن سوتوں پر زمین کی اندرونی درجہ حرارت کا اثر پڑتا ہے اِس قسم کے سوتوں کا
پانی پینے یا نہانے کے لئے فائدہ مند ہوتا ہے۔

چونکہ گرم پانی کے سوتوں اور کان کھودنے میں زیادہ گرمی معلوم ہونے سے یہ ثابت
ہے کہ زمین کا اندرونی حصہ اوپری سطح کی بہ نسبت ترتیب وار گرم ہے اور زمین کے
اندرونی پنڈول میں گلے ہوئے پتھر لاوا وغیرہ بھرے ہوئے ہیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ
زمین کی گرمی دھیرے دھیرے کم ہوتی جاتی ہے اِس لئے اوپر کے کتل سکڑ جاتے
ہیں اور ان کی جگہ دوسرے کتل آتے ہیں اِسی طرح کتلوں کے ٹوٹنے سے ایک زبردست
دھکا لگتا ہے اُسے زلزلہ کہتے ہیں اگر یہ کام ایسے مقاموں پر ہو جہاں لاوا وغیرہ بھرے
ہوں تو یہ لاوا وغیرہ ایک ساتھ نکل پڑینگے اگر ان کو کوئی سوراخ ملجائے۔ اِس طرح
کے پہاڑوں کو کوہ آتش فشاں کہتے ہیں اور ان آتش فشاں پہاڑوں کے قریب
گرم پانی کے سوتے بھی پائے جاتے ہیں۔ اٹلی۔ جاپان اور دوسرے جوالا مکھی کے
ملکوں میں اکثر ایسے سوتے پائے جاتے ہیں جن میں گندھک اور دھوئیں کی بھاپ کے
فوارے چھوٹتے ہیں اور شمالی امریکہ میں ایسے سوتے پائے جاتے ہیں جو کبھی کبھی پھوٹ
نکلتے ہیں اور بہت زور سے کھولتے ہیں۔ اِس قسم کے سوتوں کو گیسر کہتے ہیں

جب زمین کے اندر کا پانی از خود سطح پر نہیں آسکتا تو کنوؤں کی شکل میں آسکتا
ہے۔ آرٹیزن کنوؤں کا پانی کڑے پنڈول کی پرت میں ہونے سے سطح پر نہیں آسکتا
جب پنڈول کو کھود کر سوراخ کردیا جاتا ہے تو پانی اُبل اُٹھتا ہے اور سطح پانی تک
پہونچ جاتا ہے۔ اِن کنوؤں میں ڈول وغیرہ استعمال میں لانیکی ضرورت نہیں ہوتی
یہ کنوئے آرٹیزن اس سبب سے کہلاتے ہیں کہ اس قسم کے کنوئے آرٹو کے شمال
میں پائے جاتے ہیں جو کہ شمالی فرانس میں ہے۔

(۷) دریا کی تین رفتار

دریا۔ پانی کی قدرتی دہار ہے جو کسی پہاڑ یا پہاڑی سے نکلکر کسی پانی کے حصّہ میں گرے یا راستہ میں خشک ہو جاوے۔

جو دریا پہاڑوں سے نکلتے ہیں وہ گرمی میں بھی جاری رہتے ہیں کیونکہ برف کا گلا ہوا پانی ان میں آتا رہتا ہے۔ دریا کی رفتار ملک کی بناوٹ پر منحصر ہے پہاڑوں اور ٹیبل لینڈ پر ندی چٹانوں پر بہتی ہے اس لئے ایک ہی راستہ میں بہتی رہتی ہے اور میدان میں دریا بالو اور کیچڑ کی زمین پر بہتا ہے اس لئے اپنا رخ بدلتا رہتا ہے۔ اور ڈیلٹا میں دریا کی کئی شاخیں ہو جاتی ہیں کیونکہ وہاں کی زمین چورس اور ملائم مٹی سے بنی ہوتی ہے۔

عموماً دریاؤں کی تین رفتار ہوتی ہیں (۱) پہاڑی رفتار (۲) میدانی رفتار (۳) ڈیلٹا کی رفتار۔

(۱) پہاڑی رفتار۔ اس رفتار میں دریا اکثر زیادہ تیز ہوتے ہیں کیونکہ یہاں دریا ڈھال سے بہتا ہے اس لئے پانی کی رفتار میں بہت زور ہوتا ہے یہاں دریاؤں کو اپنا راستہ کڑے چٹانوں میں بنانا پڑتا ہے اور وہ مٹی اور چھوٹے چھوٹے کنکر بہالاتے ہیں

(۲) میدانی رفتار۔ یہ رفتار جب شروع ہوتی جبکہ دریا پہاڑوں کو چھوڑ کر میدان میں آتا ہے یہاں ڈھال بہت کم ہوتا ہے اس لئے دریا کی رفتار دھیمی ہو جاتی ہے کیونکہ دریا ہمیشہ نیچی سطح میں بہتا ہے اور اپنے لئے وادی بنالیتا ہے۔ جیوں جیوں وادی گہری ہوتی جاتی ہے تیوں تیوں دلدل بنتے جاتے ہیں اور خشک ہوتے جاتے ہیں۔

(۳) ڈیلٹا کی رفتار۔ جبکہ دریا سمندر کے کنارے کے ہموار ملکوں میں پہونچتا ہے تو

یہ سمندر کی سطح پر پہونچ جاتا ہے اور اس کی دہار کیساتھ آئی ہوئی مٹی یہاں جم جاتی ہے اور قرب وجوار کی زمین سے یہ حصہ اونچا ہوجاتا ہے اسی سببسے یہاں دریا کی بہت سی شاخیں ہوجاتی ہیں۔ جو سمندر میں الگ الگ مقاموں پر ملتی ہیں مثلث نما زمین کا حصہ جو اس مقام جہاں سے دریا کی شاخ ہوتی ہے اور شاخوں کے دہانے کے درمیان ہوتا ہے ڈیلٹا کہلاتا ہے

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ تینوں رفتار انہیں دریاؤں میں ہوتی ہیں جو پہاڑوں سے نکلتے ہیں اور جو پہاڑوں سے نہیں نکلے ان میں صرف دو رفتار ہوتی ہیں۔

درجہ

(۸) زمین کی شکل وجسامت اور طول البلد وعرض البلد کا بیان

یہ ثابت ہو چکا کہ زمین دیکھنے میں چپٹی معلوم ہوتی ہے حقیقت میں وہ گیند کے مانند گول ہے زمین اگرچہ دائرہ نما ہے مگر پورے طور سے گول نہیں ہے اسکی مشابہت نارنگی سے ہوسکتی ہے کیونکہ اس کے دونوں سرے جن کو قطب کہتے ہیں کچھ چپٹے ہیں اور اسی سببسے دونوں قطبین کے درمیان کا خط استوا کے قطر سے کچھ چھوٹا ہے مگر زمین کے دونوں سرے اتنے کم چپٹے ہیں کہ اس کو معمولی طور سے دائرہ نما مان سکتے ہیں۔

زمین کا قطر ۸ ہزار میل سے کچھ کم یعنی اسکی ٹھیک لمبائی ۷۹۱۸ میل ہے یا اسکے قریب ہے قطبین کا قطر خط استوا کی قطر سے اکثر ۲۷ میل کم ہے اور اس حساب سے ہر ایک قطب کے گرد کا ملک ۱۳½ میل چپٹا ہے۔

مہتاب زمین سے دو لاکھ ۴۰ ہزار میل اور آفتاب زمین سے ۹ کروڑ ۳۰ لاکھ میل دور ہے مگر مہتاب و آفتاب دونو شکل میں برابر معلوم ہوتے ہیں

کیونکہ آفتاب مہتاب اور زمین دونوں سے بڑا ہے۔

سطح زمین میں بڑے بڑے گڈھے ہیں جن میں پانی بھرا رہتا ہے اور جنکو سمندر کہتے ہیں سمندر کی زیادہ سے زیادہ گہرائی ۳۰ ہزار فیٹ کے قریب ہے اور زمین کا کل رقبہ ۵ ½ کروڑ مربع میل ہے اور سمندر کا رقبہ ۱۳ کروڑ ۷۰ لاکھ مربع میل ہے۔

بڑے بڑے نقشوں میں کچھ لکیریں شمال سے جنوب کو کھنچی ہوئی ہوتی ہیں اور کچھ ان کو کاٹتی ہوئی مشرق سے مغرب کو کھنچی ہوتی ہیں پہلی قسم کی لکیروں کو نصف النہار اور دوسروں کو دوائر متوازیہ کہتے ہیں یہ لکیریں نقشہ میں ہر مقام کی ٹھیک جگہ بتلانے کے کام آتی ہیں۔

جو دائرہ دونوں قطبین سے گذر کر کسی خاص مقام پر پہونچتا ہے اسلئے اس مقام کا نصف النہار کہتے ہیں کسی مشہور مقام کے نصف النہار کو پہلا خط مان کر مشرق یا مغرب کی جانب جو فاصلہ ناپا جاتا ہے انکو طول البلد کہتے ہیں۔

عرض البلد اور طول البلد کی پیمایش اکثر درجوں سے ہوتی ہے اگر ہم کو کسی مقام کا عرض البلد اور طول البلد معلوم ہو تو وہ مقام آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے عرض البلد کا ہر ایک درجہ ۶۹ میل سے کچھ زیادہ ہوتا ہے اور طول البلد کے ہر ایک درجہ میں ۱۵ منٹ کا وقت میں پڑتا ہے۔

جن خطوں سے طول البلد اور عرض البلد کی پیمایش شروع ہوتی ہے وہ خط استوا اور خط نصف النہار اولی کہلاتے ہیں۔

نصف النہار اولی جس سے پیمایش شروع ہوتی ہے وہ خط ہے جو شمال سے جنوب تک لنڈن کے قریب گرینچ شہر کے رصد گاہ کے قریب ہوتی ہوئی قطبین کو پار کرتی ہے اس رصد گاہ پر بہت عرصہ تک ستاروں کی رفتار معلوم کرنے

جہاز رانوں کو ٹھیک راستہ بتلانے کے لئے ایک جنتری بنائی گئی ہے جسے ناٹکل المینک کہتے ہیں۔ سمندر اور بغیر انسان والے ملکوں میں جہاں کوئی خشکی کی حدود نہیں ہوتی سورج اور ستاروں کو دیکھکر لوگ معلوم کر لیتے ہیں کہ وہ زمین کے کسی حصہ میں ہیں اور اس مقام کا عرض البلد اور طول البلد کیا ہے۔

ہندوؤں کی پرانی جغرافیہ کی کتابوں کے مطابق نصف النہار کی جگہ وہ فرض کی گئی ہے جو اجین کی رسدگاہ سے گذر کر جاتی ہے مگر معمولی حساب سے اب وہ مقام ۷۵ $\frac{3}{4}$ درجے مشرق کو ہے۔

(۹) زمین کی روزانہ گردشوں کا بیان

ہر روز آفتاب مہتاب اور ستاروں کے نکلنے اور چھپنے سے ہر ایک آدمی یہ کہہ سکتا ہے کہ زمین جس پر ہم رہتے ہیں ٹھہری ہوئی ہے اور ستارے وغیرہ ۲۴ گھنٹے میں اسکے چاروں طرف ایک بار گھوم آتے ہیں مگر یہ کہنا ان کا بھول کرنا ہے مثلاً ہم چلتی ریل گاڑی میں بیٹھکر کسی ٹھہری ہوئی گاڑی کو دیکھیں تو وہ گاڑی چلتی ہوئی معلوم ہوگی اور ہماری گاڑی ٹھہری ہوئی اس سے ثابت ہوا کہ زمین ہی ستارہ وغیرہ کے چاروں طرف ۲۴ گھنٹے میں گھوم آتی ہے اور یہ آفتاب کا گھر ہے جو ہمیشہ اپنے محور پر سورج کے چاروں طرف گھومتی رہتی ہے جو خط زمین کے مرکز میں ہوکر جاتا ہے اور جسپر زمین لٹو کی طرح گھومتی ہے وہ محور کہلاتا ہے مگر یہ کہنے سے مطلب نہیں ہے کہ کہ زمین کا محور دھری کی طرح اسمیں لگا ہوا ہے۔ یہ صرف ایک فرضی خط ہے جس کے چاروں طرف زمین گھومتی ہے اس محور کے دونوں سرے شمالی قطب اور جنوبی قطب کے نام سے مشہور ہیں۔

زمین کو اپنے محور پر گھومنے کے کئی ثبوت دئے جاسکتے ہیں ان میں سے

ایک یہ ہے کہ ستاروں کو آسمان کے چاروں طرف گھومتے ہیں ہمیشہ برابر وقت لگتا ہے اگرچہ اِن میں سے کوئی بڑے ہیں کوئی چھوٹے اور کوئی قریب اور کوئی فاصلہ پر ہیں۔ اس سبب سے یہ ناممکن ہے کہ سب برابر اور ایک ہی وقت پر گھومیں جب تک کہ وے بندھے ہوے نہ ہوں۔ مگر وہ ٹھہرے ہوئے ہوں یا دھیمی رفتار سے گھومتے ہوں تو ایسا ممکن ہے کہ جس حالت میں زمین اِن کے نیچے ۲۴ گھنٹے میں اپنے محور پر گھوم جاتی ہے یہ ضرور ہی سب ایک ساتھ گھومتے معلوم ہونگے جیسا کہ ہم ہر روز دیکھتے ہیں۔

دن اور رات کا ترتیب وار ہونا زمین کی قدرتی رفتار کا ظاہر نتیجہ ہے۔ کسی شام کو اندھیرے میں ایک چراغ سورج کی جگہ پر رکھو اور زمین کے بجائے نارنگی رکھو تو نارنگی کا ایک حصّہ اجالے میں رہیگا اور دوسرا حصّہ اندھیرے میں اگر نارنگی کو دھیرے دھیرے گھماویں تو ہر ایک حصّہ ترتیب وار اجالے میں آتا جاویگا۔ یہی حال زمین کا ہے جبکہ ہندوستان میں دن ہوتا ہے تب زمین کی دوسری طرف میکسیکو اور پیرو وغیرہ میں رات ہوتی ہے۔

چونکہ زمین اپنے محور پر مغرب سے مشرق کو حرکت کرتی ہے اسلئے جو آدمی خط استوا کے قریب کھڑا ہو تو اُسے پہلے سورج مشرق سے نکلتا ہوا معلوم ہوگا اور آدمی جیوں جیوں زمین کے ساتھ چلتا جاویگا تیوں تیوں آفتاب اونچا ہوتا جائیگا یہانتک کہ آفتاب بالکل سر پر آجائیگا اور اسی طرح مغرب میں چھپ جاویگا یہی سبب ہے کہ آفتاب اور آسمانی جسم مشرق میں نکلتے اور مغرب میں ڈوبتے ہوئے نظر آتے ہیں اگر کوئی آدمی خط استوا سے کچھ فاصلہ پر کھڑا ہو تو آفتاب کبھی اس کے سر پر نہ آئے گا۔ اگر دوپہر کے وقت آفتاب افق کے اوپر سب سے اونچا ہوجائے گا۔

چونکہ آفتاب مشرق میں نکلتا ہوا معلوم ہوتا ہے اس لئے مشرق کو جتنے فاصلہ پر جاویں اتنا ہی آفتاب جلد نظر آویگا اور مغرب کی جانب میں آفتاب دیر میں نظر آتا

ہے۔ گھڑیوں کا وقت صرف آفتاب کی اونچائی پر منحصر ہے۔ یعنی جب آفتاب بہت اونچائی تک پہونچ جاتا ہے تب کہتے ہیں کہ دوپہر ہو گیا اور آفتاب نصف النہار پر پہونچ گیا۔

اگر تم مشرق کی طرف سفر کرو تو گھڑی کی سوئیاں تم کو کچھ آگے کرنی پڑینگی اور مغرب کی جانب کچھ پیچھے ہٹانا پڑے گا یہاں تک اگر تم زمین کے چاروں طرف کا سفر پورا کر دو تو تمہاری گھڑی میں ایک دن زیادہ یا کم ہو جائے گا۔

تمام محیط میں ۳۶۰ درجے ہوتے ہیں اسلئے طول البلد کے ہر ایک درجہ میں $\frac{24}{360}$ گھنٹہ یا ۴ منٹ کا فرق پڑتا ہے۔ اجمیر کا طول البلد گرینچ سے ۷۵ درجہ مشرق کی جانب ہے اِس لئے جس وقت اجمیر میں دوپہر ہوتا ہے اُس وقت گرینچ میں دوپہر ہونے میں ۷۵×۴ منٹ یا ۵ گھنٹہ باقی رہتے ہیں یعنی گرینچ میں صبح کے ۷ بجتے ہیں جب لندن میں دوپہر ہوتا ہے تو اجمیر میں شام کے ۵ بجتے ہیں۔

ہر ایک مقام کے وقت فرق ہونے سے اکثر ریل گاڑیوں کے انتظام میں مشکل پڑتی ہے اس لئے ہندوستان میں یہ قاعدہ ہے کہ تمام ریل گاڑیوں کا وقت مدراس شہر کے رسدگاہ کے وقت کے مطابق رہتا ہے اس حساب سے بنگال کی گھڑیاں آدہ گھنٹہ سست اور بمبئی کی آدہ گھنٹہ تیز رہتی ہیں۔ انگلینڈ کے تمام ملکوں میں گرینچ کا وقت لیا جاتا ہے۔

چونکہ ہندوستان میں دن ہوتا ہے تب میکسیکو میں رات ہوتی ہے۔ اگر ایک آدمی مغرب ہو کر امریکہ جاوے اور دوسرا مشرق ہو کر تو ان کے ملنے کے مقام پر ان کے حسابوں میں ایک ایک دن کا فرق پڑیگا۔ اگر مشرق کی طرف جانے والے کے حساب میں سوموار ہوگا تو مغرب کی طرف جانیوالے کے حساب میں اتوار ہوگا۔ اس لئے دونوں کے وقت کی برابری کے لئے یہ قاعدہ رکھا ہے کہ مشرق

سے مغرب جاتے ہوئے مشرقی طول البلد کے ۱۸۰ درجہ کے خط کو پار کرتے ہیں ایک دن نکال دیتے ہیں جیسے اتوار کے بعد سوموار کو چھوڑ کر منگل مان لیتے ہیں اور جب اسی مقام پر مغرب ہو کر پہونچتے ہیں تو ایک دن جمع کر لیتے ہیں مثلاً ایک اتوار کے بجائے دو اتوار فرض کر لیتے ہیں۔ مختلف مقاموں کے وقت کے فرق سے بھی طول البلد معلوم کیا جاتا ہے ہر ایک جہاز پر ایک گھڑی گرینچ کے وقت سے ملی ہوئی رہتی ہے اسکو کرانامیٹر کہتے ہیں اور جس مقام پر وہ جہاز جاتا ہے وہاں کا وقت ستارے وغیرہ سے معلوم کر لیتے ہیں اگر معلوم کیا ہوا وقت کرانامیٹر کے وقت سے کم ہے تو مغربی طول البلد ہوگا۔ بخلاف اس کے اگر اس مقام کا وقت گرینچ کے وقت سے زیادہ ہو تو مشرقی طول البلد ہوگا۔

یہ ظاہر ہے کہ صرف طول البلد جاننے سے کسی مقام کا پتہ نہیں لگ سکتا جب تک کہ اسکے عرض البلد اور طول البلد دونوں نہ دئے ہوں خط استوا سے کسی مقام کے فاصلہ کو عرض البلد کہتے ہیں۔ جن مقاموں کا عرض البلد ایک ہی ہو اگر ان سے گذرتا ہوا کوئی دائرہ کھینچا جائے تو اُسے دائرہ متوازیا کہتے ہیں۔

طول البلد کی پیمایش گرینچ سے ہوتی ہے طول البلد کی پیمایش شروع کرنیکے لیے کسی خاص مقام کی ضرورت نہیں ہوتی۔ شمالی اور جنوبی قطبین از خود مخصوص مقام ہیں۔

اگر دونوں قطبین کے درمیان ایک دائرہ زمین کے چاروں طرف کھینچا جاوے تو زمین دو برابر حصوں میں تقسیم ہو جاویگی جن میں ایک شمالی اور دوسرا جنوبی نصف کرہ کہلائیگا۔

ہر ایک آدمی کو معلوم ہے کہ موسم گرما میں رات چھوٹی اور دن بڑا ہوتا ہے اور موسم سرما میں اسکے خلاف ہوتا ہے۔ اگر کوئی آدمی شمال سے جنوب کو سفر کرے

تو اسے معلوم ہوگا کہ گرمی کے سبب سے بڑے دن اور جاڑے کے سبب سے چھوٹے دنوں
میں جتنا فرق ہندوستان کے شمالی حصے میں ہوتا ہے اتنا اس کے جنوبی حصے میں
نہیں ہے اگر وہ آدمی اسکاٹ لینڈ یا ناروے میں سفر کرے تو اسے معلوم ہوگا
کہ موسم گرما میں کچھ دنوں تک رات بہت چھوٹی یا بالکل نہیں ہوتی اور دن ۱۸ یا
۲۰ گھنٹے کا ہوتا ہے مگر موسم سرما میں دن صرف ۶ یا ۷ گھنٹے کا ہوتا ہے۔
اگر نارنگی یا کسی گول چیز میں کوئی کانٹا محور کی بجائے لگا دو جس سے وہ
گھوم سکے اس نارنگی پر ایک ایسا خط کھینچ دو جسے اسکا خط استوا کہہ سکیں۔ اب اگر
اس نارنگی کے محور کو پکڑ کر سیدھا کھڑا کرو تو اسکا نصف حصہ اجالے میں رہیگا اور نصف
اندھیرے میں رہیگا جب اس محور کو پکڑ کر نارنگی کو گھماؤ تو معلوم ہوگا کہ جتنے عرصہ
تک اسکا کوئی حصہ اجیلے میں رہتا ہے اتنے ہی عرصہ تک اندھیرے میں اس سے
ظاہر ہے کہ اگر زمین نارنگی کے مانند عمود نما کھڑے محور پر گھومتی ہوتی تو ہر ایک ملک
میں دن اور رات سال بھر برابر ہوتے اس سے ثابت ہے کہ زمین جس محور پر گھومتی
ہے وہ سیدھا نہیں ہے۔
اگر اس نارنگی کو اس طرح ہاتھ میں لیویں کہ محور کا سر جو ابھی تک اوپر تھا ٹھیک
چراغ کے سامنے ہو۔ اور پہلی کی طرح اس نارنگی کو اسکے محور پر گھماؤ تو جو مقام
اوپر والے تارے کے پاس ہیں برابر اجالے میں رہیں گے اور نصف حصہ اس مقام کا جو
خط استوا پر ہے چمکتا رہیگا۔ مگر خط استوا پر والے مقام کا دوسرا حصہ اور
نارنگی کا وہ نصف حصہ جو پہلے نیچے تھا بالکل اندھیرے میں پڑا رہیگا۔ مگر اس
جانچ سے جو بات ثابت ہوئی اس سے ظاہر ہے کہ اگر زمین ایسے محور پر گھومتی
جو زمین اور آفتاب کے درمیانی خط کے متوازی ہے اگر ایسا ہوتا تو ایک
حصہ میں ہمیشہ اجالا رہتا اور دوسرے حصہ میں اندھیرا رہتا۔ اگر ہم

زمین کو ایسے محور پر حرکت کرتی ہوئی فرض کریں جو عمود نما نہیں ہے مگر دائرۃ البروج ...... کی جانب جُھکا ہے تو دنیا کے مختلف حصّوں میں دن اور رات کا چھوٹا بڑا یا برابر ہونا ثابت ہو جائے گا۔ زمین کے گھومنے کی دائرہ کی سطح کو دائرۃ البروج کہتے ہیں اور زمین کا محور نہ تو دائرۃ البروج ...... پر عمود نما ہے نہ اُس کے متوازی ہے مگر اُس پر جُھک کر اُس کے ساتھ ۶۶ ½ درجہ کا زاویہ بناتا ہے

(۱۰) زمین کی سالانہ حرکت اور فصلوں کا بیان

اور سیاروں کی طرح زمین بھی آفتاب کے چاروں طرف گردش کرتی ہے اور جتنے وقت میں وہ آفتاب کے گرد گردش کرتی ہے اُسے سال کہتے ہیں۔ ہر سال ¼ ۳۶۵ دن کا ہوتا ہے اس لئے ہر ایک چوتھا سال ۳۶۶ دن کا فرض کیا جاتا ہے جس عیسوی سنہ میں ۴ سے پوری تقسیم ہو جائے اُسکو ۳۶۶ دنکا سمجھنا چاہیئے

زمین کا آفتاب کے چاروں طرف گردش کرنیکا ظاہر ثبوت یہ ہے کہ جب ہم زمین پر سے آفتاب کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آفتاب ستاروں کے درمیان میں اپنی جگہ کو اِس طرح چھوڑتا جاتا ہے کہ اُس رفتار سے آسمان میں ایک پورا دائرہ بناتا ہے۔ اِسی سبب سے جو ستارے ہمیں رات کو نظر آتے ہیں جاڑے اور گرمی میں مختلف ہوتے ہیں اگر تم کسی کمرے کی میز پر ایک چراغ اِس طرح رکھو کہ میز اور تمہاری نظر ایک سطح میں ہو اور دھیرے دھیرے اس کے چاروں طرف گردش کرو تو کمرے کی دیوار پر چراغ کا اصلی مقام بدلتا ہوا معلوم ہو گا اور اگر تم بالکل میز کے چاروں طرف گھوم آؤ تو تم کو معلوم ہو گا کہ چراغ ایک دائرہ تمام راستہ میں گردش کر آیا ہے۔ اِسی طرح زمین کے چلنے کے سبب سورج آسمان میں چلتا معلوم ہوتا ہے یہ دائرہ جسمیں آفتاب گھومتا ہوا نظر آتا ہے اور حقیقت میں زمین چلتی ہے

دائرۃ البروج کہلاتا ہے۔ اور ستاروں کے اُس درمیانی حصہ کو جس دائرۃ البروج
دا قع ہے منطقہ البروج کہتے ہیں۔ یہ دائرہ ۱۲ حصوں میں منقسم ہے اور ہر ایک حصہ
برجوں کے نام سے مشہور ہے۔

زمین کا دائرۃ البروج اکثر دائرہ نما ہے اور اس لئے موسم اِس سبب سے تبدیل
ہوتے ہیں کہ زمین کبھی آفتاب کے نزدیک اور کبھی اِس سے دور چلی جاتی ہے اور یہ بھی ظاہر
ہے کہ تمام زمین پر ایک ہی وقت پر نہ جاڑا ہوتا ہے نہ گرمی۔ مگر جب شمالی نصف
کرہ میں گرمی ہوتی ہے تب جنوبی نصف کرہ میں جاڑا پڑتا ہے اور جب وہاں جاڑا
ہوتا ہے یہاں گرمی کے دن ہوتے ہیں۔ موسم گرما میں زیادہ گرمی اس سبب سے
پڑتی ہے کہ اُن دنوں زمین آفتاب کے نزدیک چلی جاتی ہے مگر اس سبب سے جاڑے
کی بہ نسبت اس موسم میں دن بڑا ہوتا ہے اور رات چھوٹی ہوتی ہے اور دوپہر کو
سورج بالکل سر پر آجاتا ہے اور اس کی کرنوں کے سیدھے پڑنے سے زمین زیادہ
گرم ہو جاتی ہے۔ یہ بیان ہو چکا ہے کہ اگر زمین کا محور اُس خط پر جو زمین یا آفتاب کے
مرکزوں کو ملاتا ہے عمود نما ہو یا دائرۃ البروج خط استوا سے ملجائے تو سورج ہمیشہ
خط استوا کے کسی نہ کسی ملک کے ٹھیک اوپر نظر آتا۔ اور زمین پر سب جگہ رات اور
دن برابر ہوتے۔ پھر اگر آفتاب ہر روز افق سے برابر اونچائی پر اٹھا کرتا تو سال بھر
زمین کے ہر ایک حصہ پر آفتاب سے برابر گرمی آیا کرتی اور ہر ایک ملک کی
آب و ہوا ہمیشہ یکساں رہتی یہاں تک کہ موسموں کا تبدیل ہونا بند ہو جاتا ہے۔
مگر زمین کا محور عمود کی طرح واقع نہیں ہے بلکہ دائرۃ البروج کی سطح کیسا تھ
$23\frac{1}{2}$ درجہ کا زاویہ بناتا ہے اور اس کا رُخ ہمیشہ ایک ہی سمت میں رہتا ہے
اس لئے کبھی تو شمالی قطب آفتاب کی طرف جھک جاتا ہے اور کبھی دور ہو جاتا
ہے۔ اِس سبب سے کبھی تو خط استوا سے $23\frac{1}{2}$ درجہ شمالی مقاموں پر سورج

عمود نما پر آجاتا ہے اور کبھی اس کے خلاف خط استوا کے جنوب کی طرف اتنا ہی ہٹ جاتا ہے ۲۱ مارچ اور ۲۳ ستمبر کو تمام سطح پر رات اور دن برابر ہوتے ہیں اور سورج ٹھیک خط استوا پر آجاتا ہے اور سورج کی کرنیں قطبین تک پہنچتی ہیں یہاں تک کہ عرض البلد کے ہر متوازی خط کا نصف حصّہ اجالے میں اور نصف اندھیرے میں رہتا ہے۔

۲۱ مارچ والے کو اعتدال ربیعی (اسپرنگ یوکیوناکس) کہتے ہیں اور ۲۳ ستمبر کو اعتدال خریفی (آٹمنل یوکیوناکس) کہتے ہیں۔ باقی سال کے اور دنوں میں جو خط زمین اور آفتاب کے مرکزوں کو ملاتا ہے کہیں نہ کہیں یہ خط استوا کے شمال یا جنوب سطح کو کاٹتا ہوا گذرتا ہے اور جس مقام پر وہ سطح سے ملتا ہے وہاں آفتاب سر کے اوپر نظر آتا ہے۔ جون میں سورج خط استوا سے بہت دور شمال کی جانب اور دسمبر میں اس کے جنوب کی طرف رہتا ہے۔ جب زمین ایک بڑے بھاری ناچتے ہوئے لٹو کی مانند سورج کے چاروں طرف گردش کرتی ہے تو اس کے محور کا رُخ ہمیشہ ایک ہی طرف یعنی آسمان کے قطب کی طرف رہتا ہے۔ ایک وقت تو اسکا سرا سورج کی طرف جھکا رہتا ہے اسکے چھ ماہ بعد وہ سرا سورج کے سامنے سے اتنا ہی ہٹ جاتا ہے۔ پہلی حالت میں شمالی نصف کرہ میں گرمی اور جنوبی نصف کرہ میں برابر جاڑا پڑتا ہے دوسری حالت میں اسکے خلاف ہوتا ہے ان درمیانی حصوں میں جہاں دن رات برابر ہوتے ہیں وہ خط جو زمین کو آفتاب سے ملاتا ہے زمین کے محور پر عمود رہتا ہے اس لئے شمالی نصف کرہ کی موسم گرما کے درمیان میں شمالی قطب اور اس سے $23\frac{1}{2}$ درجہ دور والے شمالی دائرہ کے درمیان کا تمام ملک چمکتا رہتا ہے یعنی وہاں آفتاب ۲۴ گھنٹے میں کسی وقت نہیں چھپتا بخلاف اس کے جنوبی قطب اور

۲۳½ درجہ والے جنوبی دائرہ کے درمیان کا ملک اندھیرے میں رہتا ہے۔ وسط
جون اور ستمبر کے درمیان میں شمالی نصف کرہ کی حالت بالکل اس کے خلاف ہوتی ہے
جب شمالی یا جنوبی نصف کرہ میں موسم گرما آتا ہے تو قطبین کے دائروں سے
لیکر خطِ استوا تک جتنے عرض البلد کے متوازی خطوط ہیں دائرہ نور ......
سے ایسے دو حصوں میں منقسم ہو جاتے ہیں کہ ان کے آدھے سے زیادہ والے
یا بڑے حصے ہیں روشنی اور آدھے سے کم والے یعنی چھوٹے حصے اندھیرے میں
رہتے ہیں مگر ہر حالت میں خط استوا کے دو برابر ہی حصے ہوتے ہیں۔
دوائر عرض۔ عرض البلد کے اُن متوازی دائروں کو کہتے ہیں جن کے پار
والے ملکوں میں آفتاب کی شعاعیں عمودنما نہیں پڑتیں اس میں سے جو دائرہ
خط استوا سے ۲۳½ درجہ کے فاصلہ پر شمالی جانب ہے اس کو خط سرطان
اور جو جنوب کی طرف ہے اس کو خط جدی کہتے ہیں قطبین کے دائرہ زمین کے
ان ملکوں کو گھیرے ہوئے ہیں جہاں درمیانی گرمی کے دنوں میں کبھی آفتاب نہیں
چھپتا اور درمیانی جاڑوں کے دنوں میں کبھی نہیں نکلتا ان میں سے ایک کو
شمالی دائرہ اور دوسرے کو جنوبی دائرہ کہتے ہیں۔
سطح زمین کے وہ ملک جو قطبین کے دائروں سے گھرے ہوئے ہیں منطقہ بارِدہ
کہتے ہیں۔ کیونکہ وہاں اکثر سخت سردی پڑتی ہے۔ جو ملک خط سرطان اور خطِ
جدی کے درمیان میں ہیں منطقہ حارہ کہلاتے ہیں کیونکہ یہاں زیادہ گرمی پڑتی
ہے۔ سطح زمین کے باقی حصے جو دوائر عرض ...... اور قطبین کے دائروں
کے درمیان میں ہیں منطقہ معتدلہ کہلاتے ہیں کیونکہ یہاں نہ تو زیادہ گرمی پڑتی
ہے نہ زیادہ سردی منطقہ معتدلہ اور منطقہ بارِدہ دو ہیں جو شمالی اور جنوبی
منطقہ معتدلہ کے نام سے موسوم ہیں۔

جغرافیہ کے متعلق تعریفات

براعظم۔ زمین کا وہ سب سے بڑا حصّہ ہے جو سمندر سے گھرا ہوا ہو جیسے ایشیا

ملک۔ براعظم کے کسی خاص حصّہ کو کہتے ہیں۔ جیسے ہندوستان۔

جزیرہ۔ زمین کا وہ حصہ ہے جو پانی سے گھرا ہو۔ جیسے انگلینڈ۔

ا۔ سمندر میں چھوٹا سا جزیرہ ایلیٹ کہلاتا ہے

ب۔ ایک چھوٹا سا جزیرہ جو ندی میں واقع ہو ای یوٹ کہلاتا ہے

س۔ بہت سے جزیرے جو ایک دوسرے کے پاس ہوتے ہیں وہ مجموعہ کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔

د۔ جبکہ مجموعہ میں بہت سے جزیرے ہوں تو سمندر جسمیں قائم ہیں مجمع الجزائر کہلاتا ہے لیکن آجکل جزیرہ ہی مجمع الجزائر کے نام سے موسوم ہیں۔

خاکنائے۔ زمین کا وہ پتلا حصّہ ہے جو دو بڑے زمین کے ٹکڑوں کو ملاتا ہے۔ جیسے کھرا جو جزیرہ نما ملایا اور برہما کو ملاتا ہے۔

کنٹور۔ اُس شکل کو کہتے ہیں جو ایک معمولی نقشہ پر دکھائی جاتی ہے۔

راس۔ زمین کا وہ پتلا حصّہ ہے جو سمندر میں دور تک چلا گیا ہو۔

پہاڑ۔ زمین کا وہ اُبھرا ہوا حصّہ ہے جو آس پاس کی زمین کی نسبت بہت اونچائی تک چلا گیا ہو۔

ا۔ جبکہ زمین صرف معمولی اونچائی تک اُبھری ہو تو وہ پہاڑی کہلاتی ہے۔

ب۔ جبکہ بہت سے پہاڑ ایک ہی سمت میں بہت دور تک چلے گئے ہوں تو وہ سلسلہ کوہ کہلاتا ہے

س۔ پہاڑ کا سب سے نیچا حصّہ قاعدہ کہلاتا ہے اور سب سے اونچا حصّہ قلہ

د۔ وہ پہاڑ جو دھواں۔ آگ۔ راکھ۔ اور لاوا وغیرہ نکالتے ہیں کوہ آتش فشاں

کہلاتے ہیں۔

(۱) وہ پہاڑ جو ہمیشہ لاوہ وغیرہ نکالتے ہیں رواں کہلاتے ہیں۔

(۲) وہ آتش فشاں جو کبھی کبھی بند ہو جاتے ہیں افسردہ کہلاتے ہیں۔

(۳) وہ آتش فشاں جو پہلے رواں تھے اور اب بند ہیں بند کہلاتے ہیں۔

(۴) وہ جوالا مکھی جو کھولتے ہوئے پانی کو نکالتے ہیں گیسر کہلاتے ہیں۔

گلیشئر۔ برف کے اُس بڑے ڈھیر کو کہتے ہیں جو پہاڑ کی ایک طرف کسی گھاٹی میں بنا ہو۔

مورین۔ مٹی، پتھر اور کنکر وغیرہ جو گلیشئر کے حصہ بناتے ہیں مورین کہلاتے ہیں۔

اوالانش۔ برف کے بڑے مجموعہ کو کہتے ہیں جو پہاڑ کی ایک طرف یا کسی گھاٹی میں بنا ہو۔

میدان۔ چورس زمین کا ایک حصہ ہے۔

ا۔ جبکہ میدان دو بلند زمینوں کے درمیان واقع ہو تو اُسے گھاٹی کہتے ہیں۔

ب۔ وہ میدان جو ہمیشہ تھوڑے سے پانی سے گھرا ہو دلدل کہلاتا ہے۔

(۱) قطبین کے قریب کے دلدلی میدان ٹنڈرہ کہلاتے ہیں۔

(۲) فرانس کے جنوبی مغربی ریتلے میدان لینڈس کہلاتے ہیں۔

(۳) روس کے بغیر پیڑوں کے چوڑے میدان اسٹپیز کہلاتے ہیں۔

(۴) شمالی امریکہ کے گھاس سے ڈھکے ہوئے میدان پریریز کہلاتے ہیں۔

(۵) شمالی امریکہ کے نیرہ میدان سوناہ کہلاتے ہیں۔

(۶) جنوبی امریکہ کے جنگل سالوا کہلاتے ہیں۔

واٹرشیڈ یا خط تقسیم آب زمین کے اُس اونچے حصہ کو کہتے ہیں جس سے پانی مختلف سمتوں میں بہتا ہے۔

ریگستان۔ بغیر درختوں کی زمین کا وہ حصہ ہے جہاں بارش نہیں ہوتی اس لئے جانور اور آدمی وہاں پر پیدا نہیں ہو سکتے۔

اوسیس۔ ریگستان کے بیابان کی وہ زرخیز زمین ہے جہاں مسافروں کو سایہ اور پانی ملتا ہے
خط دائم الثلج۔ وہ چھوٹی سے چھوٹی بلندی ہے جس پر برف سال بھر تک نہیں پگھلتی۔
پلیٹو۔ زمین کے اس حصہ کو کہتے ہیں جو لمبا۔ چوڑا۔ مستوی اور کچھ اونچا ہوتا ہے۔

پانی کے حصے

سمندر۔ بحر اعظم کے اس حصہ کو کہتے ہیں جو بحر اعظم سے چھوٹا ہو۔
کھال۔ سمندر کا وہ حصہ ہے جو زمین میں بہت دور تک چلا گیا ہو۔
خلیج۔ کھال کا وہ حصہ ہے جو تین طرف خشکی سے گھرا ہو۔
بائیٹ۔ سمندر میں ایک سوراخ ہے جو چوڑا کھال بناتا ہے۔
بندرگاہ۔ زمین کا وہ ابھرا ہوا حصہ ہے جو سمندر میں ہو اور جہاں پر جہاز ٹھہرتے ہوں
کریک۔ زمین کا وہ سوراخ جو سمندر کے کنارے پر ہو جہاں پر جہاز بہ آرام طوفان میں لنگر ڈال سکتے ہیں۔
فرتھ۔ سمندر کا وہ تنگ حصہ ہے جو ندی کے دہانہ پر موجود ہو۔ جیسے فورتھ کا فرتھ
آبنائے۔ سمندر میں پانی کا وہ تنگ حصہ ہے جو زمین کے دو بڑے حصوں کو الگ کرتا ہے جیسے بابل مندب۔
ساؤنڈ۔ سمندر کا وہ تنگ حصہ ہے جو جزیروں کے درمیان یا جزیرہ اور زمین کے درمیان قائم ہو جیسے نارتھ۔ ساؤنڈ۔
جھیل۔ پانی کا وہ حصہ ہے جو زمین سے گھرا ہو۔
لگون۔ کھاری پانی کی جھیل کو کہتے ہیں جو کم گہری اور سمندر کے قریب ہو اور سمندر کے بڑھ آنے سے بنے۔
دریا۔ پانی کی اس قدرتی دھار کو کہتے ہیں جو کسی پہاڑ یا پانی کے اور کسی حصہ سے

نکلکر سمندر یا پانی کے کسی اور حصے میں گرے۔

مخرج۔ وہ مقام جہاں سے دریا نکلتا ہے۔

گھاٹی یا راستہ وہ ہے جس کے ذریعہ سے دریا نکلتا ہے۔

بیسن۔ زمین کا وہ حصہ ہے جو کسی دریا یا اُس کے معاون دریا سے سیراب ہوتا ہے

مدخل۔ وہ مقام ہے جہاں دریا گرتا ہے۔

معاون دریا۔ اُس چھوٹے دریا کو کہتے ہیں جو بڑے دریا میں گرتا ہے۔

سنگم۔ اُس مقام کو کہتے ہیں جہاں دو یا زیادہ دریا ملتے ہیں۔

آبشار۔ جب دریا بہت اونچے مقام سے نیچے مقام کیطرف چلتا ہے اُسے آبشار کہتے ہیں

ڈیلٹا۔ اُس نیچی اور چپٹی زمین کو کہتے ہیں جو دریا کے لائے ہوئے ریت سے مثلث نما بنتا

ندی کا دایاں یا بایاں کنارہ ۔ جب کوئی آدمی ندی کے اندر اُسکے بہاؤ کی طرف منہ کرکے کھڑا ہو تو داہنے ہاتھ کو دایاں کنارہ اور بائیں ہاتھ کو بایاں کنارہ کہتے ہیں

پیمانہ۔ نقشہ کی لمبائی چوڑائی جس حساب سے رکھی جاتی ہے اُسے پیمانہ کہتے ہیں۔

زمین کی بناوٹ اور وسعت

زمین نارنگی کی طرح گول ہے۔ اور دونوں سروں پر کچھ چپٹی ہے جو قطب کہلاتے ہیں۔ ہماری وسعت زمین کی وسعت کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے۔ اس لئے ہمکو چپٹی معلوم ہوتی ہے۔

(۱) جب کوئی جہاز سمندر کی طرف آرہا ہو تو پہلے اُس کی چوٹی پھر اُسکا ڈانڈا اس کے بعد اُسکا نیچے کا حصہ دکھائی دیگا۔ اگر زمین چورس ہوتی کل جہاز ایک دم دکھائی دیجاتا۔

(۲) جب کوئی جہاز کنارہ سے چلتا ہے تو پہلے اس کا نیچے کا حصہ غائب

ہو جاتا ہے بعد میں آہستہ آہستہ کل غائب ہو جاتا ہے۔ اگر زمین چپٹی ہوتی تو کل جہاز ایکدم غائب ہو جاتا۔

(۳) کوئی جہاز کسی مقام سے ایک ہی طرف میں بغیر دائیں بائیں مڑے جانے سے پھر اسی مقام پر آجاتا ہے جہاں سے چلا تھا۔ اس سے بھی زمین کی گولائی ظاہر ہے

(۴) چندر گرہن کے وقت زمین کی سایہ ہمیشہ دائرہ نما ہوتی ہے چونکہ جیسی چیز ہوگی ویسی ہی اُس کی سایہ ہوگی اس لئے زمین گول ہے۔

(۵) افق ہمیشہ دائرہ نما ہوتا ہے۔ جتنی اونچائی سے دیکھیں اتنا ہی چوڑا افق ہو گا۔ اس لئے ثابت ہوا کہ زمین چپٹی نہیں ہے۔

وسعت۔ زمین کا رقبہ اکروڑ ۹۰ لاکھ مربع میل ہے۔ زمین کے چاروں طرف کا فاصلہ محیط کہلاتا ہے اور ۲۵ ہزار میل کے قریب ہے۔ زمین کا قطر جو ایک قطب سے دوسرے قطب تک کھینچا جاتا ہے، ہزار ۹۰۰ میل ہے اور وہ قطبی قطر کہلاتا ہے۔ اور جو قطر مشرق سے مغرب تک کھینچا جاتا ہے ۷۹۲۶ میل ہے اور خط استوا کہلاتا ہے۔

زمین کی خشکی اور تری کے بڑے حصے

تمام خشکی دو حصوں میں منقسم ہے (۱) براعظم (۲) جزیرہ۔

(۱) براعظم ایشیا، یورپ اور افریقہ پرانی دنیا کو پورا کرتے اور شمالی امریکہ اور جنوبی امریکہ نئی دنیا کو بناتے ہیں کبھی آسٹریلیا مع اور جزیروں کے تیسرا براعظم شمار کیا جاتا ہے

(۲) جزیرہ دو حصوں میں منقسم ہیں۔ (۱) جزائر بری جن کی زمین اور آدمی وغیرہ پاس کے براعظم سے ملتے ہیں۔ (۲) جزائر بحری جو کوہ آتش فشاں اور کیڑوں سے بنے ہیں اور جن کی زمین وغیرہ قریب کے براعظم سے مختلف ہوتی ہے۔

(۱) بحر پیسفک۔ کرہ شرقی میں ہے اور ایشیا اور شمالی امریکہ و جنوبی امریکہ کے درمیان واقع ہے۔

(۲) بحر اٹلانٹک۔ شمالی اور جنوبی امریکہ یورپ اور افریقہ کے درمیان واقع ہے۔

(۳) بحر ہند۔ ایشیا اور افریقہ کے جنوب میں ہے۔

(۴) بحر شمالی۔ قطب شمالی کے قریب ہے۔

(۵) بحر جنوبی۔ قطب جنوبی اور بحر ہند کے درمیان واقع ہے۔

زمین کی پیداوار

ہر مقام کی پیداوار وہاں کی زمین اور پانی کے درجہ حرارت اور بارش پر موقوف ہے۔ نیچے لکھے پودے نیچے کے حصوں کی قدرتی پیداوار ہیں۔

منطقہ حارہ میں۔ کھجور۔ کیلا اور گیہوں۔

خط سرطان اور خط جدی کے قریب۔ انجیر۔ جھاڑ۔ مہندی۔ جیتون۔ چائے اور کافی۔

منطقہ معتدلہ میں۔ ہمیشہ سبز رہنے والے پودے۔ بلوت اور روئی

قطبین کے قریب کے ملکوں میں۔ گھاس۔ جھاڑی۔ اناناس وغیرہ۔

زمین کے جانور

چیتا۔ ہاتھی اور دیگر جنگلی جانور ہندوستان میں پائے جاتے ہیں ہرن

اور ہاتھی جنوبی اور وسط افریقہ میں پائے جاتے ہیں۔ ریچھ اور بھیڑیا۔ شمالی ایشیا۔ یورپ اور امریکہ میں پائے جاتے ہیں۔ شیر۔ گینڈا اور اسپ آبی وسط افریقہ میں پائے جاتے ہیں۔ پرند۔ تمام دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ بندر۔ اور سانپ۔ منطقہ حارہ میں زیادتی سے پائے جاتے ہیں۔

ان کے علاوہ پالتو گھوڑے۔ بیل۔ بھیڑ۔ بکری اور کتے وہاں پائے جاتے ہیں جہاں کی آب و ہوا اچھی ہوتی ہے۔

دنیا کی تجارت

تمام دنیا کی تجارت دو طرح کی ہے (۱) اندرونی تجارت۔ جو ہر ایک ملک میں ریل۔ دریا۔ نہر اور بذریعہ سڑک ہوتی ہے (۲) بیرونی تجارت۔ جو بذریعہ جہاز ہوتی ہے۔

انگلشیہ کی تجارت لورپول۔ گلاسگو اور ساوتھ یمٹن کے ذریعہ سے کناڈا اور ریاست ہائے متحدہ کے بندرگاہوں سے ہوتی ہے لندن۔ لورپول اور ساوتھ یمٹن کے ذریعہ سے جنوب کی طرف جنوبی افریقہ۔ جنوبی امریکہ اور آسٹریلیا سے ہوتی ہے۔ یورپ کی تجارت مشرق کی طرف میڈیٹرینین۔ نہر سویز اور بحر قلزم کے ذریعہ سے ہندوستان چین اور آسٹریلیا سے ہوتی ہے۔

نوٹ جو جہاز ہندوستان میں نہر سویز بننے کے پہلے افریقہ کے جنوب میں ہو کر تین مہینہ میں کلکتہ پہنچتا تھا وہ بذریعہ نہر سویز ۱۸ دن میں کلکتہ پہنچتا ہے۔ آجکل پناما کی نہر اور بنگئی ہے جس کے پورے ہو جانے سے امریکہ اور یورپ کی تجارت بہت بڑھ گئی ہے۔ اور مغربی کناڈا اور ریاست ہائے متحدہ کا راستہ بہت چھوٹا ہو گیا ہے خشکی کے ٹیلیگراف سمندر کے ٹیلیگرافوں کے ذریعہ سے ہر ایک ملک

سے ملے ہوئے ہیں۔ اسلئے ہر ملک کی خبریں تھوڑے وقت میں آجاسکتی ہیں۔

برّاعظم ایشیا

حدود۔ شمال میں بحر شمالی۔ مشرق میں بحر پیسفک۔ جنوب میں بحر ہند۔ مغرب میں بحر قلزم۔ بحر روم۔ بحر اسود اور یورپ۔ ایشیا اور یورپ کے درمیان قدرتی حد یورال ندی اور کوہ یورال ہیں جو بحر شمالی تک ہیں۔

سمندر کا کنارہ

ایشیا بوجہ اسکی لمبائی اور چوڑائی اور اونچائی۔ امریکہ اور یورپ کی طرح دندانے دار نہیں ہے۔

۱۔ شمالی کنارہ۔ یہ کنارہ نواز میلا سے بحر نگ کے آبنائے تک پھیلا ہوا ہے اور یہ کنارہ نیچا و چپٹا اور ادسر ہے یہاں سال میں آٹھ ماہ تک برف پڑتی ہے اس کنارہ سے لگی ہوئی بہت سی کھاڑی ہیں۔

۲۔ مشرقی کنارہ۔ اس کنارہ پر بہت سے سمندر جزائر کے ذریعہ سے علیحدہ علیحدہ ہوگئے ہیں جیسے بحر بحرنگ الیوشن کے ذریعہ سے پاسفک سے علیحدہ ہوگیا ہے۔

۳۔ جنوبی کنارہ۔ یہ کنارہ یورپ کی طرح ہے اسمیں تین بڑے بڑے جزیرہ نما اندوچین۔ ہندوستان اور عرب ہیں اور اس میں خلیج بنگال وغیرہ ہیں۔ ہندوستان کا ساحل کارومنڈل

اور ملا بار کے نام سے مشہور ہے۔

۴۔ مغربی کنارہ۔ کنارہ میڈیٹرنین۔ بحیرہ اسود اور بحر کاسپین سے گھرا ہوا ہے اور اسی جانب جزیرہ نما ایشیائی مائنر ہے

ایشیا کی خاص خوبیاں

(۱) تمام براعظموں سے بڑا ہے۔
(۲) اس میں بڑے بڑے اندرونی سمندر جھیل۔ دریا۔ جزیرہ اور مجمع الجزائر ہیں
(۳) اس میں اونچے اونچے پہاڑ اور پلیٹو ہیں اور اسکی وسطی زمین سمندر سے زیادہ فاصلہ پر ہے
(۴) اس براعظم میں دنیا کے سب سے زیادہ گھنے بسے ہوئے حصے ہیں اور اس میں مختلف جاندار اور نباتات پائے جاتے ہیں۔
(۵) یہ براعظم تواریخ میں مشہور ہے اور سب سے پہلا آدمی اسی براعظم میں پیدا ہوا تھا۔

بناوٹ اور وسعت

ایشیا کی لمبائی مغرب میں نہر سویز سے مشرق راس شرقی تک تقریباً ۶۷۰۰ میل ہے۔ اور چوڑائی شمال میں راس چلوسکن سے جنوب میں راس رومانیہ تک تقریباً ۵۳۰۰ میل ہے۔ یہ یورپ سے چوگنا ہے اور اس کی شکل ذوار بعۃ الاضلاع نما ہے۔

راس

چلوسکن۔ شمالی سیریا میں۔ راس شرقی۔ آبنائے بہرنگ پر لوپاٹکا۔ جزیرہ نما کمسکاٹکا کے جنوب میں۔ ہنو چین کے مشرق میں۔ رومانیہ ملایا کے جنوب میں۔ کمبوڈیا۔ انام کے جنوب میں۔ نگریس۔ برہما کے جنوب میں۔ راس کماری۔ ہندوستان کے جنوب میں۔ راس الحد عرب کے مشرق میں۔ راس بابا ایشیائی مائنر کے مغرب میں۔

خاکنائے اور آبنائے

(۱) خاکنائے کرا۔ جو ملایا اور شیام کو ملاتا ہے۔
(۲) خاکنائے سویز۔ اس کو کاٹ کر نہر بنائی گئی ہے۔
(۱) آبنائے بیرنگ۔ بحر پیسفک اور بحر شمالی کے وسط میں۔
(۲) مکاسر۔ سیلبیز اور بورنیو کے درمیان۔
(۳) کوریا۔ بحر ازرق کو بحر جاپان سے ملاتا ہے۔
(۴) سنڈا۔ جاوا اور سماٹرا کے درمیان۔
(۵) ملاکا۔ سماٹرا اور ملایا کے درمیان۔
(۶) آبنائے پاک۔ ہندوستان اور لنکا کے درمیان۔
(۷) ہرمز۔ خلیج فارس اور بحر عرب کے درمیان
(۸) باب المندب۔ بحر قلزم اور بحر عرب کے درمیان۔

بحر اور خلیج

شمال میں - خلیج اوبی - مشرق میں - بحر کمسکاٹچکا - خلیج عنادر سپیریا کے
شمال مشرق میں - بحر ارکٹک سپیریا کے مشرق میں بحر جاپان - جاپان اور کوریا
کے درمیان - بحر ازرق اور خلیج بحلی چین کے مشرق میں - خلیج ٹانکن -
ٹانکن کے مشرق میں - بحر چین - انڈوچین کے مشرق میں -

جنوب میں - خلیج سیام - سیام کے جنوب میں - خلیج مرتبان - پیگو کے جنوب میں -
خلیج بنگال - خلیج مینار - ہندوستان کے جنوب میں - بحر عرب - خلیج کھمبات
اور خلیج کچھ - ہندوستان کے مغرب میں - خلیج عمان - عرب کے جنوب
مشرق میں - خلیج فارس - ایران اور عرب کے درمیان - خلیج عدن - عرب
اور افریقہ کے درمیان - مغرب میں - بحر کاسپین - روس اور ترکستان
کے درمیان - بحر قلزم عرب اور افریقہ کے درمیان -

جزیرے

شمال میں - نیو سائبریا - بحر شمال میں -
مشرق میں - جزائر ایلوشین - کیورائل - سنگھالین - جاپان ہنڈ - یسو -
سکوک - کیوسو اور کنسن شامل ہیں - لوچو - چوسن - فارموسا - ہانگ کانگ
ہنین - فلپائن - جزائر بحر پیسفک میں ہیں -
جنوب مشرق میں - مجمع الجزائر شرقی جس میں سماترا - جاوا - بلی - لومبوک
سمبابا - تمور - بورنیو - سلیبز ملکا - سنگاپور اور پیانگ وغیرہ ہیں -

جنوب میں۔ انڈمان نکوبار۔ لنکا۔ لکادیپ اور مالدیپ بحر ہند میں ہیں۔
مغرب میں۔ بحرین۔ خلیج فارس میں۔ پیرم۔ بحر قلزم میں سائپرس اور
روڈس۔ بحر روم میں۔

جزیرہ نما

مغرب میں۔ ایشائی منیر۔ بحر روم اور بحر اسود کے درمیان۔
جنوب میں۔ عرب۔ ہندوستان۔ انڈوچین اور ملایا۔
مشرق میں۔ کوریا منچوریا کے جنوب میں۔ کمسکاٹکا سیبیریا کے مشرق میں

پہاڑ

کوہ یورال۔ یورپ اور ایشیا کے درمیان کوہ کیشش (اس کی چوٹی
البرز ۱۸۵۰۰ فیٹ بلند ہے) بحر اسود اور بحر کاسپین کے درمیان۔ آرمینیا
(اونچی چوٹی اراراٹ ۱۶۹۲۵ فیٹ) ایشائی ٹرکی کے مشرق میں
ٹارس۔ ایشائی منیر میں لبنان۔ سیریا میں۔ فلسطین میں سینائی
اور ہوریب عرب میں۔ البرز۔ ایران کے شمال میں۔ پاروپامس اور
ہندوکش۔ افغانستان میں۔ قراقرم اور ہمالیہ ہندوستان کے شمال
میں۔ ہمالیہ کی اونچی چوٹیاں ایورسٹ ۲۹۰۰۲ فیٹ۔ کنچن جنگا ۲۸۱۵۰ فیٹ
دھولاگر ننگا پربت۔ نندا دیوی۔ چملاری۔ اور گوسین تھن
ہمالیہ کے مغربی سلسلے۔ کوہ سفید کوہ سلیمان۔ ہالہ اور کیرتھر ہیں
ہمالیہ کے مشرقی سلسلے۔ گارو۔ کھسیا جینتیا۔ پٹ کوئی۔ ناگا

اور لوشائی آسام ہیں۔
یرا۔ جٹ گانوں۔ ارا کان یوما۔ ہندوستان اور برہما کے درمیان
بندھیاچل۔ رست پڑا مغربی گھاٹ۔ مشرقی گھاٹ اور نیلگری جنوبی
ہندوستان میں۔
التائی یا ونونی۔ اسٹانو وائی۔ ایشائی روس میں یونہلنگ
یون لنگ کھنگن۔ چین میں کونلن۔ تبت کے شمال میں۔ تھیان شان
ترکستان کے شمال میں۔

ایشیا کے کوہ آتش فشاں

فیوجی یوما۔ جاپان میں۔ کلوچیسکیا کمسچاٹکا میں ڈیماینڈ۔ ایران میں۔

ایشیا کے پلیٹو

(۱) پامیر (بام دنیا) ہندوکش کے شمال وسط ایشیا میں اسکی اونچائی ۱۲ ہزار
فیٹ کے قریب ہے۔
(۲) تبت کا پلیٹو۔ ۱۳ ہزار فیٹ (
(۳) پلیٹو منگولیا۔ منگولیا میں۔
(۴) ایران کا پلیٹو
(۵) ارمین پلیٹو۔ ایشائی مائنر میں۔ (۶) عرب کا پلیٹوا (۷)
مغربی پلیٹو۔

ایشیا کے دریا

(۱) بحر شمالی میں گرنے والے۔ اوبی (جس کی معاون آرتش ہے) ینیسی (جس کی معاون انگارا ہے) اور لینا۔ یہ دریا سیبیریا میں ہیں۔

(۲) بحر پیسفک میں گرنے والے۔ سی کیانگ۔ ہانگ ہو۔ یانگٹ سی کیانگ یہو۔ اور چو کیانگ۔ چین میں امور۔ یہ ندی سیبیریا اور منچوریا کی حد بنائی گئی۔

(۳) بحر چین میں گرنے والے۔ منیم اور میکیانگ۔ اندو چین میں ہیں۔

(۴) خلیج مرتبان میں گرنے والے ایراوتی۔ سالون۔ ستانگ برہما میں

(۵) خلیج بنگال میں گرنے والے۔ برہمپتر۔ گنگا۔ مہاندی۔ گوداوری۔ کرشنا اور کاویری ہندوستان میں۔

(۶) بحر عرب میں گرنے والے۔ نربدا۔ تاپتی اور سندھ۔ ہندوستان میں

(۷) خلیج ایران میں گرنے والے۔ یوفریٹز اور ٹائی گریز۔ جو میسوپوٹامیہ کو سیراب کرتی ہیں۔

درمیانی دریا آمو اور سیر ترکستان میں بہہ کر بحر ارل میں گرتی ہیں ال تھیان شان سے نکلکر بالکش جھیل میں گرتی ہے۔ یورال ندی۔ بحر کاسپین میں گرتی ہے۔ ترم۔ روسی ترکستان میں ہے۔ اور لانیار جھیل میں گرتی ہے۔ کر۔ روسی ترکستان میں ہے۔ اور بحر کاسپین میں گرتی ہے جارو عرب میں بہہ کر۔ بحر مردار میں گرتی ہے۔ ہلمند۔ ہری رود۔ افغانستان میں بہتی ہیں۔ اور جرب جھیل میں گرتی ہیں۔

ایشا کی جھیل

بیکال۔ میٹھے پانی کی سب سے بڑی ایشیا کی جھیل ہے۔ کاسپین۔ کھاری پانی کی دنیا میں سب سے بڑی جھیل ہے۔ بالکش۔ جنوبی مغربی سیبریا میں ہے ارل۔ روسی ترکستان میں۔ لونبار۔ چینی ترکستان میں کوکنار۔ پالٹی۔ چارگٹ۔ تبت میں۔ مانسرور ستلج کے مخرج کے قریب ہے۔ ہامون۔ آرمیہ۔ ایران میں۔ چلکا۔ پلی کٹ۔ ہندوستان کے مشرقی کنارہ پر تنزگول اور وان۔ ایشیائی ٹرکی میں۔ بحر مردار۔ دنیا میں سب سے نیچی جھیل ہے سیبریا میں ہے۔ سانبھر۔ راجپوتانہ میں اور ولر کشمیر میں۔

ممالک غیر کی سلطنت

برٹش سلطنت۔ ہندوستان معہ برہما (عرب میں) جزیرہ پیرم بحر قلزم میں سائپرس بحر ہند کی ٹرس میں لکدیپ۔ مالدیپ۔ بحر عرب میں۔ انڈمان نیکو دار خلیج بنگال میں۔ اسٹریٹ سٹیل مینٹ خیین پنانگ ملکا۔ سنگاپور اور جزیرہ ہیں۔ ریاست ہائے ملایا۔ ہانگ کانگ چین کے مشرق میں۔ دی ہے دی چین کے شمال و مشرق میں۔ اور سراوک و شمالی بورنیو۔ برونی بورنیو کے شمال مغرب میں۔

لاو نار۔ بورنیو کے قریب۔

(۲) فرانسیسی سلطنت۔ پانڈیچیری۔ کاری کال۔ ماہی اور چندرنگر ہندوستان

یں کو چین، چین، ٹانکن۔ کمبوڈیا۔ اور ریاست ہائے انام۔ انڈوچین کے شمال مشرق ہیں۔

(۳) ڈچ والوں کی سلطنت۔ سماترا۔ جاوا۔ سلیبز۔ جنوبی بورنیو اور ملکا۔

(۴) پرتگال والوں کی سلطنت۔ گووا۔ ڈامن۔ ڈیو اور پنجم ہندوستان میں مکاو جنوبی چین ہیں۔

(۵) امریکہ والوں کی سلطنت۔ فلپائن۔

ایشیا کی آب وہوا

شمالی حصہ یعنی سیبریا اتنا سرد ہے کہ دریا اور جھیل تک جم جاتے ہیں وسط ایشیا میں خاص چین جاپان اور ایشائی کیسر بہت گرم ہی بہت سرد۔ مگر جنوبی ملکوں میں جیسے عرب ہندوستان اور انڈوچین کی آب وہوا گرم اور نم ہے۔ کورو سیسو (کالی ندی) جاپان کی آب وہوا کو اچھا کرتی ہے

ایشیا کی پیداوار

(۱) نباتات۔ گیہوں۔ جو۔ باجرہ۔ مکا۔ ہندوستان۔ ایشیائی منیر اور ایشیا کے مشرق ہیں۔

(۲) چاول بنگال۔ برہما اور انڈوچین ہیں۔

(۳) چائے۔ ہندوستان۔ چین اور جاپان ہیں۔

(۴) تماکو۔ ہندوستان۔ جاپان اور ایشیائی منیسر میں۔
(۵) روئی۔ ہندوستان۔ ایشائی۔ منیسر ترکستان اور چین میں۔
(۶) کافی۔ لنکا میں۔
(۷) نیل اور جوٹ۔ ہندوستان میں۔
(۸) کافور۔ چین اور جاپان میں۔
(۹) ایکھ۔ ہندوستان میں۔
(۱۰) دوائیاں اور مصالحہ۔ جنوبی ایشیا اور مجمع الجزائر شرقی میں۔
(۱۱) ناریل۔ بحر ہند کے ساحل پر۔
(۱۲) خشک پھل۔ افغانستان۔ ترکستان اور ایران میں۔
(۱۳) افیون ہندوستان۔ ایران اور چین میں۔
(۲) معدنی اشیاء۔ سونا۔ اور چاندی۔ یورل اور التائی میں۔ اور جنوبی ہندوستان میں۔ کوئلہ اور لوہا چین۔ جاپان۔ ہندوستان۔ ایران اور ایشیائی
تانبہ اور سیسہ۔ ہندوستان۔ سیلبیریا اور جاپان میں۔
ٹین۔ جزیرہ نما ملایا میں۔
مٹی کا تیل۔ برہما۔ آسام۔ کوہ کاکیشں اور کاسپین کے کنارے کنارے پایا جاتا ہے
لعل اور نیلم۔ برہما اور لنکا میں۔
نمک چٹانوں اور جھیلوں اور سمندر کے پانی سے نکالا جاتا ہے۔
(۳) جانوروں سے پیداوار۔
(۱) سمبور۔ سیلبیریا اور ترکستان میں۔
(۲) اون۔ کاشمیر۔ ایران۔ افغانستان اور ایشیائی منیسر میں۔
(۳) ریشم۔ ہندوستان۔ ایران۔ ایشائی منیسر۔ چین اور جاپان میں۔

(۴) چمڑا۔ ہندوستان میں۔

(۵) موتی۔ خلیج منار اور خلیج ایران میں۔

ایشیا کی دستکاری

(۱) ہندوستان میں۔ چار۔ افیون۔ نیل۔ گنا۔ شال۔ ریشم۔ روئی اور جوٹ کا کام ہوتا ہے۔

(۲) جاپان میں چار۔ ریشم۔ دیا سلائی۔ کلیں اور جہازوں کا بنانا۔

(۳) چین میں چار۔ افیون۔ ریشم۔ چینی برتن۔

(۴) ایران اور افغانستان میں شال اور بوٹے کاری کا کام۔

(۵) ایشائی منیر میں ریشم اور شترنجی۔

ایشیا کے ملکی حصے

ملک	دارالسلطنت
(۱) ہندوستان	دلی
برہما	رنگون
(۲) اندو چین جسمیں ملایا سیام۔ کوچین چین۔ ٹانکن۔ انام اور کمبوڈیا شامل ہیں	بنکاک
(۳) سلطنت چین (تبت۔ منگولیا۔ منچوریا چینی ترکستان	پیکن
(۴) کوریا (اب جاپان میں شامل ہے)	سیول۔

ملک	دارالسلطنت
(۵) جاپان	ٹوکیو
(۶) افغانستان	کابل
(۷) بلوچستان	قلات
(۸) ایران	طہران
(۹) عرب	مسقط
(۱۰) ایشیائی ٹرکی - آرمینیہ - جارجیہ کردستان میسوپوٹامیہ - سیریا اور حجاز)	سمرنا
(۱۱) ایشیائی روس (سائبیریا خیوا - بخارا - روسی ترکستان کاشغر - اور کاکیشین کا صوبہ	ارکوٹسک ٹفلس
(۱۲) لنکا	کولمبو

ہندوستان کا حال

ہندوستان بہت گنجان - اس کی حدود قدرتی طور پر محفوظ - اس کی آب و ہوا تمام ملکوں سے اچھی - زمین زرخیز - پیداوار بہت طرح کی افراط سے ہونے والی بلحاظ آبادی دوسرے نمبر پر برٹش سلطنت کی تین چوتھائی آبادی ہندوستان میں ہے - اس کے آدمی تمام منطقہ کے آدمیوں سے تہذیب یافتہ ہونیکے سبب یہ ملک برٹش سلطنت میں بیش قیمت جواہر کہلایا ہے -

حدود - شمال میں کوہ ہمالیہ - مشرق میں اندرچین - جنوب میں بحر ہند

مغرب میں افغانستان ایران اور بحر عرب۔
وسعت۔ شمال میں ننگا پربت سے جنوب میں راس کماری تک ۲ ہزار میل
چوڑائی مغرب میں بلوچستان سے برہما کے مشرق تک ۲۵۰۰ میل ہے۔
آبادی۔ ۱۹۱۱ء میں ۳۰ کروڑ کے قریب تھی۔

ہندوستان کی طبعی صورت

ہندوستان زمین کے لحاظ سے چار قدرتی حصوں میں منقسم ہے۔
(۱) پہاڑی ملک۔ جس میں ہمالیہ اور اس کے جنوبی اور مشرقی سلسلے شامل ہیں
(۲) گنگا کا میدان۔ جو ہمالیہ کے جنوب میں ہے جسمیں سندھ۔ گنگا۔ برہمپترا اور
ان کے معاون دریاؤں کی گھاٹیاں شامل ہیں۔
(۳) ٹیبل لینڈ جسمیں جنوبی پلیٹو اور وسطی ہندوستان شامل ہے۔
(۴) کنارے کی زمین۔ اس میں وہ زمین کا حصہ جو مشرقی گھاٹ اور خلیج بنگال
کے درمیان میں ہے اور دوسرا مغربی گھاٹ اور بحر عرب کے درمیان واقع ہے

ٹیبل لینڈ

جنوبی پلیٹو جسمیں تمام جزیرہ نما شامل ہے اور اُسکا جنوبی حصہ میسور کا پلیٹو
کہلاتا ہے۔ مالوہ کا پلیٹو بندھیاچل اور کوہ اراولی کے درمیان واقع ہے

ہندوستان کا میدان

شمالی میدان۔ یہ میدان ۲۰۰ میل سے ۵۰۰ میل تک چوڑا ہے اور کسی مقام
پر ایک ہزار فیٹ سے زیادہ اونچا نہیں ہے۔ یہ پشاور سے کراچی تک پھیلا ہوا ہے

اِس کی زمین زیادہ زرخیز ہے۔

ہندوستان کی راس

منجھ۔ کراچی کے قریب۔ راس ڈیو۔ گجرات کے جنوب میں۔ ڈنڈوا۔ لنکا کے جنوب میں۔ راس کماری ہندوستان کے جنوب میں۔ پالیمراس کٹک کے قریب۔ نگریس۔ پیرو کے جنوب میں

ہندوستان کے خلیج اور آبنائے

خلیج کچھ۔ رن کچھ۔ خلیج کھمات۔ کوچین اور ملادار کے بیک واٹر۔ مغربی کنارے پر۔
آبنائے پاک۔ خلیج منار۔ ہندوستان اور لنکا کے درمیان خلیج مرتبان پیگو کے جنوب میں۔

ہندوستان کے جزیرے

لکدیپ۔ مالدیپ۔ بحر عرب میں لنکا۔ ہندوستان کے جنوب میں۔ انڈمان و نیکوبار۔ خلیج بنگال میں۔ ساگر اور ڈیلٹا منڈ۔ گنگا کے دہانہ پر

ہندوستان کے دریا

(۱) دریا سندھ۔ تبت کی جھیل مانسرور سے نکل کر بحر عرب میں گرتی ہے ستلج۔ بیاس۔ راوی۔ چناب۔ جھیلم۔ جن کی وجہ سے پنجاب نام پڑا ہے ملکر پنج ند کے نام سے مٹھن کوٹ کے پاس سندھ میں ملتی ہیں

ان کے علاوہ شیوک - گلگٹ - کابل اور قرم بھی اپنے معاون دریاؤں کے ساتھ سندھ میں گرتی ہیں -

(۲) لونی کوہ اراولی سے نکلکر رن کے کچھ میں گرتی ہی - گنگا - (۱۵۰۰ میل) گنگوتری مقام سے جو ہمالیہ میں ہے نکلکر خلیج بنگال میں گرتی ہی اسکے معاون دریا جمنا - گھاگھرا - سون - رام گنگا - گومتی - گنڈک - کوسی - لونس اور کرمناسہ ہیں - سمندر سے ۲۰۰ میل کے فاصلہ پر دریا گنگا دو حصوں میں منقسم ہو جاتا ہے - مشرقی شاخ پدما - اور مغربی بھاگیرتی بعد میں ہگلی کہلاتی ہے جمنا - کوہ ہمالیہ سے نکلکر الہ آباد پر گنگا سے ملتی ہے - اس کے معاون دریا چمبل - سندھ - بیتوا اور کین ہیں - دریا برہمپتر - ہمالیہ کے شمالی حصہ سے نکلکر گنگا کی مشرقی شاخ کو چھوتی ہوئی خلیج بنگال میں گرتا ہے - یہ تبت میں سانپو - آسام میں دہانگ اس کی مغربی شاخ کونائی - اور مشرقی شاخ میگھنا - کہلاتی ہے -

جنوبی دریا نربدا - تاپتی - بحر عرب میں گرتے ہیں - گوداوری - کرشنا کاویری خلیج بنگال میں گرتی ہیں - مہا ندی نواگڈھ کی پہاڑیوں سے نکلکر خلیج بنگال میں گرتی ہے -

ہندوستان کی آب و ہوا

پہاڑوں کے علاوہ تمام ہندوستان گرم ہے - ہندوستان کی آب و ہوا پر مانسون کا بڑا اثر پڑتا ہے - مغربی کنارے پر جنوبی مغربی مانسوں سے بہت بارش ہوتی ہے - برہمپتر کی گھاٹی میں زیادہ بارش ہوتی ہی اور چیراپونجی میں تقریباً ۵۰۰ انچ کے سالانہ بارش ہوتی ہی -

دستکاری

مٹی کے برتن پنجاب اور سندھ میں - سونے اور چاندی کے گوٹے کا کام آگرہ

ہیں۔ شال۔ کشمیر اور پنجاب میں جواہرات کا کام اور اونی کام اور چمڑے کی چیزیں کانپور میں۔ رنگنا اور لکڑی پر نقاشی ہر جگہ پر ہوتی ہے۔

انتظام کا طریقہ اور ہندوستان کے ملکی حصے

ہندوستان برٹین اور آئرلینڈ کے راجہ کے انتظام میں ہے جو کہ ہندوستان کا مہاراجہ کہلاتا ہے۔ اِس کے انتظام کا طریقہ سیکرٹری آف اسٹیٹ اور اسکی کونسل جو انگلینڈ میں ہے اور وائسرائے اور اس کی کونسل جو ہندوستان میں رہتی ہے کرتی ہے۔

برٹش گورنمنٹ کی نگرانی میں

(ا) بمبئی۔ مدراس اور بنگال گورنروں کی زیر نگرانی۔

(۲) ممالک متوسط جو برار۔ آسام معہ منی پور۔ شمالی مغربی سرحدی صوبہ اجمیر اور میرواڑہ۔ کورگ۔ برٹش بلوچستان انڈمان اور نیکووار جزیرے اور دہلی چیف کمشنروں کی نگرانی میں ہیں۔

(۳) بہار۔ اوڑیسہ معہ چھوٹے ناگپور۔ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ۔ پنجاب اور برہما گورنروں کی نگرانی میں ہیں۔

(ب) ریاست ہائے محفوظ۔

ریاست ہائے محفوظ ہندوستان کے اِن حصوں کو کہتے ہیں جنکا انتظام راجہ اپنے آپ کرتے ہیں اور اپنی فوج کا خرچ آپ دیتے ہیں مگر ایک دوسرے کے ساتھ ملکی انتظام میں باتیں نہیں کر سکتے وہ اندرونی کاموں کا انتظام ایک برٹش افسر کی مدد سے جس کو وائسرائے مقرر کرتا ہے کرتے ہیں۔

بڑی بڑی ریاستیں۔ حیدرآباد۔ کاشمیر۔ بڑودہ اور میسور ہر ایک رزیڈنٹ کی زیر نگرانی ہیں۔ اور چھوٹی چھوٹی ریاستیں۔ اودے پور۔ جے پور۔ جودہ پور الور۔ کوٹہ۔ بیکانیر۔ بھرت پور۔ ٹونک۔ بوندی۔ کرولی۔ دہول پور جیسلمیر اور سروہی ہیں۔

ان سے چھوٹی چھوٹی ریاستیں جو لوکل گورنمنٹ کے زیر نگرانی ہیں۔ ان میں سے خاص خاص کوبڑا کی پہاڑیاں اور شکم بنگال میں منی پور آسام میں رامپور اور گڈھوال ممالک متحدہ آگرہ داودہ میں۔ پٹیالہ۔ نابھا جھند۔ کپور تھلا۔ چمبا۔ فرید کوٹ۔ اور بہاولپور پنجاب میں۔ کچھ اور کاٹھیاوار۔ کولہاپور۔ بمبئی میں۔ ٹراون کور مدراس میں۔

(س) خود مختار ریاستیں۔ نیپال اور بھوٹان

(د) سلطنت ممالک غیر۔

(۱) پرتگال والوں کی۔ گوآ۔ ڈامن۔ پنجم۔ ڈیو۔

(۲) فرانس والوں کی۔ پانڈیچیری۔ کاریکال۔ ماہی۔ نیام اور چندر نگر

برہما

برہما کا انتظام ایک لفٹنٹ گورنر کرتا ہے اراکان ڈیوما پٹنا مرم یوما اور پگو یوما پہاڑ ہیں۔ اس صوبہ میں بودھ مذہب پھیلا ہوا ہے۔ ہیرا۔ لعل اور بہت سے بیش قیمت پتھر۔ چانول۔ مٹی کا تیل اور لکڑی کثرت سے ہوتی ہے۔ روئی۔ مکا۔ باجرہ۔ دال۔ ساگون کے پیڑ بھی کثرت سے ہوتے ہیں

برہما دو حصوں میں منقسم ہے۔

(۱) اپر برہما (۲) لوار برہما۔

برہما کے دریا

(۱) اراوتی (۹۰۰ میل) اسمیں اسٹیمر جا سکتے ہیں۔ خلیج مرتبان میں گرنیکے پہلے اس کی بہت سی شاخیں ہو جاتی ہیں۔ ان میں سے خاص بسین اور رنگون چینبل ہیں۔ اراوتی برہما کی سب سے مشہور ندی ہے۔
(۲) چیندون۔ اراوتی کا معاون دریا ہے۔ اس کا معاون دریا میٹج اور موہی ہیں
(۳) سالون۔ خلیج مرتبان میں مولمین کے قریب گرتی ہے
(۴) ستانگ۔ یہ ندی اراوتی اور سالون کے درمیان ہے۔

برہما کے جزیرہ

اراکان کے کنارے کے قریب رام ری۔ چیڈوا۔ آتش فشاں ہیں۔ چار جزیرہ راس نگریس۔ راس اچین کے درمیان ہیں۔ پیری بیرس۔ کوکوس۔ انڈمان اور نیکوبار۔

آب و ہوا

برہما کی آب و ہوا گرم اور مرطوب ہے۔ پہاڑیوں پر آب و ہوا اوسط درجہ کی ہے بارش یہاں کثرت سے ہوتی ہے۔

برہما کی تجارت

پہاڑی ملک ہونے کے سبب سے راستہ بڑا مشکل ہے۔ رنگون مانڈلے سے اور شمالی برہما بذریعہ ریل ملا ہوا ہے۔ آنیوالی چیزیں۔ روئی کا سامان۔ دھات

جانیوالی چیزیں۔ چاول۔ ساگون۔ مٹی کا تیل۔ اناج۔ چمڑا اور ربڑ۔ اور لعل اوزار۔ اور ریشم۔

مشہور شہر

رنگون۔ برہما کا دارالسلطنت ہے اور ہندوستان کا تیسرا بندرگاہ ہے اور چاول ساگون اور مصالحہ یہاں سے بھیجے جاتے ہیں۔
مانڈلے۔ اپر برہما کا دارالسلطنت ہے۔ آوا۔ پرانا دارالسلطنت ہے، بھامو یہ مقام تجارتی راستہ پر ہے مولمین۔ سالون کے کنارے پر ساگون کا بڑا تجارتی مرکز ہے۔ بسین۔ دریا بسین کے دونوں طرف بسا ہوا ہے۔ اکیاب برہما کا تیسرا بندرگاہ ہے۔ امہرسٹ۔ ٹوای۔ مرگوئی۔ تناسرم کے کنارے پر بندرگاہ ہیں۔ پیگو۔ ریلوے کا مرکز ہے۔ سگین۔ امرپورا۔ پگان۔ پرانی راجدھانی ہیں۔ ٹونگو۔ میں چھاونی ہے۔

سرحدی برہما

سرحدی برہما میں مندرجہ ذیل شامل ہیں۔
(۱) کچین پہاڑیاں۔ اِن پہاڑیوں پر رہنے والے آدمیوں کے کام میں سرکار دخل انداز نہیں ہوتی اگر وہ لڑائی جھگڑا نہ کریں۔
(۲) چن پہاڑیاں۔ یہ بنگال اور برہما کے درمیان واقع ہے اِس کے رہنے والے برٹش کے زیر حکومت ہیں۔
(۳) شان ریاستیں۔ یہ ریاست برٹش کی زیر حکومت ہیں
(۴) کرینی۔ یہ زمین دریا سالون پر جنوبی شان اسٹیٹ کے نیچے ہے اور برٹش سلطنت میں شامل ہے۔

دہلی کی کمشنر شپ

دہلی ہندوستان کی موجودہ دارالسلطنت ہے۔ بذریعہ چیف کمشنر اس کا انتظام ہوتا ہے۔ یہ وائسرائے کے رہنے کی جگہ ہے۔ یہ دارالسلطنت کلکتہ کی جگہ پر ۱۲ دسمبر ۱۹۱۲ء کو مہاراجہ جارج پنجم کے کارونیشن دربار کے وقت بنائی گئی تھی

دہلی تجارت کا مرکز ہے۔ سونے اور چاندی کے گوٹہ۔ ململ کے کام کے لئے مشہور ہے۔ یہ تواریخی مشہور مقام ہے۔

ہندوستان کے مشہور شہر

بنگال میں۔ کلکتہ دریائے ہگلی پر بنگال گورنمنٹ کا مقام اور بڑا تجارتی بندرگاہ ہے اسکی عمارتیں بہت خوبصورت ہیں یہاں روئی اور جوٹ کے کارخانے ہیں۔

ڈھاکہ۔ پرانے زمانہ میں مسلمانوں کی دارالسلطنت تھی ململ اور جوٹ کی تجارت اور سونے چاندی اور ہاتھی دانت کی نقاشی بہت عمدہ ہوتی ہے۔

مرشد آباد۔ ریشم سونا اور چاندی کے بیل بوٹے اور ہاتھی دانت کی نقاشی کے لئے مشہور ہے۔

چٹگانوں۔ جوٹ۔ چاول اور چائے بھیجنے کا مشہور بندرگاہ ہے۔

رانی گنج۔ اسنسول۔ کوئلہ کی کان کے لئے مشہور ہے۔

بردوان۔ لوہار کے کام کے لئے مشہور ہے۔ مدناپور۔ پیتل اور تانبے کے اوزاروں کے لئے مشہور ہے۔

بہرام پور۔ ریشم کے کام کے لئے مشہور ہے۔ دارجلنگ۔ انگریزوں کے ہوا کھانے کی جگہ ہے۔ آسام میں سلہٹ آم اور نارنگی کے لئے مشہور ہے۔ شلانگ انگریزوں کے ہوا کھانے کی جگہ ہے شو ساگر ڈبروگڈھ۔ چائے کے خاص مقام ہیں۔

ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں۔

الہ آباد۔ گنگا اور جمنا کے سنگم پر اس صوبہ کا دارالسلطنت ہے۔ اور تیرتھ استھان بھی ہے۔ یہاں اکبر کا تعمیر کردہ قلعہ موجود ہے۔

بنارس۔ ہندوؤں کا پاک مقام ہے اور مندر اور نہانے کے گھاٹ اور پیتل کے کام کے لئے مشہور ہے

کانپور۔ صوبہ کا تجارتی شہر ہے یہاں روئی۔ اون اور جوٹ کی کلیں ہیں یہاں چمڑے کا کام بہت اچھا ہوتا ہے اور غلہ کی تجارت بکثرت ہوتی ہے۔

ہردوار۔ متھرا۔ اور اجودھیا ہندوؤں کے تیرتھ استھان ہیں۔

لکھنؤ۔ نواب کا دارالسلطنت تھا زیادہ گنجان آباد ہے۔ اس میں بہت سی خوبصورت عمارتیں ہیں۔ یہاں سونے اور چاندی کا کام و سوزن کاری اچھی ہوتی ہے

آگرہ۔ پرانے زمانہ میں مسلمانوں کا دارالسلطنت تھا۔ تاج محل اور دیگر عمارتوں کے لئے و نیز سنگ تراشی کے لئے مشہور ہے۔

لنڈھورا۔ منصوری۔ نینی تال۔ اور الموڑا۔ انگریزوں کے ہوا کھانے کے مقام ہیں

بہار و اڑیسہ میں۔

پٹنہ۔ پرانے زمانہ میں مہاراجہ مہانند کا دارالخلافت تھا۔ تجارت کا مرکز اور صوبہ کا دارالخلافت ہے۔

گیا۔ ہندوؤں کا تیرتھ استھان ہے۔ کٹک۔ چاندی کے زیوروں کے لئے مشہور ہے۔ پوری یہاں جگناتھ جی کا مندر ہے۔ رانچی۔ چھوٹے ناگپور کا مشہور شہر ہے

ممالک متوسط میں۔

ناگپور۔ بھونسلا کا دار السلطنت تھا۔ یہاں کی نارنگی مشہور ہیں۔

جبل پور۔ ایک تجارتی شہر ہے۔ ایسٹ انڈیا ریلوے کا اسٹیشن ہے۔

امراوتی۔ روئی کی تجارت کا مرکز ہے۔

ساگر۔ یہاں پر چھاونی ہے۔

پچمری۔ کوہ ست پڑا پر انگریزوں کے ہوا کھانے کی جگہ ہے۔

سیتا بلدی۔ یہاں پر گرمیوں میں انگریز لوگ رہتے ہیں۔

برورہ۔ کوئلے کی کان کے لئے مشہور ہے۔

پنجاب میں۔

لاہور۔ صوبہ کا دار السلطنت اور لفٹنٹ گورنر کے رہنے کا مقام ہے اس کے قریب میاں میر کی چھاونی ہے۔ امرتسر۔ سکھوں کا تیرتھ استھان ہے۔ اور سنہری مندر کشمیری شال اور شترنجی کے لئے مشہور ہے۔ فیروزپور و جلندھر فوجوں کے رہنے کے مقام ہیں۔ انبالہ۔ ایک تجارتی شہر اور چھاونی کے لئے مشہور ہے اس کے جنوب میں تھانیسر۔ بہت مشہور لڑائی کی جگہ ہے۔

شملہ۔ گرمیوں میں وائسرائے کے رہنے کی جگہ ہے ملتان۔ بہت پرانا شہر ہے اور فوجوں کی چھاونی اور نقش دار برتن اور کھیریل کے لئے مشہور ہے۔ راولپنڈی۔ ہندوستان میں سب سے بڑا فوجی مقام ہے۔ لودھیانہ شال نشمینہ اور پگڑیوں کے لئے مشہور ہے۔ مری۔ انگریزوں کے ہوا کھانے کی جگہ ہے۔

ممالک مغربی و شمالی سرحدی صوبہ۔

پیشاور۔ یہ تجارت کا مرکز ہے اور باہر فوجوں کے روانہ کرنے کا مقام ہے۔
کوہاٹ۔ قرم کی گھاٹی پر قائم ہے۔

بمبئی میں۔

بمبئی۔ پریسیڈنسی کا دار الخلافت خوبصورت بندرگاہ اور تجارتی مرکز ہے اور یہ روئی کی تجارت کا خاص مرکز ہے۔
کراچی۔ سے پنجاب۔ سندھ۔ کاٹھیاوار۔ شمالی مغربی صوبہ کی پیداوار باہر روانہ کیجاتی ہے۔ سورت۔ تاپتی پر بڑا بندرگاہ تھا۔ یہاں پر ۱۶۱۳ء میں انگریزوں نے خردعات میں کارخانہ قائم ہوا تھا۔ ناسک۔ ہندوؤں کے پتبرک کی جگہ ہے۔ ستارہ۔ مرہٹہ راجاؤں کا دار الخلافت تھا۔ بیل گاؤں میں بڑی چھاونی ہے دھاروار۔ تجارتی مقام ہے۔ پونا۔ پیشواؤں کا دار الخلافت تھا۔ یہ فوج کے رہنے کی جگہ ہے احمد آباد۔ گجرات کا دار الخلافت تھا اور روئی و دستکاری کے لئے مشہور ہے۔ بیجاپور میں پرانے زمانہ کی خوبصورت مسجدیں اور قبریں ہیں۔ شولاپور۔ دستکاری کا مرکز ہے۔
حیدر آباد (سندھ) یہ پرانا شہر ریشم اور سنہری بیل بوٹوں کے لئے مشہور ہے۔ سندھ کے امیروں کی قبریں ہیں۔

مدراس میں

مدراس۔ یہ دار السلطنت ہے اور تجارتی بندرگاہ ہے۔ ترچناپلی۔ ہندو مندر کے لئے مشہور ہے۔ مدورا۔ ہندوؤں کے تیرتھ کا مقام ہے۔
اٹکمنڈ۔ کوہ نیلگری پر مدراس گورنمنٹ کے رہنے کی جگہ ہے۔
کانجی ورم۔ ہندوؤں کے پرانے مندروں کے لئے مشہور ہے۔
کالی کٹ۔ مغربی کنارے پر بندرگاہ ہے۔

اجمیر اور میرواڑہ

اجمیر - گورنر جنرل کے ایجنٹ کے رہنے کا مقام ہے یہاں کالج بھی ہے۔
میرواڑہ - کی مردم شماری بہت پھیلی ہوئی ہے۔

بلوچستان ہیں۔

یہ ملک بنجر زمین اور پہاڑی چٹانوں سے ڈھکا ہوا ہے اور یہاں علاوہ کھجور کے اور کچھ پیدا نہیں ہوتا۔ سندھ کے قریب شمال و مشرق میں کچھ اناج پیدا کیا جاتا ہے۔ یہاں سے اون۔ کھال۔ کھجور اور تمباکو۔ ہندوستان کو آتا ہے۔ یہاں کے باشندے بلوچی اور براہوئی ہیں۔ جو بھوک پیاس کو آسانی سے برداشت کر لیتے ہیں اور حد پر لوٹ مار کرتے اور بھاگنے میں گھوڑوں سے زیادہ دوڑتے ہیں۔ انتظام کے لحاظ سے یہ دو حصوں میں منقسم ہے۔

۱- محفوظ بلوچستان - جو بذریعہ گورنمنٹ ہند خان کے قبضہ میں ہے۔
قلات - اِس صوبہ کا دار السلطنت ہے۔

۲- برٹش بلوچستان - کا صدر مقام کوئٹہ ہے جہاں فوج کی چھاونی ہے اِس میں پشین اور سیبی کے ضلعے بھی شامل ہیں۔

لنکا (سیلون)

لنکا کا جزیرہ ہندوستان سے بذریعہ خلیج منار الگ ہوتا ہے مگر جنوبی ہندوستان سے ایک ریل پل آدم پر ہو کر لنکا سے ملتی ہے۔ یہاں کی آب و ہوا وسطی پہاڑی ملک کے علاوہ گرم ہے جنوبی مغربی کنارے پر بارش بہت ہوتی ہے۔

پہاڑ و ندی۔ سب سے بڑا پہاڑ آدم کی چوٹی ہے زمین کا
خاص دریا مہاوی گنگا اور کلاری گنگا ہیں۔

پیداوار۔ خاص پیداوار ناریل۔ چاء۔ الائچی۔ لونگ۔ مرچ
اور ربر کے درخت ہیں۔

یہاں کے آدمی۔ سنگھالی تھیل اور مور ہیں۔

مشہور شہر

کولمبو۔ یہاں کا دار الخلافت اور باہری تجارت کا مرکز ہے
اور دنیا کے مشہور کوئلہ دینے والے بندروں
میں سے ہے۔

کانڈی۔ بودھ مذہب کا تیرتھ استھان ہے۔ ٹرنکو مالی۔ قدرتی
خوبصورت بندرگاہ ہے۔ جافنا۔ میں کم گہرا بندر ہے
اور یہاں چھوٹے چھوٹے اسٹیمر جا سکتے ہیں گال ونگومبو اور
مٹارا ہیں۔

۲۔ انڈو چین کا حال

یہ جزیرہ نما فردرانڈیا جس میں سیام فرنچ انڈو چین انام اور

ٹونگ کونگ ریاست ہائے ملایا اور جنوب میں اسٹریٹ
سیٹلمنٹ کہلاتا ہے۔
صرف سیام ہی اس میں خود مختار سلطنت ہے اس کے
دریا مینام اور میکیانگ ہیں۔ اس کی آب و ہوا ٹیبل
لینڈ اور پہاڑوں پر صحت بخش اور میدان و جنگلوں میں مضر صحت
ہے۔ یہاں کے آدمی بدھ مذہب کے پیرو ہیں۔
پیداوار۔ تانبا۔ سیسہ۔ لوہا۔ اور ٹین۔ چاول۔ گنا۔ تماکو۔ کافی۔
مرچ اور الائچی۔
مشہور شہر۔ بنکاک۔ یہ دار الخلافت ہے یہاں بودھ مذہب کے کھنڈر
پائے جاتے ہیں۔ ایوتھیا۔ پرانا دار السلطنت
ہے۔ چوتوں۔ بندرگاہ ہے۔ ذمہ۔ موہنگ ندی پر
مشہور شہر ہے۔
فرنیچ انڈوچین۔ اس میں کوچین ہے اس میں کمبوڈیا انام اور
ٹونک کونگ۔ شامل ہیں اس میں میکانگ اور سونگ
کوئی (لال ندی) ہیں۔
آب وہوا۔ مضر صحت ہے۔
پیداوار۔ یہاں کی پیداوار کوئلہ چاول لوہا اور تانبا ہے۔
یہاں کے آدمی بودھ مذہب کے پیرو ہیں۔
مشہور شہر سیگون۔ فرنچ کے قبضہ میں ایک بندرگاہ ہے۔ ہنوئی۔ ٹونگ

کونگ کی دارالسلطنت ہے۔ ہیو۔ محفوظ شہر اور اناّم کا دارالسلطنت ہے۔

ریاست ہائے ملایا

یہ ریاستیں اندو چین کو پورا کرتی ہیں یہ جنگلوں سے ڈھکی ہوئی ہیں اس میں پینام۔ پھانگ اور جوہور کی ریاستیں شامل ہیں۔
مشہور شہر۔ کوالا۔ لمپور۔ ایپوہ اور تیپنگ ہیں یہاں کا انتظام راجہ لوگ رزیڈنٹوں کی نگرانی میں کرتے ہیں۔ اور رزیڈینٹ سنگاپور کے گورنر جنرل کے ماتحت ہیں۔
پیداوار۔ یہاں کی ٹین اور سونا ہے۔

اسٹریٹ سٹیلمنٹ

اس میں سنگاپور پنیانگ ملکا اور سیلیونیر شامل ہیں یہ انگریزوں کے قبضہ میں بہ نگرانی گورنر ہے۔
سنگاپور۔ دنیا کے اُن بندروں میں سے ہے جہاں جہازوں کا مال

بدلا جاتا ہے دوسرے بندرگاہ پیناگ و ملکا ہیں۔

۳۔ سلطنت چین

چین کا زیادہ تر حصہ منگولیا اور تبت کے پلیٹو سے بنا ہے اس ملک کی پورانی حالت اور تہذیب چین کی دیوار اور شاہی نہر سے ثابت ہے یہ ملک آبادی میں دنیا میں اول اور رقبہ میں تیسرے نمبر پر ہے اس میں خاص چین۔ منچوریا۔ منگولیا۔ مشرقی ترکستان اور تبت شامل ہیں جن میں منچوریا منگولیا اور ترکستان کو پورانے زمانے میں تاتار کہتے تھے یہاں کی زمین زرخیز ہے۔

آب وہوا۔ خاص چین میں زیادہ گرمی اور ٹائیفون آندھی اور منچوریا میں زیادہ سردی اور منگولیا میں غیر برداشت گرمی پڑتی ہے۔

پیداوار۔ گیہوں۔ جو۔ مکا۔ چاول۔ شکر اور افیون چار اور ریشم تانبا۔ لوہا کوئلہ وغیرہ۔

آمد و رفت کے راستے

یہاں سڑکیں صرف پگڈنڈی ہیں اور بڑی نہر۔ یانگٹسیکیانگ ندی سے زیادہ تجارت ہوتی ہے۔

بڑی نہر۔ (۱۰۰۰ میل) ہانچو سے یانگٹسیکیانگ۔ ہانگ ہو اور پیہوندی کو جوڑتی ہوئی ٹانٹیسن تک جاتی ہے۔

ریلوے۔ ٹاکو کو۔ جو پیہو کے دہانہ پر ہے ٹانیسن و پیکین سے لاتی ہے ایک ریل سمندر کے کنارے سے منچوریا میں جاتی ہے۔

مُلکی انتظام اور مشہور شہر

اس ملک کا مہاراجہ بذریعہ گرانڈ کونسل انتظام کرتے ہیں یہاں کے افسر منڈارائین کہلاتے ہیں جو ملک کے پورانے علم و ادب میں پاس ہونے پر مقرر کئے جاتے ہیں۔

خاص چین

پیکین۔ پورانے وقت میں دار الخلافت رہا ہے اسکے چاروں طرف ایک دیوار بنی ہوئی ہے ٹینٹسن۔ سنگھائی۔ اموئی۔ فوچونگ کانٹن۔ ہانگ چو اور ہانگ کونگ مشہور بندرگاہ ہیں۔

نانکن پورانا دار السلطنت ہے۔

خاص چین کے عجائبات

۱۔ ہر ایک راجہ کے تخت نشین ہونیکے دن سے تاریخ و سنہ شروع ہوتے ہیں

۲۔ چین کے مالدار حکیموں کو کچھ ماہوار تنخواہ پر رکھتے ہیں اگر اتفاق سے کوئی

خاندان کا آدمی بیمار ہو جاوے تو تنخواہ بند کر دیتے ہیں اسلیئے وہاں حکیم ان کے خاندان کے تندرست رکھنے کی تدبیر کرتے رہتے ہیں۔

۳۔ اس ملک میں عورتوں کے چھوٹے پاؤں ہونا خوبصورتی کا آثار ہے اسلیئے بچپن ہی سے اُن کو لکڑی یا لوہے کے جوتے پہنا دیئے جاتے ہیں جس سے ان کے پیر ۴ انچہ سے زیادہ نہیں بڑھتے اور وہ تکلیف سے اُچک اُچک کر چلتی ہیں۔

۴۔ امیر لوگ اپنے داہنے ہاتھ کے ناخون اسوجہ سے نہیں کٹواتے کہ کہیں غلام نہ خیال کر لیئے جائیں۔

۵۔ غریب آدمی جو اپنے بچوں کی پرورش نہیں کر سکتے اُن کو وہ ایک مقررہ مکان میں رکھ آتے ہیں جہاں وہ مر جاتے ہیں اور کچھ عیب نہیں گنا جاتا۔

۶۔ یہاں ضعیف اور جوان پتنگ اڑاتے ہیں اور بچے اس کام سے روکے جاتے ہیں۔

منچوریا میں

گرکن۔ نئی دار السلطنت ہے۔ مکدن۔ پورانا دار السلطنت ہے پورٹ آرتھر و تلی انو ان۔ جاپان کے قبضہ میں ہے۔

منگولیا میں

ارگا۔ بودہ مذہب کے ماننے والوں کا پاک مقام اور منگولیا کا دار السلطنت ہے میملچن۔ روس اور چین کے بیچ میں تجارتی شہر ہے۔

مشرقی ترکستان میں

کاشغر۔ یہ کئی ملکوں کے تجاروں کا مرکز ہے ختن۔ سے تبت اور چین

کو راستہ ہے۔ یہاں چمڑے کی چیزیں۔ قالین اور ریشمی چیزیں اچھی بنتی ہیں
یارقند پرانا شہر ہے۔ کجلا۔ زنگیریا کا دارالسلطنت ہے۔

تبت میں

لاسہ۔ دارالسلطنت اور دلائی لامہ کے رہنے کی جگہ ہے کوریہ بحر جاپان
بحر ازرق کے درمیان پہاڑی جزیرہ نما ہے یہاں کی آب و ہوا گرمیوں
میں گرم اور جاڑوں میں سرد ہے خاص پیداوار سونا۔ تانبا دھاتیں اور کوئلہ ہیں
سیول۔ دارالسلطنت ہے چیمیلپو پھوشن اینسان۔ مشہور
بندرگاہ ہیں۔

سلطنت جاپان

جاپان آتش فشان اونچے پہاڑوں کے سلسلے و چھوٹے چھوٹے دریاؤں
کا ملک ہے جسکو جاپانی نپون کہتے ہیں۔ اسمیں ہنڈو، ہوشن شکوکو اور کیوشن
شامل ہیں کیورائل کے جزیرے۔ لوچو سنگھالین کا جنوبی حصہ
اور فارموسا بھی جاپان کی سلطنت میں شمار کئے جاتے ہیں۔
پیداوار اور دستکاری۔ چاول۔ باجرہ۔ گیہوں۔ رائی۔ گنا۔ جو اور شہتوت
کے درخت۔ خاص دستکاری۔ چاء۔ ریشم۔ روئی۔ تمباکو۔ نیل و دیاسلائی۔
جہاز تعمیر کرنا۔ فولاد اور کالنسہ کا کام کی بھی ہے۔ بانس اور کھجور بھی پیدا ہوتا ہے
معدنی اشیاء۔ لوہا۔ کوئلہ۔ سونا۔ چاندی۔ تانبا۔ سیسہ اور گندھک۔
تجارت۔ یونائیٹڈ اسٹیٹس امریکہ اور انگلینڈ سے ہوتی ہے
باہر جانیوالی چیزیں۔ ریشم۔ چاء۔ کوئلہ۔ دیاسلائی۔ تانبا۔ چٹائی کپڑا اور برتن
آنیوالی چیزیں۔ کچی روئی۔ اعلیٰ سامان کھانڈ۔ مٹی کا تیل اور اوزار۔
آب و ہوا۔ گو وسی ہو یہاں کے مشرقی حصہ کی آب و ہوا کو صحت

بخش بناتی ہے۔ یہاں گرمی میں بارش خوب ہوتی ہے۔

ملکی انتظام اور آدمی

مہاراجہ مکاڈو ہاؤس آف پیرس اور ہاؤس آف ریزیڈنٹ ٹیس کے ساتھ انتظام کنندہ ہیں یہاں آدمی بودھ مذہب کے پابند بہادر اور ترقی دینے والے ہیں۔

مشہور شہر

ایڈو۔ (ٹوکیو) دار الخلافت ہے۔ یاکوہامہ۔ اوساکا۔ ناگاساکی۔ ہاکوڈیٹ نگوٹا مشہور بندرگاہ ہیں کیوٹو مکاڈو کی پہلی دار الخلافت ہے علم خوبی اور مذہب کا خاص مقام ہے۔ تاسن۔ فارموسا کا بندرگاہ ہے۔

افغانستان

آب و ہوا و پیداوار۔ گرمیوں میں گرمی اور سردی میں زیادہ سردی پڑتی ہے۔ خاص پیداوار گیہوں۔ مکا۔ چاول۔ روئی۔ تمباکو۔ سیب۔ انگور تربوز اور انار ہیں۔

یہاں دستکاری ریشم شطرنجی اور بھیڑ کے چمڑے کے کپڑوں کی ہوتی ہے یہاں سے گھوڑے۔ انگور۔ لکڑی اور سوکھے پھل اور اخروٹ باہر روانہ کئے جاتے ہیں پہاڑ و دریا۔ خاص پہاڑ ہندوکش۔ کوہ بابا۔ کوہ سفید۔ کوہ سیاہ اور سلیمان کے سلسلے ہیں۔ خاص دریا۔ کابل اور کرم۔ دریائے سندھ میں گرتے ہیں ہلمند ہاموں جھیل میں گرتی ہے ہری رود۔ مغربی ریگستان میں خشک ہو جاتی ہے۔

تجارت کے راستے۔ یہاں کی سڑکیں بہت تنگ راستے ہیں لیکن وہ دروں کو جاتے ہیں۔ اسلئے مشہور ہیں کابل سے ایک سڑک خیبر کے درے میں ہوکر پیشاور کو دوسری شترگردن درے اور پیواردرے سے کرم کی گھاٹی میں ہوکر دریائے سندھ تک ایک سڑک غزنی سے گومل درے ہوتی ہوئی ڈیرہ اسمٰعیل خان تک ایک سڑک قندہار سے بذریعہ درہ کھوجک کوئٹہ کو جاتی ہے ایک سڑک ہرات۔ مشہد اور مرو کو جاتی ہے۔

افغانستان کے حصے اور مشہور شہر

افغانستان میں خاص افغانستان افغانی ترکستان بدخشان اور کافرستان شامل ہیں کابل دارالخلافت اور تجارتی شہر ہے قندہار فوجوں کے رہنے کا مقام اور تجارتی جگہ ہے۔ جلال آباد تواریخی مقام ہے۔ ہرات۔ ایران کے قریب فوج کے رہنے کا مقام ہے۔ غزنی پرانے وقت میں دارالسلطنت تھا بلخ خوبصورت شہر تھا اب ویران ہے

ایران کا حال

ایران میسوپوٹامیہ اور عرب کے مشرق میں ہے وسطی اور مشرقی حصے اونچے اور ریتلے ہیں مگر شمالی اور مغربی حصہ زرخیز ہے یہاں باشندے شیعہ مسلمان ہیں آب و ہوا و پیداوار نیچی زمین میں زیادہ گرمی اور ٹیبل لینڈ والے زیادہ سردی پڑتی ہے۔ یہاں کی خاص پیداوار گیہوں۔ چاول۔ روئی۔ تمباکو۔ کھانڈ ریشم کھجور تیل لکڑی۔ کوئلہ۔ سیسہ۔ تانبا کوئلہ اور افیون ہے۔ شیراز کی شراب مشہور ہے۔ مشہور شہر۔ طہران۔ دارالخلافت ہے اسمیں بڑے خوبصورت باغ ہیں۔

اصفہان۔ پورانا دارالسلطنت ہے۔ تبریز۔ پورانا تجارتی شہر ہے۔ مشہد و یزد۔ تجارت کے مرکز ہیں شیراز۔ شراب اور شیخ سعدی اور حافظ کی جائے ولادت کیلئے مشہور ہے کرمان۔ شطرنجی کیلئے مشہور ہے بوشہر۔ بندر عباس۔ ریشت۔ ارھن۔ بارفرس بندرگاہ ہیں

عرب کا حال

عرب۔ (عرب سوکھی گھاس) بحر قلزم اور ایران کے وسطی ریتیلے میدان اور کچھ اوسموں سے بنا ہے حجاز۔ ٹرکس سلطنت میں باقی عرب چھوٹی چھوٹی سلطنتوں میں منقسم ہے۔ مشہور ریاستیں عمان ایران کی خلیج پر اور نجد اندرونی حصہ میں ہے۔ یمن و عدن۔ انگریزوں کے قبضہ میں ہیں

آب و ہوا و پیداوار۔ یہاں کی آب و ہوا گرم اور خشک ہے جھلسانیوالی بادسموم یہاں چلتی ہے یہاں کی خاص پیداوار کھجور۔ قہوہ۔ گوند۔ سنا۔ لوبان۔ اور چھوارے ہیں یہ دوسرے ملکوں کو روانہ کئے جاتے ہیں گھوڑے اونٹ بھی کویت بندرہ سے باہر روانہ کئے جاتے ہیں یہاں اونٹ جنگلی گدھے ہرن اور شتر مرغ بھی ہوتے ہیں۔

مشہور شہر۔ مکہ مسلمانوں کا زیارت گاہ ہے اور محمدؐ صاحب یہاں پیدا ہوئے تھے۔ موخہ۔ پہلے قہوہ روانہ کرنے کا بہت مشہور بندرگاہ تھا لیکن اب ویران ہے۔

مسقط۔ عمان کے سلطان کی دارالسلطنت ہے اور پرانا شہر ہے۔

بحرین۔ انگریزوں کے قبضہ میں ہے یہاں سے موتی نکالے جاتے ہیں۔

مدینہ میں محمدؐ صاحب کا مزار ہے۔

صنعا - قہوے کی منڈی کیلئے مشہور ہے حدیدہ اور یمبو بندرگاہ ہیں۔

رؤ - بہادری اسٹیٹ کی دار الخلافت ہے۔

عدن - انگریزوں کا بندرگاہ ہے۔

جزیرہ سائپرس - یہ انگریزوں کے قبضہ میں بحر میڈیٹرینین میں ہے یہاں روئی - اناج - شراب اور پھل افراط سے ہوتے ہیں۔

نکوشیا - دار الخلافت ہے۔ لارنکا - تجارتی شہر ہے۔

ایشیائی ٹرکی کا حال

حدود اربعہ - شمال میں بحر اسود اور ایشیائی روس - مشرق میں ایران جنوب میں عرب اور بحر میڈیٹرینین - ایشیائی ٹرکی میں - نمبر۱ - ایشیائی منیر نمبر۲ - ارمینیہ اور کردستان - نمبر۳ - مسوپوٹامیہ سیریا - نمبر۴ - پلیسٹائن نمبر۵ - ٹرکش عرب۔

ایشیائی منیر - ایشیائی منیر (اناطولیا) بحر اسود اور میڈیٹرینین کے وسط میں ہے اور پلیٹو پر آباد ہے - یہاں کے باشندے ترک گریک یہودی ہیں۔

دریا اور جھیلیں - خاص دریا قزل ارمق بحر اسود میں گرتا ہے تزگول بھاری جھیل ہے

جزیرے - سائپرس - اسپوریڈس - کیمنوس - مٹی لنن - سیمبو اور رہودس ہیں۔

آب و ہوا و پیداوار - یہاں کی آب و ہوا بہت عمدہ ہے یہاں پیداوار چاندی تانبا - لوہا - سیسہ - کوئلہ - انگور - انجیر - زیتون - جو اور روئی ہیں۔

مشہور شہر

اسمرنا - دار الخلافت اور تجارتی بندرگاہ ہے سقوتری - یورپ سے ایشیا آنے کا

راستہ یہاں سے شروع ہوتا ہے۔

بروصہ۔ پورانی دارالخلافت اور ریشم کی دستکاری کیلئے مشہور ہے **انگورا** ریشمی بالوں کے لیے مشہور ہے **ترو زند** اور **سینوپ**۔ بندرگاہ ہیں۔

ارمینا اور کردستان۔ یہ ملک تمام پلیٹو ہے خاص پہاڑ ارارات ہے۔

یوفریٹیز۔ خاص دریا ہے۔

مشہور شہر۔ ارض روم ارمینیا کا خاص شہر ہی جو وان جھیل پر ہے دیار بکر بھی مشہور شہر ہے

میسوپوٹامیہ۔ یوفریٹیز اور ٹائیگریز کے درمیان خلیج ایران تک پھیلا ہوا ہے اسکی خاص پیداوار کھجور ہے اور دوآب میں بابل اور آسیریا کی پورانی ریاستیں تھیں۔

مشہور شہر۔ **موصل**۔ دارالخلافت ہے **بصرہ**۔ تجارتی مشہور شہر ہی **بغداد** خلیفاؤں کی دارالسلطنت تھا اب تجارتی مرکز ہے **کربلا**۔ بغداد کے جنوب مغرب میں شیعہ مسلمانوں کا خاص شہر ہے۔ بابل کے کھنڈر بغداد کے قریب پائے جاتے ہیں۔ یہاں پر لکھی ہوئی اینٹیں ملتی ہیں جو بتاتی ہیں کہ اینٹوں پر کتابیں لکھی جاتی تھیں۔

ملکی انتظام

ہمیشہ سے یہاں کا انتظام سلطان روم کرتے رہے تھے مگر اب یہاں پارلیمنٹ قایم ہوگئی ہے

سیریا اور پلیسٹائن

پہاڑ دریا۔ ٹارس۔ لبنان۔ اور اینٹی لبنان۔ یہاں کے خاص پہاڑ ہیں اورنٹس اور لیونٹیس ندی بحر میڈی ٹرینین میں گرتی ہیں۔

جارڈن۔ بحر مرگ میں گرتی ہے۔

آب وہوا و پیداوار۔ گرمیوں میں بہت گرم اور خشک ہوتی ہے خاص

پیداوار نارنگی۔ انجیر۔ زیتون اور کھجور ہیں۔
مشہور شہر۔ الیپو۔ شیریا میں خاص شہر ہے انٹیوک۔ دمشق
پورانے شہر ہیں۔ بیروت۔ دمشق کا بندرگاہ ہے۔ زفہ۔ یروشلم کا بندرگاہ
ہے۔ یروشلم عیسائی مذہب کا مرکز ہے۔ بیتلحم۔ عیسیٰ مسیح کی پیدائش کی
جگہ ہے۔ ترپولی و اسکندرون بندرگاہ ہیں۔
ترکش عرب پہاڑی کچھ اونسرو نیلی ہے یہ دو صوبوں میں منقسم ہے
حجاز۔ شمال ہیں۔ یمن۔ جنوب میں۔ آب وہوا بہت گرم اور خشک ہے
یہاں کی خاص پیداوار گیہوں۔ جو۔ مکا۔ قہوہ اور کھجور ہیں۔
مشہور شہر۔ مکہ۔ جدا۔ مدینہ۔ جدہ اور صنا ہیں۔

ایشیائی روس کا حال

ایشیائی روس میں سائبیریا۔ روسی ترکستان۔ کاکیشیہ شامل ہیں۔
ا۔ سائبیریا۔ کوہ یورال سے بحر پیسفک تک پھیلا ہوا ہے۔
آب وہوا و پیداوار۔ یہاں پر جاڑا بہت کثرت سے پڑتا ہے سال میں نو مہینہ
تک زمین جمی رہتی ہے یہاں کی زمین زرخیز ہے یہاں سونا۔ چاندی پلاٹینم
گیہوں۔ جو۔ رائی۔ لکڑی اور جنگلی جانور سمبور زیادہ تر ہوتا ہے۔

تجارت

باہر جانیوالی چیزیں۔ دہات۔ سمبور۔ اور اناج وغیرہ۔
آنے والی چیزیں۔ چاء۔ ریشم اوزار اور بہت طرح کی چیزیں۔

مشہور شہر

ارکوٹسک۔ بیکال جھیل کے قریب دار الخلافت ہے ٹوبولسک وٹومسک اوبی کے دونوں شاخوں پر قایم ہیں۔
یوکوٹسک اور اوکوٹسک۔ سمور کی تجارت کے لئے مشہور ہیں۔
اومسک۔ مغربی سایبیریا کا دار السلطنت ہے۔
ولاڈی یوسٹاک۔ مشہور بندرگاہ ہے۔
۲۔ روسی ترکستان۔ ٹرانس کاسپین۔ خیوہ اور معہ بخارہ بحر کاسپین اور دریا میر کے درمیان قایم ہے۔ یہاں کی زمین ریتیلی ہے مگر دریاؤں کے قریب زرخیز ہے۔
دریا و جھیل۔ سیر دآموں۔ بحر ارل میں گرتے ہیں۔ الی۔ بالکش جھیل میں ترز فشا۔ مرغاب ریگستان میں خشک ہوجاتی ہیں یورال بحر کاسپین میں گرتی ہے۔ اسی کل۔ سب سے بڑی جھیل ہے۔
آب وہوا اور پیداوار۔ گرمیوں میں زیادہ گرمی اور سردی میں زیادہ سردی پڑتی ہے یہاں کی پیداوار اناج اور پھل ہیں۔
مشہور شہر۔ تاشقند۔ دار السلطنت ہے۔ کھوکن۔ بابر کی جائے ولادت ہے روئی کی پیداوار عمدہ ہوتی ہے مرو۔ دریا مرغاب پر مشہور بندرگاہ سمرقند۔ تیمور کا دار السلطنت تھا اب پانی کے ہونے سے دن بدن ترقی پر ہے۔ خیوہ۔ سلطنت خیوہ کا دار السلطنت ہے۔
بخارہ۔ یہاں خوبصورت باغیچہ اور بڑا بازار ہے۔
کوکیشیا۔ کوکیشیا بحر اسود او بحر کاسپین کے درمیان معہ جارجیہ اور روسی آرمینیہ کے قایم ہے۔ کاکیشش کے آدمی دنیا میں خوبصورت شمار کئے جاتے

ہیں۔ مگر اب روسی اُن کی جگہ پر بھرے جاتے ہیں۔

پہاڑ اور دریا۔ سب سے اونچا پہاڑ البرز ہے۔ خاص دریا۔ کر۔ ٹیرک آرام اور کوداں ہیں۔

جھیل۔ مشہور جھیل۔ گوکچھا ہے۔

مشہور شہر۔ تفلس۔ آرمینیہ کا دارالسلطنت ہے۔ **باکو۔** میں مٹی کی تیل کے چشمے ہیں۔ **اریوان** آرمینیہ کا پورانا دارالسلطنت ہے **باتوم۔** بحر اسود پر بندرگاہ ہے **کارس۔** تواریخی قلعہ کیلئے مشہور ہے **الیک زینڈراپول۔** سب سے بڑا شہر ہے۔

آمدورفت کے راستے۔ ایک ریل بلاڈی کیکتر کو روس کی خاص ریل سے ملاتی ہے جنوبی کاکیشس میں ایک ریل باتوم اور پوٹی سے تفلس اور باکو تک گئی ہے۔

یورپ کا حال

۱۔ یورپ بجز آسٹریلیا کے تمام برِّ اعظموں سے چھوٹا ہے۔

۲۔ یہ دوسرے برِّ اعظموں سے مندرجہ ذیل باتوں میں چڑھا ہوا ہے۔

ا۔ دستکاری۔ عقلمندی۔ اور یہاں کے آدمیوں کا ہمت کے کام کرنیکی خصلت میں

ب۔ یہ سائنس کی ترقی تجارت اور کاریگری کی خوبیوں میں۔

س۔ اس کا دنیا پر تمدنی اثر۔

۳۔ یہاں کی آب و ہوا صحت بخش اور زمین دنیا بھر سے زرخیز ہے یہ دیگر برِّ اعظموں کی بہ نسبت بہت گنجان آباد ہے۔

۴۔ اسکے رقبہ کے لحاظ سے اس کا بحری کنارہ بہت بڑا ہے۔

یورپ اور ایشیا کا مقابلہ

۱- دونوں کے شمالی حصہ میں میدان ہیں۔
۲- دونوں میں پہاڑ جنوب میں ہی ہیں جو مشرق سے مغرب کو جاتے ہیں
۳- پہاڑوں کے سلسلے دونوں میں وسطی حصہ سے ہی شروع ہوتے ہیں۔ ہمالیہ ایشیا اور ایلپس یورپ میں۔
۴- ہر ایک میں مغربی جزیرہ نما بلقان اور وسط کے جزیرہ نما کے جنوب میں ایک جزیرہ اور مشرقی جزیرہ نما کے قریب مجموعہ جزائر ہیں۔
۵- گریٹ برٹن کی سلطنت یورپ کے مغرب میں اور جاپان کی سلطنت ایشیا کے مشرق میں ہے۔
۶- دونوں براعظموں کی آب و ہوا بحر اعظم کی گرم لہروں سے صحت بخش بنائی جاتی ہے گلف اسٹریم یورپ میں اور کورو سیوا ایشیا میں
حدود اربعہ- شمال میں بحر شمالی جنوب میں میڈیٹرینین و بحر اسود مشرق میں ایشیا اور دریا یورال مغرب میں بحر اٹلانٹک۔

آب و ہوا اور زمین کی بناوٹ

یورپ منطقہ معتدلہ شمالی میں ہے اسلئے اُسکی آب و ہوا صحت بخش ہے اور یہ بھی مندرجہ ذیل وجوہات سے اور بھی مفید صحت ہو جاتی ہے۔
۱- بحر اٹلانٹک اور گلف اسٹریم کا اثر۔
۲- بحری حصوں سے ڈھکا ہوا کنارہ۔
۳- بحری کناروں پر اونچے پہاڑوں کا نہونا۔ اور بحر اٹلانٹک سے بادل لانیوالی نم ہواؤں کا بے روک ٹوک چلنا۔

۴۔ پہاڑوں کے سلسلوں کا رخ مشرق سے مغرب کو ہے جو کہ شمالی ٹھنڈی ہوا سے یورپ کو بچاتے ہیں یورپ کے بہت مقاموں پر بارش ہر وقت ہوتی ہے۔ مغربی یورپ کی آب وہوا اوسط درجہ کی اور بارش زیادہ ہوتی ہے مشرقی یورپ کی آب وہوا زیادہ نم اور ٹھنڈی ہے بارش کم ہوتی ہے میڈیٹرینین کے پاس کے ملک کی آب وہوا مفید صحت اور بارش اچھی ہوتی ہے۔ اسکی زمین تین حصوں میں منقسم ہے۔

۱۔ یورپ کا بڑا میدان۔ تمام روس شمالی جرمن سے فرانس تک پھیلا ہوا ہے

۲۔ پہاڑی ملک۔ جسکے سلسلے ایلپس سے نکلتے ہیں۔

۳۔ اسکینڈنیویہ۔ جو شمال کا سب سے بڑا پہاڑی جزیرہ نما ہے۔

جزیرے نما

۱۔ اسکینڈنیویہ۔ جس میں ناروے اور سویڈن شامل ہیں۔

۲۔ ائبیرین۔ جس میں اسپین اور پرتگال شامل ہیں۔

۳۔ جٹلینڈ۔ ڈینمارک کے شمال میں۔

۴۔ کریمیہ۔ یورپی روس کے جنوب میں۔

۵۔ اٹلی۔ یورپ کے جنوب میں۔

۶۔ گریس۔ یورپ کے جنوب میں۔ یونان

۷۔ موریہ۔ گریس کے جنوب میں۔

۸۔ بالکن جزیرہ نما جسمیں بلغیریہ۔ سرویہ۔ بوسینیا۔ ڈلمشیا اور کروشیا ہیں

خاکنائے

یونان

۱۔ خاکنائے کورنتھ۔ جو موریہ اور شمالی گریس کو ملاتا ہے۔

۲۔ خاکنائے پیریکوپ۔ کریمیہ کے جنوبی حصہ کو ملاتا ہے۔

آبنائے۔

۱۔ آبنائے ساؤنڈ۔ زیلینڈ اور سویڈن کو الگ کرتا ہے۔ ۲۔ ڈوور
انگلینڈ اور فرانس کو الگ کرتا ہے۔ ۳۔ جبرالٹر۔ یورپ اور افریقہ کو الگ
کرتا ہے۔ ۴۔ ڈارڈ نیلیز۔ بحر اجیین اور بحر مار مورا کو ملاتا ہے۔
۵۔ باسفورس۔ بحر مار مورا اور بحر اسود کو ملاتا ہے۔ ۶۔ بونیفیشیا۔
کورسیکا اور سارڈینیہ کو الگ کرتا ہے۔ ۷۔ اوٹرانٹو۔ اٹلی اور البانیہ کو
الگ کرتا ہے۔ ۸۔ میسینہ۔ اٹلی اور سسلی کو الگ کرتا ہے۔

پیداوار۔ ۱۔ شمال میں تنڈرا پھیلے ہوئے ہیں۔
جنگل حصہ نمبر ۲۔ یہاں صنوبر کے درخت بہت ہیں جنکے کاٹنے میں بہت
سے آدمی کام میں رہتے ہیں۔ یہاں رال تارپین دروازے دیا سلائی
اور کاغذ کی دستکاری ہوتی ہے۔ اس حصہ میں جو اور رائی پیدا ہوتی ہے
۳۔ زرخیز حصہ۔ جس میں گیہوں۔ چقندر۔ انگور۔ رائی۔ جو۔ سن۔ بلوط
بیچ ایلم۔ اور ایش کے درخت ہوتے ہیں۔
۴۔ اسٹیپس۔ جس میں چراگاہ ہیں۔ ۵۔ میڈیٹیرین ملک جس
میں جیتون۔ نارنگی۔ انگور۔ انجیر۔ مکا۔ روئی۔ چاول اور تمباکو بہت ہوتا ہے۔

یورپ کے آدمی۔

یورپ میں ٹیوٹن۔ جزیرہ برٹش جرمنی۔ اسکینڈینیویہ۔ ڈنمارک
ہالینڈ۔ اور اسٹریا میں رہتے ہیں۔ کیلٹ۔ فرانس و اسپین اور
برٹش کے کچھ حصوں میں آباد ہیں۔ اسلیوس روس اور دریا ڈینیوب
اور جنوبی ملکوں میں رہتے ہیں۔ ٹرکش۔ ہنگری اور ٹرکی میں رہتی ہیں۔

اہل یورپ کے کام

یورپ معتدلہ شمالی میں واقع ہے اسلیئے یہاں کے آدمی تندرست اور طاقتور ہوتے ہیں کیونکہ اہل منطقہ حارہ کی بہ نسبت اُن کو کھانا پیدا کرنے کیلیئے زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے۔ اہل منطقہ حارہ کمزور اور سست ہوتے ہیں کیونکہ بارش اور گرمی کے سبب سے ان کو کھانا پیدا کرنے میں بہت محنت نہیں کرنی پڑتی ہے۔ یورپ میں کھیتی کرنیوالے صرف روس، سویڈن ناروے، ٹرکی۔ اور ڈینمارک ہیں باقی ملک دستکاری کرتے ہیں۔ کھیتی کے کاموں میں مشکلات پیش آنے سے اہل یورپ نے بہت سی ایجادیں کی ہیں اور اسی سبب سے وہاں کے آدمی کام پسند ہیں۔ یورپ کا کنارا ہو بدا نیدار ہے اور ہر ایک دریا میں جہاز جا سکتے ہیں اور کنارہ پر بہت سے بندرگاہ ہیں ان وجوہات سے اہل یورپ مشہور ملاح ہیں۔

یورپ کے ہر ایک ملک میں آمد و رفت بہت ہی آسان ہے اس سبب سے اہل یورپ شائستگی دستکاری اور تجارت میں پہلے نمبر ہیں۔

ملکی تقسیم

ملک		دار السلطنت	ملک	دار السلطنت
گریٹ برٹن	۱۔ انگلینڈ	لندن	۴۔ بلجیم	برسیلز
	اسکاٹلینڈ	ایڈنبرگ	۵۔ جرمنی	برلن
	آئرلینڈ	ڈبلن	۶۔ سوئٹزرلینڈ	برن
۲۔ فرانس		پیرس	۷۔ آسٹریا ہنگری	ویانا
۳۔ ہالینڈ		ہیگ	۸۔ روس	سینٹ پیٹرس برگ

ملک	دارالسلطنت	ملک	دارالسلطنت
۹- رومانیا	بخارسٹ	۱۵- اٹلی	روم
۱۰- سویڈن	اسٹوکہولم	۱۶- یورپین ٹرکی	کونسٹنٹینوپل
۱۱- ناروے	کرسچنیا	۱۷- گریس (یوناں)	ایتھنس
۱۲- ڈنمارک	کوپن ہیگن	۱۸- سرویہ	بیلگریڈ
۱۳- اسپین	میڈرڈ	۱۹- بلگیریہ	صوفیہ
۱۴- پرتگال	لسبن	۲۰- مونٹی نیگرو	سیٹنج

جزائر گریٹ برٹن

یورپ کے مغربی کنارے پر اوتھلے سمندر کے بیچ میں آنے سے یورپ سے الگ ہیں۔ اگر سمندر ۱۰۰ فیٹ خشک ہو جاوے تو یورپ اور جزیرے گریٹ برٹن کی زمین ایک ہی خشکی میں ہو جاوے گریٹ برٹن کے آدمی دنیا میں تجارت پسند اور ملاح ہیں اور دنیا کی قوموں سے تجارت کرتے ہیں۔

برٹش سلطنت کی سربلندی کی وجہ

۱- آب و ہوا۔ بہت مفید ہے جو جنوبی مغربی ہوا کے چلنے اور گلف اسٹریم پر منحصر ہے

زمین کی صورت اور بناوٹ۔ زمین مغرب میں اونچی اور مشرق میں ترتیب دار نیچی ہوتی جاتی ہے اسلئے یہاں کو دریا تجارت کیلئے مفید ہیں۔

۳- زمین کا زرخیز ہونا۔

۴- زمین کے اندر بہت طرح کے مفید معدنی اشیاء کا ہونا۔

۵- سمندر کے کنارے کا پھیلاؤ جو تقریباً ۶۰۰۰ میل ہے اسلئے ہر ایک شہر سمندر سے نزدیک ہے سمندر سے دور نہیں ہے اور پانی کے چڑھاؤ کے

وقت ہر ایک بندرگاہ سے مال روانہ کیا جا سکتا ہے۔
۶۔ اس برّ اعظم کا قایم ہونا۔ زمین کے نصف کرے کے مرکز پر قایم ہے اسلیئے دنیا کے تجّار یہاں ہو کر جاتے ہیں یہ سمندر میں قایم ہونے سے تجارت میں مشتاق ہونیکے علاوہ دشمنوں کے حملہ سے محفوظ رہتا ہے اور سمندر قریب ہونے سے یہاں کا ہر ایک آدمی ہوشیار ملّاح ہے۔
وسعت۔ لمبائی ۰۰۰ میل اور چوڑائی بمعہ آئرلینڈ ۰۰ ۵ میل ہے۔
سمندر۔ یورپ میں اٹلانٹک بحر شمالی جنوب میں انگلش چینل بحر آئرس جو کہ شمالی چینل اور سینٹ جورجس چینل کے بیچ میں ہے۔
جزیرہ۔ ہیبرڈس اسکوٹلینڈ کے مغرب میں اورکنی اور شٹلینڈ شمال میں جزیرہ مان بحر آئرس میں۔ اینگل سی ویلیس کے قریب اور جزیرہ وائٹ انگلینڈ کے جنوب میں ہے۔
کٹے کنارے۔ گریٹ برٹن کے مشرق میں مورے فرتھ اور فورتھ ٹے ہمبر اور ٹیمس کے دہانے مغربی کنارے پر کلائیڈ کے فرتھ برسٹول چینل آئرلینڈ کے مغرب میں گلوے ڈون گلوے اور سینن کا دہانہ۔
پہاڑ۔ گریٹ برٹن شمال اور مغرب میں پہاڑی اور جنوبی مشرق میں میدان ہے گیلڈو سین۔ نہر اسکاٹلینڈ کو دو حصوں میں منقسم کرتی ہے۔ جو اسکاٹلینڈ کے ہائی لینڈس۔ اور گریمپین کہلاتے ہیں چیبوٹ اسکاٹلینڈ کے درمیان۔ پینائن چین جنوب کو جاتی ہے کمبران پینائن چین کے مغرب میں۔ کوہ کمبر میں۔ ویلس ہیں۔ ڈیونین رینج کورنوال سے مشرق کو جاتی ہے آئرلینڈ کے ڈون گل پہاڑ شمال میں کوہ لکلو شرق میں۔ کوہ کیری جنوب میں بین نیوس سب سے اونچا پہاڑ ہے

دریا

دریا سیوبرن۔ ویلس میں ہے جس پر برسٹل اور کارڈف بندرگاہ ہیں۔ مرسی انگلینڈ میں جس پر لورپول اور برکن ہیڈ ہیں کلائڈ۔ اسکاٹ لینڈ میں ہے جسپر گلاسگو ہے۔ اسکاٹ لینڈ میں ڈی۔ جس پر ابرڈین ہے ٹے جسپر ڈنڈی فورتھ جسپر لیتھ بن ہے۔ انگلینڈ میں ٹائن جس پر نیوکاسل اور ٹائن ماؤتھ (کوئلہ کا بندرگاہ) ہمبر۔ جس پر ہڈرس لبورہ دہمبر جو کہ اوز اور ٹرنٹ سے ملکر بنی ہے جس پر ہل اور بندرگاہ ہے ٹیمس جس پر لندن اور ٹبری ہیں۔

جھیل

ونڈرمیر۔ لین کے شائر میں۔ السں واٹر۔ ڈرونڈواٹر۔ کمبرلینڈ میں لوکلوموند اسکاٹ لینڈ میں جو جزیرہ برٹش میں سب سے بڑی ہے لوکلیون۔ اسکاٹ لینڈ میں لفنی۔ اسکاٹ لینڈ میں۔

پیداوار۔ گیہوں۔ جو۔ آلو۔ چقندر۔ پھل اور ریالوت۔ ایلم۔ ایش وغیرہ کے درخت اور زمین کا زیادہ حصہ چراگاہ ہے۔ ٹمسوا۔ ویلس اور کارنوال میں چاندی وسیسہ۔ نورتھمبرلینڈ۔ کمبرلینڈ۔ ڈرہم۔ ڈربی اور ڈیون شائر میں۔ لوہا و کوئلہ۔ شمالی انگلینڈ۔ ویلس اور درمیانی ملکوں میں۔ تانبا۔ کورنوال ڈیون اور انگلسی میں۔ ٹین۔ کارنوال اور ڈیون میں جست۔ ڈربی شمالی ویلس اور سمرسیٹ میں یہاں کی دستکاری روئی۔ لوہا۔ اون۔ ریشم۔ ململ۔ چمڑہ۔ صابن۔ مٹی کے برتن اور شیشہ کی ہوتی ہے۔

پیشہ۔ (۱) کاشتکاری۔ (۲) مچھلی پکڑنا۔ گرمس ڈبائی اور یار ماؤتھ اسکے مرکز ہیں۔ (۳) کان کا کام۔ یہاں کوئلہ اور لوہا افراط سے ہوتا ہے خاص کوئلہ کی کان مندرجہ ذیل ہیں۔
انگلینڈ بیسن۔ نوتھمبرلینڈ۔ اور ڈرہم شایر۔ جنوبی ویلس۔ کمبرلینڈ۔ جنوبی لنک شایر۔ جنوبی مغربی یورک شایر۔ اسٹیفورڈ شایر۔
اسکاٹ لینڈ بیسن۔ آیر شایر۔ کلارڈ کا بیسن۔ فورتھ بیسن۔ لوہا بھی انہی کانوں کے نزدیک پایا جاتا ہے۔ خاص مقام جنوبی یورک شایر۔ لنک شایر۔ کافرنیس صوبہ۔ اسٹیفورڈ شایر۔ جنوبی ویلس اور گلاسگو ہیں۔
تانبا۔ ٹین۔ گریٹ برٹن کے جنوب مغرب میں پایا جاتا ہے۔ سیسہ کمبرلینڈ میں نمک۔ چے شایر۔ پتھر۔ ایبرڈین میں۔ سلیٹ۔ ویلس میں اور جڑیں ایندھن کے لئے آئرلینڈ میں کھودی جاتی ہیں۔

یہاں کی تجارت

آنیوالی چیزیں۔ روئی۔ یونائیٹڈ اسٹیٹ ہندوستان اور مصر سے۔ اون۔ اسٹریلیا۔ جنوبی افریقہ۔ ہندوستان سے۔ ریشم۔ چین فرانس سے سن۔ روس۔ ہندوستان سے جوٹ۔ ہندوستان سے لکڑی کناڈا۔ شمالی۔ امریکہ برہما سے اناج۔ شمالی امریکہ۔ روس۔ ہندوستان سے گوشت امریکہ اور اسٹریلیا سے۔ چائے قہوہ۔ ہندوستان سے اور قہوہ برازیل سے بھی آتا ہے۔
باہر جانیوالی چیزیں۔ روئی کی چیزیں۔ لوہا اور فولاد۔ اونی چیزیں۔ کوئلہ۔ ایندھن۔ مشین۔ دوا۔ ململ کا کپڑا۔ جوٹ کی چیزیں۔ تانبا۔ مٹی

کے برتن اور جہاز یہ چیزیں مندرجہ ذیل بندرگاہوں سے بھیجی جاتی ہیں۔
لنڈن۔ دنیا میں درجہ اول کا بندرگاہ ہے۔ **ٹل بری**۔ دریائے ٹیمس پر ہے **لورپول** برکین ہیڈ۔ امریکہ سے تجارت کرتے ہیں **کارڈف نیوپورٹ** سوانسی کوئلہ بھیجتے ہیں۔ **نیو کاسل** شمالی جنوبی شلڈ سنڈرلینڈ بھی کوئلہ بھیجتے ہیں۔ **ہل گلاسگو۔ ساؤتھمپٹن۔ ڈوور۔ مانچسٹر** بندرگاہ ہیں۔

ملکی انتظام

یہاں کی سلطنت محدود ہے یہاں کا راجہ یونائیٹڈ اسٹیٹ گریٹ برٹن اور آئرلینڈ کا راجہ اور ہندوستان کا مہاراجہ کہلاتا ہے اُسکی امداد کے لئے ایک پارلیمنٹ مقرر ہے جس میں ہاؤس آف لارڈز اور ہاؤس آف کامنس شامل ہیں۔ ملکی انتظام کے لئے کونسل ہے۔

مشہور شہر

انگلینڈ میں۔ اکسفورڈ۔ کیمبرج۔ ڈرہم۔ لنڈن۔ لورپول۔ لیڈس۔ شفیلڈ مانچسٹر۔ برمنگھم میں یونیورسٹی ہیں۔ اسکاربورو۔ ہاسٹنگز۔ برائٹن سمندر کے کنارے سیر ہیں اور بندرگاہ ہیں۔ چیتھم پورٹس ماؤتھ۔ جنگی جہازوں کے ٹھہرنے کی جگہہ ہیں۔ ونڈسر راجہ کے رہنے کی جگہہ ہے ایٹن میں اسکول ہے۔

اسکاٹ لینڈ میں۔ گلاسگو سب سے بڑا مشہور شہر ہے۔ ایڈنبرگ دارالسلطنت ہے۔ پیزلی میں شال بنتے ہیں۔ ایبرڈین میں پتھر پایا جاتا ہے۔ ایڈن برگ۔ گلاسگو۔ سینٹ اینڈریوز اور ایبرڈین

میں یونیورسٹی ہے۔
آئرلینڈ میں۔ ڈبلن میں یونیورسٹی اور شراب کا کارخانہ ہے۔
بیلفاسٹ رنگ کاری کا مشہور شہر ہے۔ لمیرک تواریخی شہر ہے۔ یہاں
دو یونیورسٹی ہیں۔ کورک۔ آئرلینڈ کا تیسرا شہر ہے اور کوئنس ٹاؤن
بندرگاہ ہے۔

جزیرہ چینل

جزیرۂ چینل نارمنڈی کے کنارے پر ہے اور یہاں کے آدمی خود
انتظام کرتے ہیں۔ مشہور جزیرہ جرسی جسکی دارالسلطنت سینٹ
ہیلیر ہے۔ گیرن سی جسکی دارالسلطنت سینٹ پیٹر ہے الڈرنی
گایوں کے لئے مشہور ہے۔

فرانس کا حال

حدود۔ شمال میں انگلش چینل اور بلجیم۔ مشرق میں جرمن سوئٹ
زرلینڈ اور اٹلی۔ جنوب میں بحر روم اور اسپین۔ مغرب میں خلیج بسکے
پہاڑ۔ پری نیز۔ فرانس اور اسپین کے درمیان۔ ایلپس فرانس
اور اٹلی کے درمیان جورا۔ فرانس اور سوئٹزرلینڈ کے درمیان۔
ووس جیس۔ فرانس اور جرمن کے درمیان۔ سیوے نیس۔
اوورن۔ ایلپس کے مغرب میں۔

راس۔ بحر اور آبنائے

راس۔ فنیسٹر مغرب میں۔ لاہوگ شمال مغرب میں۔ بحر۔ خلیج بسین

ملو شمال و مغرب میں خلیج بسکے ۔ جنوب مشرق میں ۔ آبنائے ۔ ڈوور
فرانس اور انگلینڈ کے درمیان + برٹن ۔ فرانس اور جزیرہ برٹین کے درمیان
اینگلیکو ۔ ری اور اولے رون جزیروں کے درمیان میں ہے ۔
جزیرے ۔ اوشانٹ ۔ بیل ری ۔ اولے رن ۔ خلیج بسکے میں کورسکا ۔
بحر روم میں فرانس کے قبضہ میں ہے ۔
دریا ۔ سین انگلش چینل میں گرتی ہے ۔ لوا ہیر فرانس کا سب
سے بڑا دریا ۔ اور گیرون خلیج بسکے میں گرتی ہے رون ۔ بحر روم
میں گرتی ہے ۔ اسکے علاوہ شیل میوز بھی فرانس میں ہیں ۔
آب و ہوا ۔ فرانس کی آب و ہوا عمدہ ہے ۔ مگر مشرقی حصہ میں بہت گرمی
اور سردی پڑتی ہے ۔ بحر روم کے کنارے کی آب و ہوا صحت بخش ہے ۔

پیداوار اور تجارت

شراب ۔ اونی کپڑے ۔ سوتی کپڑے ۔ ریشم (باہر بھیجے جاتے ہیں) گیہوں
جو ۔ جئی ۔ مکا ۔ آلو ۔ چقندر ۔ گنّا اور شہتوت کے درخت یہی پیدا ہوتے ہیں
اون ۔ ریشم ۔ روئی ۔ اناج ۔ لکڑی ۔ کوئلہ ۔ قہوہ ۔ چمڑا ۔ اور سمور
یہاں باہر سے آتے ہیں ۔
یہ تجارت دریا اور نہروں سے ہوتی ہے اور پیرس سے ریلیں ہر طرف
پھیلی ہوئی ہیں ۔ ایک ریل درہ سنیس میں ہو کر اٹلی کو جاتی ہے ۔

ملکی انتظام

یہاں کی سلطنت کا انتظام رعایا کرتی ہے

مشہور شہر

پیرس۔ دارالسلطنت ہے۔ اور لندن کے بعد دوسرا شہر ہے۔ یہاں کی عمارت بہت خوبصورت ہیں۔ ورسلیس میں محل ہیں۔ ہاور۔ فرانس کے شمال میں ہے یہاں امریکہ اور انگلینڈ سے تجارت ہوتی ہے۔ روئین۔ نارمنڈی کا پرانا دارالسلطنت ہے۔ روئی کی دستکاری یہاں ہوتی ہے۔ کیلے۔ بولون۔ ڈیپ۔ سمندر کے کنارے پر تجارت کے شہر ہیں۔ اور انگلینڈ کے مسافر یہیں سے جاتے ہیں۔ للی۔ شمال میں ہے۔ یہ دستکاری کا مشہور شہر ہے۔ یہاں روئی اور کتن کی دستکاری ہوتی ہے۔ لی اونس۔ میں ریشم کا کام ہوتا ہے۔ سینٹ ایٹین میں لوہے کی دستکاری ہوتی ہے۔ بندرگاہ۔ مارسلیس۔ فرانس کا بڑا بندرگاہ ہے یہاں صابون اور مٹی کا تیل صاف ہوتا ہے۔ بورڈو دریائے گیرون پر۔ نین ٹیس دریائے لوایر پر۔ ڈن کرک۔ انگلش چینل پر۔ لاروشلے خلیج بسکے پر بندرگاہ ہیں۔

جہازوں کے ٹھہرنے کی جگہہ

ٹاؤلن۔ بحر روم پر۔ بریسٹ بحر اٹلانٹک پر۔ اور چیربرگ انگلش چینل پر۔

دوسرے ملکوں میں حکومت

(۱) الجیریا۔ سینے گل ٹیونس۔ سنائی جرسہ اور کونگو افریقہ میں (۲) فرنچ گیانہ جنوبی امریکہ میں۔ (۳) میڈ گاسکر اور بوربن بحر ہند میں (۴) پانڈیچری چندر نگر۔ اناام۔ کالی کٹ۔ ماہی۔ ہندوستان میں۔ (۵) ٹانکن اور کوچ

انڈوچین ــ ایشیا میں۔ (۶) نیو گیلیے ڈونیا۔ بحر پیسفک میں۔ (۷) ٹونس اور انام بھی فرانس کے قبضہ میں ہیں۔

ہالینڈ اور بیلجیم کا حال

سنہ ۱۸۳۰ء سے پہلے یہ دونوں ملک نیدرلینڈس کے نام سے مشہور تھے ایک وقت میں دنیا کے بڑے مشہور ملاحوں میں تھا یہ ملک سمندر کے کنارے سے نیچا ہے اسلئے یہاں بذریعہ باندھ پانی روکا جاتا ہے اور بارش کا پانی ہوا کے اوزاروں سے باہر نکالا جاتا ہے بیلجیم کی حفاظت کیلئے قلعہ ہیں مگر ہالینڈ اپنی حفاظت پانی سے کرتا ہے

حدود۔ شمال و مغرب میں بحر شمالی۔ مشرق میں جرمنی۔ جنوب و مغرب میں فرانس

دریا۔ رائن۔ بحر شمالی میں گرتی ہے اس پر راٹرڈام ہے۔ ماس (میوز) فرانس سے نکل کر بیلجیم میں ہیکر وال سے ملتی ہے۔ اس پر نامور لیز۔ تواریخی مقام ہیں دریا شیلٹ کا تمام حصہ بیلجیم میں ہے اس پر اینٹ ورپ۔ اور گینٹ ہیں۔

آب وہوا۔ جاڑوں میں بہت ٹھنڈی اور گرمی میں بہت گرم اور بارش کاشتکاری کیلئے ملتی ہے۔

پیداوار۔ بیلجیم میں۔ گیہوں۔ شراب۔ گنا اور تمباکو۔ کوئلہ۔ لوہا اور جستہ کوئلہ کی کان ہے۔ نولٹ اور لیز میں ہیں۔

ہالینڈ میں۔ سن۔ آلو۔ رائی۔ گیہوں۔ جئی۔ اور ایندھن

تجارت۔ یہاں کی تجارت دریا نہر اور بذریعہ ریل ہوتی ہے۔ بیلجیم ریلوں سے ڈھکا ہوا ہے۔

ہالینڈ کی باہر جانیوالی چیز۔ مکھن۔ پنیر۔ جانور۔ مچھلی۔ اور شراب یونائیٹڈ کنگ ڈم جاوا اور روس کو بھیجے جاتے ہیں۔
ہالینڈ کی آنیوالی چیز۔ گیہوں۔ آٹا۔ دستکاری کیا ہوا لوہا۔ مصالحہ قہوہ۔ چاول اور کوئلہ ہیں۔

بلجیم
جانیوالی چیز۔ بہت طرح کے سوت۔ گیہوں۔ آٹا۔ وزار کپڑا۔ لوہا۔ اور گنا ہیں۔
آنے والی چیز۔ گیہوں۔ آٹا۔ روئی۔ سن۔ اون۔ دوائیاں معدنی اشیاء اور لکڑی۔

بندرگاہ

ہالینڈ میں۔ اٹرڈام۔ ایمسٹارڈام۔ اور فلشنگ ہیں۔
بیلجیم میں۔ اینٹورپ۔ گنیٹ اور آسٹینڈ۔

مشہور شہر

ہالینڈ میں۔ ایمسٹارڈام سب سے بڑا شہر ہے یہاں کئی طرح کی دستکاری ہوتی ہے ہیگ۔ دارالسلطنت ہے اٹریکیٹ۔ تجارتی اور دستکاری کا شہر ہے۔ لیڈن۔ میں یونیورسٹی ہے۔
بیلجیم میں۔ بروسیلس۔ دارالسلطنت ہے اور نئے طریقے اور مضبوطی سے بسا ہوا اور تجارتی شہر ہے۔ اینٹورپ۔ گینٹ برجیز۔ پرانے وقت میں تجارتی شہر تھے۔ لینز۔ میں لوہے کی دستکاری ہوتی ہے۔ انتظام یہاں کا انتظام بذریعہ پارلیمنٹ ہوتا ہے۔

دوسرے ملکوں کی سلطنت

ہالینڈ والوں کی۔ جاوا۔ سماترا کا کچھ حصہ۔ بورنیو۔ سیلیبز۔ ڈچ گیانا اور آسٹریلیا میں نیوگنی ہے۔

بیلجیم کی۔ سلطنت کونگو وسط افریقہ میں ہے۔

لگزیمبرگ۔ ایک چھوٹی سی سلطنت ہے جو بیلجیم کے جنوب میں ہے اور ڈچوں کے قبضہ میں ہے۔

جرمنی کا حال

حدود۔ شمال میں نورتھ سی۔ ڈینمارک اور بحر بالٹک۔ مشرق میں روس اور آسٹریا جنوب میں آسٹریا اور سوئٹزرلینڈ مغرب میں فرانس بیلجیم اور ہالینڈ۔

زمین۔ جرمنی چار قدرتی حصوں میں منقسم ہے (۱) جرمنی کا شمالی میدان (۲) وسط کی اونچی زمین (۳) الپائن پلیٹو۔ (۴) ایلپس

پہاڑ۔ بوہیمین۔ ایلپس۔ جنوبی بویریا میں۔ فرانکونین جورا۔ بلیک فورسٹ۔ رائن کے مشرق میں۔ بوس جیز رائن کے مغرب میں

دریا۔ رائن۔ ویسر۔ ایلب۔ نورتھ سی میں گرتی ہیں۔ اوڈر وسٹولا نیمن۔ بحر بالٹک میں گرتی ہیں ڈانیوب بحر اسود میں گرتی ہے

آب و ہوا۔ شمال میں ٹھنڈی۔ بلند مقامات میں قابل برداشت اور خشک ہے اور پہاڑ اور گھاٹیوں میں بہت گرم اور سرد ہے بارش یہاں زیادہ ہوتی ہے

تجارت۔ آنیوالی چیزیں کچی روئی۔ قہوہ۔ اون۔ چمڑا اور مٹی کا تیل اور اناج باہر جانیوالی چیزیں۔ قہوہ۔ اوزار۔ گنا۔ کوئلہ۔ کپڑے۔ کاغذ

برتن۔ سیسہ۔ چمڑے کی چیزیں اور رنگ۔

ملکی انتظام اور مشہور شہر

تمام سلطنت کا انتظام بذریعہ مہاراجہ ہوتا ہے جو کہ پروشیا کا راجہ ہے دوسرے راجہ اپنا انتظام خود کرتے ہیں۔ امپیریل ڈائٹ کے لئے ۲۶ راج ایک ایک ریپریزینٹیو بھیجتے ہیں۔ جرمنی کی فوج بہت ہوشیار اور بہت بڑی ہے۔ اور تعلیم ضروری اور مفید ہے۔ برلن۔ پروشیا کا دارالسلطنت ہے اور مہاراجہ کے رہنے کی جگہ ہے میونک۔ بویریا کا دارالسلطنت ہے۔ اور کئی ملکوں کی تجارتوں کا مرکز ہے۔ ہیمبرگ۔ سب سے بڑا بندرگاہ ہے لیپزگ تجارتی شہر ہے ڈریسڈن سیکزنی کا دارالسلطنت ہے کولون رائن پر بندرگاہ اور ریلوے اسٹیشن ہے فرینکفرٹ۔ دریا مین پر ریلوے کا مرکز ہے ہینوور۔ پرانا دارالسلطنت تھا دستکاری کا مشہور شہر ہے نیورمبرگ بویریا میں بہت خوبصورت عمارتوں کیلئے مشہور ہے یہ تجارتی شہر ہے۔

اسٹوٹ گرٹ۔ ورٹمبرگ کا دارالسلطنت ہے۔ یہاں دستکاری اور کتابوں کی چھپائی ہوتی ہے برمین۔ ویسر پر بڑا بندرگاہ ہے۔ اسٹراس برگ۔ میں چرچ ہے یہ تجارتی مقام اور ریلوے کا مرکز ہے ڈینزگ دریا وسٹولا پر ہے۔ یہاں سے لکڑی اور گیہوں باہر بھیجا جاتا ہے۔ برونسوک۔ سے کاشتکاری کی چیزیں باہر بھیجی جاتی ہیں یہ برونسوک کا دارالسلطنت ہے اکلا شپیل۔ (اچین) اونچی اور سوئی کی دستکاری کے لئے مشہور ہے یہ تواریخی مقام ہے۔

دوسرے ملکوں میں حکومت

جرمنی کے قبضہ میں جنوبی - مغربی افریقہ - مشرقی افریقہ - کامرون
ٹونگولینڈ - افریقہ میں - کیوچو - چین میں -
بندرگاہ - ہیمبرگ - بریمین - اسٹیٹین - ڈینجنگ - کیل - لوبیک - کوننگس
برگ ہیں -

۶ - ڈنمارک

حدود - شمال میں اسکیجر ریک - مشرق میں کیٹ گٹ - اور ساونڈ -
جنوب میں بحر بالٹک اور جرمن - مغرب میں نورتھ سی - ڈنمارک میں پارلیمنٹ
کی محدود سلطنت ہے اِس میں جٹ لینڈ - زی لینڈ - فین -
لورن ہالم - فیرو - ایس لینڈ - شامل ہیں -

بحری خطہ - ڈنمارک کا سمندری کنارہ کئی مقاموں پر کٹا ہوا ہے -
آبنائے ساونڈ - زی لینڈ - اور سوئڈن کے درمیان گریٹ
بیلٹ - زی لینڈ اور فین کے درمیان - لٹل بیل - فین اور جٹ لینڈ
کے درمیان -

لم فیورڈ - اسکو جٹ لینڈ کے شمال میں راس ہی - فورڈ - جھیل سمندر
کو دونوں طرف چھوتی ہے -

آب وہوا - جاڑے لمبے اور سرد ہوتے ہیں یہاں گرمی اتنی ہوتی ہے
کہ گیہوں پک سکتے ہیں - یہاں بارش بھی کافی ہوتی ہے -

پیداوار - جئی جو - گیہوں - رائی - آلو - گنا - مکھن - کوئلہ باہر بھی جاتا ہے
بہت طرح کی چیزیں گنا - کوئلہ - لکڑی آتا ہے -

مشہور شہر۔ کوپن ہیگن۔ یہاں بہت خوبصورت مکان ہیں اور یہ تجارتی بندرگاہ ہے۔ آرہس۔ جٹ لینڈ میں تجارت کا مرکز ہے۔ ایلسی نور۔ ساونڈ پر ایک قلعہ کے لیے مشہور ہے اور نینسن فنین میں مشہور شہر ہے۔

دوسرے ملکوں میں حکومت

(۱) فیرو۔ (۲) ایس لینڈ میں ہیکلا کا کوہ آتش فشاں ہے جہاں کے آدمی تعلیم اور عقل کے لئے مشہور ہیں۔ یہاں کا دار السلطنت ریکجویک ہے (۳) گرین لینڈ (۴) سینٹ کروی (۵) سینٹ ٹاموس (۶) سینٹ جوہن میں کھانڈ پیدا ہوتی ہے۔

۷۔ سوئڈن اور ناروے

حدود۔ شمال میں بحر شمالی۔ جنوب میں اسکیجر ریک۔ کیٹ گٹ۔ اور بحر بالٹک مغرب میں بحر شمالی۔ اور بحر اٹلانٹک۔ مشرق میں بحر بالٹک اور خلیج بوتھنیا۔

سوئڈن اور ناروے دونوں ایک ہی راجہ کی حکومت میں ہیں اور یہ دونوں جزیرے تمام اسکنڈی نیویا کے نام سے مشہور ہیں اس ملک میں بہت سی گھاٹیاں۔ فیورڈ اور آبشار ہیں۔ یہ ملک یورپ میں رقبہ میں دوسرے نمبر پر ہے۔

راس۔ نیز جنوب میں۔ تورڈکن۔ شمالی راس شمال میں اسٹرلو۔ جنوب مغرب میں اسکنڈی نیویا

جزیرہ نما عام طور پر پلیٹو ہے۔ لعم جوٹن فیلڈ میں ۸ ہزار.. ۸ فٹ اونچا ہے
جزیرے۔ لوفوٹن۔ مغرب میں۔ گوٹ لینڈ۔ اولینڈ۔ بحر بالٹک میں
دریا اور جھیل۔ دریا گلومین۔ (۴۰ سو میل) ناروے میں شمال سے جنوب
کو بہتی ہے۔ **گوٹا۔** سویڈن میں وینر۔ ویٹر جھیلوں
میں ہو کر بہتی ہے۔ خاص جھیلیں وینر۔ ویٹر۔ میلر ہیں
آب وہوا۔ ناروے کی آب وہوا گلف سٹریم سے اوسط درجہ کی ہو جاتی
ہے۔ مگر چھوٹی گرمی بہت گرم اور جاڑے میں بہت ٹھنڈے ہوتے ہیں۔
سوئیڈن کی آب وہوا ناروے سے خشک ہے۔
پیداوار۔ معدنی اشیاء میں لوہا۔ چاندی۔ تانبا۔ جست اور
سونا ہیں۔ دونوں ملکوں میں لکڑی افراط سے ہوتی ہے اسوجہ سے وہاں
دیاسلائی کثرت سے بنتی ہیں یہاں جئی۔ جو۔ رائی۔ آلو۔ اور کچھ گیہوں اور
دال بھی پیدا ہوتی ہے۔
دستکاری۔ یہاں لکڑی کی کلیں۔ دیاسلائی۔ کاغذ۔ جہاز۔ ناروے
میں اور لوہے سے فولاد اور مکھن۔ سوئیڈن میں۔

آنے جانیکے راستے

سوئیڈن۔ میں دریا اور جھیلیں بذریعہ نہر ملی ہوئی ہیں اور تجارت ان
ہی کے ذریعہ سے ہوتی ہے اسکے علاوہ ۷ ہزار ۶۰۰ میل تک
ریلوے لائن ہے۔ ناروے ایک ہزار یا نسو میل کے قریب ریلیں
ہیں۔ مگر یہاں تجارت بذریعہ سمندر ہوتی ہے

مشہور شہر

سوئڈن میں۔ اسٹاک ہالم۔ بندرگاہ اور دستکاری کا مرکز ہے اور
میلار جھیل پر واقع ہے۔ **گوٹبرگ**۔ سوئڈن کا خاص
بندرگاہ ہے یہاں دستکاری کئی طرح کی ہوتی ہے۔ مالمو
جرمنی سے تجارت کے لئے مشہور ہے۔
ناروے میں۔ کرشچیانا۔ دارالسلطنت ہے اور عمارتیں بہت خوبصورت
ہیں۔ **برجن**۔ مچھلی پکڑنے اور باہر بھیجنے کا خاص شہر
ہے۔ ٹرونڈجیم۔ پرانا دارالسلطنت تھا ہیمرفیسٹ۔ کو
بہت مسافر دل خوش کرنیکے لئے جاتے ہیں۔
ابسالا **اپسلا**۔ میں یونیورسٹی ہے۔

۸۔ روس کا حال

یورپی روس یورپ کے نصف مشرقی حصہ کو احاطہ کئے ہوئے ہے۔ یہ
شمال میں بحر شمالی۔ جنوب میں کوہ کاکیشش۔ بحر اسود۔ رومانیہ اور
آسٹریا۔ پروشیا + بحر بالٹک اور سوئڈن سے گھرا ہوا ہے۔
یورپی روس۔ اور ایشیائی روس۔ دونوں کا رقبہ نصف کرہ کے
رقبہ کا ہے
بحر اور خلیج۔ شمال میں۔ **ہوائٹ سی** مغرب میں۔ بالٹک جو کہ
خلیج بوتھنیاں۔ فنلینڈ اور خلیج ریگا میں منقسم ہے۔ جنوب
میں بحر اسود۔ **بحر ازوب** اور **بحر کاسپین**۔
جزیرے۔ اوزیل۔ ڈیگو۔ اور آلینڈ۔ بحر بالٹک میں۔ **نووا زمبلا**

اور اسپٹز برگن بحر شمالی میں۔

پہاڑ۔ کوہ کاکیشس۔ بحر اسود سے بحر کاسپین تک پھیلا ہوا ہے
کوہ یورال۔ ایشیا اور یورپ کے درمیان واقع ہے
والڈائی کی پہاڑیاں۔ روس کے مغرب میں ہیں۔
بحر کاسپین۔ کے شمال مغرب کے کنارے پر دنیا میں
سب سے بڑا رقبہ سمندر سے نیچا ہے۔

دریا۔ پیچورا۔ بحر شمالی میں گرتی ہے۔ ڈیونا اونیگا۔ بحر اسٹرنگی
(بحر سفید) میں گرتی ہیں۔ نیوا خلیج فن لینڈ میں۔ ڈوسنا
وسچولا۔ بحر بالٹک میں۔ نیپر۔ نیسٹر۔ ڈون۔ بحر اسود میں۔
والگا۔ دریا یورال۔ بحر کاسپین میں۔

جھیل۔ لاڈوگا۔ اونیگا۔ پیپس۔ ہیں۔

آب و ہوا۔ جنوبی حصہ گرم اور شمالی حصہ سرد ہے لیکن وسطی روس
میں جاڑے بڑے اور کڑاکے کے پڑتے ہیں۔ موسم گرما چھوٹا ہوتا ہے
یہاں بارش بہت کم ہوتی ہے۔

پیداوار۔ رائی۔ جئی۔ گیہوں۔ جو۔ سن۔ گننا۔ تمباکو۔ شراب۔ کوئلہ۔
لوہا۔ سونا۔ چاندی۔ تانبا۔ پلیٹی نم۔ پارہ۔ نمک۔ اور مٹی کا تیل۔
کوئلہ ڈان کی وادی اور پولینڈ کے جنوب مغرب میں پایا جاتا ہے یورال
اور کاکیشس میں سونا پلیٹی نم۔ اور تانبا پایا جاتا ہے اور کاکیشس
سے مٹی کا تیل بھی نکلتا ہے۔

تجارت کے راستے۔ دریا بذریعہ نہروں سے ایک دوسرے سے
جڑے ہوئے ہیں لیکن دریا سال بھر میں کئی مہینے تک منجمد رہتے ہیں

یہاں سڑکیں پتھر کے نہ ہونے سے خراب ہیں۔ ریلیں بھی رقبہ کے لحاظ
سے کم ہیں۔ یہاں کی تجارت اکثر میلوں میں ہوتی ہے سب سے بڑا
میلہ نجنی نوگورود میں ہوتا ہے۔

تجارتی اشیاء۔ آنے والی۔ روئی۔ دھات۔ مشین۔ اون چائے۔
چمڑا وغیرہ۔

جانیوالی۔ اناج۔ سن۔ لکڑی۔ تیل۔ انڈے

بندرگاہ۔ اوڈیسا۔ سینٹ پیٹرس برگ۔ ریگا۔ آرچینجل
اور خیرسین

ملکی انتظام اور مشہور شہر

یہ ملک کئی قسم کی حکومتوں میں منقسم ہے جن میں سے بالشویک
خاص ہیں یہاں کے باشندے بیوقوف اور وحشی ہیں یہاں کے بادشاہ
پر فوج سب سے زیادہ ہے۔ مگر سپہ گری فرانس اور جرمن سے گری
ہوئی ہے۔

سینٹ پیٹرس برگ۔ روس کا دار السلطنت ہے اور زار کے
رہنے کی جگہ ہے اور دریا نیوا پر مشہور شہر ہے اور اندرونی تجارت
کا مرکز ہے۔

ماسکو۔ پرانا دار السلطنت ہے اور روسی ریلوے کا مرکز ہے۔ وارسا
پولینڈ کا تجارتی مقام ہے یہاں اونی ریشمی کام ہوتا ہے اوڈیسا میں زیادہ
تجارت ہوتی ہے ریگا۔ ڈوینا پر بندرگاہ ہے۔

لوڈز۔ میں روئی اور ململ کا کام ہوتا ہے **ہیلسنگ فورس۔** فیلینڈ کا

دار السلطنت ہے۔ تفلس کو گیشں کا دار السلطنت ہے۔
قزاین اور آستراخاں دریا والگا پر۔ کیف دریا نیپر پر۔ ٹیولا۔ لوہے کی دستکاری کے لئے مشہور ہے۔ سیبسٹوپول۔ کریمیا میں بندر گاہ ہے

آسٹریا ہنگری۔ ۱۸۶۷ء سے اسٹریا اور ہنگری۔ دونوں سلطنتیں ملکر آسٹریا کے مہاراجہ کے انتظام میں ہیں۔
حدود۔ شمال میں جرمنی اور روس۔ مشرق میں روس اور رومانیہ جنوب میں اٹلی اور ٹرکی مغرب میں اٹلی اور سوئٹزرلینڈ اور بیویریا۔
پہاڑ۔ ایلپس۔ کارپیتھین۔ اور کوہ شمالی۔ اسٹریا کو جرمنی سے الگ کرتے ہیں۔
جزیرے۔ اس ملک میں بوہیمیا پلٹو ہنگرین پلٹو۔ اور ہنگری کا میدان شامل ہیں۔
دریا۔ ایلب۔ ایگر۔ بحر شمالی میں۔ اوڈر۔ ویسٹولا۔ بحر بالٹک میں۔ ڈینوب۔ نیسٹر۔ بحر اسود میں گرتے ہیں اس میں بالٹن جھیل ہنگری میں ہے۔
آب وہوا۔ یہاں گرمیوں میں بہت گرمی اور سردی میں بہت سردی پڑتی ہے۔ یہاں بہت گرمی مندرجہ ذیل وجوہات سے ہے
(۱) یہ ملک خط استوا کے ۴۵ ڈگری جنوب کو ہے۔
(۲) افریقہ کی گرم ہوا کا اثر اس ملک پر پڑتا ہے۔
بہت جاڑے سے (۱) شمال و مشرق سے ٹھنڈی ہوا کا آنا۔ (۲) یہ ملک اونچائی پر واقع ہے۔

پیداوار اور دستکاریاں

کوئلہ۔ لوہا۔ چاندی۔ سیسہ۔ گیہوں۔ مکّا۔ رائی۔ جئی۔ جو۔ آلو۔

سن- تمباکو اور شراب یہاں اونی- سوتی- لوہے کی چیزیں- اوزار کھیتی
کے اوزار- سیسہ اور ریشم کی دستکاری ہوتی ہے-
تجارت- آنیوالی چیز- روئی- اون- اناج- قہوہ اور تمباکو-
جانیوالی چیز- گیہوں- جو- لکڑی- اونی کپڑے- اور کھانڈ-

ملکی انتظام اور مشہور شہر

اسٹریا اور ہنگری اندرونی انتظام کے لئے خود مختار ہیں- مگر ایک ہی مہاراجہ
کے قبضہ میں ہیں یہاں کی فوج یورپ میں سب سے بڑی ہے- یہاں
بحری فوج چھوٹی ہے مگر ہوشیار ہے- یہاں کی تعلیم گھٹتی پر ہے
یہاں وائنہ- پریگ- اور بڈاپسٹ میں یونی ورسٹی ہے-
وائنہ- سلطنت کا دارالسلطنت ہے بڈاپسٹ ہنگری کا دارالسلطنت
ہے- پریگ- بوہیمیا کا دارالسلطنت ہے ٹرلیسٹ اسٹریا کا خاص
بندرگاہ ہے- لیمبرگ- گلیشیا کا دارالسلطنت ہے- کریکو
پولینڈ کا پرانا دارالسلطنت ہے- برون- موریویا کا دارالسلطنت ہے-
فیوم- ہنگری کا بندرگاہ ہے-

دوسرے ملکوں میں حکومت

اسٹریا ہنگری کے قبضہ میں- بوسینیا- ہرزی گوینا- اور نووی بازار ہیں

۱۰- سوئیٹزرلینڈ

یہ خوبصورت ملک یورپ کے وسطی اور بلند حصہ پر واقع ہے یہ ملک

مع پہاڑ۔ جھیل۔ گلیشیر اور جھرنوں کے ہونے سے یورپ کی جائے تفریح کہلاتا ہے یہ ملک فرانس۔ جرمنی۔ اسٹریا۔ ہنگری۔ اور اٹلی سے گھرا ہوا ہے اس ملک میں صرف ایلپس کے سلسلے ہیں جن کی خوبصورتی سے اسے ایشیا کا کشمیر بھی کہتے ہیں۔ اس میں کوہ جوارا۔ فرانس اور سوئٹزرلینڈ کے درمیان۔ ایلپائن۔ سواس ایلپائن۔ یہاں کوہ ایلپس کئی درروں سے قطع کیا جاتا ہے ان میں جن خاص گریٹ ورنڈ۔ سروِن سمپلون۔ سینٹ گوتھارڈ کے درّہ ہیں۔

دریا۔ رائن۔ تھرٹوس اور آر۔ نور تھ سی میں گرتے ہیں روم اور ڈولین۔ بحر روم میں گرتی ہیں۔ دریا ان بحر اسود میں گرتا ہے۔

جھیل۔ کانسٹین۔ جورک۔ لوسرن۔ نیوچٹیل۔ جینیوا۔ ہیں

آب و ہوا۔ سویٹزرلینڈ دیگر ممالک کی بہ نسبت سرد ہے اور شمالی حصہ جنوبی حصہ کی بہ نسبت بہت سرد ہے۔

تجارت۔ آنیوالی چیزیں۔ اناج۔ روئی۔ ریشم۔ کوئلہ۔ تمباکو۔ گنا۔ قہوہ۔

باہر جانیوالی چیزیں۔ ریشم اور روئی کی چیزیں گھڑی۔ پنیر اور جمع ہوا دودھ۔

ملکی انتظام اور مشہور شہر

یہ سلطنت جمہوری ہے یہاں کے آدمی محنتی اور کفایت شعار ہوتے ہیں جورک۔ سویٹزرلینڈ میں بڑا شہر ہے۔ برن۔ دارالسلطنت ہے دیگر مشہور شہر لیسیل۔ جینوا۔ نیوچٹیل۔ لوسرن۔ لوسین ہیں

آمدورفت کے راستے۔ سویٹزرلینڈ میں سولس کی سڑک اور

ریلیں پہاڑ پر بنی ہوئی ہیں انیسویں [19] سال میں دروں میں ہو کر گاڑیوں کی سڑکیں بنائی ہیں۔ اب حال میں سینٹ گوتھارڈ پہاڑ درہ سے ایک ریل جنوب کو نکالی گئی ہے۔

۱۱۔ اسپین اور پرتگال

جزیرے نما آسیرین (ایبیرین) کے بڑے حصہ کا نام ہسپانیہ (اسپین) اور مغربی جنوبی حصہ کا نام پرتگال ہے اگرچہ دونوں سلطنتوں کا مکمل انتظام بہت مدت سے علیحدہ ہے مگر ان کے آدمی آپس میں بہت ملتے ہیں۔ ملک کا بہت سا حصہ ٹیبل لینڈ اور اوسر ہے اس جزیرہ نما میں خلیج وغیرہ نہ ہونے سے تجارت میں نقصان رہتا ہے۔

راس۔ اورٹیگل شمال میں فنسٹی ریر شمال و مغرب میں۔ روکا مغرب میں سینٹ ونسینٹ جنوب مغرب میں ٹرافلگار جنوب میں یوروپا۔ جبرالٹر۔

جزیرے۔ بیلی ارک بحر روم میں۔ مجورکا۔ ماسنورکا۔ اور آئیویزا اور کینیری ٹمینیریف گرانڈ کینیری

دریا۔ منہو۔ ڈورو۔ (۴۶۰ میل) ٹیگس۔ (۵۱۰ میل) گواڈیانہ (۴۵۰ میل) گواڈل کیومبر۔ بحر اٹلانٹک میں ابرو (۴۲۰ میل) بحر روم میں گرتی ہے صرف گواڈل کیومبر اور ابرو وہی زمین کو سینچتی ہیں اور انہیں میں جہاز آجا سکتے ہیں۔

پہاڑ۔ پرنیز شمال میں۔ کیسٹل سسٹم پرتگال میں سیرا نواڈا جنوب میں ہے۔

آب وہوا۔ گرمیوں میں زیادہ گرمی اور اونچائی کیوجہ سے جاڑوں میں زیادہ سردی پڑتی ہے۔ شمال و مغرب میں بہت بارش ہوتی ہے مگر ملک میں معمولی بارش نہیں ہوتی۔

پیداوار۔ شراب۔ انگور، کشمش اور دیگر پھل جیسے نارنگی۔ انجیر، بلوط گیہوں۔ مکا۔ رائی۔ کورک۔ بھیڑ بکری۔ گدھے۔ ریشم کے کپڑے۔ کوئلہ۔ لوہا۔ تانبا سیسہ۔ سیرانوادا میں کوٹک۔ سلور، المیڈن کی کانوں میں پایا جاتا ہے۔

تجارت۔ اسپین **آنیوالی چیز۔** روئی۔ روئی کا سامان۔ کوئلہ۔ لکڑی۔ اونی سامان۔ لوہے کا سامان۔ اوزار۔ گیہوں۔ گنا۔ مچھلی۔
جانیوالی چیز۔ شراب۔ لوہا۔ تانبا۔ سیسہ جست پھل اور کورک

پرتگال۔ **آنیوالی چیز۔** گیہوں۔ اونی کپڑے۔ اوزار۔ لوہا۔ کوئلہ۔
جانیوالی چیز۔ شراب۔ کورک۔ مچھلی۔ تانبا۔

مشہور شہر

اسپین۔ **بارسی لونا۔** دستکاری کا خاص بندرگاہ ہے یہاں روئی کا سامان بنتا ہے اور پھل باہر بھیجے جاتے ہیں۔ **والینسیا سوائل۔ ملاگا۔** سے پھل اور شراب بھیجی جاتی ہے۔ **بلباؤ۔** سے کچا لوہا جنوبی ویلس کو بھیجا جاتا ہے **میڈرڈ** دارالسلطنت ہے اور بلٹو پر واقع ہونے سے تجارت کے لئے مفید نہیں ہے **کیڈیز۔** پرانا بندرگاہ ہے **جیرز۔** سے شراب بھیجی جاتی ہے۔ **بلادولڈ۔** تلوار کی دستکاری کے لئے دنیا میں مشہور ہے۔

ٹینسایت - جزیرہ آتش فشاں ہے اسکا دار السلطنت سنٹ جارج ہے -

پرتگال - لزبن - ۱۷۵۵ء میں آتش فشاں سے برباد ہو گیا تھا اسکی عمارت نئی ہے پرتگال کا دار السلطنت ہے اوپورٹو دریائے ڈورا پر شراب بھیجنے کا بندرگاہ ہے

پرتگال والوں کے قبضہ میں

ازرس - جو ٹوٹے ہوئے جہازوں کو ٹھہراتا ہے میڈیرا جسکا خاص شہر فنچل ہے جو جہازوں کے کوئلہ لینے کا خاص مقام ہے -

جزیرے - کیپ ورڈ - پرتگال والوں کی مغربی افریقیہ - مشرقی افریقہ گوا + تیمور کا حصہ مکاؤ ہیں - اسپین کے قبضہ میں - فرنینڈ اپو ہیں

اٹلی - اٹلی کی بناوٹ بوٹ کی سی ہے یہ شمال میں سوئٹزرلینڈ - مشرق میں بحر ایڈریاٹک جنوب اور مغرب میں بحر روم سے گھرا ہوا ہے

بحر اور خلیج - خلیج وینس مشرق میں - خلیج ٹارنٹو - جنوب مشرق میں - خلیج نیپلس - جینوا - مغرب میں -

آبنائے - آبنائے اوٹرانٹو - اٹلی اور ٹرکی کے درمیان - آبنائے مسینا - اٹلی اور سسلی کے درمیان -

پہاڑ - ایلپس - اپینائن - آتش فشاں اٹنا کا سسلی میں - ویسوویس نیپلس کے قریب اسٹرومبولی - جزیرہ لیپاری میں

میدان - لومبارڈی (یورپ کا باغیچہ) کمپگنا (روم کا کم بیگنا) - اپولیا -

دریا اور جھیل - برنٹیا - پو - سکارا - بحر ایڈریاٹک میں گرتے ہیں

آرنو۔ ٹائیبر۔ وول ٹرنو۔ بحر روم میں گرتے ہیں۔ اس میں میگوبیر۔ کومو گاگر ڈا کی جھیلیں ہیں۔

آب وہوا۔ یہاں کی اچھی ہے مگر جنوبی حصہ میں۔ سراکو گرم ہوا چلتی ہے شمال میں (ٹرے مونٹانا) ٹھنڈی ہوا چلتی ہے۔

پیداوار۔ گندھک۔ پتھر۔ گیہوں۔ مکا۔ چاول۔ جیتون۔ انگور۔ اور شہتوت کے پیڑ۔ اٹلی۔ ریشم میں چین سے شراب میں فرانس سے دوسرے درجہ پر ہے بنیوشیں سیسہ مشہور ہے۔

تجارت۔ اٹلی کی تجارت شمال میں بذریعہ الپائن اور جنوب کی طرف بذریعہ نہر سویز ہوتی ہے کچھ تجارت بذریعہ ریل اینڈ ورپ سے ہوتی ہے اٹلی کی تجارت جرمنی سے بھی ہوتی ہے۔

آنے والی چیز۔ کوئلہ۔ گیہوں۔ روئی۔

جانیوالی چیز۔ شراب۔ انڈے۔ گندھک۔ سن اور جوٹ۔

بندرگاہ۔ جینوا۔ نیپلس۔ بینیا۔ پالر۔ لیگ ہورن۔ اور وینس۔

مشہور شہر۔ ملن۔ ریشم کی دستکاری کیلئے مشہور ہے۔ یہاں پتھر کا بڑا گرجا گھر ہے۔ ٹیورن۔ دریا کے پوپر۔ ریشم اور اون کی دستکاری کی لئے مشہور ہے۔ جینوا کولمبس کی جائے ولادت ہے اور یہاں کے محل مشہور ہیں۔ وینس تواریخی مقام ہے۔ اور نہر سویز کے نکلنے سے تجارت کا مرکز ہو گیا ہے۔ نیپلس۔ سب سے بڑا شہر ہے روم میں بہت سے گرجا گھر ہیں۔ اور عجیب صنعت و حرفت سے بنے ہوئے ہیں فلورنس دریا آنو پر ریشم اور صرافی کا خاص شہر ہے۔

لیسا۔ میں مڑی ہوئی مینار ہے۔ برانڈسی۔ جہازوں کے کارخانے ہونے کا خاص مقام ہے سسلی اور سارڈینیہ کے جزیرہ۔ ایک دوسرے سے ۹ ہزار میل کی دوری پر واقع ہے سسلی میں۔
پیلرمو۔ کیٹینا۔ میسینا۔ کے بندرگاہ ہیں جہاں سے شراب پھل۔ گندھک بھیجا جاتا ہے۔ سارڈینیہ کا مشہور شہر کیگ پہاڑی ہے۔

اٹلی کے مقبوضات

توری سٹری۔ شمالی لینڈ۔ مالٹا۔ گوزد۔ کومینو ہے۔ مالٹا کا دارالخلافت بیلٹا ہے جسکا بندرگاہ دنیا میں خوبصورت ہے۔

رومانیہ۔ رومانیہ کی سلطنت جزیرہ نما بالکن سے علیحدہ خیال کی جاتی ہے اس سلطنت میں بلشیا اور مولڈویا کے صوبہ اور ڈانیوب ڈیلٹا شامل ہے۔ یہاں کی خاص پیداوار مکا۔ گیہوں۔ بیر۔ کوئلہ۔ مٹی کا تیل ہے یہاں کا دارالسلطنت بخارسیٹ ہے اوگلاز اور بریلا کے بندرگاہ ہیں

جزیرہ نما بالکن۔ حدود۔ شمال میں دریا ڈانیوب اور تین طرف سمندر ہے بحر اور خلیج۔ ایڈریاٹک۔ بحر ایونین۔ مغربی کنارے پر۔ بحر روم۔ بحر مارمورا۔ بحر اسود۔ مشرق میں۔ خلیج سلونیکا۔ ٹرکی میں۔
خلیج گورنتھ۔ اور خلیج اجنیا۔ گریس اور زمین کے درمیان ہے۔
خاکنائے گورنتھ۔ موریا کو زمین کے حصہ سے جوڑتا ہے
جزیرے۔ مجمع الجزائر ایونین کورفو۔ جانیٹ۔ نیگروپونٹ اور کمینڈیا۔
پہاڑ۔ بالکن پہاڑ۔ ڈانیوب کی گھاٹی سے نکلتا ہے رو ڈاپ

رسپ - جنوب مشرق کی طرف ہے کوہ پنڈس - گریس میں -
اولمپین - گریس کی حد پر - کوہ پرنسس خلیج کورنتھ کے شمال میں ہے
دریا - ڈینوب شمالی حد پر - مری ٹزا ور وردار ہیں -
آب و ہوا - اونچے مقاموں کے علاوہ گرمی زیادہ پڑتی ہے اور اٹلی کی نسبت
جاڑہ زیادہ پڑتا ہے ٹرکی اور بلغاریہ میں برف پڑتی ہے یہاں بارش زیادہ ہوتی ہے -
پیداوار - مکا - اناج - تمباکو - روئی پھل شراب - انجیر - زیتون - رومیلیا میں
عطر کیلئے گلاب - ٹرکی میں قہوہ - افیون - گدہے - اور خچر گریس کو بھیجے جاتے ہیں
ریشم - ٹرکی گریس اور بلغیریہ میں پایا جاتا ہے -
معدنی اشیاء - ٹرکی میں کوئلہ - تانبا - سیسہ اور لوہا - گریس میں سیسہ کچا لوہا
چاندی - پتھر جبتہ - سرو میں معدنی اشیاء بہت ہیں مگر کم کھودی جاتی ہیں بلغاریہ میں کوئلہ
لوہا - نمک ہے -
بالکن جزیرہ نما میں شطرنجی - ململ - تانبے لوہے پیتل کی کلونکی دستکاری ہوتی ہے
ریلیں - بلگریڈ سے - نش ہوکر - کونسٹنٹی نوپل تک ریل گئی ہے
بندرگاہ - کونسٹنٹی نوپل - سلونکا - پیراس -

بلقان کی سلطنت اور مشہور شہر

سلطنت ٹرکی - جس میں ایشیا میں ایشیائی مائنر - میسوپوٹامیہ - سیریا - عرب
افریقہ میں - مصر - رومیلیا - اور البینیا شامل ہیں - انکے علاوہ مہاراجہ ٹرکی
کا قبضہ برائے نام بلغاریہ - نوبی بازار - اور سموس پر ہے -
کونسٹنٹی نوپل کا نگر بانی سے دیکھنے میں خوبصورت معلوم ہوتا ہے
اور باسفورس تجارتی شہر ہے - ایڈریانوپل سلونکا - گیلی پولی - تجارتی شہر ہیں

۲- گریس - میں موریا، شمالی گریس، اور تھیسلی شامل ہیں گریس کی زمین پہاڑی اور ادسر ہے - اسلئے گریس کے آدمی تجار اور ملاح ہیں -
ایتھنس - دار السلطنت اور تواریخی مقام ہے یہاں بہت خوبصورت مکانوں کے کھنڈر پائے جاتے ہیں -
پایریس - ایتھنس کا بندرگاہ ہے کورنتھ اولمپیا - پرانے وقت میں مشہور شہر تھے
۳- سردیہ - پہاڑی اور زرخیز ملک ہے اسکا دار السلطنت بیلگریڈ سیو اور ڈانیوب کے سنگم پر واقع ہے -
۴- بلغاریہ - اور مشرقی رومانیہ - کی سلطنت ۱۹۰۸ء سے خود مختار ہے اور ٹرکی کے سلطان کے قبضہ میں نہیں ہے صوفیہ دار السلطنت ہے -
فلیپوپولیس بڑا شہر ہے رسٹاچک سلسٹریا دریا ڈانیوب پر مشہور ہیں بحر اسود پر
۵- مانٹی نگرو - کی زمین زرخیز نہیں ہے یہاں کے آدمی خود مختار ہیں اور بھیڑوں کو رکھتے ہیں - یہاں مکا - جئی - آلو - اور شراب پیدا ہوتی ہے یہاں کا دار السلطنت سیٹنج ہے -

ملکی انتظام

سردیہ گریس - ٹرکی میں محدود سلطنت ہیں - بلغاریہ کا انتظام نیشنل اسے سیمبلی سے ہوتا ہے - مانٹی نگرو کا انتظام ایک راجہ کا لڑکا کرتا ہے جزیرہ سموسن ٹرکی کو کر دیتا ہے اور ایشیائی مائنر کے کنارے پر واقع ہے

براعظم افریقہ

افریقہ کی خوبیاں

(۱) افریقہ خط سرطان اور خط جدی کے درمیان واقع ہے (۲) یہ بد تہذیب ملکوں میں سے ہے (۳) یہ ایک سا اونچا براعظم ہے۔ (۴) اسکے پہاڑ سمندر کے کنارے اور ایک دوسرے کے متوازی ہیں۔ (۵) اسکے سمندر کے کنارے کی لمبائی بہت تھوڑی ہے کیونکہ اس میں خلیج وغیرہ نہیں ہیں (۶) یہ براعظم اوجڑ اور آدمی اس میں نہیں پہنچ سکتے۔ کیونکہ اسکے دریاؤں میں جہاز نہیں جا سکتے اور یہاں کے پہاڑ ایک دوسرے سے ملے چلے گئے ہیں یہاں کنارے اور اندرونی حصہ کے درمیان ریگستان ہے یہاں کی آب وہوا بیماری پیدا کرنیوالی ہے انہیں وجوہات سے یہ براعظم سیاہ براعظم کہلاتا ہے۔

حدود۔ شمال میں بحر روم۔ مشرق میں بحر قلزم اور بحر ہند۔ جنوب میں بحر جنوبی۔ مغرب میں بحر اٹلانٹک۔

خلیج۔ شمال میں خلیج سدرہ اور خلیج کیوز۔ مشرق میں خلیج عدن۔ خلیج ڈلگوا۔ جنوب مشرق میں خلیج الگوا۔ مغرب میں ٹیبل بے نزار یٹھ بے۔ اور خلیج گنی ہیں۔ جس میں نبین اور بیافرا کی گھاٹی شامل ہیں۔

راس۔ آبنائے چینل

شمال میں۔ بون۔ بلانکو۔ سیوٹا۔ اسپارٹل۔ راس ہیں۔ مشرق میں کورنٹس۔ ڈلگا ڈو۔ ہافن اور گوارڈافیو۔ جنوب میں۔ کیپ آف گڈ ہوپ۔ اور راس اگلہاس ہیں مغرب میں۔ کیپ ورڈ۔ پالمس لوپاز۔ فریو۔

آبنائے۔ بابل مندب خلیج عدن کو بحر قلزم سے ملاتا ہے چینل

مزنبیق۔ جزیرہ میڈیگاسکر اور براعظم کے درمیان ہے۔

جزیرے۔ سکوترا سے چلیس۔ پمپیا۔ زنجبار۔ کومرد۔ میڈیگاسکر۔ بحر ہند میں واقع ہیں۔ سینٹ ہلینا۔ جزیرہ اسیشن۔ جنوبی اٹلانٹک میں اتنوبن۔ فرسدی پو۔ یہ جزیرہ اسپین والوں کے قبضہ میں ہیں۔ سینٹ ٹومس جزیرہ پرنس۔ پرتگال والوں کے قبضہ میں ہیں۔ اور یہ جزیرے خلیج گنی میں ہیں۔ جزیرہ پورٹ۔ جزیرہ کینسری۔ مڈیرا۔ ازورس۔ شمالی اٹلانٹک میں۔ ماریشش۔ رویونین۔ بورین۔ بحر ہند میں۔

پہاڑ

کوہ اٹلس۔ شمال میں۔ کوہ کونگ شمالی گنی میں۔ کوہ البیسنین۔ ابسینیا میں۔ کامرون بیافرا کے کھال کے شمال میں ٹیبل پہاڑ جنوب میں۔

میدان ریگستان

افریقہ میں میدان بہت کم ہیں۔ یہاں اتنے ریگستان ہیں کہ یہ ملک ریگستانی زمین کہلاتا ہے۔ یہاں کے خاص ریگستان۔ سہارا کا ریگستان شمال میں وسط میں سب سے بڑا ریگستان۔ ریگستان کالاہاری جنوب میں ہے۔

دریا۔ نائل۔ بحر روم میں گرتا ہے اسکی لمبائی ۳۴۰۰ میل ہے یہ خط استوا کے جنوبی حصہ سے نکل کر وکٹوریہ نیانزہ جھیل میں گرتا ہے۔ پھر سومرسینٹ نائل کے نام سے البرٹ نیانزہ میں گرتا ہے۔ اسکے بعد وائٹ نائل کے نام سے شمال کو بحر الغزل۔ بلو نائل۔ بلیک نائل معاون دریاؤں کے ساتھ بحر روم میں گرتا ہے۔ سینی گل۔ گیمبیا۔ کونگو۔ اورنج۔ بحر اٹلانٹک میں گرتے

ہیں۔ نائیجر۔ گنی میں۔ چیاڈ۔ دریا نائیجر میں گرتا ہے زیمبسی
لمپوپو۔ مشرق کی طرف بحر اٹلانٹک میں گرتے ہیں۔
جھیل۔ وکٹوریہ نیانزہ۔ البرٹ نیانزا۔ نائل کے بیسن میں۔ ڈنگٹ
ویولو۔ دریا کونگو کے بیسن میں۔ نیاسا۔ دریا زمبسی کے بیسن میں۔
چیڈ۔ سہارا کے جنوبی کنارے پر۔ ٹنگ نیکا۔ دریا کونگو کے مخرج
کے قریب۔ رڈالف جھیل شمال و مشرق میں ہے۔
پیداوار۔ سونا جنوبی اور وسطی افریقہ کے دریاؤں میں۔ ہیرا جنوبی
ریگستان میں۔ چاندی۔ تانبا۔ لوہا۔ سیسہ اور نمک۔ گیہوں۔ جو۔
نارنگی۔ زیتون۔ روئی۔ کھجور۔ مکا۔ چاول۔ کیلا۔ گنا۔ قہوہ۔
تجارت۔ افریقہ تجارت کے لئے مشہور نہیں ہے (۱) کیونکہ اس
براعظم میں بدتہذیبی بہت ہے۔ (۲) یہاں اچھے بندرگاہ نہیں ہیں
(۳) یہاں ایسے دریا نہیں ہیں جن میں جہاز جا سکیں۔
باہر جانیوالی چیزیں۔ ربڑ۔ روئی۔ قہوہ۔ ساگون۔ تیل۔ اخروٹ اور مصالحے ہیں
جنوبی افریقہ۔ جنوبی افریقہ میں (۱) کیپ کولونی (۲) نیٹال (۳)
دریا اورنج اور ملک ٹرانسوال (۴) بیچوآنا لینڈ (۵) روڈیشیا وغیرہ شامل ہیں
آب و ہوا۔ خشک اور صحت بخش ہے مگر مشرقی سمندر کے کنارے پر
بسے ہوئے شہروں میں بخار زیادہ پھیلتا ہے مشرقی حصہ میں بوجہ
ٹریڈ ونڈ ستمبر سے اپریل تک بارش ہوتی ہے۔
پیداوار۔ انگور۔ مکا۔ گیہوں۔ باجرہ۔ تمباکو۔ گنا۔ تیندوا۔ گینڈا۔ ہرن۔ شتر
مرغ۔ عقاب۔ گدھ۔ تیتر۔ مچھر۔ ٹڈی۔ بہت سے سانپ اور مکھی۔ بھیڑ
گھوڑا۔ بکری وغیرہ۔ ہیرا کیمبرلی میں۔ ٹرانسوال میں سونے کی کان

ناما کوالینڈ کی تانبے کی کان دنیا میں مشہور ہے۔

کوئلہ۔لوہا۔چاندی سیسہ۔اور متفانیز بھی پیدا ہوتا ہے۔

آمد و رفت کے راستے

سونا اور ہیرے کی کان ملنے کے بعد ریل بنائی گئی ہے۔(۱) کیپ ٹاؤن سے ایک لائن گرو کو پار کر کے ہیرے کی کان میں ہو کر بیچوآنا لینڈ کو جاتی ہے بعد میں کلنگ بلوداپو۔سلیس بری کو جاتی ہے۔(۲) ایلزبیتھ بندرگاہ۔مشرقی لندن۔دربن سے ریلیں اورنیج فری اسٹیٹ میں پھیلی ہوئی ہیں۔(۳) ڈیلاگوا بے سے ایک لائن ٹرانسوال کو جاتی ہے

۱۔کیپ کولونی۔میں کیپ ٹاؤن دارالسلطنت ہے
کانسٹنٹیشیا۔کمبرلی۔دیگر مشہور شہر ہیں۔ایلزبیتھ۔بندرگاہ ہے

۲۔ٹیٹال۔اپنے آپ انتظام کرنیوالی انگریزی سلطنت ہے اسکا دارالسلطنت پیٹر مریٹزبرگ ہے۔دربن بندرگاہ ہے۔لیڈی اسمتھ

۳۔دریا اورنج کا ملک اور ٹرانسوال انگریزوں کے قبضہ میں ہے اسکا دارالسلطنت جوہنس برگ ہے۔

۴۔بیچوانا لینڈ۔برٹش کمشنروں کی زیر نگرانی ہیں وہیں کے رہنے والے سردار انتظام کرتے ہیں۔

۵۔روڈیشیا۔میں سونے کی کان ہے مشہور شہر سلیس بری بلاوایو۔اومتالی ہیں

۶۔برٹش وسطی افریقہ۔کا خاص شہر زمیبا ہے۔

افریقہ کے جزیرے۔شمال مغرب میں۔ازورس۔مڈیرا۔جزائر کیپ ورڈ۔پرتگال کے قبضہ میں اور کینری اسپین کے قبضہ میں

راس۔ فیرویل۔ گرین لینڈ کے جنوب میں۔ ریس۔ نیوفاؤنڈ لینڈ جنوب میں۔ سیبل۔ فلورڈا کے جنوب میں۔

جزیرے۔ شمال میں۔ سنا تھمپٹن۔ فوکس لینڈ۔ بیفن لینڈ میلول ایلبرٹ۔ وکٹوریہ لینڈ۔ مشرقی کنارے پر نیوفاونڈلینڈ اینٹی کوسٹی۔ پرنس ایڈورڈ۔ کیپ برٹین۔ برموداس۔ بہاما ہیٹی۔ جیکا۔ کیوبا۔ مغربی کنارہ پر۔ وین کوبر۔ کوئین شارلوٹ پرنس آف ویلس کے جزیرے ہیں۔

جمیکا

امریکہ کی زمین کی بناوٹ

شمالی امریکہ چار قدرتی حصوں میں منقسم ہے

۱۔ مغربی اونچا ملک۔ الاسکا سے میکسیکو کے جنوب تک پھیلا ہوا ہے ۲۔ وسطی میدان۔ ۳۔ مشرقی اونچا ملک جو کہ لورنشین کے بلند حصہ اور اپلیشین میں منقسم ہے۔ ۴۔ اٹلانٹک کے کنارے کا میدان جو خلیج سینٹ لارنس سے فلورڈا تک ہے۔

پہاڑ۔ کوہ روکی۔ سلسلہ کیس کیڈ۔ سایرا نیواڈا۔ مغربی کنارہ پر ہیں۔ کوہ ایلیگنی مشرق میں اور نیرو ا۔ پوپوکیٹپٹی۔ آتش فشاں میکسیکو میں ہیں

دریا۔ کولویو۔ میکینزی۔ بحر شمالی میں گرتی ہیں۔ نیلسن۔ سیورن خلیج ہڈسن میں گرتی ہیں۔ سینٹ لارنس بحر اٹلانٹک میں گرتی ہیں۔ مسی سپی۔ ریوگرانڈ۔ خلیج میکسیکو میں۔ کالوراڈو کولمبیا۔ سیکرمینٹو۔ بحر پیسفک میں گرتی ہیں۔

جھیل

امریکہ میں نصف کرہ عظمیٰ سے زیادہ حصہ میٹھے پانی کا

ہے اسلئے امریکہ جھیلوں کا برّ اعظم کہلاتا ہے۔

ا۔ سینٹ لارنس کے بیسن میں پانچ جھیلیں ہیں۔ (۱) سوپیریر یہ دنیا میں سب سے بڑی میٹھے پانی کی جھیل ہے۔ (۲) مچیگن (۳) ہورن (۴) اری۔ (۵) اونٹاریو۔

ب۔ تین جھیلیں میکنزی کے بیسن میں ہیں۔
(۱) گریٹ بیر۔ (۲) گریٹ اسلیو۔ (۳) اتھابسکا۔

س۔ دریا نیلسن کے بیسن میں صرف ونی پیگ جھیل ہے۔
ابشار نیاگرا۔ اری اور اونٹیریو جھیل کے درمیان ہے۔

آب و ہوا

ا۔ تمام شمالی امریکہ کی آب و ہوا میں مندرجہ ذیل وجوہات سے بڑا فرق پڑ رہا ہے۔

ا۔ برّ اعظم شمال اور جنوب کو بہت دور تک پھیلا ہوا ہے۔
۲۔ مشرق سے مغرب کو کوئی پہاڑی سلسلہ نہیں ہے۔ جو شمالی ٹھنڈی ہوا اور جنوب کی گرم ہوا کو روکے۔

ب۔ مغربی کنارے کی آب و ہوا بہ نسبت مشرقی کنارے کی آب و ہوا کے گرم ہے کیونکہ۔
ا۔ بحر پیسفک کے مغربی جانب گرم ہوا چلتی ہے۔ ۲۔ مشرقی کنارے پر قطبی لہریں آتی ہیں۔ ۳۔ پہاڑی سلسلے ٹھنڈی ہوا کو مغربی کنارے پر نہیں پہنچنے دیتے۔

س۔ مغربی کنارے پر بارش زیادہ ہوتی ہے اور بحر اٹلانٹک کی ڈھال پر بھی پانی برستا ہے۔ مگر ٹیبل لینڈ ملک پر بہت ہی کم بارش ہوتی

ہے کیونکہ۔

۱۔ مغربی ٹھنڈی ہوا مغربی کنارے کیلئے پانی لاتی ہے (۲)۔ اٹلانٹک کی مشرقی ہوا بھی مشرقی ملک اور مسی سپی کے بیسن میں پانی برساتی ہے (۳) سایرانواڈا کی بلندی نمی کو جما دیتی ہے اور ہوا مشرق تک نہیں پہنچتی۔

دیگر خوبیاں

۱۔ گرم یا سرد امریں یہاں معمولی ہیں اور گاہے گاہے آتی ہیں یہ بلزرڈیں کہلاتی ہے۔ ۲۔ بہت سرد جاڑے جنوب میں بہت دور تک پھیلے ہوتے ہیں اور یہاں روئی کی کھیتی سالانہ ہوتی ہے۔ ۳۔ ریگستانی پلیٹو پر بلندی کی وجہ سے بہت گرمی اور سردی پڑتی ہے۔

۴۔ بہت تیز ہوا جو کہ ٹورنڈو کہلاتی ہیں بہت نقصان پہنچاتی ہیں۔

پیداوار۔ تمباکو۔ مکا۔ آلو۔ روئی۔ انگور۔ بہت سے پیڑ۔ گیہوں۔ گنا۔ قہوہ۔ گھوڑا جانور۔ بھیڑ۔ سور۔ جنگلی بھینسا۔ ہرن۔ تیندوا۔ بھیڑیا۔ ہنس۔ مچھلی۔

معدنی اشیاء۔ سونا اور چاندی مغربی پہاڑوں سے۔ کوئلہ۔ لوہا۔ تانبا۔ نکل۔ مٹی کا تیل۔ گیس اور نمک وغیرہ۔

ملکی حصے۔ ۱۔ گرین لینڈ۔ ۲۔ کناڈا۔ ۳۔ نیو فاونڈلینڈ۔ ۴۔ یونائیٹڈ اسٹیٹس۔ ۵۔ میکسیکو۔ ۶۔ وسطی امریکہ۔ ۷۔ ونسیٹ انڈیز۔

گرین لینڈ

گرین لینڈ ڈنمش کے قبضہ میں ہے چٹان دار اور اجڑ ملک ہے۔ یہاں کے باشندے مچھلی کھا کر رہتے ہیں۔ سب سے شمالی شہر اپرناوک ہے

کناڈا - حدود - شمال میں بحر شمالی - جنوب میں یونائیٹڈ اسٹیٹ
مشرق میں بحر اٹلانٹک مغرب میں بحر پیسفک -

دریا - چرچل - نیلسن - سبورن - البنی - موس - دیرٹ خلیج ہڈسن میں
گرتی ہیں - سینٹ لارنس بحر اٹلانٹک میں گرتی ہیں -

جھیل - سوپیریر - ہیورن - ایری - اونٹاریو -

آب وہوا - یہاں گرمی اور سردی دونوں پڑتی ہیں - بحر پیسفک کے
قریب کا ملک گرم اور خشک ہے -

پیداوار - سونا - چاندی - سیسہ - کوئلہ مٹی کا تیل - لوہا - تانبا -
اور مچھلی - مکئی - خربوزہ - انگور - تمباکو - سمور -

تجارت - آنے والی چیزیں لوہا - فولاد - اونی سوتی سامان - ریشم - چاء
قہوہ - شکر - شراب -

جانیوالی چیزیں - لکڑی - گیہوں - چوپائے - مچھلی - کوئلہ - سمور
چاندی اور سونا -

آنے جانے کے راستے

تجارت بذریعہ دریاؤں کے ہوتی ہے اور ایری اونٹاریو کے درمیان
ویلینڈ جھیل ہے سب سے بڑی ریل کناڈین پیسفک ریل ہے
جو ہیلیفکس سے وان کوور تک ہے جیسے مانٹریل - اٹوا - اور دنی پیگ
ہیں -

بندرگاہ - مشرق میں ہیلیفکس سال بھر تک برف نہ پڑنے سے
مشرقی کنارہ کے بندرگاہوں میں مشہور ہے - سینٹ جون نیوبرنسک
تجارتی بندرگاہ ہے سینٹ لارنس پر مانٹریل - کیوبک - بندرگاہ ہیں

اونٹاریو۔ جھیل پر ٹارنٹو۔ اور ہملٹن ہیں۔ پیسفک اسٹیٹ پر۔ وکٹوریہ اور روان کوبر ہیں۔

صوبہ۔ ا۔ کیوبک۔ کا دار السلطنت کیوبک ہے اور مان ٹریل دوسرا مشہور شہر ہے۔

۲۔ اونٹاریو۔ کا دار السلطنت ٹارنٹو ہے۔ اٹوا۔ کناڈا کا دار السلطنت اور لکڑی کے کام کا مرکز ہے۔ دوسرا مشہور شہر ہیملٹن ہے

۳۔ نواسیکوشیا۔ کا دار السلطنت ہیلیفیکس ہے۔

۴۔ نیو برنسوک۔ کا دار السلطنت فریڈرکٹن ہے۔ دوسرا مشہور شہر سینٹ جوہن ہے۔

۵۔ جزیرہ پرنس ایڈورڈ کا دار السلطنت شارلوٹ ٹون ہے۔

۶۔ منیٹوبا۔ کا دار السلطنت ونی پیگ ہے۔

۷۔ برٹش کولمبیا۔ اور جزیرہ دین کودر کا دار السلطنت وکٹوریہ ہے

ملکی انتظام

گورنر جنرل ایک کونسل اور پارلیمنٹ کی امداد سے کناڈا پر حکومت کرتا ہے اور یہ گورنر جنرل انگلینڈ کے مہاراجہ کیطرف سے مقرر کیا جاتا ہے۔

۳۔ نیوفاونڈلینڈ

کوڈ فشیری کیلئے مشہور ہے یہ برٹش کے قبضہ میں ہے اسکا دار السلطنت سینٹ جوہنس ہے۔

۴۔ یونائیٹ اسٹیٹ

حدود۔ شمال میں سلطنت کناڈا۔ جنوب میں خلیج میگسیکو مشرق

میں بحر اٹلانٹک۔ مغرب میں بحر پیسفک۔

پہاڑ۔ کوہ روکی۔ شمال سے جنوب تک پھیلا ہوا ہے سلسلہ کا اس کیڈ کیلیفورنین رینج۔ سایرانواڈا۔ مغرب کی طرف۔ الیگھینیز۔ مشرق کنارے کے متوازی۔ کیمبرلینڈ رینج۔ الیگھینیز کے مغرب میں۔

آب وہوا۔ شمال میں سرد۔ وسط میں اوسط درجہ کی اور جنوب میں گرم ہے مسی سپی کے جنوبی ضلع خلیج میگسیکو کے قریب اور اٹلانٹک کے قریب کے ضلعوں کی آب وہوا مضر صحت ہے۔

پیداوار۔ سونا چاندی۔ کوئلہ۔ لوہا۔ تانبا۔ سیسہ۔ جستہ۔ مٹی کا تیل۔ مکا۔ گیہوں۔ روئی۔ تمباکو۔ کھانڈ۔ پھل اور شراب۔

تجارت۔ آنیوالی چیز۔ ریشم۔ روئی۔ اونی سامان۔ قہوہ۔ کھانڈ۔ جانیوالی چیز۔ روئی۔ گیہوں۔ گوشت۔ لوہا۔ فولاد۔ مٹی کا تیل تمباکو۔

ملکی انتظام

اس میں اڑتالیس سلطنت ہیں جن میں ایک الاسکا بھی ہے۔ جنہوں نے سلطنت جمہوری قایم کی ہے جو ایک ہی پریسیڈنٹ کے قبضہ میں ہے۔

ریل۔ سب سے بڑی ریلوے سینٹرل پیسفک ریلوے ہے جو نیویورک کو سین فرانسیسکو سے ملاتی ہے۔

بندرگاہ۔ نیویورک۔ بوسٹن۔ فلاڈلفیا۔ بالٹی مور۔ نیواورلینز۔ سین فرانسسکو۔ شکاگو میچگن جھیل پر۔ بفالو ایری جھیل پر۔ سینٹ لوئی دریا مسی سپی پر بندرگاہ ہے۔

مشہور شہر

واشنگٹن۔ یونائیٹیڈ اسٹیٹ کا دارالسلطنت ہے **فلاڈلفیا**۔ بھائیوں کی محبت کا شہر کہلاتا ہے۔ تجارت کا خاص مقام ہے **سان بوسٹن** جسکو امریکن ایتھنس بھی کہتے ہیں بندرگاہ ہے۔ **شکاگو**۔ ریلوے کا مرکز اور اناج کی تجارت کا مرکز ہے۔ **پٹس برگ** میں لوہے اور سیسہ کی دستکاری کا مرکز ہے اسلئے یونائیٹیڈ اسٹیٹ کا برمنگھم کہلاتا ہے۔

سین فرانسیسکو جسکو پیسفک کی رانی بھی کہتے ہیں۔ بندرگاہ ہی **چارلس ٹاؤن** سے روئی اور چاول بھیجا جاتا ہے۔

دیگر مشہور شہر۔ کمانڈسن سنائی۔ ڈین ور۔ سلٹ لیک سٹی ہیں۔

الاسکا۔ الاسکا ملک دریا یوکن سے سیراب کیا جاتا ہے یہاں کی پیداوار سمور ہے مشہور شہر سٹکا ہے۔

دوسرے ملکوں میں حکومت

پورٹو رکا۔ فلیپائنس۔ لاڈرونس۔ ہوائی۔ یونائیٹیڈ اسٹیٹ کے قبضہ میں ہے

۵۔ میکسیکو

حدود۔ شمال میں یونائیٹیڈ اسٹیٹ۔ مشرق میں خلیج میکسیکو جنوب میں وسطی امریکہ۔ مغرب میں بحر پیسفک۔

آب و ہوا۔ ٹیبل لینڈ سرد۔ ٹیبل لینڈ کے ڈھال اوسط درجہ اور کنارے گرم ہیں

پیداوار۔ چاندی۔ سونا۔ قہوہ۔ روئی۔ کھانڈ۔ تمباکو۔

تجارت۔ آنیوالی چیز۔ روئی کا سامان۔ لوہا۔ اوزار۔

جانیوالی چیز۔ چاندی۔ قہوہ۔ سونا۔ جانور۔ تمباکو۔ چمڑا۔

ملکی انتظام

یہاں کی سلطنت جمہوری ہے۔

مشہور شہر۔ میکسیکو دارالسلطنت ہے پیولا۔ لیون۔ گوڈل جرا۔ کویرٹرو۔ سیراگرز۔ ٹیمپکو مشہور بندرگاہ ہیں۔

۴۔ وسطی امریکہ

حدود۔ شمال میں پناما اور میکسیکو۔ مشرق بحر پیسفک۔

پناما کی نہر

امریکہ کی لمبائی تجارت کیلئے مفید نہیں تھی کیونکہ اٹلانٹک و پیسفک بحر اعظموں کے بندرگاہوں کو ملانیوالا کوئی آبنائے نہ تھا اسلئے دریا سان جوان اور نکاراگوا جھیل کو ملانے سے جہاز پیسفک سے صرف ۱۲ میل پر رہ گئے تھے مگر یہ ملک جوالا مکھی پہاڑوں سے ڈھکا ہونے سے مفید نہوا بعدہٗ پناما کی نہر بنانا شروع ہوئی جو کہ بہت ہی مفید ہوگی۔

آب و ہوا۔ یہاں ٹریڈ ونڈ بہت پانی برساتی ہے کنارے کی آب و ہوا گرم اور یہ صحت بخش ہے۔ پہاڑوں پر سردی پڑتی ہے یہاں کوہ آتش فشاں افراط سے ہیں۔

پیداوار۔ اناج۔ پھل۔ مصالحہ۔ سونا۔ چاندی۔ لوہا۔ تانبا۔ جست سیسہ اور کئی طرح کی لکڑی۔

تجارت۔ آنیوالی چیزیں۔ روئی کا سامان۔
جانیوالی چیزیں۔ سونا۔ چاندی۔ نیل۔ مہوگنی۔ ربڑ۔ قہوہ۔ چمڑا۔
سینٹرل امریکہ میں۔ گوائٹ مالا۔ ہنڈورس۔ نکاراگوا۔ سالویڈور۔
کوسٹریکا۔ اور برٹش ہنڈورس۔ شامل ہیں۔

ملکی انتظام اور مشہور شہر

وسطی امریکہ میں سلطنت جمہوری ہے اور پریسیڈنٹ کے قبضہ میں ہی
بنوگوا ایٹمالا۔ وسطی امریکہ میں سب سے بڑا شہر ہے لی یون نکاراگوا
کا دار السلطنت ہے۔ سان جو۔ کوسٹریکا کا دار السلطنت ہے
ٹرکس لو۔ گریٹاؤن۔ مشہور بندرگاہ ہیں۔

۷۔ ویسٹ انڈیز

آب وہوا۔ گرم ہے مگر بوجہ سمندر کے معتدل ہو جاتی ہے۔
پیداوار۔ کھانڈ۔ تمباکو۔ قہوہ۔ مصالحہ اور پھل ہے۔
حصے۔ ۱۔ گریٹر انٹی لیس۔ جسمیں کوبا۔ جمائیکا۔ ہیٹی اور پورٹو رکو ہیں۔
۲۔ لیسر انٹی لیس۔ میں لیورڈ۔ اور ونڈورڈ جزیرہ ہیں۔
۳۔ بہاماس۔ جس کا دار السلطنت نسو ہے۔
۴۔ برموڈاس۔ جسکا دار السلطنت ہمیلٹن ہے یہ انگریزوں
کے قبضہ میں ہے۔

مشہور شہر۔ ہوانا۔ کوبا کا دار السلطنت ہے اور سگار کے لئے مشہور
ہے۔ سینٹ باگو بندرگاہ ہے۔ سان جوان پورٹو رکو کا دار السلطنت

ہے۔
ہیٹی۔ دو حصوں میں منقسم ہے۔ (۱) ہنگر دریپنگ جسکا دارالسلطنت پورٹوپرلنس۔ ۲۔ اسپینش پینگ جسکا دارالسلطنت سان ڈہ مگو ہے۔
ٹرینی ڈاڈ۔ انگلینڈ کے قبضہ مین ہی اور اس کا دارالسلطنت پورٹ آف اسپین ہی

جنوبی امریکہ

جنوبی امریکہ شمالی امریکہ سے کئی باتوں میں ملتا ہے۔ (۱) دونوں مثلث نماہیں شمال کی جانب چوڑے اور جنوب کی طرف نکیلے ہوتے گئے ہیں۔ (۲) دونوں میں مغرب ہی جانب ہی بڑے بڑے پہاڑ ہی سے اور کوہ آتش فشاں ہیں (۳) دونوں کے وسط میں بڑے بڑے میدان ہیں۔ جو مسی سپی اور سینٹ لارنس دیلاٹا اور امیزن ان سے سیراب ہوتے ہیں مگر دونوں براعظم چوپایوں کی پیداوار۔ نباتات اور آب وہوا میں مختلف ہیں۔
حدود۔ شمال اور مشرق میں بحر اٹلانٹک مغرب میں بحر پیسفک۔ جنوب میں بحر ہند جنوبی
وسعت۔ لمبائی شمال میں راس گیلی نس سے جنوب میں آبنائے میگیلن تک ۴۶۰۰ میل ہے چوڑائی راس سان راک سے مغرب میں راس بلنیکو تک ۳۲۰۰ میل ہے۔
خلیج۔ شمال میں خلیج درین اور دینی جولا۔ مشرق میں مڈاس اور خلیج بٹاس اور خلیج سینٹ جارج مغرب میں سنٹوس چپنیاس۔ گوایا کول خلیج پناما۔ جنوب میں ابنائے میگیلن ہے۔

راس۔ شمال میں۔ راس گیلی نس اور راس اورنج مشرق میں روک فریو۔
کورینٹز۔ جنوب میں۔ راس ہارن۔ مغرب میں پاریتیا اور یوریکا راس ہیں۔

جزیرے۔ شمال میں گوراکاب۔ بوآین آئر۔ مگارٹا۔ جنوب و مشرق میں
فاک لینڈ۔ آرکینز۔ جنوب میں ٹیرا ڈیلفیگو۔ مغرب میں کوین ایڈے
لینڈ۔ ہنوور۔ جوان۔ فرنڈ بیز۔ گلاب گوس۔

پہاڑ۔ انڈیز۔ شمال سے جنوب کو پھیلا ہوا میدان ہے اسکی چوٹی
سیراٹا ہے کوہ پیریز یلسن برازل میں ہے سیلواس۔ دریا امیزن
کے میدان کہلاتے ہیں۔ پمپاس دریائے لاپلاٹا کے میدان کہلاتے
ہیں (پٹاگونیا کا [illegible] ریگستان۔ جنوب میں ہے) لانوس اورمی نوکے
کنارے کے میدان کو کہتے ہیں

آب و ہوا۔ جنوبی امریکہ کی آب و ہوا شمالی امریکہ کی بہ نسبت گرم ہے
مگر ٹریڈ ونڈ۔ اونچا ملک اور قدرتی بناوٹ کی وجہ سے بہت گرم نہیں
ہے مغرب میں بارش نہیں ہوتی مگر شمال و مشرق میں ہوتی ہے۔

دریا۔ میگڈلینا۔ بحر کاربین میں گرتی ہے اور اورینکو۔ امیزن۔ شمالی
اٹلانٹک میں گرتی ہے۔ لاپلاٹا۔ کالوریڈو۔ نیگرو۔ سینٹ کرز۔
جنوب مشرق کی طرف جنوبی اٹلانٹک میں گرتی ہیں۔ سن فرانسسکو
یراگوئے۔ جنوبی اٹلانٹک میں گرتی ہیں۔

جھیل۔ ٹٹکاکا۔ صرف ایک ہی جھیل ہے جو پیرو کے جنوب
مشرق میں ہے۔

پیداوار۔ پیرو میں چاندی کی کان۔ برازیل میں سونے کی کان۔ چلی
میں تانبے کی اور برازیل میں ہیرے کی کان ہی ہے۔ لکڑی۔ گیہوں۔ کھانڈ

قہوہ۔ پھل۔ ربڑ۔ کونین۔ اخروٹ۔ آلو۔

ا۔ کولمبیا۔ حدود۔ شمال میں بحر کاربین۔ مشرق میں دینی جولا۔ اور برازیل جنوب میں پیرو اور۔ اکویڈر۔ مغرب میں بحر پیسفک۔

آب و ہوا۔ بلند زمین اور گھاٹیوں میں صحت بخش ہے مگر کنارے اور میدانوں میں گرم نرم اور مضر صحت ہے اسمیں میگڈ لینا اور اس کی معاون کوکا دریا ہے

پیداوار۔ مکا۔ گیہوں۔ چاول۔ کیلا۔ قہوہ کھانڈ۔ سنکونا۔ سونا۔ چاندی۔ ہیرا۔ پنا۔

ملکی انتظام اور مشہور شہر

یہاں کی سلطنت جمہوری ہے

بوگوٹا۔ کولمبیا کا دار السلطنت ہے۔ بارن کولا۔ تجارتی شہر ہے۔ پناما بحر پیسفک پر بندرگاہ ہے۔ اسپین وال۔ کارٹ جینا۔ سوانیلا بحر کربین پر بندرگاہ ہیں۔

۱۲ اکویڈر

یہ ملک مغرب میں پہاڑی ہے اور مشرق کی جانب چوڑا ہے اسمیں کوٹو پیکزی اور جمبو ریزو۔ کے آتش فشاں ہیں۔

آب و ہوا۔ اکویڈر میں ہر طرح کی آب و ہوا پائی جاتی ہے میدان اور گھاٹیوں میں گرم ٹیبل لینڈ پر معتدل اور بلند ملکوں پر سرد۔

مشہور شہر اور انتظام

کیوٹو۔ دار السلطنت۔ اور بلندی پر بسا ہوا ہے۔ گوآیا کیول خاص بندرگاہ ہے۔ کوئن کا میں یونیورسٹی ہے۔ اکویڈر میں بھی سلطنت

جمہوری۔

۳۔ پیرو

حدود۔ شمال میں اکویڈر۔ جنوب میں بولیبیا۔ مشرق میں برزیل مغرب میں بحر پیسفک۔

آب وہوا۔ پیرو کی آب وہوا بہت اچھی ہے یہاں کہرہ بارش کا کام دیتا ہے۔

پیداوار۔ سنکونا۔ الپکا۔ اون۔ روئی۔ قہوہ۔ اور پھل۔

مشہور شہر۔ لیما۔ پیرو کا دار السلطنت اور اسپین والوں کا پرانا شہر ہے یہ کوہ آتش فشاں سے گھرا ہوا ہے۔ کلاؤ۔ یہ لیما کا بندرگاہ ہے کسکو پیرو کا پرانا شہر ہے پیسکو میں چاندی کی کان ہے اور دنیا میں سب سے اونچا شہر ہے پائیٹا۔ ٹرکزیلو۔ مولینڈو بندرگاہ ہیں

۴۔ بولویا

حدود۔ شمال و مشرق میں برازیل۔ جنوب میں ارجن ٹائنا۔ مغرب میں چلی۔

آب وہوا۔ اگرچہ بولی ویا کا زیادہ حصہ خط استوا کے قریب ہے مگر اونچائی کی وجہ سے نصف سے زیادہ حصہ میں نم اور سرد آب وہوا ہے۔

پیداوار۔ وہی ہے جو پیرو کی ہے بولویا۔ پوٹوسی کی چاندی کی کان کے لئے مشہور ہے۔

مشہور شہر۔ سکرے دار السلطنت ہے۔ لاپز ٹٹی کاکا کے قریب اور مشہور شہر ہے۔ پوٹوسی ۱۳۳۱۵ فیٹ کی اونچائی پر واقع ہے سنٹاکرز سکرے کے شمال و مشرق میں مشہور شہر ہے۔ یہاں سلطنت جمہوری ہے۔

۵ - چلی

حدود - شمال میں بولویا - جنوب میں پٹاگونیا - مشرق میں ارجن ٹائنا - مغرب میں بحر پیسفک -

آب وہوا - چلی کی آب وہوا صحت بخش ہے مگر یہاں زلزلے زیادہ آتے ہیں -

پیداوار - گیہوں - جو - مکا - شراب - نارنگی شفتالو - سیب - سوڈا - تانبا - چاندی - کوئلہ - بھیڑ -

مشہور شہر - سینٹ یاگو - دارالسلطنت ہے - والپاراسو - کنواشن - بلڈویا - بندرگاہ ہیں -

ارجن ٹائنا یوروے گوے پاراگوے

یہ تینوں سلطنت جمہوری - بولویا - برازیل - چلی کے جنوب میں ہیں یہاں کے خاص دریا پارنا پاراگوئے - اور یوروے گوے - جن سے دریا لاپلاٹا بنا ہے -

پیداوار - گیہوں - مکا - جو تینوں سلطنتوں میں کھانڈ - ارجن ٹائنا - اور پیراگوئے میں چائے اور نارنگی بھی پیراگوئے میں پیدا ہوتی ہیں -

تجارت - آنیوالی چیز روئی - اونی اور لوہے کی چیزیں - ریل اور تار کی چیزیں - کوئلہ - تیل وغیرہ -

جانیوالی چیز - اون - بھیڑ کا چمڑا - سینگ - بھیڑ کا گوشت اور گیہوں -

مشہور شہر - بیونس ایرس - دریائے لاپلاٹا پر بندرگاہ ہے یہاں کی

آب وہوا بہت اچھی ہے روسیرلو بندرگاہ ہے۔ کارڈوا۔ تجارتی شہر ہے مونٹ وڈیو۔ یورے گوئے کا دارالسلطنت اور کم گہرا بندرگاہ ہے اسینشن پراگوئے کا دارالسلطنت ہے۔
دیگر مشہور شہر۔ کنسیشن۔ ساں پیڈرو ہیں

برازیل

حدود۔ شمال میں وی نیزولا اور گیانہ مشرق میں اٹلانٹک جنوب میں یورے گوئی۔ مغرب میں بولویا پاراگوئی۔
برازیل کا چوتھائی حصہ اجاڑ پلیٹو سے بنا ہے۔ جو کیمپاس کہلاتے ہیں۔ اسکی شمال میں سیلیاس اور وسط میں ٹیبل لینڈ ہیں۔ اس میں دریا مڈیرا ریو نیگرو۔ آمیزان کے معاون ہیں۔
آب وہوا۔ تندرستی بڑھانیوالی ہے یہاں کی پیداوار میں ایٹرفرانسکو کی ہیرے کی کان دنیا میں مشہور ہے۔
پیداوار۔ قہوہ۔ کھانڈ۔ تمباکو۔ روئی۔ ربڑ اور سونا ہیں۔

مشہور شہر

راڈیجنیرو۔ راجدھانی ہے اور جنوبی امریکہ کا دوسرا بڑا شہر ہے بیحیا۔ پہلی راجدھانی ہے۔ پرنیمبکو۔ بندرگاہ ہے پارا۔ امیزن کا بندرگاہ یعنی تجارت کا مرکز ہے بہ بولو یں کھانڈ اور قہوہ کی تجارت ہوتی ہے برازیل پرتگال کے قبضہ میں اور یہاں سلطنت جمہوری ہے۔

گائنا

تین حصوں میں منقسم ہے۔ فرنچ گائنا جسکی راجدھانی کینی ہے۔ ڈچ گائنا جسکی راجدھانی پارامریبو ہے۔ برٹش گائنا جسکی راجدھانی جورج ٹون ہے۔

(۱۰) وینیزولا (چھوٹا وینیس)

وینیزولا کولمبیا کے مشرق میں اورینکو کی گھاٹی میں ہے اسمیں پیداوار سونا ہے اور یہاں موتی نکالے جاتے ہیں۔

مشہور شہر

کاراکاس راجدھانی ہے۔ لاگویرا۔ کبارسلونا بندرگاہ ہیں۔

اوشینیا یعنی جنوبی سمندر کے جزیرے

اوشینا (اوسٹریلیشیا) نصف کرہ کا وہ حصہ جو ایشیا کے جنوب مشرق میں بحر پیسفک کے درمیان تک پھیلا ہوا ہے۔

معمولی خوبیاں

اوشینا مفصلہ ذیل وجہوں سے براعظموں میں مشہور ہے

(۱) یہ ایک جزیرہ ہے جو ۱۸۰ میل ایشیا سے ۴۵۰۰ میل افریقہ سے اور ۵۰۰۰ میل جنوبی امریکہ سے واقع ہے (۲) اسکا تمام حصہ جنوبی نصف کرہ میں ہے (۳) اس میں کوئی بڑی ندی نہیں ہے۔

(۴) اسکے نباتات اور جانور انوکھے ہیں۔ (۵) اسمیں جزیرے بڑے

سے بڑے اور چھوٹے سے چھوٹے یعنی زیادہ زرخیز اور بالکل اوجڑ ہیں۔ (۶) اگرچہ یہ براعظم پرانا ہے لیکن اسمیں پرانی قابلیت کا کوئی نشان نہیں پایا جاتا ہے۔

حدود اربعہ شمال اور مغرب میں بحر ہند ہے۔ مشرق میں بحر پاسفک ہے جنوب میں جنوبی سمندر ہے۔

خاص حصہ

اوشینیا مفصلہ ذیل حصوں میں منقسم ہے

الف۔ ملایا کے جزیرے یا ملیشیا۔ ب۔ بلنیشیا س۔ آسٹریلیا اور ٹاسمانیہ د۔ نیوزیلینڈ ج۔ پالینیشیا۔ ح۔ مکرونیشیا۔

الف۔ ملیشیا

ملیشیا میں مفصلہ ذیل جزیرے شامل ہیں

(۱) سنڈا جزیرہ (۲) بورنیو (۳) فلپاین (۴) سلیبیس (۵) ملکانز

(۱) سنڈا جزیرہ۔ سنڈا کے جزیروں میں (۱) سماترا (۲) جاوا (۳) مانیر جزیرہ شامل ہیں

۱۔ سماترا۔ یہ ملیشیا کا جنوبی جزیرہ ہے یہ ڈچ لوگوں کی آبادی ہے یہاں گھنے جنگل ہیں اور کپور گٹا پرچہ کے پیڑ کثرت سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہاں کے ہاتھی اور گینڈے یعنی کالی مرچ مشہور ہیں۔

مشہور شہر

پڈانگ۔ راجدھانی ہے اور مشہور بندرگاہ ہے دوسرے بندرگاہ ازچان۔ ڈیلی ہیں۔ بنکا کے جزیرے ہیں جو سماترا کے نزدیک ہے۔ رانگ اکثرت سے نکلتا ہے۔

(۲) جاوا۔ جاوا ڈچ لوگوں کے تمام ملکوں کا مرکز ہے یہ بہت

زرخیز اور دولت مند ہے۔ یہاں کا نیل اچھا ہوتا ہے۔
کپڑا بننے۔ زردوزی۔ کشتی بنانے اور مٹی کے برتن بنانے میں یہاں کے
آدمی ہوشیار ہوتے ہیں۔ اور رامائن اور مہا بھارت کے ناٹکوں۔
جاوا میں بوروبودر۔ نامی بدھوں کا مندر ننلو برس سے پہلے کا بنا ہوا ہے۔
مشہور شہر۔ بٹاویہ۔ دار السلطنت ہے سمارنگ۔ سرابایا دیگر
تجارتی شہر ہیں۔

(۳) مانیر مجمع الجزایر

(۱) بالی۔ کا جزیرہ زرخیز ہے یہ کوہ آتش فشاں سے ڈھکا ہوا ہے
(۲) سمباوا۔ جزیرہ میں ٹومبورو کا کوہ آتش فشاں ہے (۳) تمور
پرتگال والوں کے قبضہ میں ہے۔ (۴) سنڈل ہڈ (۵) فلورس
جاوا کے مشرق میں ہے۔

(۲) بورنیو

بورنیو کی آب و ہوا پیداوار سماترا کی طرح ہے یہاں بن مانس ہوتے ہیں
پیڑوں پر رہتے ہیں جنکے ہاتھ ڈہائی گز لمبے ہوتے ہیں اور مگر وغیرہ کھاتے ہیں
پیداوار۔ بورنیو۔ سونا۔ ہیرا۔ جواہرات اور رانگ کیلئے مشہور ہے اور کوئلہ
اور قہوہ اور تمباکو کی بھی تجارت ہوتی ہے۔ شمالی بورنیو۔ انگریزوں کی
قبضہ میں ہے برونی۔ ان کی سلطنت ایک وہیں کے باشندہ راجہ کے
قبضہ میں ہے۔ سراوک ایک انگریزی بادشاہ کے قبضہ میں ہے۔

(۳) فلپائین

فلپائن میں لیجون۔ (۲) منڈناؤ کے جزیرے (۳) پلاؤں (۴) سمر جزیرے

شامل ہیں۔
منجن کا بندرگاہ یا فلپائن کی راجدھانی منیلا ہے جہاں تمباکو۔ شکر۔ بھنگیلا سن دیگر ملکوں کو روانہ کیا جاتا ہے۔
(۴) سیلیبیز کا جزیرہ بہ ٹیڑھا میڑھا ہے اس میں افسردہ کوہ آتش فشاں پائے جاتے ہیں۔ اسکا شمالی حصہ ڈچ والوں کے قبضہ میں ہے۔ اور جنوبی حصہ میں مسلمانی سلطنت ہے۔
پیداوار۔ قہوہ۔ ساگودانہ۔ ایک انوکھا سوار جسکے چار دانت اوپر نکلے رہتے ہیں۔ آدمی۔ یہاں کے انسان دیاک ہوتے ہیں جو اپنے دشمنوں کا سر کاٹ کے لٹکانے میں غرور سمجھتے ہیں۔ لڑکوں کی شادی اسوقت ہوتی ہے جب وے اپنے دشمنوں کا سر کاٹ لاتے ہیں عورتیں اُن کھوپڑیوں کو لیکر خوش ہوتی ہیں۔
مشہور شہر۔ اس میں صرف مکاسر تجارتی شہر ہے۔

(۵) ملکاز

ملکا زمین۔ جلولو۔ سیرم۔ امبانیہ اور ٹرنیٹ کے جزیرے شامل ہیں ان جزیروں میں بھی کوہ آتش فشاں ہیں۔
پیداوار۔ لونگ۔ الائچی۔ جائفل۔ امبائنا میں پیدا ہوتے ہیں اسلئے امبائنا مسالحوں کا جزیرہ کہلاتا ہے۔
مشہور شہر۔ امبائنا۔ ملکاز کا دارالخلافت ہے۔ ٹرنیٹا ایک بڑا بندرگاہ ہے۔

(ب) ملینیشیا

ملینیشیا کے جزیرے آسٹریلیا کے مشرق و شمال میں ہیں انیس (۱)

نیوگینی (۲) جزایر سابون جھنڈ ہیں۔ (۳) فینری آئل ہیں۔

نیوگینی

نیوگینی اسٹریلیا کے شمال میں ہے اور ٹودس کا دہانہ اس کو اسٹریلیا سے الگ کرتا ہے اس میں اودون اسینٹیلی پہاڑ ہے مشہور دریا صرف فلائی ہے۔ انگریزوں کی خاص سیٹلمنٹ پورٹ مورلیس وائی ہے یہ جزیرہ تین سلطنتوں میں منقسم ہے مغربی حصہ ڈچ والوں کے قبضہ میں ہے جنوبی مشرقی انگریزوں کے قبضہ میں ہے۔ شمالی مشرقی جرمن کی قبضہ میں ہے۔

(۲) جزائر سالومن۔ سالومن مجموعہ جزائر میں وہ جزیرے شامل ہیں جو نیوگینی کے مشرق میں ہیں۔ انمیں سے خاص خاص جزائر یہ ہیں۔
(۱) وسمارک آئل۔ اور بوگینم دل جزیرہ ہیں جرمن کے قبضہ میں ہیں۔
(۲) سنٹا کرز۔ (کوئن سارلوٹ جزیرہ) انگلینڈ کے قبضہ میں ہے۔
(۳) نیوکیل ڈونیا۔ فرانس کے قبضہ میں ہے۔
(۴) نیوہے برڈیس۔ خود مختار ہے۔

۳۔ فینری آئل

فینری مجموعہ جزائر میں دو سو جزیرے ہیں۔ فینری جزیرہ ۱۸۷۴ء میں انگریزوں کے قبضہ میں ہوئے ہیں۔ صوبہ۔ دلی لیبو جزیرے میں دارالخلافت ہی۔

س۔ آسٹریلیا

آسٹریلیا جنوبی نصف کرہ زمین میں طول البلد کے ۱۱ درجہ سے ۴۰ درجہ اور

عرض البلد کے ۱۳ درجہ تک پھیلا ہوا ہے۔

حدود اربعہ۔ شمال میں ملیشیا مشرق میں پاسفک جنوب میں بحر جنوبی مغرب میں بحر ہند اسکی لمبائی مشرق میں راس ویران سی مغرب میں اسٹیپ پائینٹ تک ۲۵۰۰ میل ہے اسکی چوڑائی شمال سے جنوب تک دو ہزار میل ہے۔

آسٹریلیا بر اعظموں میں چھوٹا اور جزیروں میں بڑا ہے اسکو ڈچوں کے ۱۶۰۶ء میں تلاش کرکے اسکا نام نیو ہالینڈ رکھا تھا آسٹریلیا افریقہ سی تین باتوں میں ملتا ہے۔ (۱) دونوں بر اعظموں کے درمیان میں ریگستان اور پلیٹو ہیں (۲) دونوں کا بحری کنارہ ایک سا اور بغیر بندرگاہوں کے ہے۔ (۳) دونوں کا اندرونی حصہ میں کو مرہ نہیں جا سکتا۔

خلیج

شمال میں۔ کارپینٹیریا کی خلیج۔ مشرق میں اسپین سر سینٹ۔ دن سینٹ کی خلیجیں۔ جنوب میں اسٹرلمیں وائٹ۔ مغرب میں شارکی کی خلیج۔

راس

شمال میں راس یارک۔ جنوب مشرق میں ہود۔ جنوب مغرب میں لین۔

جزیرے۔ تسمانیا اور گریٹ ڈیریر ریف۔

پہاڑ۔ آسٹریلیا کے مشرق کیطرف ایک سلسلہ ہے جو گریٹ ڈوائڈ کہلاتی ہے سب اونچا سلسلہ آسٹریلین آلپس ہے جس کے سبب سے اونچی چوٹی کوس سیس کو ۶۷۰۱ فیٹ اونچی ہے۔ مذکورہ سلسلوں کے شمال میں کوہ دلو اور لورپول و نیو رلینڈ

سلسلے ہیں۔ جنوبی آسٹریلیا میں صرف سلسلہ ملینڈرس ہیں۔
دریا۔ مرے آسٹریلیا کی سب سے بڑی ندی ہے اور آسٹریلین آلپس سے نکلکر الیکسینگ ڈیا جھیل میں گرتی ہے اسکے معاون دریا۔ لک لارن۔ مورموزبی۔ نیوسوتھ ویلس ہیں اور ڈارلنگ کیونس لینڈ میں ہیں بحر پاسفک میں گرنے والے دریا کلے رینس و ہنٹر دہاکیس دری نیوسوتھ ویلسمین اور فنٹر روبرس دین کیونس لینڈ میں ہیں۔ فلینڈرس کوئیس لینڈ میں ہیں۔ اور کلر نیٹیر یا خلیج میں گرتی ہیں۔
جھیل۔ جنوبی آسٹریلیا میں۔ اے یر۔ ٹورنبس گیرڈنر اور فروم پلیٹو کے وسط میں۔ امیڈیو میں۔ پلیٹو کے جنوب غرب میں۔ اوسٹن اور مور جھیل ہیں۔
آب وہوا۔ آسٹریلیا کی آب وہوا گرم اور خشک ہے لیکن تندرستی بڑھانیوالی ہے آسٹریلیا کے جاڑے ہماری گرمی اور اسکے گرمی جاڑے ہوتے ہیں ہمارا دن اُن کی رات ہوتی ہے۔
پیداوار۔ گیہوں۔ جو۔ سن۔ تمباکو۔ انگور۔ قہوہ۔ چاول۔ روئی گنا۔ سونا۔ چاندی۔ سیسہ۔ ٹین۔ کوئلہ۔ یہاں کے آدمی بھیڑ اور جانوروں کو پالتے ہیں۔ یہاں کی اون بہت اچھی ہوتی ہے۔
تجارت۔ آنیوالی چیزیں۔ اونی چیزیں۔ روئی کا سامان۔ دہات چائے اور کلیں۔
جانیوالی چیزیں۔ سونا اون۔ چمڑا۔ کھانڈ۔ گیہوں اور قہوہ

ملکی انتظام معہ تقسیم

تمام آسٹریلیا برٹش کے قبضہ میں ہے جو کہ کومن ویلتھ آف آسٹریلیا کہلاتا ہے یہ گورنر جنرل دو ہوس کی پارلیمنٹ کے ذریعہ سے نگراں ہے
(۱) کیوئنس لینڈ۔ (۲) نیو سوتھ ویلس (۳) وکٹوریہ (۴) سوتھ آسٹریلیا
(۵) مغربی آسٹریلیا۔ (۶) ٹس مانیا۔

۱۔ کیوئنس لینڈ

کیوئنس لینڈ آسٹریلیا کے شمال مشرق میں ہے اسکی آب وہوا دوسرے حصوں کی بہ نسبت گرم ہے۔

پیداوار۔ گیہوں۔ مکا۔ چاول۔ گنا۔ روئی۔ تمباکو۔ کیلا۔ سیب۔ نارنگی سیپ اور بھیڑوں کا پالنا۔ سونا۔ چاندی۔ کوئلہ۔ تانبا۔ ٹین۔

تجارت۔ آنیوالی چیزیں۔ دستکاری کا سامان اور کھانا وغیرہ۔
جانیوالی چیزیں۔ اون۔ سونا۔ کھانا۔ جما گوشت۔ چمڑا۔ سیپ۔

مشہور شہر۔ برسبین۔ دار الخلافت ہے اور مشہور بندرگاہ برسبن بن دریا پر ہے۔ **روہمٹن۔** فنٹررو دریا پر بندرگاہ ہے یہاں سونا اور اون روانہ کی جاتی ہے **ٹونس ول** شمال میں بندرگاہ ہے۔
چارٹرس **ٹون** میں سونے کی کان ہے۔ **اسپ وچ** میں کوئلہ کی کان ہے۔

۲۔ نیو سوتھ ویلس

نیو سوتھ ویلس آسٹریلیا کا مشرقی حصہ ہے اور آسٹریلیا میں سب سے

پرانا ہے یہاں کی آب وہوا گرم ہے۔ لیکن پہاڑوں پر درمیانی رہتی ہے۔
پیداوار۔ گیہوں۔ مکا۔ جو۔ جئی۔ گنّا۔ انگور۔ آلو۔ نارنگی۔ سونا۔ چاندی۔ کوئلہ
تانبا۔ سیسہ۔ ٹین۔ اون۔ چمڑا۔ گوشت۔
یہاں کے آدمی بھیڑ اور مویشیوں کو پالتے ہیں۔ اور اون وغیرہ کو کام میں
لاتے ہیں۔

تجارت

آنیوالی چیزیں۔ اونی اور سوتی سامان۔ لوہے اور فولاد کا سامان اور چائے
جانیوالی چیزیں۔ اون۔ سونا۔ کوئلہ۔ چاندی۔ گوشت۔ چمڑا۔ تانبا۔
سیسہ اور ٹین۔
مشہور شہر۔ سڈنی۔ جیکسن پورٹ پر تجارتی شہر دارالخلافت ہے۔ یہاں
یونیورسٹی بھی ہے۔ بیرڈکن ہل۔ سلیبرٹن۔ شرٹن چاندی کی کانیں ہیں
نیوکیسل ہنٹر دریا پر کوئلہ کی کان تجارت کے لئے مشہور ہے پرملٹا
جیکسن پورٹ پر نارنگی کی تجارت کے لئے مشہور ہے۔
سینتھرسٹ۔ گیہوں اور سونے کی پیداوار کے لئے مشہور ہے۔
گول برن۔ میٹلینڈ۔ تجارت و دستکاری کے شہر ہیں۔

۳۔ وکٹوریہ

وکٹوریہ مرے دریا کے جنوب میں ہے یہ چھوٹا سا ملک ہے لیکن گنجان
آباد ہے یہاں کی آب وہوا عمدہ ہے۔
پیداوار۔ سونا۔ اون۔ گیہوں۔ جو۔ جئی۔ انگور تمباکو۔ نارنگی۔ انجیر
یہاں مکھن اور شراب کی دستکاری ہوتی ہے یہاں سے سونا اون مکھن
چمڑا۔ مویشی گھوڑے۔ گیہوں۔ کھانڈ۔ باہر روانہ کئے جاتے ہیں۔

اونی اور سوتی سامان لوہے اور فولاد کی چیزیں اور چائے یہاں باہر سے آتی ہے۔

مشہور شہر

میل برن۔ دار الخلافت ہے اور آسٹریلیا کا سب سے بڑا بندرگاہ ہے یہاں یونیورسٹی ہے یہ جنوبی رانی کہلاتا ہے ولارٹ سونے کی کان کی کے لئے مشہور ہے یہ اون اور سونے کی دستکاری کیلئے مشہور ہے سنن دہرسٹ وینڈگو۔ میں سونے کی کانیں ہیں جیلونگ میبل ورن کے جنوب مغرب میں اون کی دستکاری کے لئے مشہور ہے۔

۴ ساؤتھ آسٹریلیا

جنوبی آسٹریلیا وسط میں واقع ہے شمال کی آب و ہوا گرم اور جنوب کی درمیانی ہے۔

پیداوار۔ گیہوں۔ روئی۔ کھانڈ۔ انگور۔ نارنگی۔ تانبا پیداوار ہیں جو باہر روانہ کئے جاتے ہیں۔

مشہور شہر۔ ایڈلیڈ۔ سینٹ ون سینٹ خلیج پر دار الخلافت و دستکاری کے لئے مشہور ہے۔ پامسٹرن۔ کا بندرگاہ بڑا خوبصورت ہے۔

۵۔ مغربی آسٹریلیا

مغربی آسٹریلیا میں آسٹریلیا کے تمام مغربی حصے شامل ہیں یہ حصہ پھیلاؤ میں زیادہ لیکن آبادی بہت کم ہے۔

پیداوار۔ گیہوں۔ جو۔ جئی۔ سونا۔ لکڑی۔ موتی۔ سیب۔ بھیڑ کا پالنا۔ کان کھودنا۔ اور موتی نکالنے کی دستکاری ہوتی ہے سونا موتی

گی سیب - چمڑہ - چندن کی لکڑی - باہر روانہ کی جاتی ہے -
مشہور شہر - پیرتھ - دار الخلافت ہے فری مینٹل - بندرگاہ سوان
دریا پر ہے البینی جہازوں کے کوئلہ لینے کی جگہ ہے - کل گرلی -
کول گار ڈی - سونے کی کان کھودنے کے مقامات ہیں -
نورتھمٹن - سونے کی کان کا مرکز ہے -

۶ - ٹس مانیا

آسٹریلیا کے جنوب میں ہے اور باس کے میانے سے الگ ہوتا ہے
یہاں کی آب وہوا اور ہیالی اور تندرستی بڑھانیوالی ہے یہ جزیرہ گورنر
جنرل اور بذریعہ پارلیمنٹ نگرا ہوتا ہے -
پیداوار - گیہوں - جو - لکڑی - پھل - تانبا - سونا - چاندی - ٹین - کوئلہ -
تجارت - آنیوالی چیزیں - اونی اور سوتی سامان لوہے اور فولاد کا
سامان کھانے کی چیز برتن - اور شراب -
جانیوالی چیزیں - لکڑی چھال - پھل - اون تانبا - سونا -
چاندی - ٹین -
مشہور شہر - ہابرٹ - ڈرینٹ دریا پر دار الخلافت اور سمندر
بندرگاہ ہے - لون سٹن - ٹمر دریا پر بندرگاہ ہے - اسٹین لی -
بندرگاہ شمال میں ہے لونگ فورڈ - کھیتی کا ضلع ہے -

آسٹریلیا کے بندرگاہ

ٹونس دل - اوکھمپٹن - برس بین - کیونس لینڈ میں ڈینو کیسل

پرامٹا۔ سڈنی۔ نیو ساؤتھ ویلس ہیں ڈمیل جدن۔ جیلونگ وکٹوریہ میں لینڈ جنوبی آسٹریلیا میں۔ ذالوبی اور فرمینٹل مغربی آسٹریلیا میں اور پامرسٹن شمال میں۔

د۔ نیوزیلینڈ

نیوزیلینڈ میں (۱) شمالی جزیرہ۔ (۲) جنوبی جزیرہ۔ (۳) اسٹوارٹ جزیرے شامل ہیں جس میں دوسرے جزیرہ کینتھم۔ آکلینڈ۔ کرمیڈیک کیمپ ویل۔ ڈااونٹی جزیرے ہیں۔

انگلینڈ اور نیوزیلینڈ کا مقابلہ

(۱) دونوں سمندر میں قایم ہیں (۲) دونوں کا پھیلاؤ ایک ہی ہے۔ (۳) دونوں کی آب و ہوا اور پیداوار ایک ہی سی ہے۔ (۴) دونوں کا بحری کنارہ کٹا ہوا ہے۔

نیوزیلینڈ جنوب کا گریٹ برٹن کہلاتا ہے۔ کیونکہ

۱۔ گریٹ برٹن زمین نصف کرہ کے درمیان میں ہے اور نیوزیلینڈ پانی کے نصف کرہ میں ہے۔ (۲) دونوں میں مغرب میں پہاڑ۔ اور مشرق میں میدان ہیں (۳) دونوں اینٹی ٹریڈ ونڈ (مان سون) کے راستے بھی ہیں اور مغرب میں اچھی بارش ہوتی ہے (۴) دونوں کی آب و ہوا اچھی ہے۔ (۵) دونوں میں بیش قیمت کان کی چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ اور دونوں میں گیہوں۔ جو۔ جئی۔ پیدا ہوتے ہیں (۶) دونوں کا رقبہ برابر ہے۔

خلیج۔ ہواکی ہاک۔ پلنیٹی کی خلیج شمال میں ہے۔

مہانے۔ کک کا مہانہ شمالی جنوبی جزیرہ کے درمیان میں ہے فودی جنوبی جزیرہ اور اسٹوارٹ جزیرہ کے درمیان میں ہے۔

دریا۔ دیکاٹو شمالی جزیرہ ہیں اور ٹیمس بھی شمالی جزیرہ میں ہیں اور ہوراکی کی خلیج میں گرتی ہے۔

جھیل۔ توپو رٹیول) شمالی جزیرہ میں ہے۔

پیداوار۔ گیہوں۔ جو۔ جئی۔ گھاس۔ جڑ۔ چقندر۔ آلو۔ لکڑی۔ سونا۔ کوئلہ تانبا۔ چاندی۔ لوہا۔ ہیرا۔ پتھر۔ جواہر ہیں۔

تجارت۔ آنیوالی چیزیں۔ اونی سوتی ریشمی۔ لوہے اور فولاد کا سامان کانیں۔ کھانڈ۔ مرچ اور کتابیں جنگلی سوار۔ شتر مرغ

باہر جانیوالی چیزیں۔ اون۔ سونا۔ چاندی۔ گوشت۔ مکھن پنیر

ملکی انتظام اور مشہور شہر

یہ ملک ایک گورنر ... ہوس کی پارلیمنٹ کے ذریعہ نگراں ہے گورنر انگلینڈ سے مقرر کیا جاتا ہے۔

ولینٹن۔ شمالی جزیرہ میں دار الخلافت ہے اور ... بندرگاہ ہے انگلینڈ زمانہ سلف کا دار الخلافت اور مشہور بندرگاہ ہے **نیپیر** بندرگاہ ہے **ڈیون ڈن** بندرگاہ ہے یہاں یونیورسٹی ہے۔

کرائسٹ چرچ (میدانی شہر) دستکاری کا شہر ہے اور جنوبی جزیرہ کا بندرگاہ ہے۔ نیلسن۔ بلین۔ ٹل ٹن۔ دیگر بندرگاہ ہے نیو پرائی موتھ۔ بڑی خوبصورت جگہ ہے۔

ج۔ پولی نیشیا۔ پولی نیشیا میں بہت سے جزیرے شامل ہیں

جو کہ آسٹریلیا اور امریکہ کے درمیان میں ہیں۔
آب و ہوا۔ یہاں کی آب و ہوا اوسط درجہ کی خوشگوار ہے۔
پیداوار۔ ناریل۔ کیلا۔ چاول۔ مکا۔ گنا۔ روئی۔ سیپ۔ مچھلی۔
یہاں کی موتی کی سیپ اور ناریل باہر روانہ کئے جاتے ہیں۔

خاص جزیرہ اور شہر

(۱) ٹونگا۔ (فرینڈلی آئل) فجی کے جنوب مشرق میں۔
(۲) ہروی آئل (ککّ آئل) ٹونگا جزیرہ کے مشرق میں۔
(۳) ایلیس۔ (یونائٹ ایلیس) گریٹ برٹن کے قبضہ میں ہے۔
(۴) سماؤو (نیوی گیٹر) فیجی کے شمال مشرق میں۔
(۵) سوسائٹی جزیرہ۔ فرینڈلی جزیرہ کے مشرق میں ہے۔
(۶) اوسٹرل آئلس۔ سوسائٹی جزیرہ کے جنوب میں ہے۔
(۷) لوآئل لینڈ۔ (لو آرک پیلیگو) سوسائٹی جزیرہ کے مشرق میں۔
(۸) گیمبیر جزیرہ۔ لوآئل لینڈ کے جنوب مشرق میں۔
(۹) مارکوئسس۔ لوآئل لینڈ شمال مشرق میں فرانس کے قبضہ میں ہے
(۱۰) مشرقی جزیرہ۔ بحر پاسفک کے جزیروں سے مشرق میں ہے

۵۔ مکرونیشیا

میں وہ جزیرے شامل ہیں جو خط استوا کے شمال میں پائن اور سینڈوچ جزیروں کے درمیان میں ہے۔ ان مجموعہ جزایر کے جزیرے حسب تفصیل ذیل ہیں۔

۱- جل برٹ } مشرق میں۔
۲- مارسل جزیرہ }
۳- کارولائن } مذکورہ جزیروں کے مغرب میں۔
۴- پیلیو - }
۵- لاڈرون- کرورلائن کے شمال میں۔
جلا برٹ آئلس۔ انگلینڈ کے قبضہ میں ہے۔
گوئیم۔ جو کہ لاڈرون کا جزیرہ ہے۔ یونائیٹڈ اسٹیٹس کے قبضہ میں تھے۔ باقی جزیرے جرمنی کے قبضہ میں ہیں۔

جغرافیہ کے متعلق مشہور باتیں

وہ مقامات جن پر ہو کر خط استوا جاتا ہے

ملک ۔ اکگوے ڈر ۔ کولمبیا ۔ برزیل ۔ فرنچ ۔ کونگو ۔ بلجیم کونگو ۔ اوگانڈا ۔ برٹش ۔ مشرقی افریقہ ۔ بورنیو سماٹرا سلیبز

جزیرے ۔ گلاپیگوس ۔ سینٹ ٹونب ۔ سماترا ۔ بورینو ۔ سلیبوینر ۔ ملکانہ جلو بو وسمارک ۔ جل ورٹ ۔ کرسمس جزیرہ ۔

شہر ۔ کیٹو ۔ آروٹی ۔ مکاپا ۔ مراجو ۔ لیبرویل ۔ جوبا ۔ کسمایو ۔ پونسٹاک ۔

سمندر و خلیج ۔ پاسفک ۔ اٹلانٹک ۔ خلیج گنی ۔ بحر ہند ۔ مکاسر کا دہانہ ۔

وہ مقامات جن میں ہو کر خط سرطان جاتی ہے

لوار کیلیفورنیہ کا جنوبی حصہ ۔ میکسیکو کی خلیج ۔ بہاما ۔ اسپینش مغربی افریقہ صحارا کا ریگستان ۔ ایجپٹ ۔ عرب ۔ ادمان ۔ ہندوستان ۔ کچھ ۔ گجرات ۔ وسط ہند ۔ ممالک متوسط چھوٹا ناگپور ۔ بنگال ۔ ٹیرا برہما ۔ سوبی چین (کانٹن) اور فارموسا ۔ پاسفک ۔ کلیفورنیہ کی خلیج ۔ کمیسکو کی خلیج ۔ آبنائے فلوریڈا ۔ اٹلانٹک بحر قلزم بحر عرب ۔ خلیج کمبے ۔ خلیج بنگال ۔ ٹانکن کی خلیج ۔ اور بحر چین ۔

وہ مقام جن میں ہو کر خط جدی جاتی ہے

چلی ۔ جنوبی بولیویا ۔ شمالی ارزنیٹن ۔ جنوبی برزیل ۔ کلہاری ۔ ریگستان بیچوانا لینڈ ۔ ٹرانسوال ۔ پرتگال ۔ مشرقی افریقہ ۔ مڈاگاسکر ۔ مارشیس ۔ آسٹریلیا

نیو کیلڈونیہ۔ ولگا جزیرہ۔ آسٹرلا۔ اور کیمبر جزیرہ۔ پاسفک۔ اٹلانٹک۔ موجمک چنیل۔ بحر ہند۔

مشہور ہاتیں جن پر ملکوں کی دولت منحصر ہے

(۱) ساحل زیادہ دندانے دار ہو اور اسمیں بندرگاہ بھی ہوں۔ (۲) اچھی تندرستی کو بڑہانیوالی آب وہوا۔ (۳) کافی مینہ۔ (۴) زمین کا زرخیز ہونا (۵) دہیرے دہیرے بہنے والی اور جسمیں جہاز جاسکیں ایسے دریا۔ (۶) چپٹی اور ایک سی زمین کا ہونا (۷) کان سے نکلنے والی اشیاء کی پیداوار (۸) آنے جانیکے راستے مثلاً سڑک۔ ریل تار ندی نہر اور بوجھ لیجانے والے جانور۔

دنیا کی چاروں طرف کے سفر میں ایکدن کی گھٹنے اور بڑہنے کا سبب

کیونکہ آفتاب پہلے مشرق میں نکلتا ہوا ظاہر ہوتا ہے اسلئے ہر ایک مشرقی جگہ میں آفتاب مغرب کی بہ نسبت پہلے طلوع ہوتا ہے اسلئے جو آدمی مشرق کو جاتا ہے اُسے اپنی گھڑی تیز کرنی پڑتی ہے اور مغرب کی جانب جانیوالے انسان کو اپنی گھڑی سست کرنی پڑتی ہے اسلئے ایکدن گھٹتا بڑہتا رہتا ہے۔

خط استوا کی بہ نسبت اسکی مشرقی اور مغربی جانب زیادہ گرمی ہونیکی وجہ

خط استوا پر ہمیشہ ۱۲ گھنٹہ کا دن ہوتا ہے لیکن خط استوا سے جو جگہ مشرق یا مغرب کو ہیں انمیں سورج کی کرنیں ترچھی پڑہنے کے سوا بارہ گھنٹہ سے زیادہ بھی دن ہوتا ہے۔

مفصلہ ذیل کا اثر آب وہوا پر پڑتا ہے

(۱) عرض طول البلد جتنا ہی طول البلد بڑہتا جاتا ہے اتنا ہی ہم خط استوا کی

دور ہوتے جاتے ہیں اور خط استوا سے جتنا ہی دور جاتے ہیں اتنی سورج کی کم کرنیں پڑتی ہیں اور اتنی ہی ٹھنڈک ہوتی ہے۔ (۲) اونچائی۔ جتنی اونچی جگہ پر ایک مقام واقع ہوگا اتنی ہی ٹھنڈی آب وہوا ہوگی (۳) سمندر کا نزدیک ہونا۔ زمین بہ نسبت پانی کے جلد گرم اور سرد ہوجاتی ہے اسلئے سمندر کے قریب کا آب وہوا جاڑے میں کچھ گرم اور گرمی میں بہ نسبت دیگر جگہوں کے کچھ سرد ہوتی ہے۔

(۴) ہوا کے چلنے کا رخ۔ جنوبی مغربی ہوائیں گریٹ برٹن میں چلتی ہیں گلف اسٹریم سے گرمی اور تری لاتی ہیں اور جنوبی اور مغربی مانسون ہندوستان کی ہوا کو اچھی بنادیتی ہے۔ (۵) کوہی سلسلوں کا رخ جہاں وے ہوا کی گرمی اور تری کو روک لیتی ہیں اور زیادہ بارش ہوتی ہے علاوہ اسکے وے ملک کو سرد ہواؤں سے محفوظ رکھتی ہیں (۶) ملک کا ڈھال۔ اگر ملک کا ڈھال دوپہر کو آفتاب کی سماذی ہوتی آب وہوا گرم ہوگی۔ (۷) زمین کی خاصیت۔ اگر زمین بہت کڑی اور ریتلی ہو تو دن میں گرمی اور رات میں سردی ہوگی اگر زمین چکنی مٹی کی ہوگی یا جنگل ہونگے تو زمین میں پانی رہیگا۔

دنیا کے شہر مطابق مردم شماری

لندن جس میں ۶۵۰۰۰۰۰ آدمی ہیں انگلینڈ میں ہے نیویارک جس میں ۰۰۰۰۰۰۴ یونائیٹڈ اسٹیٹس میں ہے پیرس ستائیس لاکھ آدمی ہیں فرانس میں ہے ٹوکیو۔ اکیس لاکھ بیاسی ہزار آدمی ہیں جاپان میں ہے۔ برلن اکتیس لاکھ چالیس ہزار آدمی ہیں ملک جرمنی میں ہے۔

وائنا بیس لاکھ آدمی ہیں آسٹریا میں ہے **شیکاگو**۔ جس میں بیس لاکھ آدمی ہیں یونائیٹیڈ اسٹیٹس میں ہے۔ **کانٹن** سترہ لاکھ آدمی ہیں ملک چین میں ہے۔ **سینٹ پیٹرس برگ** چودہ لاکھ چوالیس ہزار آدمی ہیں ملک روس میں ہے۔ **فلیڈیلفیا**۔ جس میں چودہ لاکھ چالیس ہزار آدمی ہیں یونائیٹڈ اسٹیٹس میں ہے **کلکتہ**۔ جس میں بارہ لاکھ بائیس ہزار آدمی ہیں ہندوستان میں ہے۔ **کونس ٹیٹی نوپل** گیارہ لاکھ آدمی ہیں ملک ٹرکی میں ہے۔ **موسکو** دس لاکھ آدمی آباد ہیں ملک روس میں ہے

دنیا کی مشہور ریلیں

(۱) ٹرانس سائبریٹن ریلوے۔ ایشیائی ملک روس میں (۲) گنگا کے میدان کی ریل۔ (۳) کینیڈین پاسفک ریلوے۔ (۴) ٹرانس کاسپین ریلوے مغربی ایشیا میں۔ (۵) جنوبی پاسفک ریل یونائیٹیڈ اسٹیٹس میں (۶) اگانڈا موم باسا ریلوے جنوبی افریقہ میں۔ (۷) الیسٹ انڈین ریلوے ہندوستان میں (۸) ٹرانس سائبرین ریلوے تجارت کیلئے مشہور ہے اسکے سبب سے روس کے یہاں کی چیزیں سونے چاندی اور کپوروں میں بہت ترقی ہوگئی ہے اسکے سبب سے روس کی تجارت چین اور جاپان سے زیادہ بڑھ گئی ہے یہ ریلوے ضرورت کیوقت فوج کو آسانی سے پہنچادیتی ہے اسپر مشہور اسٹیشن ولاڈی بوسٹک۔ ہربن۔ ارکوٹسک۔ اومسک۔ موسکو۔ پیروگرہ یڈ ہیں۔ پیروگریڈ ریل کے سبب سے پیرس اور برلن سے ملا ہوا ہے اور پیرس سے کیلین مارسلیز وائنا قسطنطنیہ اور برنڈسی کو ریلیں جاتی ہیں

ہندوستان کی ریلیں

(۱) ایسٹ انڈیا ریلوے ہاوڑا سے کالکا تک۔ (۲) یوربی بنگال اسٹیٹ
ریلوے کلکتہ سے گوالنڈو اور دارجلنگ تک (۳) آسام بنگال ریلوے
چٹگاؤں سے آسام کو۔ (۴) بنگال نارتھ ویسٹرن ریلوے کاٹھیاوار سے
کانپور تک۔ (۵) بنگال ناگپور ریلوے استنبول سے ناگپور کو اور بلاسپور
کٹنی کو۔ (۶) اودھ روہیلکھنڈ ریلوے۔ مغلسرائے سے سہارنپور تک
لکھنؤ سے رائے بریلی تک۔ (۷) روہیلکھنڈ کمایون ریلوے بریلی
سے کاٹھ گودام تک (۸) نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ دہلی سے پشاور تک
لاہور سے کراچی اور کوئٹہ کو۔ (۹) گریٹ انڈین پنینشلا ریلوے۔ دہلی سے
بمبئی کو جھانسی سے کانپور اٹارسی اور مانک کو۔ (۱۰) بمبئی بڑودہ اور سنٹرل
انڈیا ریلوے۔ دہلی سے جیپور ہوکر احمد آباد۔ (۱۱) جودھپور بیکانیر
ریلوے۔ فلیرا سے رہوکی کو اور بھٹنڈا سے میروارٹ کو۔

(۱۲) ساوتھ انڈین ریلوے۔ مدراس سے کولمبو اور تلاومنار سے کولمبو کو
اسٹیمر ہیں مدورا سے ترتی کورن کو۔ (۱۳) نظام اسٹیٹ ریلوے
حیدرآباد سے مانمڈ کو بادی سے ونیر داوا کو۔

کنیڈین پیسفک ریلوے۔ ہیلی فیکس سے وان کوبر تک ہے
اس پر مشہور اسٹیشن ہیلی۔ فیکس کیوبک مونٹریل اوٹاوہ ونی پیگ
ریزینا گلگری اور وان کوبر ہیں مونٹرل سے ایک شاخ سگاگو کو جاتی ہے
نارتھ پاسفک ریلوے۔ نیویارک سے وان کوبر تک۔
یونین پاسفک ریلوے۔ نیویارک سین فرانسیس کو تک۔
ساوتھ پاسفک ریلوے۔ نیویارک سے نیو اورلنیس ہوتی ہوئی

سین فرانسیسکو کو۔

ہندوستان کی ریلوں کے فائدے

۱۔ یہ ریلیں مسافران اور اسباب کو ہندوستان کے ایک حصہ سے دوسرے حصہ کو لیجاتی ہیں۔
۲۔ خاص خاص بندرگاہوں کو تجارتی شہروں سے ملاتی ہیں۔
۳۔ قحط کے وقت میں اناج پہنچاتی ہیں۔
۴۔ ضرورت کے وقت فوج کو لے جاتی ہیں۔

ہندوستان سے انگلینڈ خشکی کا راستہ

لاہور سے کوئٹہ کو اور کوئٹہ سے ایران میں ہو کر باکو کو۔ باکو سے ریل میں ہو کر باتم کو۔ باتم سے اسٹیمر کے ذریعہ قسطنطنیہ کو۔ قسطنطنیہ سے وائنا ہو کر پیرس کو پیرس سے کیلو کو اور کیلے سے ڈوبر کو۔

ہندوستان سے انگلینڈ کو بحری راستہ

۱۔ بمبئی یا کراچی سے عدن و سوئیز پورٹ سعد النگ ذریعہ ریا مالٹا۔ جبرالٹر اور لندن اس سفر میں جہاز بحر عرب خلیج عدن بحر کالا بحر روم کا دہانہ اٹلانٹک خلیج بسکے انگلش چینل اور ڈوبر کے دہانے میں ہو کر آویگا۔
۲۔ راس گڈ ہوپ کے چاروں طرف گھوم کر بمبئی کے بعد موری شیس ڈربن پورٹ نیٹالی کیپ ٹاؤن۔ سینٹ ہیلینا۔ لبن باتھرسٹ اسٹیشن۔ برلشیٹ اور ساؤتھ ہیمٹن یا لندن۔

ہندوستان سے انگلینڈ کو بہت چھوٹا راستہ

بمبئی اور کراچی علدن تب سویز کے ذریعہ پورٹ سید سے برنڈسی کو۔ برنڈسی سے ریل کے ذریعہ پیرس۔ پیرس سے ریل کے ذریعہ کیلے کو۔ کیلے سے اسٹیمر کے ذریعہ ڈوبر کو۔

انگلینڈ سے ہونکانگ کو راستہ

لورپول یا ساوتھ ہیمٹن سے اسٹیمر کے ذریعہ ہلیفیکس۔ ہلیفیکس سے وان کو بیچ شمالی پاسفک۔ کے ذریعہ شکاگو ہو کر وان کو برباسین فرانسیسکو سے اسٹیمر کے ذریعہ یاکوہاما کو۔ یاکوہاما سے بذریعہ اسٹیمر ہونکانگ کو۔

رنگون سے کولمبو ہو کر کراچی کو سفر

رنگون۔ بسین۔ سینڈوے۔ کوکیو۔ اکبات۔ چٹگاؤں۔ کلکتہ۔ بالاسور۔ پری نیلی۔ پٹم۔ وزنگاپٹم۔ کوکونڈا۔ مچھلی پٹم۔ مدراس۔ پانڈیچیری۔ کڈالور۔ نگاپٹم ٹرینکومالی۔ بیٹیکولا۔ متانزاگالی۔ کولمبو۔ تیگومو۔ منار۔ توتی کورن۔ ٹریونڈرم علی پور۔ کوچین سے بے پور۔ کالیکٹ۔ ماہی۔ چیری۔ کنانور۔ منگلور۔ کلادا۔ بمبئی۔ بسین۔ ملیسر۔ سورت۔ بھروچ۔ کمبے۔ جعفر آباد۔ ڈیو۔ سومناتھ دوارکا۔ کراچی۔

رنگون سے یاکوہا تک سفر

رنگون۔ مولمین۔ تھائے۔ مرگوئی۔ ٹنا سرم۔ آبنائے ملکا۔ زسنگاپور۔ مکاک۔ بنگول ہیو ہنین۔ مکاؤ۔ کانٹن۔ ہانکانگ۔ اموئے۔ فوچو۔ نگیو۔ اساکا۔ یاکوہاما۔

پیٹروگریڈ سے لسبن تک کا سفر

پیٹروگریڈ (روس کی راجدھانی) سینٹ پیٹرس برگ ۔ رگا ۔ کونگسبرگ ۔ روس ٹوک ۔ کیل (جرمنی میں) ایلسینور ۔ کوپن ہیگن ۔ آرہس (ڈنمارک میں) ہیمبرگ (جرمنی میں) امسٹرڈم ۔ ایٹرڈم ۔ (ہالینڈ میں) انٹورپ اوسٹینڈ (بیلجیم میں) ڈنکرک سیکے ۔ بولون ۔ ہیمبر ۔ چیربرگ ۔ برلیسٹ ۔ لوزینٹ ۔ نین ٹس (فرانس میں) بلباؤ ۔ سانٹینڈر ۔ کورنا ۔ (اسپین میں) اربورٹو اور لسبن ۔

لسبن سے کونسٹینٹی نوپل تک سفر

کڈیز ۔ جبرالٹر ۔ ملاکا کارٹاجینا ۔ پیلین میا ۔ بارس کونا ۔ (اسپین میں) مارسیلس ٹولن ۔ مکا ۔ (فرانس میں) جنوا ۔ لیسا ۔ نیلس ۔ (اٹلی میں) ٹرلیسٹ (آسٹریا میں) ایلتھنس (گریس میں) سلونکا ۔ گلی پولی ۔ کونسٹینٹی نوپل (ٹرکی میں)

بان کوبر سے ہلیفیکس تک نیا ماہو کر راستہ

بان کوبر سے سان فرانسکو ۔ سان سالویڈرز ہنوبرکو باہیں ۔ نیویارک ۔ ہلیفیکس

برّاعظموں کا قایم ہونا

(۱) ایشیا ۔ ۱۲ اور ۷۵ درجہ عرض البلد کے درمیان ہیں ۔
(۲) افریقہ ۔ ۳۷ شمال اور ۳۴ جنوب درجہ عرض البلد کے درمیان ہیں ۔
(۳) یوروپ ۔ ۳۵ اور ۸۰ درجہ شمال کے درمیان ہیں ۔
(۴) شمالی امریکہ ۔ ۱۰ اور ۸۲ درجہ شمال کے درمیان ہیں ۔
(۵) جنوبی امریکہ ۔ ۵۳ درجہ جنوب عرض البلد اور ۱۲ درجہ شمال عرض البلد ۔

(۶) آسٹریلیا۔ ۱۰ اور ۴۵ درجہ شمال۔
(۷) ہندوستان۔ کا ۱۷ اور ۳۵ درجہ شمال کو۔

(۱) ہمالیہ۔ یہ پہاڑ بڑی روک ہے کوئی دشمن اسکو پار کر کے حملہ آور نہیں ہو سکتا۔ اس پہاڑ کی وجہ سے ہندوستان ایشیا سے الگ ہو گیا ہے اور اسی کوہ میں پرانی ذات کے لوگ رہتے ہیں۔ اس پہاڑ سے بڑے بہادر آدمی پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً گورکھا۔ یہ پہاڑ انگریزوں کو موسم گرما میں میدانوں کی گرمی سے بچاتا ہے۔
اس پہاڑ کی آب و ہوا تندرستی کو محفوظ رکھنے والی ہے یہ بڑے بڑے دریاؤں کو گرمی میں پانی سے بھرا رکھتا ہے۔
اس پہاڑ سے لکڑی، دوا، معدنی اشیاء پیدا ہوتی ہیں۔
یہ پہاڑ ہندوستان کو شمال کی سرد ہوا سے محفوظ رکھتا ہے اور مانسوں کو روکتا ہے جس سے بارش خوب ہوتی ہے۔
(۲) بندھیا اور ستپڑا۔ ان پہاڑوں کی وجہ سے آریہ جنوب میں نہ پھیل سکے اسلئے جنوب کے باشندوں کی زبان میدان کے باشندوں سے مختلف ہے یہ پہاڑ مشرقی راجپوتانہ اور ممالک متوسط میں بارش کرتے ہیں۔
(۳) مغربی گھاٹ۔ مغربی ساحل پر خوب بارش ہوتی ہے اور اسی پہاڑ کی وجہ سے ملابار کے باشندے ہندوستان کے باشندوں سے مختلف ہیں۔

(۴) **مغربی چوٹی**۔ ان میں بہت سے درہ ہیں جنمیں ہو کر حملہ کرنیوالے آئے ہیں۔ لیکن اب پورے طور سے محفوظ ہیں۔

(۵) **مشرقی چوٹیاں**۔ ان میں درّہ نہیں ہیں ان میں بہت سی زرخیز وادی ہیں۔ اور یہاں چاء کی پیداوار زیادہ ہوتی ہے۔

جغرافیہ کے متعلق باتیں

گنگا دروازہ	ہردوار	آنسوؤں کا دروازہ	باب المندب
ہندوستان کی بہشت	سنگاپور	جنوبی ہند کا باغیچہ (باغ)	تنجور
سنہری پہاڑ	الٹائی	برف کا مقام	ہمالیہ
ناحکراں۔ یا پیلا دریا	ہانگ ہو	مشرق کی آنکھیں	دمشق
خاموشی کا راجہ یا متبرک جگہ	جلبوسرم	خاموشی کا گھر	بغداد
ایشیا کا گریٹ برٹن	جاپان	شمالی کورٹ	پیکن
نیلی یا بڑی دریا	یانگ ٹسی کیانگ	متبرک دانت	لنکا کا مندر
خوبصورت جزیرہ	فارموسا	مادرِ آب (پانی کی ماں)	میںام دریا
مشرق کا وینس	بنکاک	دریاؤں کا ہاتھی	اراودی
بام دنیا	پامیر	متبرک	بیکال جھیل
سندروں کا شہر	بخارا	جاپان کا وینس	اساکا
سفید کوہ	دھولاگر	طلوع ہوتے ہوئے آفتاب کی سلطنت	جاپان
ذاتی نجی سیلر الیشن کا مقام	ترکستان	ایشیا کا سوئزرلینڈ	تبت
بحرِ ہند کا جبرالٹر	عدن	مشرق کا موتی	لنکا
سات پہاڑ دنکا منایا	روم	اٹلی کا لورپول	جنوا

سنہری سیب	سسلی میں ایک زرخیز میدان	انگلینڈ کی کمر	پنائن رینج
روس کا برگ	ٹولا	ایڈریاٹک کی رانی	وینس
آفتاب کی زمین	اٹلی	فرانس کا کینٹربری	امشن
گریس کی آنکھ	ایتھنس	میناروں کا شہر	بریگیو بوجہا
دنیا کی عجائب دارالسلطنت	لندن	انگلینڈ کا باغ	ہائٹ کا جزیرہ
دنیا کا خوبصورت شہر	پیرس	چھوٹا پیرس	بروسلس
یورپ کا لڑائی کا مقام یا باغ	بلجیم	یوریشیا	ایشیا اور یورپ ملے ہوئے
یوریشیا	یورپ اور ایشیا ملے ہوئے	ہرکیولیز کی مینار	جبرالٹر۔ سیوٹا
دوپہر کی آفتاب کی زمین	ناروے	دریائی بحر کا لائٹ ہاوس	اسٹرم بول
نائل کی خیرات	مصر	دوپہر کی زمین بغیر ریاست کا براعظم	افریقہ
کالا براعظم	افریقہ	گورا لوگ کی قبر	اپر گنی
طوفانی راس	راس گڈ ہوپ	افریقہ کا باغ	نیٹال
جنوب کی رانی	سڈنی	جنوب کا سوئزرلینڈ	تسمانیہ
نائل کا بندرگاہ	کیرو	ہماری کماونی لیڈی	کناڈا
پانی کا باپ	مسی سی پی	کل خون کا راستہ	انگلینڈ سے کناڈا ہو کر آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ کو راستہ

دنیا کے خاص خاص پانی کے راستے

(۱) اٹلانٹک بحر اعظم میں۔ خاص پانی ہو کر راستہ لورپول سے کیوبک کو سینٹ جوہن کو (نیوفاونڈ لینڈ میں)، ہلیفیکس کو نیویارک کو اور سینٹ ٹومس کو (ولیسٹ انڈیز میں)، ساوتھ ہیٹن سے ہوانا ہو کر نیو اورلینس

کو دیہ ہو کر رایوڈ جنورد۔ بیونس ایریز کو۔ بربا ڈوس اور ڈاد کو۔ نیویارک سے پارا کو پناما نہر کے ذریعہ سان فرانسسکو کو۔ لورپول سے سورشیش کو بتھرسٹ کے ذریعہ کیپ ٹاؤن کو۔

(۲) بحر ہند میں۔ موریشش سے بمبئی کو۔ خنجر بار سے بمبئی اور ادن کو۔ بمبئی اور کراچی سے عدن کو عدن سے سویز کینال کے ذریعہ برنڈسی (اٹلی میں) اور ساؤتھمپٹن کو عدن سے کولمبو کو۔ کولمبو سے مدراس کلکتہ اور رنگون کو اور سنگاپور ہو کر ہانگ کانگ پرتھ۔ میلبرن کو کیپ ٹاؤن ایڈلیڈ (آسٹریلیا میں) آک لینڈ کو۔ (نیوزلینڈ میں)

(۳) بحر پیسفک میں۔ سنگاپور سے ہانگ کانگ اور یوکوہاما کو ہانگ کانگ سے ہونو لل کو آکلینڈ سے ہوائی ایل ساؤتھمپٹن کو۔ ویلنگٹن سے (نیوزیلینڈ میں) فاکلینڈ ہو کر لندن کو اور ریوڈ جنورد کو لنڈن کو جبرالٹر۔ سویز کینال عدن ہو کر میلبرن کو۔

جنگلوں کے فوائد

(۱) جنگل ہوا کو سرد کر دیتے ہیں اور پانی کی بھاپ کو جما دیتے ہیں اس لئے بارش کی وجہ ہوتی ہے آمیزن اور دریائے کونگو کی گھاٹیوں میں جنگل ہیں اسلئے یہاں زیادہ بارش ہوتی ہے۔

(۲) جنگل کے پیڑ زمین کو سورج کی کرنوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔

(۳) جنگل کے پیڑوں کے نیچے کے پودے ہمیشہ سرسبز رہتے ہیں دریا اور چشمے جو کہ جنگلوں سے نکلتے ہیں کبھی خشک نہیں ہوتے۔

(۴) جنگلوں سے ایندھن ملتا ہے۔

(۵) جنگل خونخوار جانوروں کو محفوظ رکھتے ہیں۔

(۶) جنگلوں سے اچھے اچھے پھل پیدا ہوتے ہیں۔

(۷) اگر جنگل کاٹ دئے جائیں تو بارش ہونے پر زمین کی مٹی بہ جائے گی اور زمین کی اُپج جاتی رہے گی۔ مثلاً سینٹ ہیلینا اور البینیا کے جنگل کے کاٹ ڈے جانے سے اوجڑ ہو گئے

اچھا بندرگاہ ہونے کے لئے مفصلہ ذیل باتوں کی ضرورت ہے

(۱) بندرگاہوں کے پیچھے زرخیز زمین ہو۔

(۲) وہاں سے اندرونی حصہ کو مال آسانی سے آجا سکے۔

(۳) بندرگاہ قدرتی لمبا۔ محفوظ اور ہر ایک وقت جہازوں کے آنے جانے کے قابل ہوں۔

(۴) ٹیکس کم اور ہلکے ہونے چاہئیں۔

(۵) کوئلہ اور لوہے کی کان ہونی چاہیے۔

کچھ مشہور سوال جواب

س۔ دنیا کے بڑے بڑے تجارتی سمندروں کو مع سبب بتاؤ

ج۔ بحر بالٹک۔

(۱) وہ سبھوں سے تجارتی سمندر کہلاتا ہے۔

کیونکہ اسی سمندر کے ذریعہ اسپین - فرانس - اٹلی - گریس اور
شمالی افریقہ کی تجارت ہوتی ہے -
(۲) بالٹک سمندر - روس - پروشیا - سویڈن - نوروے اور
ڈینمارک کے تجارت کا خاص دروازہ ہے -
س - دنیا کے بڑے بڑے تجارتی دریا بتلاؤ - !
ج - یورپ - ڈین اور ڈانیوب -
شمالی امریکہ - سینٹ لارنس اور مسی سی پی -
ایشیا میں - گنگا اور یانگ ٹی سی کیانگ -
جنوبی امریکہ - لاپلاٹا اور معاون دریا -
سب سے زیادہ تجارت کے لئے مشہور ندی ہمیشہ وے ہوتی
ہیں جو کہ شمالی سے جنوب کو بہتی ہیں کیونکہ سرد آب وہوا کی پیداوار
کو گرم آب وہوا کی پیداوار سے بدلتی ہو مگر جو دریا مشرق و مغرب
کو بہتے ہیں وے زیادہ تر ایک ہی آب وہوا میں بہتے ہیں -
س - دنیا میں سب سے بڑے جہاز بنانیکے مقامات کہاں ہیں اور
ان کے ہونے کا کیا سبب ہے ؟
ج - سب سے بڑے جہاز بنانیکے مقام کلائڈ - ٹائن - ویڈ اور ٹیز کی
وادیاں ہیں کیونکہ یہاں سے سمندر کو خشکی کا راستہ ہے اور یہاں
لوہا اور کوئلہ کی زیادتی ہے -
س - لوہا خاص کر کہاں پایا جاتا ہے ؟ اور چمبک پتھر کہاں ملتا ہے ؟
ج - لوہا یونائیٹیڈ اسٹیٹس - انگلینڈ - روس - سویڈن - اسپین - فرانس
جرمنی میں - اور چمبک پتھر سویڈن میں پایا جاتا ہے -

س ۔ کونسی مغربی اشیاء تجارت کیلئے بہت فائدہ مند ہوتے ہیں؟
ج ۔ کوئلہ ۔ کوہالوٹن ۔ سیسہ ۔ پتھر ۔ سلیٹ ۔ مٹی کا تیل ۔
س ۔ کوئلہ کون سے ملک سے اور بھیجتے ہیں اور گھاریٹ برٹن میں کوئلہ کا بندرگاہ کون بنا ہے ۔
ج ۔ یونائیٹیڈ راج ۔ یونائیٹیڈ اسٹیٹس ۔ بیلجیم اور جرمنی سے زیادہ کوئلہ باہر جاتا ہے ۔ گریٹ برٹن میں سب سے بڑا کوئلہ کا بندرگاہ کارڈپ ہے ۔
س ۔ یورپ کے شراب پیدا کرنے والے ملک بتلاؤ ۔ ؟ اور شراب بھیجنے کے بندرگاہ بھی بتلاؤ ۔ ؟
ج ۔ فرانس ۔ اٹلی ۔ اسپین ۔ اسٹرو ہنگری ۔ پرتگال و جرمنی ۔ شراب بھیجنے والے بندرگاہ بورڈیو اور کنٹر ہیں ۔
س ۔ چاء اور افیون باہر بھیجنے والے بندرگاہ بتلاؤ ۔
ج ۔ چاء ۔ ہانکو ۔ سنگائی ۔ کلکتہ ۔ کولمبو ۔ افیون ۔ کلکتہ ۔ بشایر کانٹن ۔
س ۔ چاول بھیجنے والے بندرگاہ بتلاؤ ۔
ج ۔ رنگون ۔ برہما میں ۔ یاکوہاما ۔ جاپان میں بنکاک ۔ شیام میں ۔ کلکتہ ۔ ہندوستان ۔ چارلس ٹن ۔ یونائیٹیڈ اسٹیٹس میں دتیاکرولنا ۔ الیونا ۔ (نمیڈ اسٹیٹس میں) کا چاول اچھا ہوتا ہے
س ۔ روئے زمین پر سب سے گہری مچائی کہاں ہے؟
ج ۔ جارٹن ندی کی وادی جو سیریا میں ہے ۔
س دنیا کے سب سے بڑے دریا ۔ سب سے بڑی جھیل سب

سے اونچی جھیل - سب سے نیچی سے نیچی جھیل اور سب سے گہری جھیل اور سب سے کھاری جھیل بتلاؤ -

ج - (۱) آمیزن -

(۲) کاسپین کھاری - اور سپیریر (میٹھی)

(۳) اسکال (۱۶۶۰۰ فٹ)

(۴) بحر اسود (۱۳۰۰ فٹ نیچی)

(۵) بیکال جھیل -

(۶) ایلیٹون جھیل (روس میں)

س - ہندوستان کے خاص بندرگاہ کون کون ہیں؟ اور وے کونسی چیز باہر بھیجتے ہیں -؟

ج - (۱) کراچی - گیہوں -

(۲) بمبئی - روئی

(۳) کولمبو - چاء -

(۴) کلکتہ - جوٹ اور افیون -

(۵) رنگون - چاول -

س - اب حکومت میں کیا کیا تبدیلی ہوئی ہے -؟

ج - (۱) الہ آباد کی کمشنری سے ہمیر پور - جالون - اور باندہ - لیکر جھانسی کی کمشنری بنائی گئی ہے جس میں ہمیر پور - باندہ - جالون اور للت پور - اضلاع ہیں -

(۲) اٹاوہ آگرہ سے نکالکر الہ آباد میں ملا دیا ہے -

(۳) میرٹھ سے علیگڈھ نکالکر آگرہ میں ملا دیا ہے -

(۴) ہندوستان کی دارالسلطنت کلکتہ کے بجائے دہلی قایم ہوئی ہے۔

(۵) دہلی کا امپیریل صوبہ پولس اسٹیشن اور مہرولی کی تحصیل کو ملا کر چیف کمشنر کے قبضہ میں کر دیا ہے

(۶) بنگال تین حصوں میں منقسم کر دیا ہے۔

الف۔ آسام۔ چیف کمشنر کے حکومت میں ہے۔

ب۔ خاص بنگال گورنر کے قبضہ میں ہے۔

س۔ بہار اڑیسہ اور چھوٹا ناگپور لفٹنٹ گورنر کے قبضہ میں ہے۔

تمام شد